

اسلامی احکام و تعلیمات پر عمل پیرا جامع و مستند کتاب

# گلستانِ شریعت

— ترتیب و تالیف —

حضرت امام محمد صابر قادری نسیم ہستوی فاضل علوم شرعیہ

مقدمہ

خطیبِ شرق علامہ مشاق احمد نظامی، الہ آباد

مکتبہ نور، رضویہ، کوئٹہ، ماریٹ کھرپانہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيقُ فِيهِمْ مَقِيلًا  
اور جو لوگوں نے ایمان لیا اور نیک اعمال کیے ان کے لیے ہم نے جہنم میں سے ایک جگہ سے زیادہ جگہیں تیار کر دی ہیں

اسلامی احکام و تعلیمات پر قلم رنما جامع و مستند کتاب

# گلستانِ شریعت

— ترتیب و ایف —

حضرت مولانا محمد صابر القادری انسیم بستوی مدظلہ العالی فاضل علوم شریعت  
مقدمہ

خلیفہ شرق علامہ مشاق احمد نظامی، الہ آباد  
مکتبہ نور پور ضویہ و کٹوریہ مارکیٹ کھم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

گلستانِ شریعت	ہم کتاب
حضرت علامہ محمد صابر القادری علیہ السلام	مؤلف
خطیبِ مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی الہ آباد	مقدمہ
شاہ محمد چشتی دکنیہ	کتابت
ایس احمد نوری	پروف ریڈنگ
محفوظ احمد قادری	ناشر
مولا والا پرنٹرز	مطبع
۳۶۰	صفحات
ایک ہزار	تعداد
روپے	قیمت
مکتبہ نوریہ رضویہ، وکٹوریہ مارکیٹ، سکھر	مانے کا پتہ



# فہرست مضامین

۳۸	چاند کے دو سکرٹے ہونا	۱۳	عوض ناشر
۳۸	ہمارے صفوں کے بعض مشہور معجزات	۱۵	مقدمہ
۳۹	ڈوبا ہوا سورج لوٹ آیا	۱۹	مذہبِ اسلام سچا اور دیگر نظامِ زندگی
۳۹	استغنیٰ خانہ	۲۵	ایمان کیا ہے؟
۵۰	انگلیوں سے پانی کا چشمہ	۲۶	اسلامی عقائد
۵۱	پہاڑوں اور درختوں نے سلام کیا	۲۸	اسلام کے پنجوں کھے
۵۲	آسمانی کتابیں	۲۹	تقدیر کیا ہے؟
۵۳	ملائکہ کا بیان	۳۱	قضا کی قسمیں
۵۴	جن کا بیان	۳۲	انبیاء و رسل
۵۵	قیامت کی باتیں	۳۳	انبیاء کرام کے مرتبہ درجات
۵۷	تذوقِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۳۶	ہمارے نبی کے خاص صفات و کمالات
۵۸	دابۃ الارض	۳۶	اختیار و اقتدار
۵۸	ظہورِ امامِ مہدی - یاجوج ماجوج	۳۷	معراجِ حقیقت و شفاعت کی قسمیں
۶۱	حشر	۳۹	مقامِ محکم کیا ہے؟ لوہارِ محمد کیا ہے؟
۶۱	میزان، صراط	۳۹	انبیاء کرام کی خصوصیت
۶۲	عوض کوثر	۴۱	نبی کریم کی محبت روحِ ایمان ہے
۶۳	جنت کا بیان	۴۲	صفوں کی عزت و عظمت، حسن و جمال
۶۵	اعراف	۴۳	سرِ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
۶۵	دوزخ اور اس کے طبقات	۴۶	حضور کے جیسے کوئی نہیں
۶۹	ایمان و کفر	۴۸	معجزات کا بیان



۸۹	صبح صادق	۷۱	شرک
۹۰	بیت الخلاء جانے اور نکلنے کا طریقہ	۷۲	سجدہ تعبدی اور سجدہ تنگیسی، بدعت
۹۱	بسم اللہ کی برکت	۷۳	بدعتِ سنّیہ
۹۱	وضو کے متعلق تاریخی احوال	۷۴	کون سا فرقہ جنتی کو نسا جہنمی ہے
۹۲	غُصّے صغیرہ اور کبیرہ گناہ دھل جاتے ہیں	۷۵	بد مذہب
۹۲	اولیاء اللہ گناہ دھلتے ہوئے دیکھتے ہیں	۷۶	امامت و خلافت
۹۳	طہارت کا بیان	۷۷	خلفائے راشدین
۹۴	طہارت کی دو قسمیں ہیں	۷۸	فضائل و مناقب
۹۴	فضائل وضو	۷۹	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
۹۵	وضو کے فرائض	۸۰	حضرت عمر فاروق اعظم کے فضائل ہیں
۹۵	مسواک کے فوائد	۸۱	چند آیات و احادیث
۹۶	وضو کے ضروری مسائل	۸۲	حضرت عثمان غنی کے فضائل و احادیث
۹۷	وضو کرنے کا افضل اور صحیح طریقہ	۸۳	حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل میں چند آیات و احادیث
۹۸	وضو کی دعائیں	۸۴	صحابہ کرام
۱۰۱	مستحبات وضو	۸۵	صحابی
۱۰۲	مسکروا ت وضو	۸۶	اہل بیت عظام
۱۰۴	غسل کا بیان	۸۷	حضرات جنین و ولایت کا بیان
۱۰۴	فرائض غسل	۸۸	بیعت
۱۰۶	غسل میں غوثوں کے مقام احتیاط	۸۹	تقلیدِ ائمہ کرام، تقلید
۱۰۶	غسل کی سنتیں	۹۰	مسلمانوں کو کس طرح سونا چاہئے
۱۰۶	ضروری مسائل	۹۱	با وضو سونا
۱۰۷	احادیث	۹۲	ٹوڑاؤں نے خوابوں کی دعا
۱۰۸	اہانت المومنین کی خصوصیت	۹۳	سونے سے بیدار ہونے کا کریم

۱۲۵	سبیل یعنی بننے والی چیزیں	۱۰۸	جن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے
۱۲۵	مقدور کا حکم	۱۱۰	غسل کرنے کا طریقہ
۱۲۶	اذان کا بیان	۱۱۰	تیمم کا بیان
۱۲۶	اذان دینے والے کی فضیلت	۱۱۱	تیمم کے فرائض
۱۲۶	اذان کی ابتداء	۱۱۲	تیمم کرنے کا طریقہ
۱۲۸	نستباہ	۱۱۲	کن کن موتوں میں تیمم جائز ہے
۱۲۹	اگ لگنے کے وقت اذان	۱۱۳	غسل کا بیان
۱۲۹	وحشت و پریشانی میں اذان	۱۱۴	کس چیز سے تیمم جائز ہے
۱۳۰	قبر پر میت کے لئے اذان	۱۱۵	وضو اور غسل کس پانی سے جائز ہے
۱۳۰	بارش کے لئے اذان	۱۱۶	کنوئیں کا بیان
۱۳۱	مرض ام العصبان سے حفاظت اذان		فائدہ
۱۳۱	راستہ معلوم کرنے کے لئے اذان	۱۱۹	موزوں پر مسح، مسح کے فرائض
۱۳۱	نماز کی اذان کا جواب	۱۲۰	جن چیزوں سے مسح ٹوٹ جاتا ہے
۱۳۲	آنکھوں کا علاج	۱۲۰	اعضائے وضو پر مسح کے فضائل
۱۳۲	درود شریف اور دھامے وسیلہ	۱۲۱	نجاست کا بیان
۱۳۵	وسیلہ	۱۲۱	نجاست غلیظہ
۱۳۶	اذان کے مسائل	۱۲۲	نجاست غلیظہ کا حکم
۱۳۸	تشویب	۱۲۲	درہم کا وزن
۱۳۹	اقامت تکبیر کے مسائل و احکام	۱۲۲	نجاست خفیفہ - حکم
۱۴۱	نماز کا بیان	۱۲۳	بر چیزیں پاک ہیں
۱۴۱	نماز کی فضیلت	۱۲۳	مکہ وہ چیزیں پاک کرنے کا طریقہ
۱۴۳	نماز کی تاریخی اہمیت	۱۲۴	جو چیزیں ٹھوٹنے کے لائق نہیں
۱۴۵	نماز کی چھ شرطیں	۱۲۴	غلہ کو پخت کرنے کا طریقہ



۱۵۹	نیت	۱۴۵	طہارت
۱۶۰	اعلام قلب	۱۴۵	نجاتِ حقیقہ بقدرِ بالغ
۱۶۰	اعلام کی برکت	۱۴۶	حیض
۱۶۲	اعلام کے فائے آخرت میں	۱۴۶	نفاس
۱۶۳	رباہ کے نقصانات	۱۴۷	حیض و نفاس کے احکام
۱۶۵	تہجیرِ تحریمہ	۱۴۷	استحاضہ
۱۶۶	نماز کے چھ فرض	۱۴۸	ستہ گزرت
۱۶۶	قیام	۱۴۸	آزارِ عورت
۱۶۷	قرأت	۱۴۹	باندی کے لئے
۱۶۹	قرأت میں غلطی	۱۵۰	وقت کا بیان
۱۷۰	نماز کے باہر قرآن مجید پڑھنے کا بیان	۱۵۰	وقتِ فجر
۱۷۱	رکوع	۱۵۰	صبح صادق
۱۷۲	سجدہ	۱۵۰	ہشتباہ
۱۷۳	قعدہ آخر	۱۵۱	ظہر کا وقت
۱۷۳	سجدہ تلاوت	۱۵۱	سایہ صلی
۱۷۳	خروجِ یسنخہ	۱۵۱	عصر کا وقت
۱۷۴	واجبات نماز	۱۵۲	مغرب کا وقت
۱۷۵	نماز کی سنتیں	۱۵۲	اوقاتِ مستحبہ
۱۷۷	سنت کے لئے سنت	۱۵۲	اوقاتِ مکروہہ
۱۸۰	ملائکہ حفظہ	۱۵۳	طلوع آفتاب
۱۸۱	مستحبات نماز	۱۵۶	استقبالِ قبلہ
۱۸۲	جن چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے	۱۵۶	بکری چار وکشتوں میں نماز
۱۸۳	لفظ دینے کے مسائل	۱۵۷	تہلیل

۲۰۹	مفسرین کی توضیح	۱۸۲	عملی کثیر و عملی قلیل دونوں کے احکام
۲۰۹	مالک یوم الدین	۱۸۵	نمازی کے سامنے سے گزرنا
۲۱۰	ایک عید و ایک تسقین	۱۸۶	موضع سجود
۲۱۰	ابدا القراط المستقیم	۱۸۶	برہمی مسجد
۲۱۰	صراط الذین انعمت علیہم	۱۸۶	سترہ
۲۱۱	غیر المغضوب علیہم ولا الفضائلین	۱۸۷	نماز کے مکروہات تحریمی
۲۱۲	النجیات مع ترجمہ	۱۹۱	مکروہات تشریحی
۲۱۵	فصائل درود شریف	۱۹۲	عقد کامل
۲۱۵	خاص اوقات درود شریف	۱۹۶	نماز توڑنا کب جائز ہے
۲	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک	۱۹۶	نماز توڑنا کب مستحب ہے
۲۱۶	کے لکھنے کا طریقہ	۱۹۶	نماز توڑنا کب واجب ہے
۲۱۶	درود گنج عاشقان	۱۹۷	جماعت کا بیان
۲۱۷	نماز کی دعائیں	۱۹۸	جن حالتوں میں جماعت واجب نہیں
۲۱۸	مسجد کا بیان	۱۹۹	صنف
۲۱۹	مسجد جانے کا طریقہ	۱۹۹	امامت کے مسائل و احکامات
۲۱۹	ایک واقعہ	۲۰۰	مسیوق
۲۲۰	مسجد سے نکلنے کا وقت	۲۰۰	منفرد
۲۲۱	فضائل جمعہ	۲۰۱	سب سے زیادہ امامت کا حق دار
۲۲۳	جمعہ کے دن دعا قبول ہونا کا وقت	۲۰۲	جن کی امامت مکروہ ہے
۲۲۳	جمعہ کے دن بیارات میں ہر گز کی فضیلت	۲۰۲	نماز پڑھنے کا طریقہ
۲۲۳	نماز جمعہ کی فضیلت	۲۰۶	اولاد و صلح پیدا ہو
۲۲۴	جمعہ چھوڑنے کی مزا	۲۰۸	سورۃ الحمد
۲۲۴	جمعہ کے دن غسل کرنا اور خوشبو لگانا	۲۰۹	سورۃ فاتحہ مع ترجمہ



۲۴۵	نماز استخاره	۲۴۵	شرائط نماز جمعہ
۲۴۷	تحیۃ الوضو	۲۴۵	پہل شرط
۲۴۷	نماز اشراق	۲۴۵	مسائل
۲۴۷	نماز چاشت	۲۴۶	دوسری شرط
۲۴۷	نماز واپسی سفر	۲۴۶	تیسری شرط
۲۴۸	صلوۃ التبیح	۲۴۷	چوتھی شرط
۲۴۸	نماز حاجت	۲۴۸	خطبہ میں سنتیں
۲۵۰	نماز غوثیہ	۲۴۸	پانچویں شرط
۲۵۱	نماز توبہ	۲۴۹	چھٹی شرط
۲۵۱	صلوۃ اوابین	۲۴۹	جمعہ فرض ہونے کی شرطیں
۲۵۱	بیماری	۲۳۰	نماز استسقاء
۲۵۲	مرغین کی نراج پرسی	۲۳۲	نماز سوچ گھن
۲۵۴	میت کا غسل	۲۳۲	آمدھی وغیرہ کی نماز
۲۵۶	غسل کا طریقہ	۲۳۵	نماز خوف
۲۵۷	میت کے لئے تیمم	۲۳۵	قضا نماز پڑھنے کا طریقہ
۲۵۸	میت مسلم ہے یا کافر	۲۳۷	نماز کافریہ
۲۵۸	غسل کے برتن	۲۳۷	نماز مریض
۲۵۹	کفن کا بیان	۲۳۹	مسافر شرعی
۲۶۰	نما باغ کا کفن	۲۳۹	مسافت سفر کی مقدار
۲۶۰	کفن پہنانے کا طریقہ	۲۴۰	نماز سفر
۲۶۱	جنازہ	۲۴۱	وطن جلی اور وطن اقامت
۲۶۲	جنازہ کے ساتھ جانا	۲۴۱	نماز تہجد
۲۶۳	جن کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے	۲۴۲	فضیلت

۲۸۲	شوال کے چھ روزے	۲۹۲	غائب کی نماز
۲۸۳	شعبان کا روزہ اور پندرہویں شعبان	۲۹۳	نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ
۲۸۴	ایام بیس کے روزے	۲۹۵	نماز جنازہ کی امامت
۲۸۵	دو مشنبہ اور جمعرات کا روزہ	۲۹۷	قبر و دفن
۲۸۶	بدھ اور جمعرات کا روزہ	۲۹۹	مٹی دینے کا طریقہ
۲۸۷	تراویح	۳۰۰	قبروں پر قبہ
۲۸۸	بیس رکعت تراویح کی حکمت	۳۰۱	میت پر دفن
۲۸۹	عیدین کا بیان	۳۰۲	زیارت قبور
۲۹۰	وقت	۳۰۳	زیارت کا طریقہ
۲۹۱	عید الاضحیٰ	۳۰۴	فاتحہ کا طریقہ
۲۹۲	ترکیب نماز عیدین	۳۰۵	ایصال ثواب کا طریقہ
۲۹۳	زکوٰۃ کا بیان	۳۰۶	شہید کا بیان
۲۹۴	زکوٰۃ اور صدقہ دینے کی فضیلت	۳۰۷	شہید کا مرتبہ قرآن میں
۲۹۵	حج و زیارت	۳۰۸	روزہ کا بیان
۲۹۶	حاضری مدینہ منورہ	۳۰۹	رویت ہلال
۲۹۷	فضائل مدینہ طیبہ	۳۱۰	سحری کا بیان
۲۹۸	قربانی و حقیقہ کا بیان	۳۱۱	روزہ کی نیت
۲۹۹	فضیلت	۳۱۲	انقطاع
۳۰۰	قربانی کے جانور کیسے ہوں	۳۱۳	اخطار کی دعا
۳۰۱	قربانی کا وقت	۳۱۴	روزہ توڑنے والی چیزیں
۳۰۲	حرم قربانی	۳۱۵	روزہ میں جو چیزیں منع ہیں
۳۰۳	قربانی کرنے کا طریقہ	۳۱۶	شب قدر و اعکاف
۳۰۴	قربانی کا گوشت	۳۱۷	چند نفل روزوں کی فضیلت



۳۱۴	نیا قسین اور پردہ	۲۹۶	حقیقہ کا طریقہ
۳۱۵	اسلامی صورت	۲۹۶	حقیقہ کی دعا
۳۱۶	دارھی	۲۹۷	اچھے برے نام
۳۱۷	نقصاں	۲۹۹	نکاح کا بیان
۳۱۸	پاس کا بیان	۲۹۹	معتبات نکاح
۳۲۱	انگلشی ڈیپارٹ اور برتنوں کا بیان	۳۰۰	نکاح کے گواہ
۳۲۲	حقوق والدین	۳۰۰	نکاح کے ولی کون ہیں
۳۲۳	اولاد کے حقوق	۳۰۰	جن خواتین سے نکاح حرام ہے
۳۲۴	ہدایات	۳۰۱	طریقہ نکاح
۳۲۵	بھائی وغیرہ کے حقوق	۳۰۲	مہر کے مسائل مہر کی قسمیں
۳۲۶	میاں بڑی کا آپس میں ملوک	۳۰۲	مہر معمول، موعول، مطلق
۳۲۷	رزق حلال	۳۰۳	مہر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)
۳۲۸	حلال طیب	۳۰۴	دولتِ دلیر
۳۲۹	اچھا ناچر	۳۰۴	حقوق زوجهین
۳۳۰	سود کا بیان	۳۰۵	مرد عورت کی خاص باتیں
۳۳۰	چوری		عورت کو اجنبی مرد کا اور مرد کا اجنبیہ
۳۳۱	شراب نوشی	۳۰۶	عورت کا دیکھنا جائز نہیں
۳۳۱	مسلمہ شرعیہ	۳۰۷	اجنبیہ کے ساتھ تنہائی
۳۳۱	جھوٹ، غیبت	۳۰۷	زنا اور لوہا طست
۳۳۲	زبان کی حفاظت	۳۰۹	طلاق کا بیان
۳۳۲	تنہائی	۳۱۰	عدت
۳۳۲	کالی	۳۱۱	شادی بیاہ کی بعض خلاف شرع رسمیں
۳۳۳	فاسق کی تعریف	۳۱۳	لڑکیوں کی تعلیم

۳۴۲	علم سے دنیا طلبی	۳۴۲	خدا کا بیان
۳۴۳	اہل علم کون ہیں	۳۴۲	دو مسلمانوں میں ناراضگی و جدائی
۳۴۴	علمائے شہر	۳۴۲	عقوبہ، عفو و درگزر
۳۴۴	کھانے پینے کے آداب	۳۴۲	شکر
۳۴۵	پسندیدہ غذائیں	۳۴۲	تواضع و انکاری
۳۴۶	کھانے کا طیب لگانا	۳۴۵	علم و ستم
۳۴۶	مال کی اہمیت	۳۴۵	مفلس کون ہے؟
۳۴۸	مغرب و تیرہ ہفت دعائیں	۳۴۶	حرص و طمع
۳۴۸	رات میں بیدار ہو کر کیا کرے	۳۴۶	دنیا
۳۴۸	رات میں سو کر اٹھ کر پھر واپس کرنا کیا کرے	۳۴۶	افضل مومن
۳۴۹	درمیان شب آسمان کی طرف دیکھنے پر	۳۴۶	ایک عظیم نعمت
۳۴۹	شب قدر دیکھنے کی دعا	۳۴۸	مال و دولت
۳۵۰	اچھے خواب دیکھنے پر	۳۴۸	امر بالمعروف و نہی عن المنکر
۳۵۰	برا خواب دیکھنے پر	۳۴۹	توکل
۳۵۰	سوئے سے بیدار ہو کر پڑھے	۳۴۰	توکل و دنیا
۳۵۱	کپڑے پہنے تو یہ پڑھے	۳۴۰	اخلاق حسنہ
۳۵۱	نیا کپڑا پہنے تو یہ پڑھے	۳۴۰	رحم و ہر بانی، شرم و حیا
	دین و ایمان جان و مال اور بال بچوں	۳۴۰	خلق حسن، مسکون
۳۵۱	کی حفاظت ہو	۳۴۱	جسٹا
۳۵۲	دن رات کی سب نعمتوں کا شکر	۳۴۱	علم اور علماء کی فضیلت
۳۵۲	خاتمہ ایمان پر ہو	۳۴۱	عالم اور عابد
۳۵۲	قیامت میں اللہ تعالیٰ راضی فرمائے	۳۴۲	طالب علم
۳۵۳	منفرت ہو اور شہادت کی موت ملے	۳۴۳	عالم مجتہد



- شیطان و جن و افات سے محفوظ رہے ۲۵۲ کھانا شروع کرتے وقت پڑھے ۲۵۵
- دنیا میں نافذ نہ ہو، قبر میں وحشت نہ ہو ۲ دنیا میں کھانے میں پڑھے ۲۵۵
- اور عشر میں گھبراہٹ نہ ہو ۲۵۳ نیا پانڈویکھ کر پڑھے ۲۵۶
- غیب سے مدد ہوگی ۲۵۴ سفر کا ارادہ ہو تو یہ پڑھے ۲۵۶
- بعد نماز فریضہ سر پر دھنا یا کھڑکھیر دھا ۲۵۶ جب سوار ہونے لگے ۲۵۶
- پڑھے۔ ۲۵۴ آئینہ دیکھ کر یہ پڑھے ۲۵۶
- و ترکی نماز پوری کر کے تین بار پڑھے ۲۵۴ سر نہ لگاتے وقت یہ پڑھے ۲۵۶
- بیت الخلاء جاتے وقت پڑھے ۲۵۴ مریض کو دیکھ کر پڑھے ۲۵۶
- جب بیت الخلاء سے باہر نکلے ۲۵۴ مصیبت یا موت کے وقت پڑھے ۲۵۵
- گھر سے باہر نکلنے وقت پڑھے ۲۵۴ خوشی حاصل ہو تو یہ پڑھے ۲۵۶
- گھر میں داخل ہوتے وقت پڑھے ۲۵۵ ہر ضرورت سے امان ملے ۲۵۶
- بازاریں داخل ہو تو یہ پڑھے ۲۵۵

## عرض ناشر

آپ کے مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے دینی کتب کی اشاعت کا کچھ عرصہ قبل کام شروع کیا تھا۔ الحمد للہ کہ آپ حضرات کو اللہ تعالیٰ نے اس ادارے کی سرپرستی کی توفیق مرحمت فرمائی اور اس طرح اس ادارے کے عزم میں پختگی اور استواری پیدا ہوتی چلی گئی اور اب ہم اس قابل ہو سکے کہ حسبِ لنحوہ آپ کے سامنے معیاری دینی کتب پیش کر سکیں اور اہل سنت و جماعت حضرات کو ان کتابوں کے مطالعہ سے روشناس کرائیں جن پر بدعتیہ کی گتے دبیز پردے ڈال رکھے تھے۔

آپ کو حیرت ہوگی کہ حضرت علامہ شاہ عبدالمقصد محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ جیسے عالم متبحر اور محدث نامی کی گرفت قدر تصانیف کو جو مسلک اہل سنت و جماعت کی مویہ ہیں اور جن میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرشاریاں اپنے عروج پر تھیں اور جن میں گمراہی اور بے راہ روی کا پردہ چاک کیا تھا درخورد افتخار نہیں سمجھا گیا اور چونکہ جناب موصوف کی تمام تر تصانیف فارسی اور عربی زبان میں تھیں اس لیے ناشرانِ وقت نے ان کے تراجم شائع نہیں کئے۔

حضرت علامہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا اس برصغیر کے مسلمانوں پر احسانِ عظیم ہے کہ انہوں نے یہاں علمِ حدیث کو پھیلایا اور اکبری دور کی ظلمتوں میں اجالا کیا۔ جب کہ لوگ مقامِ رسالت سے بے اعتنائی برت رہے تھے۔ اس طرح آپ نے ظلمتِ کدہ ہند میں ایمان اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ شمعیں فروزاں کیں کہ جن کی روشنی آج بھی ایمان افروز ہے لیکن عامۃ المسلمین اور



شمع رسالت کے پروانوں کو حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ان سچاؤں  
سے مستفید و مستفیض ہونے کا دلوں تک موقع نہیں مل سکا۔

ہماری خوش نصیبی اور آپ حضرات کی کرم گسری کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ توفیق  
بخشی کہ حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ شرح مشکوٰۃ شریف برہان  
فارسی موسوم بہ اشعۃ اللمعات و مدارج نبوت فارسی و اخبار الاخیار فارسی میں مکتوبات  
موصوفت شائع کرنے کا فخر حاصل کر سکے، کتب کو دیکھ کر ہی آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔  
کہ ہم نے کسی قدر روزِ گزیران بلند پایہ کتب کی اشاعت پر صرف کیا ہے آپ کے تعاون  
سے انشاء اللہ اشعۃ اللمعات کا اردو ترجمہ بہت جلد آپ کی خدمت میں پیش  
کر رہے ہیں۔

، ہمیں بڑی مسرت ہے کہ اس وقت ہم آپ کے سامنے ایک اور نادر روزگار  
اور گراں مایہ کتاب کا اردو ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں اور وہ ہے  
فخرِ دوراں، محققِ زماں حضرت علامہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی شاندار  
تصنیف مکاشفۃ القلوب، ہمیں بڑی خوشی ہے کہ ہم تصوف کی گراں قدر کتاب  
مکاشفۃ القلوب کے بعد آپ کے سامنے مایہ ناز کتاب گشتِ ان شریعت و جس میں  
زندگی کے تمام مسائل کا حل موجود ہے، پیش کر رہے ہیں۔ جس کے مؤلف حضرت علامہ  
محمد صابر قادری سیم بستوی مدظلہ العالی و صاحبِ جنلِ علوم شریقیہ  
ہیں آپ مضامین کی فہرست دیکھ کر اندازہ کر سکتے ہیں کہ گشتِ ان شریعت مسائل  
فقہ میں کس قدر جامع و مانع کتاب ہے آپ اس کی افادیت کا اس سے بھی اندازہ لگا سکتے ہیں  
پاک ہند کے نامور عالمِ دین ملکِ التحریر علامہ مشتاق احمد نقوی دامت برکاتہم نے اس پر  
مقدمہ لکھا ہے ہم حضرت علامہ کے اور تمام احباب اہل سنت تہذیب کے مشکور و ممنون ہیں  
محقق محفوظ احمد قادری رضوی مصطفوی

## مقدمہ

## ایک خیال افروز علمی جائزہ

از

پاسبان ملت خطیب مشرق علامہ شفاق احمد صاحب نظامی مہتمم العلوم غریب الہ آباد

شمس کو کوثر میں بھر دینا یہ ایک ضرب المثل ہے لیکن مکمل نظام شریعت اس کی مندرجہ ذیل زندہ مثال ہے، زیر مطالعہ کتاب میں علمی شہ پاروں کو جس سلیقے اور قرینے سے سمیٹ دیا گیا ہے یہ مولانا تقیم بستوی کا اپنا منفرد وجد کا رنگ ہے جو ان کے اور بعض دوسرے اہل قلم کے درمیان خط افتاد رکھتا ہے۔

میری نظر میں وہ دن بہت ہی قیمتی ہیں بلکہ انہیں کو حاصل زندگی کو چاہئے جو تصنیف و تالیف میں گزر جائیں محض اپنی موجودہ اور آنے والی قوم و نسل ہی کو نہیں بلکہ عام لائبریریوں کو ایک ایسا نمٹ و لازوال سرمایہ قلم دیتا ہے جو ہر دور میں اس کی علمی یادگار اور تالیفوں میں روشن چراغ ثابت ہوتا ہے۔

مکمل گستان شریعت جو اس وقت آپ کے مطالعہ میں ہے یہ فقہی مسائل کا ایک ایسا سدا بہار چمن ہے جس میں ہر سے لہذا مک کے فقہی مسائل کو سمونے کی ایک کامیاب کوشش کی گئی ہے جس کی کامیابی سے انحراف گویا دن کے اجالے میں آفتاب کی حقیقت کا انکار ہے۔

مجموعی طور پر کتاب کی سرخیال اور بعض بعض مضامین نظر سے گزرنے جس سے محسوس ہوا کہ روزمرہ کے عام مسائل کو یکجا کرنے میں بڑی کاوش و دقت نظر سے کام لیا گیا ہے۔

قلندہ غیر مقلدیت سے عوام کو محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ فقہی مسائل



پر اردو زبان میں زیادہ سے زیادہ کتابیں لکھی جائیں بلاشبہ یہ ایک بہت ہی مبارک و مستحسن قدم ہے جسے میں عزت و تکرار کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کرنے کی کامیاب کوشش سمجھتا ہوں۔

اپنی جماعت میں ایک ایسی ہم گیر شہرت کے مالک ہیں  
**مولانا نسیم بستوی** کہ اپنے ہی نہیں بلکہ انیاد بھی ان کی نور و نور علی اوبلی  
 صلاحیتوں کے معترف ہیں۔

یہ ایک عام کمادوت ہے کہ ایسے لوگ جنہیں بیک وقت محقق فنون سے تعلق ہو  
 اور ہر ایک فن میں خاص مہارت بھی ہو چشم فلک نے ایسے صاحب کمال کو بہت کم  
 دیکھا ہے، مولانا کا شمار بھی انہیں نامور روزگار لوگوں میں ہوتا ہے۔

اجسنت کا ایک مرکزی درس گاہ  
 ہے جس میں مولانا برسوں سے  
**جامع فیض الرسول براؤں شریف**  
 خدمات انجام دے چکے ہیں اور آج کے ارشد تلامذہ اپنی متاثر صلاحیتوں کے لحاظ سے  
 مناصب جلیلہ پر فائز ہیں، مولانا درس منطقی کے ایک بہت ہی صاحب صلاحیت  
 اور کامیاب مدرس ہیں، عربی ادب آپ کا خاص فن ہے۔

برسوں مولانا کی ادارت  
 میں شائع ہو کر پورے  
**اجسنت کا موقر جریدہ ماہنامہ فیض الرسول**  
 ملک سے خواجہ تحفین حاصل کر چکا ہے اور اس نے اپنی تالیفوں کے جو فوٹوش جھوڑے  
 ہیں، بھیج کر انہیں اس کی سنجیدگی سے معروض ہیں، ماہنامہ فیض الرسول مولانا کا  
 قلمی سرمایہ ہے جس کے آئینہ میں موصوف کی گونا گوں صلاحیتوں کے خدوخال نظر آتے ہیں،  
 اب ماہنامہ اعلیٰ حضرت تبریزی شریف مولانا کی ادارت میں اپنے معاصرین سے خراج عقیدت  
 حاصل کر رہا ہے

ماہنامہ پاسبان آباد و ہفت روزہ تاجدار ممبئی  
 ان کے بھی مولانا  
 اعزازی مدیر ہیں

جن پر ان کے دشمناتِ قلم کی ایسی چھاپ ہے کہ قارئین کا ذوقِ مطالعہ اس کے بغیر تسلی نہیں پاتا۔

مولانا نسیم ایک بلند پایہ اہل قلم، مصنف اور مؤلف بھی ہیں مختلف موضوعات پر آپ کی متعدد تعینفات و تالیفات میں مثلاً گلزارِ شریعت، مہکتا اسلام، تاریکی کی مانیوں وغیرہ جیسے بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ ہمارے قلمی سرمایہ میں ایک نیا اضافہ ہے۔

مولانا نسیم ایک بہت ہی کامیاب اور ادنیٰ سطح کے خطیب و مقرر ہیں بالخصوص مسلکِ اہل سنت کی ترجمانی اور اصلاحی تقاریر پر آپ کو ہمارے تادم اور بدِ طولی حاصل ہے چونکہ سراج میں سنجیدہ نظر آفت اور مزاج بھی پایا جاتا ہے اس لئے خفاک سے خفاک موضوع کو بھی بہت ہی دلچسپ اور قابلِ توجہ بنا دیتے ہیں۔

مولانا نسیم ہمیں، مقرر اور مصنف ہونے کے علاوہ انتہائی زود گو اور خوش فکر شاعر بھی ہیں، استادِ الشعر، مولانا ضیاء القادر کی بدیہی (مولانا کے خاقران کے دلیات بلند فرمے اور ان کی خاکِ تربت پر رضوان و مغفرت کے پھولی برسائے) سے شرفِ تلمذ حاصل ہے مگر موصوف کا شمار ان تلامذہ میں ہے جن پر عودات کو کو بھی فخر رہا ہے۔

مولانا نسیم نعمتِ نزلِ نظم، قطعات یکساں طور پر کہہ سیتے ہیں منتخباتِ کلام کے ایک دو نہیں متعدد محبوبے شائع ہو چکے ہیں ملک کے معیاری و صحت مند اخبارات و رسالوں میں آپ کا کلام شائع ہوتا رہتا ہے۔

قلم میں شگفتگی اور سلاست و روانی ہے اسلوبِ بیان انتہائی دلکش اور پیارا ہے، طریقِ تعلیم میں جبرِ جبرگی اور سہل القول کی بھرپور انفرادیت ہے۔

دعوتِ اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اس لحاظ سے مکمل گلستانِ شریعت کا یہ ایک اجمالی تعارف ہے اب قارئین خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ گلستانِ شریعت، جب ایک ایسی جامع شخصیت کے ذمہ ذمہ کا نچوڑ ہے تو وہ اپنی افادیت کے لحاظ سے کتنی کامیاب کوشش کہی جاسکے گی۔

پہلی پھرک اچھی نگرانتخاب کی!



اس اعتبار سے مکتبہ کلمی اہلسنت و جہت تبریک و تہنیت کا مستحق ہے مستقبل میں  
 ”مکمل کلتا“ شریعت کو اس کی خدمات کا شاہکار قرار دیا جائے گا اس نے ایک ایسے  
 صاحبِ قلم کی خدمت حاصل ہے کہ مکمل نظام شریعت کے معتد و مستند ہونے کے  
 لئے صرف ادیبِ شہیر مولانا نسیم بسنوی کا نام ہی ضمانت کے لئے کافی ہے، خود لکے  
 قدیر موصوف کی سعیِ بیخ و سالی بھیلہ کو شرفِ قبولیت سے نوازے آمین!  
 بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ اجمعین

مشتاق احمد نظامی

نزل کانپور ۱۳۰۰ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ  
 مطابق ۲۴ اگست ۱۹۵۳ء

# مذہب اسلام

## سچا اور عالمگیر نظام زندگی ہے

مذہب اسلام دنیا کے دیگر تمام مذاہب و ادیان سے اس لئے فائق و برتر ہے کہ اس کے عالمگیر و پراسرار نظام و دستور کے ذریعہ انسان کے ہر شعبہ زندگی میں رہنمائی کی گئی ہے۔ اسلام میں فطرت ہے اور اس میں وہ تمام خوبیاں نمود میں جو ایک سچے اور مکمل دین و مذہب میں ہونی چاہئیں، نمود پر و کار عالم فرماتا ہے: **إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ** بے شک (سچا) دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

اس کے مقابل دوسرے دین و مذہب میں بنی نوع انسان کی اجتماع ترقی کا ساتھ دینے کی صلاحیت موجود نہ تھی اور یہ انسان کی روحانی تسکین کے علاوہ فطری اور تمدنی ضرورتوں کو پورا کر سکتے تھے اس لئے انسانی طبقہ کے ذی ہوش و ارباب عقل و فہم افراد نے رفتہ رفتہ ان مذاہب و ادیان سے کنارہ کش ہوتے گئے۔

مذہب سے ہٹ جانے کے بعد بنی نوع انسان کی یہ حالت ہو گئی کہ عہد و مبعود میں خدا و بندہ کا تعلق ختم ہو گیا، فخر و عنیت و خود سری کا ہیکل مرض ذہن و دماغ میں شکر کر گیا، معاشرتی نظام و رہبر پریم ہو گیا، حلال و حرام کی تفسیر ہٹ گئی، گناہ و ثواب میں فرق باقی نہ رہا، اخلاق و بد اخلاقی کا امتیاز جاتا رہا، فسق و فجور اور طرح طرح کے شرمناک معاصی و جرائم کا سلسلہ شروع ہو گیا، بشوائیت و نفسانیت سارے نظام حیات پر بری طرح مسلط ہو گئی اور انسانیت پروردندگی نے غلبہ پایا، قتل و خون، آبروریزی و بربریت کے مناظر عام ہو گئے۔ یہ سب دنیا پر چھ انسانوں کی بجائے کئے درندوں اور وحشیوں سے بھی بدترین مخلوق کی بستی بن گئی۔



جب کفر و شرک اور بد علیاں اپنے نقطہ شروع پر پہنچنے لگیں تو خدا نے رحیم و کریم نے  
 راہ حق سے جھکے ہوئے بندوں کی اصلاح و ہدایت اور ان کی دنیوی و دینی فلاح و بہبودی  
 کی غرض سے اپنے محبوب و برگزیدہ رسول نبی آخر الزماں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کو اسلامی تعلیمات کے ساتھ دنیا میں مبعوث فرمایا اور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
 نہایت پیار و شفقت اور عمدہ تعلیم و حکمت سے انسانیت کا سبق دیا اور گمراہوں کو صراطِ مستقیم  
 پر گامزن فرمایا۔

دنیا کے تمام موزن جانتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ اور مدینہ  
 منورہ کی کل تہذیب و تمدن یعنی زندگی میں مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر  
 جنوب تک دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک گوشہ گوشہ چلتے پھرتے نورِ اسلام  
 سے جگمگایا اور مسلمانوں میں ایک دو نہیں لاکھوں کی تعداد میں اسلام کے لیے باجمت و  
 مردانہ و عزم، سرفروش، نیک طبیعت و پاک سیرت، عابد و زاہد اور تقویٰ شعار بندے پیدا ہو  
 گئے جنہوں نے اپنی پاک و صالح زندگی کے ایک ایک لمحہ سے اپنے اپنے عہد میں ایک  
 نو شکوہ انقلاب پیدا کر دیا تھا۔

محمد رسالت ہو یا دورِ صحابہ، زمانہ خلافت ہو یا دورِ امامت، محدثین کا تہذیب و تمدن  
 کا، اولیائے طہارت کا وقت ہو یا علما و علمائے کبار جہاں بھی دیکھے اسلام کی برکتیں پھیلی ہوئی  
 ہیں اسلام کا نور چمک رہا ہے، اسلام انسانوں کی دستور زندگی اور نظامِ حیات بنا ہوا ہے  
 اس کی بدولت مسلمانوں نے تاریخ کے ہر موڑ پر کامیابی حاصل کی، اس کے زیر سایہ رہنے  
 سے فتح و نصرت نے ان کے قدم چومے، اسلام ہی کی تعلیمات نے بتایا کہ تہذیب،  
 اخلاق، اندیز، منزل اور سیاست تمدن کیا ہے اور ان کو اپن کر دنیا کی دیگر قوموں کے  
 مقابل کس قدر امتیازی فوقیت و برتری حاصل کی جا سکتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي  
 وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

۱۰ یعنی اسے رسول، آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا  
اور تم اپنی نعمتیں پوری کرو گے اور تمہارے لئے دین اسلام سے راضی ہوا۔

اب اس کے بعد ہمیں کسی تکمل دین کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں پس اپنا رخ  
ی دین فطرت کی طرف کر لیں۔ دین فطرت میں فطرتِ انسانی کے مطابق ہے اور دین کی  
اور وسعت کی ضامن ہے اس میں قیامت تک رد و بدل کی حاجت نہیں، گو یا اللہ  
شاہد ہے خود ہی تمام گزشتہ مذاہب و ادیان کی تسخیر فرمادی ہے اور بنی نوع انسان کو  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک ایسا ہمہ گیر و جامع دین و مذہب بخش دیا  
ہے جو مکمل نظامِ حیات ہے اور جس میں بنی نوع انسان کی تمام ضروریات کا سامان ملتا  
ہے۔

اسلام کے حقائق و تعلیمات کی گہرائی میں پہنچنے کے بعد انسان کا خمیر خود بخود پکا اٹھتا  
ہے کہ بلاشبہ اسلام، دین فطرت ہے جس میں جسم کی طہارت و پاکیزگی کے ساتھ ساتھ  
روح کی طہانیت کے لئے بھی مکمل سامان موجود ہے۔

اسلام کے آئین و اصول کی پابندی کرنے کے بعد ہی ایک انسان حق اللہ اور حق العبد  
کو صحیح طور پر معلوم کر سکتا ہے، اسی مذہب کی تعلیم نے بتایا کہ اپنوں اور بیگانوں کے ساتھ  
میں طرح سلوک کرو۔ اچھے بیٹھنے، کھانے پینے، پہننے اور رہنے، چلنے پھرنے اور سونے  
جانے کا سلیقہ اسلام ہی نے بتایا اور اسوۂ حسنہ کے جامع رسول اور خلیفہ عظیم کے بند و  
بر مناصب پر فائز نبی نے اسلامی زندگی کا مکمل نمونہ اپنے کردار و عمل میں پیش کر کے دنیا  
والوں کو دکھا دیا، یہ خدا کے تعالیٰ کا ہے پائے فضل و کرم ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے  
لئے بہترین دستور و قانون نازل فرمایا اور اپنے برگزیدہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیثیت  
میں اس کا نمونہ بھی دکھا دیا، ہم گنہگار بندوں کے حق میں پرو دگار عالم بھی کریم اور اس  
رسول بھی کریم ہے۔

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم  
ہم شکوہ کہہ سستیم میان دو کریم



اسلام نے خدا و بندہ کے تعلق سے لے کر انسان اور جانور تک کے تعلق کے تمام منازل بت دیئے، غرضیکہ کچھپن سے لے کر شباب تک اور شباب سے لے کر پیری تک اور پیری سے لے کر موت تک اور موت سے لے کر قیامت تک کے جملہ مدارج سمجھائیے ہیں۔

اسلام کی صداقت اور یوں فطرت ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ وہ مذہب اسلام جس کو ابتدا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر کے صرف تین اشخاص نے قبول کیا تھا، ایک مختصر سی مدت میں آدھی اور طوفان کی طرح ساری دنیا کے اطراف و جوانب میں پھیل گیا اور دیکھتے دیکھتے عالم کے وزرہ وزرہ میں انورہ و رحید و رسالت کی صدائیں گونجنے لگیں۔

اسلام کی حقانیت و صداقت کے دل و جان سے شہیدی اپنے لوگ تو تھے ہی اور قیامت تک ہیں گے، غیر قوموں اور دیگر مذاہب کے پیروکاروں نے بھی اس کو سچا، برحق اور ہو گیا مذہب تسلیم کیا ہے چنانچہ یورپ اور ہندوستان کے مشہور مدبرین میں روسی غلام کا وکٹ، ٹافٹی، فرانس کا مشہور مستشرق موسیو سید یو، صانگا گاندھی، پنڈت جواہر لال نہرو، مشہور مورخ ایڈورڈ گکین، منبر الہی بیٹ، پوری کشین، ایزک طیب، موسیو اوچین کلونل، مشہور مورخ اوکھاٹ، پروفیسر گزٹل، پروفیسر ایڈورڈ مونٹیل، منبر جان ڈیون پورٹ، جوزف تھامس، پروفیسر ٹامس کارلائل اور جارج برنارڈشاہ وغیرہ بہت سے لوگوں نے کھلے لفظوں میں اسلام کی صداقت و حقانیت اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعمیرات کی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے۔۔۔۔۔ مگر افسوس حد افسوس! کہ اس دور کا انسان جو مسلمان کہلاتا ہے، مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا ہے، اس کے آباؤ اجداد مسلمان تھے، غیر مذہب قوموں کی مغرب الاخلاق، شرمناک، ہنسک، انتہا کن اور لافندہ و شرابیوں و گندگیوں سے بھری ہوئی زندگی کی تقلید کرنا باعث فقر سمجھنے لگا ہے، اپنی کوڑبی اور بدھیمی کے سب سے تاریکی کو روشنی اور روشنی کو تاریکی کہہ رہا ہے اپنے گھر کا خزانہ چھوڑ کر کچھ کاریلوں کے سامے دست سوال بڑھا رہا ہے، اعزاز و کرام کی بلند و بالا کرسی چھوڑ کر معمولی ٹاٹ پر بیٹھنے کی کوشش

ہے جن وحشیوں اور بد مذہب قوموں کو اس کے برگزینوں نے مذہب انسان بنایا تھا ان

سے تہذیب کا سبق لینے جا رہا ہے۔  
 واسے برا واسے براحوال ما

آج طرح طرح کے ہولناک اور ہیمنہ و روج کو پاؤں کر لے واسے مصائب و آلام کے  
 اعلان اور نافرمانی تیرے آئندہ بھائیوں قوم مسلم کے فاسد نظروں کو اور بے اعمال و کردار کے

بریں چل رہی ہیں اور اس وقت تک چلتی رہیں گی جب تک مسلمان خدا کا اعانت گزار  
 رہے رسول اللہ ﷺ کا پیرو کار و اطاعت شعار امتی بن کر اسلامی دستور  
 و قانون کو متعلق راہ نہ بنا لے گا۔۔۔۔۔ آج مسلمانوں کی غفلت و بے حس کی کیفیت ہے

اپنی تباہی و دولت کو دور کرنے کے لئے ہزاروں دنیاوی وسائل تلاش کرتا ہے،

دفع و درنا ہے، ہر دیکھ کر چھٹا رہتا ہے، ہر وقت واسے کے سامنے سر جھکا رہتا ہے

اور دہانہ کی تصویریں جانتا ہے اور ہر جگہ سے ٹھکرا بھی دیا جاتا ہے، تمام وسائل و ذرائع

سے ہاتھ پیر منلوچ بھی ہوتے رہتے ہیں مگر اس بے بسی و کس میری میں اس کو نہ اپنا خالق

حق یا داتا ہے نہ اس کا خیال رحمت و رافت کے پیکر سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ

کو علم کی طرف جاتا ہے، نہ اسے اپنے اعلان کے محاسب کی فکر ہے اور نہ یہ سوچتا ہے

کس کو کس راہ پر چلنا چاہئے اور وہ کس راہ پر گامزن ہے

واسے ناکامی و شایع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے اس کی پانکھ کاٹا رہا

اسے کاش! مسلمان اسلامی نظام حیات کو اپنائیں اور صوڑنا و میرٹھ، قولاً، عملاً،

طاعت و طاعت پر پہلو سے مسلمان بن کر زندگی گزاریں جس سے اپنی عظمت و فخر کو دو

پائیں اور اپنی جہت و تمام قوت و طاقت حاصل کریں جس کی بدولت وہ زمانے

سے ہر دور میں دنیا کی تمام قوموں سے ممتاز و کامراں نظر آتے رہے۔۔۔۔۔ مسلمانو! خدا را

میں شجیل جاؤ و در توبہ بند نہیں ہوا، رحمت خداوندی تمہارے دلوں کے دروازوں

پر دے رہی ہے، فتح و کامرانی تم کو آواز دے رہی ہے، اللہ! بنو کو پچھاؤ رہے

ہیں یا دکر وہ اپنی فخر و دیوں کا احساس کروہ صراط مستقیم کہاں ہے اور تم کس طرف جا رہے

باد رکھو! کان کھول کر سن لو، بغیر تباہی شریعت اور اسلام پر کار بند ہوئے تم دنیا میں کچھ بھی نہیں کر سکتے، اگر تم اسے اندر اتنا بے شریعت کا جذبہ نہیں تو یوں سمجھو کہ تم ایک چلتی پھرتی لاش ہو جس کی روح نکل چکی ہے۔

جگا جگا کے تمہیں تھک چکے ہیں لگائے نشاط و لذت خواب گراں بدل ڈالو  
غلط روی سے منازل کا بھر بڑھتا ہے مسافر واروش کامراں بدل ڈالو  
سفیدہ اپنا کتا سے لگے تو سنا ہے ہوس کے سچ چلو باویاں بدل ڈالو!

اگر تم اب بھی غفلت کی نیند سے نہیں جاگتے تو یقین کر لو کہ یہ

نہ مستحلو گے تو مرٹ جاؤ گے اکٹن اے مسلمانو

تمہاری داستان کس بھی نہ ہوگی داستانوں میں

اگر اس بے راہ روی و بد عمل میں ذرا انصاف و سنجیدگی سے اپنی بربادیوں اور تباہیوں کا سبب معلوم کرو گے تم کو یہی جواب ملے گا کہ

طریقہ مصطفیٰ کو چھوڑنا ہے وجہ بربادی

اس سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتدار اتنی!

بھیں کرنی ہے شہنشاہِ بلی کی رضا جوئی

وہ اپنے ہو گئے تو رحمت پر تو گار اپنی!



## ایمان کیا ہے؟

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص حاضر ہوا جس کے کپڑے بہت سفید تھے، بال نہایت کاسے، اس پر سفر کا کوئی اثر نہ تھا اور نہ اس کو ہم میں سے کوئی پہچانتا تھا یہاں تک کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا اور دو زانو ہو کر اپنے گھٹنے حضور کے گھٹنے سے ملا دیئے اور اپنے دلوں ہاتھ اپنی ران پر رکھ دیئے اور عرض کی اے محمد مجھ کو اسلام کے بارے میں بتائیے، حضور نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو کو اسی دے اس بات کی کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا کے پیغمبر ہیں اور تو نماز ادا کرے، زکوٰۃ دے رمضان کے روزے رکھے اور خدا کے عہد کا حج کرے اگر تو اسکی استطاعت رکھتا ہو، اس نے یہ سن کر عرض کی، آپ نے بیع فرمایا، راوی کا بیان ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ لِبَاسِهِ شَدِيدُ سَوَادِ شَعْرِهِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَشْرُ الشَّعْرِ وَلَا يَغْرِهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَدْرَكْنِي إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى خَدَّيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ قَالِ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّكَ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ نَبِيَّهُ سَبِيلَهُ قَالَ صَدَقْتَ فَعَجَبْنَا يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالِ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ

وَمَلَأَكْبَهُ وَكَتَبَ فِيهِ  
 سُرُّهُمُ وَالْيَقِيْنُ الْاٰخِرُ  
 وَتَقْوِيَتُ الْيَقِيْنِ الْاٰخِرُ  
 وَشَرِيْعًا -

کہ ہم لوگوں کو تجبہ ہوا کہ شخص در یافت  
 بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے پھر  
 اس نے پوچھا ایمان کی حقیقت بین فرمائیے  
 آپ نے فرمایا کہ تو خدا سے تعالیٰ اور اس  
 کے فرشتوں نیز اس کی کتابوں اور اس کے  
 رسولوں اور روز قیامت پر یقین رکھے  
 اور تعذیب کے بغیر شکر کو دل سے مانے۔

### اسلامی عقائد

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق عقیدہ :- اللہ تعالیٰ پاک ہے مثل  
 بے عیب ہے، ہر کامل و نوری کا جامع ہے، کوئی کسی بات میں نہ اس کا شریک ہے نہ برابر  
 نہ اس سے بڑھ کر، وہ ہمیشہ سچا اور ہمیشہ رہے گا اس کی تمام صفات کمالیہ بھی ازلی وابدی  
 ہیں اس کے سوا جو کچھ بھی ہے پہلے نہ تھا جب اس نے پیدا کیا تو ہوا، وہ اپنے آپ  
 ہے اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا اس نے سب کو پیدا کیا، وہ نہ کسی کا باپ ہے نہ کسی  
 کا بیٹا نہ اس کے لئے بیوی ہے نہ رشتہ دار وہ سب سے بے نیاز ہے وہ کسی مات  
 میں کسی کا محتاج نہیں اور سب اس کے محتاج۔ رزق دینا، موت دینا، زندہ کرنا اس کے  
 اختیار میں ہے، اس کے حکم کے بغیر زمیں کا کوئی ذرہ درخت کا ایک پتہ بھی حرکت نہیں  
 کر سکتا، وہ ہر کھلی چھپی ہوئی انہونی کو جاننا ہے، کوئی شے اس کے علم سے باہر نہیں  
 دنیا و جہان سارے عالم کی ہر چیز اس کی پیدائی ہوئی ہے، سب اس کے بندے ہیں  
 اور وہ اپنے بندوں پر ہاں باپ سے زیادہ مہربان، رحم کرنے والا، مہربان والا،  
 اور تو قبول فرمانے والا ہے، عزت و دولت اس کے اختیار میں ہے وہ جس کو  
 چاہے دولت مند بنائے اور جس کو چاہے فقیر کرے، ہدایت و گمراہی اسی کی طرف سے

ہے جس کو چاہے ایمان نصیب کرے اور جس کو چاہے کافر رکھے اس کا کوئی کام انصاف اور محنت سے خالی نہیں بندوں کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے، وہی عبادت کے لائق ہر قسم کی بڑی اور تمام تعریفیں اس کے لئے ہیں اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ تعالیٰ جسم و جسمیت سے پاک ہے یعنی نہ وہ جسم ہے نہ اس میں وہ باتیں پائی جاتی ہیں جو جسم سے تعلق رکھتی ہیں بلکہ یہ اس کے حق میں محال ہیں۔

اس کا کلام ادیکتا، مستنا، پکڑنا مخلوق کی طرح نہیں بلکہ جیسا اس کے شان کے لائق ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے علاوہ کسی اور چیز کو قدیم مانے یا عالم کے حادثات میں ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے، خیر و شر، کفر و ایمان طاعت و عصیان اللہ تعالیٰ ہی کی تقدیر و تخلیق سے ہے اور درحقیقت روزی پہنچانے والا وہی ہے، فقر و شرف وغیرہ وسیلہ اور واسطہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ذمہ کچھ واجب نہیں نہ ثواب دینا نہ عذاب کرنا نہ وہ کام کم بنوعین کے حق میں مفید ہو اس لئے کہ وہ بالکلیہ حقیقی ہے جو چاہے کرے جو چاہے حکم دے ثواب دے تو فضل عذاب دے تو اس کا عدل ہے ہاں اگر اس کی مہربانی ہے کہ وہی حکم دیتا، جو بکر سکے، ضرور مسلمانوں کو اپنے فضل سے جنت میں داخل کرے گا اور کافروں کو اپنے عدل سے جہنم میں داخل کرے گا اس لئے کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ کفر کے سوا جس گناہ کو چاہے معاف کر دے گا، خدا کے لئے ہر عیب و نقص محال ہے جیسے جھوٹ، جمل، بھول، ظلم، بے حیائی وغیرہ تمام برائیاں خدا کے لئے محال ہیں۔

ہر مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا اور اس پر دل سے ایمان لانا لازمی اور ضروری ہے جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے گا وہ دائرۃ اسلام و ایمان سے خارج ہے، یعنی وہ مسلمان نہیں۔



## اسلام کے پانچ کلمے

کلمہ طیب :- لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ  
ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ

وسلم اللہ کے برحق رسول ہیں ۔

اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا

کلمہ شہادت :- حَقِيْقَةُ كَلَامِ رَسُوْلِهِ ۔

ترجمہ :- میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت  
کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ  
کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کلمہ تحمید :- وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا تَحْزَنْ وَلَا فُؤَادَ إِلَّا بِإِذْنِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

ترجمہ :- اللہ پاک ہے اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اور

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ نہایت بزرگ ہے اور طاقت و قوت اس

اللہ کی طرف سے ہے جو بے ہمتی و غفلت والہ ہے ۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ

کلمہ توحید :- لَهُ الْاِنْفِتَادُ يُعْطِي وَ يُسَيِّدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

مَوْلَانَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ترجمہ :- اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ، وہ ایک ہے اس

کا کوئی شریک نہیں ، اسی کا ملک اور اسی کے لئے سب حمد ہے ، وہ زندہ کرتا

جستہ اور موت دیتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اسے کبھی موت

نہیں آئے گی ، اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ عَمْدًا اَوْ خَطَاً  
**کلمہ استغفار :-** سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَاتُوبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي اَعْطَمْتُ مِنْ  
 الذَّنْبِ الَّذِي لَا اَعْظَمُ لَكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ سَأَلْتُ الْغُفْرَانَ  
 وَتَعَفَّى الذَّنْبِ وَالْاَعْوَالَ وَلَا تُحِقُّ الْاَلَاءَ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيمِ  
 ترجمہ :- معفرت پہناتا ہوں اللہ سے کہ میرا پروردگار ہے تمام گناہوں  
 سے بوجھ سے جان بوجھ کر یہ خطا سے ہوئے ہیں پوشیدگی میں یا ظاہر میں اور  
 توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے جو میں نہیں  
 جانتا، بے شک تو غیب کا جاننے والا ہے عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں  
 کا بخشنے والا ہے اور نہیں ہے کوئی طاقت و قوت مگر اللہ بلند و بزرگ توفیق سے  
 اَمْسَتْ بِاَللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقِيلَتْ  
**ایمان مجمل :-** جَمِيعًا أَحْكَامُهُ۔

ترجمہ :- ایمان کیا میں اللہ پر عیب کہ وہ اپنے ناموں اور صفاتوں کے  
 ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے۔

اَمْسَتْ بِاَللّٰهِ وَكَلَّمَ كِتَابَهُ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ  
**ایمان مفصل :-** وَالْقَدْرَ خَيْرِهِ وَشَيْئًا مِنْ اَللّٰهِ تَعَالٰی  
 وَالْبَعَثَ بَعْدَ السَّوَابِ۔

ترجمہ :- ایمان کیا میں اللہ پر اور اس کے تمام مشقوں پر اور اس کی  
 سب کتابوں پر اور اس کے جمیع رسولوں پر اور اس پر کہ اچھی بری تقدیر اللہ تعالیٰ  
 کا طرف سے ہے اور مرنے کے بعد اٹھانے کے بدلے پر۔

**تقدیر کیا ہے؟**

ایمان کے علم میں جو کچھ عالم میں ہوئے و آئندہ اور جو نیک و بد اعمال بندے کرنے

و اسے تھے اس کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بیان کر رکھا یا کسی کی قسمت میں بھلائی رکھی اور کسی کی قسمت میں برائی، اس لکھ دینے سے بندہ کو مجبور نہیں کر دیا کہ جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا وہ بندہ کو مجبور کرنا پڑتا ہے، تقدیر کے واسطے میں غور و بحث کرنا منع ہے بس اتنا سمجھ لیا جائے کہ تقدیر پختہ کی طرح بالکل مجبور نہیں ہے کہ اس کا قصد و ارادہ کچھ بھی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اختیار دیا کہ ایک کام چاہے کہ دوسرے کام کرے اور اگر کام کرے تو یہ نہ کہے کہ خدا نے مجھے تو ایسا ہوا بلکہ حکم یہ ہے کہ اچھے کام کو کہے کہ خدا کی طرف سے ہوا اور برے کام کے متعلق کہے کہ یہ نفس کی شرارت سے ہوا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

۱- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ  
أَقْلَمَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ  
قَالَ مَا أَكْتُبُ قَالَ أَكْتُبُ  
الْقُدْرَةَ فَكُنْتُ بَمَا كُنْتُ  
وَمَا هُوَ كَابُنِّي إِلَى الْأَبَدِ -

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو چیز خدا نے پیدا کی وہ قلم ہے خدا نے تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ لکھ! عرض کیا کیا لکھوں؟ فرمایا تقدیر تو قلم نے لکھا جو کچھ ہو چکا تھا جو اب تک ہونے والا تھا (ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف)

۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَلِيٌّ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ  
نُكَلِّمُهُ فِي الْقُدْرَةِ فَقَضَيْتُ حَتَّى  
أَخْبَرْتُهُ عَنْهَا حَتَّى كُنْتُ مَاتُفٍ  
فَقَالَ لِي الْإِيمَانُ فَقَالَ  
لِي الْإِيمَانُ الْإِيمَانُ الْإِيمَانُ

حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ تقدیر کے متعلق بحث کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو انتہائے غصہ و غضب سے آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا گویا نار کے دہلے آپ کے رخسار پھوٹ دیئے گئے ہوں، پھر فرمایا کہ



تم کو اس کا حکم دیا گیا ہے، کیا میں تم  
لوگوں کی جانب اس چیز کے ساتھ بھیجا  
گیا ہوں، تم سے پہلے قومیں ہلاک  
نہیں ہوئیں یہاں تک کہ قضا و قدر  
کے متعلق انہوں نے بحث کی میں تم کو قسم دیتا  
ہوں کہ آئندہ اس بارے میں بحث نہ کرنا۔  
(ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف)۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَتَاكَ  
مَنَّانٌ مِّنْ رَبِّكَ  
فِي هَٰذَا الْأَمْرِ هَٰذَا هَلْ جِئْتُمْ  
إِلَّا تَنَازَعُوا فِيهِ

## قضا کی قسمیں

قضا کے مہم ہر :- قضا کے مہم وہ قضا ہے کہ علم الہی میں بھی کسی چیز پر متعلق نہیں،  
ان قضا میں رد و بدل ممکن نہیں، اولیاً ہر شے کی اس تضاد رسائی نہیں نہ وہ اس کے باجے  
میں دعا کر سکتے ہیں اور اگر دعا کریں گے تو قبول نہ ہوگی، انبیاء و رسل بھی اگر اتفاق سے اس  
کے متعلق بارگاہِ خداوندی میں کچھ عرض کرنا چاہیں تو ان کو اس خیال سے روک دیا جائے  
ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب نہ  
انے کی بہت کوشش فرمائی لیکن قوم لوط پر عذاب ہونا قضا کے مہم تھا اس لئے حکم ہوا :-  
”اے ابراہیم! اس نبیل میں نہ پڑو بے شک تیرے رب کا حکم اچکا اور  
بدشہان پر عذاب آئیگا (یعنی عذاب اچھا نہ جائے گا)۔ (پاک رکوع)“

وہ قضا ہے کہ فرشتوں کے صحیفوں میں کسی چیز پر متعلق  
قضا کے متعلق :- یاد و ادعا وغیرہ پر متعلق ہونا ظاہر کر دیا گیا ہو یعنی اگر مدد  
دیا جائے یا دوا و دعا کرائی جائے تو یہ قضا مل جاتی ہے، اس تضاد کے بہت سے  
دلائل کی پہنچ جاتی ہے ان کی دعا اور روحانی توجہات سے یہ قضا مل جاتی ہے۔

وہ قضا ہے کہ علم الہی میں وہ کسی چیز پر معلق

**قضا کے متعلق تشبیہ مبرم :-** ہے لیکن ملائکہ کے صحیفوں میں اس کا معلق ہونا نہیں لکھا ہے اس قضا تک خاص اکابر اویار و نظام کی رسائی ہوئی ہے، حضورِ نبویؐ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قضا کے معلق کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ قضا کے مبرم کو رد کر دیتا ہوں (یعنی اس کو جلی دنیا ہوں) اور اسی قضا کے بارے میں حدیث شریف ہے :-

إِنَّ الدَّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا أُبْرِمَ

یعنی بے شک دعا قضا کے مبرم کو رد کرتی ہے :-

قضا و قدر کی باتیں نام لوگوں کے فہم سے بالاتر ہیں اس لئے اس میں زیادہ غور و فکر کرنا اپنے دین و ایمان کو تباہ کرتا ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔  
سیدنا حضرت ابو بکر صدیق و سیدنا حضرت عمر فاروق عظمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے عظیم المرتبت و جلیل القدر خلفاء و صحابہ نے اس مسئلہ میں بحث و مباحثہ کرنے سے منع فرمایا ہے، اس مسئلہ میں بس اتنا سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو پھر اور دیگر جہدات کی طرح بے حس و حرکت نہیں بنایا بلکہ اس کو ایک قسم کا اختیار دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے چاہے نہ کرے اور اس کے ساتھ عقل و فہم بھی عطا فرمائی ہے جس سے بچھلے برے اور نفع و ضرر کو جان سکے اور ہر قسم کے سامان و اسباب مہیا کر دیئے ہیں کہ جب آدمی کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور اسی وجہ سے اس پر مواخذہ ہے بندہ اپنے کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا و فہم کرنا ہی ہیں۔  
(مستفاد از بہار شریعت)

**انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام**

دنیا میں بندوں کی ہدایت کے لئے باختلاف روایت ایک لاکھ چوبیس ہزار یا دو لاکھ

جو میں ہزار رسولِ نبی تشریف لائے جن میں نبیِ سوئیرہ رسول ہیں اور باقی نبی۔

وہ بشر ہیں جو خدا کے پاس سے اس کا پیغام لے کر جہدوں تک پہنچانے کے لئے دنیا میں تشریف لائے۔

رسول

وہ بشر ہیں جس کے پاس وحی ہوئی خدا کا پیغام آیا خواہ یہ پیغام نبی کے پاس فرشتے لے کر آیا ہو یا خود نبی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے

نبی

اس کا علم ہوا، نبی سب مرد تھے نہ کوئی عورت نبی ہوئی نہ کوئی جن نبی ہوا۔

نبوت و رسالت قرہی منصب ہے اللہ تعالیٰ نے جس کو چاہا یہ منصب عطا فرمایا کسی نہیں یعنی عبادت و ریاضت سے کوئی آدمی نبی ہوا نہ ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ نے نبی اس کو دنیا یا جس کو اس لائق پیدا کیا جو نبی ہونے سے پہلے ہی تمام بری باتوں سے دور رہا اور اچھی باتوں سے آراستہ تھا، نبی میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس سے لوگوں کو نفرت و بیزاری ہو، نبی کا کردار و عمل، شکل و صورت حسب و نسب، طویر و تقریر اور طرز کلام سب اچھے اور عیب سے خالی ہوتے ہیں، نبی کی عقل کامل ہوتی ہے، یہ سب آدمیوں سے زیادہ عقلمند ہوتے ہیں، بڑے سے بڑے حکیم فلسفی نبی کی عقل کے لاکھوں حصے تک بھی نہیں پہنچ سکتے جو یہ عقیدہ رکھے کہ کوئی شخص اپنی کوشش سے نبی ہو سکتا ہے کافر ہے اس طرح جو یہ سمجھے کہ نبی کی نبوت سلب ہو سکتی ہے وہ بھی دائرہ ایمان و اسلام سے خارج ہے، نبی اور فرشتے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں نبی سے کسی قسم کی بھول چوک نہیں ہو سکتی جو شخص یہ کہے کہ خدا کے کچھ احکام تقیید یعنی لوگوں کے خوف سے یا کسی اور سبب سے نہیں پہنچائے وہ کافر ہے۔

انبیائے کرام علیہم السلام و انبیاء و انبیاء و انبیاء تمام مخلوق سے افضل و برتر ہیں یہاں تک کہ ان فرشتوں سے بھی افضل ہیں جو رسول ہیں کوئی بڑے سے بڑا اوصالی اور بزرگ سے بزرگ ولی کسی نبی کے مرتبہ و درجہ کو نہیں پہنچ سکتا، جو اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے وہ کافر ہے۔



تمام رسولوں اور نبیوں کی تعظیم و تحکیم فرض عین بلکہ جملہ فرض کی اصل ہے کسی نبی کی ادنیٰ توبہ یا یکذریب کفر ہے (شفا ہندیہ وغیرہ) تمام انبیاء و رسل خدا کے لئے کی بارگاہ میں بڑی وجہ امت و عزت والے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک (مغذی اللہ) پوڑے چھائی کی مثل کتنا مزین گستاخی و بے ادبی اور اس قسم کا کلمہ بلاشبہ کلمہ کفر ہے، یہ حضرات اپنی اپنی قبر شریف میں اسی طرح زندہ ہیں جیسے دنیا میں زندہ تھے اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا کرتے کے لئے ایک اک کو انہیں موت آئی ہے پھر زندہ ہو گئے ان کی حیات حیات شہداء سے بھی بڑھ کر ہے ۱۰ امام احمد رضا رحمہ اللہ بریلوی علیہ الرحمہ نے اس مفہوم کو اپنے ایک قلم میں نظم کیا ہے۔

مگر ایسی کہ فقط آتی ہے  
مشق سابق وہی جسمانی ہے

انبیاء کو بھی اہل آتی ہے  
پھر ایسی آن کے بعد انکی حیات

## انبیائے کرام کے مراتب درجات

اللہ تعالیٰ نے اپنے ان برگزیدہ بندوں کو بڑے بڑے درجات اور مراتب عطا فرمائے ہیں اور ان کو اعلیٰ سے اعلیٰ اختیارات سے نوازا ہے، یہاں ان کے بعض خاص خاص مراتب و درجات کا تذکرہ قلم بند کیا جا رہا ہے۔  
خدا کے پاک نے ان کو غیب کا علم بخشا، دھچکی چھپی باتوں اور اس کے واسطے واقعات کو کوائف سے آگاہ فرمایا، زمین و آسمان کا ہر ہر ذرہ ہر نبی کی نظروں کے سامنے ہے، یہ علم غیب اللہ جل شانہ کی عطا و بخشش سے ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم ہر کچھ کسی کا دیا ہوا نہیں بلکہ خود اسے حاصل ہے لہذا اس کا علم ذاتی ہے اس لئے انبیائے کرام کے لئے عظیم عطا یا ماننا شکر نہیں دونوں علم میں ذاتی و عطا کی کافرق ہے۔

اولیٰ ربوبی، طاعت و عبادت، یقین نبی سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی، انبیاء عظام

علیہم الصلوٰۃ والسلام سوتے جاگتے ہر حال میں یاد الہی میں مشغول رہتے ہیں۔  
 حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان ہیں ان سے قبل کسی انسان کا  
 وجود نہ تھا، سب آدمی انہیں کی اولاد ہیں، یہی سب سے پہلے نبی ہیں خدا کے لئے  
 نے ان کو اپنی قدرت کا طے سے بغیراں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اور ان کو اپنا خلیفہ  
 بنایا ان کو تمام چیزوں اور ان کے ناموں کا علم عطا فرمایا۔ قرآن شریف کے پہلے پارہ سورہ بقرہ  
 میں ارشاد فرمائی ہے وَ عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا اور آدم علیہ السلام کو تمام  
 ناموں کا علم سکھایا۔

خدا نے تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں سب نے فرمان خداوندی  
 کے بموجب آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا شیطان ابلیس نے سجدہ سے انکار کیا جس  
 کے نتیجہ میں ہمیشہ کے لئے ملعون و مودود ہوا

ابلیس نے سجدہ سے انکار کیا تکبر و کھایا اور کافروں میں سے ہو گیا، حضرت آدم علیہ السلام  
 سے لے کر ہمارے نبی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک بہت سے نبی  
 تشریف لائے، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام، حضرت موسیٰ  
 علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے علاوہ ہزاروں ہزاروں نبی تھے اور رسول  
 بھی سب سے آخری نبی و رسول تمام مخلوق سے افضل ساری کائنات سے بزرگ سب  
 کے پیشوا سید الانبیاء و اولوں عالم کے تاجدار، حبیب پروردگار ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت  
 احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں، آپ آخری نبی ہیں، خاتم الانبیاء و المرسلین  
 ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوا اور نہ قیامت تک ہوگا، آپ کی ذات گرامی پر ہمت و رسالت  
 کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا، جو شخص پہلے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد یا آپ  
 کے زمانہ میں کسی اور کو نبی مانے یا نبوت ملی جائز مانے وہ کافر ہے دائرہ اسلام و ایمان  
 سے خارج ہے۔

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص خاص فضائل و کمالات

اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور نبی کریم و رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان سے پہلے اپنے نور کی تجلی سے پیدا فرمایا آپ خود فرماتے :-

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي عَنِّي وَكُلَّ الْمَلَائِكَةِ مِنْ نُورِي وَأَنَّا بَيْنَ نُوْرِي وَاللَّيْلِ  
در یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور تمام مخلوق میرے

نور سے پیدا ہوئے اور میں اللہ کے نور سے پیدا ہوں

انبیاء فرشتے، زمین و آسمان، عرش و کرسی، لوح و قلم اور جانہ و سورج ستارے وغیرہ  
ساری کائنات حضور کے نور کی جھلک سے عالم وجود میں آئی اللہ یا اللہ کا برابر ہونے کے  
سوا بچنے کمال اور جتنی خوبیاں ہیں سب اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا  
فرمادی ہیں، ساری دنیا میں کوئی کسی خوبی اور کمال میں حضور کے برابر نہیں ہو سکتا آپ فضل العزت  
اور خدا کے تعالیٰ کے ناسخ عطا فرمایا ہیں حضور تمام نبیا و رسول کے نبی و رسول ہیں اور ہر شخص  
پر آپ کی اطاعت، استماع اور پیروی لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خزانوں کی کھجیاں حضور کو

اختیار و اقتدار :- بخش دیں، ذابری کی جملہ نعمتوں کا دینے والا خدا ہے اور

ان کو مخلوقات میں تعظیم فرمانے والے ہیں اور سارے جہان کے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں سورہ انا اعطینک ان کے متظوم ترجمہ میں حضرت فاضل دیوبند  
قدس سرہ العزیز رقمطراز ہیں :-

ساری کثرت پاستے ہیں

خود کو توڑ پاستے ہیں

پیتے ہم ہیں پلاستے ہیں

رزق اس کا بے کھلاتے ہیں

إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكَوْكَبَاتِ

إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكَوْكَبَاتِ

مُتَشَدِّدًا مُتَشَدِّدًا، مِثْثًا، مِثْثًا

رب ہے متعطش یہ ہیں قاسم



اللہ تعالیٰ نے ہمارے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج کا بلند و بالا  
معراج :- شرفِ بخت یعنی عرشِ اعظم پر بلایا اپنا دیدار حقیقی آنکھوں سے دکھایا ،  
اپنا کلام سنایا ، جنت و دوزخ عرشِ کوکبی اور لوحِ دھنم اور ساتوں آسمانوں وغیرہ کی آپ کو  
سیر کرائی یہ سب کچھ رات کے ایک تھوڑے سے وقت میں ہوا۔

قیامت کے دن آپ ہی سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے  
شفاعت :- یعنی اللہ تعالیٰ کے دربار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم گناہگاروں  
کی شفاعت کریں گے ، گناہ معاف کرائیں گے۔

شفاعت کے متعلق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب شرح مشکوٰۃ  
اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص ۴۰۸ میں فرماتے ہیں :-

”انکار شفاعت بدعت و ضلالت است چنانکہ خوارج و بعض معتزلہ  
بدل رفتہ اند۔“

”یعنی شفاعت کا انکار بدعت و گمراہی ہے جیسا کہ خارجیوں اور بعض  
معتزلہ کا عقیدہ ہے۔“

شفاعت کی چند قسمیں ہیں جیسا کہ حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ،  
یہاں آپ کی کتاب اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص ۳۸۲ کی عبارت کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا  
ہے۔

”شفاعت کی پہلی قسم شفاعتِ عظمیٰ ہے جو کونام مخلوقات  
شفاعت کی قسمیں :- کے لئے عام ہے اور ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے ساتھ خاص ہے اور یہ شفاعت لوگوں کو آرام پہنچانے ، میدانِ حشر میں دیر تک ٹھہر  
سے چھٹکارا دلانے ، اللہ تبارک تعالیٰ کے فیصلے اور حساب کے جلدی کرنے اور روز  
قیامت کی سختی و پریشانی سے نکلانے کے لئے ہوگی ، دیگر انبیائے کرام میں کسی اور نبی کو  
اس پر جرأت اور پیش قدمی کی جہاں نہ ہوگی۔“

دوسری قسم شفاعت ایک قسم کو بے حساب  
 دوسری قسم شفاعت :- (جنت میں داخل کرنے کے لئے ہوگی اور یہ شفاعت  
 بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ثابت ہے اور بعض لوگوں کے نزدیک  
 یہ شفاعت حضور ہی کے ساتھ خاص ہے۔

تیسری قسم شفاعت ان لوگوں کے لئے ہوگی  
 تیسری قسم شفاعت :- (جو کہ دوزخ کے مستحق قرار دیئے گئے ہوں گے  
 اور شفاعت کی بدولت داخل جنت ہوں گے۔

چوتھی قسم شفاعت :- (جو کہ دوزخ کے مستحق قرار دیئے جا چکے ہوں گے تو  
 حضور ان کی شفاعت فرما کر جنت میں لائیں گے۔

پانچویں قسم کی شفاعت مرتبے کی بلندی اور بزرگی  
 پانچویں قسم شفاعت :- (کی رہا دینی کے واسطے ہوگی۔

چھٹی قسم کی شفاعت ان گناہگاروں کے حق میں ہوگی  
 چھٹی قسم شفاعت :- (جو جہنم میں ڈالے جا چکے ہوں گے اور شفاعت کے  
 سبب سے اس سے نکل آئیں گے اس شفاعت میں دیگر انبیاء کے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام  
 فرشتے، عطار اور شہداء بھی شریک ہوں گے یعنی یہ حضرات بھی اس قسم کی شفاعت فرمائیں  
 گے اور ان کی شفاعت قبول ہوگی۔

ساتویں قسم کی شفاعت جنت کو کھولنے کے  
 ساتویں قسم شفاعت :- (متعلق ہوگی۔

آٹھویں قسم کی شفاعت ان لوگوں کے عذاب  
 آٹھویں قسم شفاعت :- (جو کہ دوزخ کے بارے میں ہوگی جو کہ دائمی عذاب  
 کے مستحق ہوں گے۔  
 نویں قسم شفاعت :- نویں قسم کی شفاعت خاص کردہ بنی طیبہ والوں اور سرکار

و وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ پاک کی زیارت کرنے والوں کے لئے خصوصیت و امتیاز کے اظہار کے طریقہ پر ہوگی ۔

حضرت شریف میں یہ بھی آیت ہے کہ شافع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کے لئے بارگاہ الہی میں سجدہ کریں گے، ارشاد ربانی ہوگا :-

يَا مُحَمَّدُ اِنْ قَرَأْتَ اَسْمَاءَ قَوْمٍ قُلْ سَمِعْتُ وَ سَلْ لَعْنَةُ الشَّيْطَانِ  
یعنی اے محمد! اپنا سراٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائیگی اور جو طلب

کرتے عطا ہوگا۔

اس وقت آپ کی ذات مستودہ صفات سے شفاعت کا سلسلہ شروع ہوگا یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے بھی کم ایمان ہوگا حضور اس کی بھی شفاعت فرمائیں گے۔

پھر اسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پروردگارِ عالم "مقامِ محمود" مقامِ محمود۔ عطا فرمائے گا کہ تمام اولین و آخرین آپ کی شریف کریں گے

سراکارہ و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک پرچم عطا ہوگا جس کا نام لو ابراہیم احمد۔ تو ابراہیم احمد ہے، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک سب ایمان والے اسی پرچم و جھنڈا کے نیچے ہوں گے۔

## انبیائے کرام کی خصوصیت

انبیائے کرام اختلافِ مذہبی سے محفوظ ہوتے ہیں کیونکہ اس میں شیطان کا دخل ہوتا ہے اور شیطان بنی اختلافوں سے انبیاء پاک ہوتے ہیں۔

حضرت خذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یحییٰ و یونس و یونس تین قسم کے ہیں، ایک تو وہ ہیں جن کا خدا ایک سو میل اٹھ لگا ہے دوسرے وہ ہیں جو ایک سو میں ہاتھ لگے اور تیسرے ہی چوڑے ہیں تیسرے وہ ہیں جو



اپنے ایک کان کو بچھاتے اور دوسرے کان کو اوڑھ لیتے ہیں، انہیں یہ توحج و توحج کے متعلق موعظین فرماتے ہیں کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں مگر حضرت عارفی اللہ تعالیٰ عنہما کے بطن سے نہیں اس لئے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو خواب میں اختلام ہوا، اختلام سے جو مادہ نکلا وہ مٹی کے ساتھ مل گیا اس سے یہ توحج و توحج پیدا ہوئے (نسخ الباری وغیرہ) یہ ایک سوال ہے جس کا جواب یہ ہے کہ:-

"اختلام دو قسم پر ہے، قسم اول جو اکثر و بیشتر پیش آتی ہیں وہ یہ کہ شیطان بخلت خواب میں دیا عورت کی شکل میں نظر آئے اور اس سے صحبت ہو یا صرف چھیڑ چھاڑ اور اس کی بنا پر مادہ نکلے، انبیاء کے کرام اور اراخ مطلقاً اس قسم سے پاک ہیں کہ اس میں شیطان کی مداخلت ہے، قسم دوم اختلام کی وہ ہے جس میں شیطانی مداخلت نہ ہو مثلاً مادہ کی تولید (پیدائش) کثرت سے ہوئی اور طبیعت نے فضیلت کی طرح اس کو دور کر دیا، حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اختلام اسی قسم کا تھا۔"

## محضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت روح ایمان ہے

محضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت و نبوت کو زبان و دل سے ماننے کا یہ مطلب نہیں کہ بس کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں اقرار و توحید کے بعد محمد رسول اللہ پڑھ لیا کر زبان و دل سے توحید و رسالت کے ماننے اور جاننے کے ساتھ ہی اطاعت الہی و اتباع رسول بھی لازم ہے پھر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کی پیروی کے ساتھ ساتھ محضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی ہر محبوب سی محبوب چیز اور ہر عزیز سے عزیز سامان سے زیادہ محبوب و عزیز سمجھنا بغیر آپ کی کامل پیروی اور سچی محبت کے ایمان مکمل نہیں ہو سکتا اس لئے حدیث شریف میں وارد ہے محضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مَنْ أَحَبَّنِي وَكَرِهَ كَرِهِي	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں (بخاری و مسلم شریف)
وَأَحَبُّ إِلَيَّ مَنْ أَحَبَّنِي وَكَرِهَ كَرِهِي	اس کے باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں (بخاری و مسلم شریف)

اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۴۴ میں شیخ عبدالحی محمد بن دہلوی علیہ الرحمۃ اس حدیث کی توضیح و تشریح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ :-

”انسان مومن کامل آنست کہ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محبوب نزد معظم از ہر چیز و ہمہ کس باشند نزد مومن“

”یعنی مومن کامل کی پہچان یہ ہے کہ اس کے نزدیک رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام چیز اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب و معظم ہوں“

حضرت شیخ اس سے کہہ چکے ہیں کہ :-

میں اس راوی پر بھی جانبِ محضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروا کے حق بالترام وین  
 واتباع سنت و رعایت ادب و ایثار رضائے دے صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم ہرگز کہ وہ ہرگز غیر دوست از نفس و ولد و والد و اہل و مال و مثال پنا مکہ  
 راضی شود ہلکہ نفس خود و فقدان ہر محبوب نہ خورث حق دے صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم

یعنی۔ اس حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب نے بن ہونے کا  
 مطلب یہ ہے کہ حقوق کی ادائیگی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلند مانا  
 اس طور پر کہ حضور کے لئے ہونے وین کو تسلیم کرے حضور کی سنتوں کی پیروی  
 کرے حضور کی تعظیم و ادب بجالائے اور ہر شخص اور ہر چیز اپنی ذات اپنی  
 اولاد اپنے باپ بھائی و اقارب اور اپنے مال و اسباب پر حضور صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی کو مقدم رکھے جس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی  
 ہر چیز عزیز میں تک کہ اپنی جان کے چلے جانے پر بھی خوش رہے، لیکن  
 حضور کے حق کو پامال ہوتا ہوا گوارا نہ کرے۔

### حضور کی عزت و عظمت :-

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں  
 سب سے زیادہ عزت و بزرگی والا ہوں  
 اور مجھے اس کی فخر نہیں (واری می شکوہ)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَكْرَمُ  
 الْأَقْدَارِ وَالْأَخْبَرِ مِنْ  
 عَلَى اللَّهِ وَلَا فَخْرَ.

### حسن و جمال :-

حضرت جابر بن سمور رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ



تر آیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 عَلَیْهِ سَلَامٌ لِّیْلَتِیْ اَعْصِیَانِ  
 فَعَمَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی مَا سُوَّلَ اللّٰهُ  
 صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَآلِہٖ  
 الطَّیْبِہٖ وَسَلَّمَ اَمَّا فَاِذَا اَھْوَا حَسْرَہٗ  
 عِنْدَیْ مِنْ الْفَرَسِ (مشکوٰۃ شریف)

نے بیان کیا کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا تو کبھی میں حضور کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی چاند کی طرف حضور اس وقت سرخ لباس زیب تن فرمائے ہوئے تھے تو اکثر میں نے غصہ کیا کہ وہ چاند سے بڑھ کر خوبصورت ہیں مگر وہ غصہ

## سر اپنے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہمارے حضور سید عالم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ اللہ چہرہ اقدس :- اس قدر درخشاں و تاباک تھا کہ گویا آپ کے رونے زیبا میں چاند و سورج نیرتے تھے۔

سر مبارک :- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا اور بزرگ تھا جس سے سطوت و عظمت پہنچی تھی اور جو نعمتیں الہی سے ہر وقت جھکا رہتا تھا۔  
 آپ کا قد بڑا نہ پچوہ نہ بٹھا اور نہ زیادہ کوتاہ مگر لوگوں کے قدر زیبا۔  
 مجمع میں کھڑے ہوتے تھے تو سب سے بلند و بالا دکھائی دیتے تھے  
 نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم پاک نورانی تھا جس کا جسم پاک :- سایہ نہ سورج کی روشنی میں پڑتا تھا اور نہ چاند کی پابندی میں آپ کے جسم اظہر کہ کبھی مٹھی نہیں ملتی۔

آپ کے مونے مبارک (بال شریف) کچھ بل کھائے ہوئے  
 مونے مبارک :- ہر گز ہر گوش مبارک تک گلے رہتے تھے اور جب کبھی روئے نور پر بکھر جاتے تو انھیں وائیل ہوا سبکی کی تفسیر ہی جلتے۔

اپ کی وارھی مبارک گھنٹی مٹتی اور چہرہ نورس کے حلقہ وارھی شریف :- میں ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آہستی عمل پر قرآن مجید رکھا ہو۔  
 اپ کی بیٹی مبارک (نام) سہیل اور پتی قدسہ اٹھی ہوئی جو  
 بیٹی پاک :- ایک دیکھنے پر شعلہ نور معلوم ہوتی تھی

سیدہ مبارک کشادہ تھا جس میں ناف تک بالوں کی ایک پٹی تھی  
 سیدہ مبارک :- مٹتی شکم مبارک کی سطح سیدہ پاک کے برابر تھی جسے فرشتوں نے چار مرتبہ چاک کر کے اس میں علم وحکمت کا نور بھرا تھا اسی کی شان میں الم نشرح الخ کی آیت نازل ہوئی۔  
 اپ کی گردن شریف نہایت لطیف و شفاف تھی، بقول  
 گردن مبارک :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاندی کی ڈھلی ہوئی گھنٹی  
 آپ کی پیشانی مبارک کشادہ اور صبح ازل کی طرح روشن و زرخیز  
 پیشانی مبارک :- مٹتی جس کو لوگ چاند کا ٹکڑا کہتے تھے اور جو راتوں کو قند انعام کے حضور میں سجدا ریز رہا کرتی تھی۔

گوش مبارک کان نہایت موزوں اور سبک دور و نزدیک  
 گوش مبارک :- سے یکساں سنتے تھے، وحوش و طیور کی بول چال اور شجر و حجر  
 کی زبان حال سے باخبر۔

دندان مبارک (دانت) موتیوں سے زیادہ چمکدار  
 دندان مبارک :- سے مسکراتے وقت روشنی پھوٹ پڑتی تھی اور رو دیوا  
 جگہ گانے لگتے تھے۔

پشت مبارک ہموار اور سفید و شفاف تھی جیسے چاندی  
 پشت مبارک :- کی ڈھلی ہوئی نمیں پریشانوں و کندھوں کے بیچ میں کبوتر کے  
 اڈے کے برابر ابھری ہوئی مہر نوبت فروزاں تھی۔

چشمان پاک (آنکھیں) سیاہ و سرسبز اور پلکیں بڑی بڑی  
 چشمان پاک :- تھیں جو ہر وقت غیب کا مشاہدہ کیا کرتی تھیں اور آگے پیچھے

یکساں دیکھتی تھیں، ساری کائنات میں صرف انہیں آنکھوں نے پروردگارِ عالم کو بے  
حجاب دیکھا تھا۔

دستِ مبارک : ہاتھ کشادہ اور پرورش تھا جو مصافحہ

دستِ مبارک :- کرتا، اس کا ہاتھ معطر ہو جاتا، انہیں ہاتھوں کو خدا نے پاک

نے اپنا ہاتھ فرمایا ہے۔

انگلیاں لمبی اور بخشش و عطا کے لئے پھیل ہوئی رہتی

مبارک انگلیاں :- تھیں جن کے بیچ سے ضرورت کے وقت پانی کا پتھر اگلنے

مگتا تھا اور جن کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو کے اور ڈوبا ہوا سورج پٹا آتا۔

پٹریاں ہموار اور شیشہ کی طرح نہایت لطیف و شفاف

پاک پٹیلیاں :- تھیں۔

کلاسیاں قدسے لمبی اور گداز رنگ نکھرا ہوا فضا

مبارک کلاسیاں :- شفاف تھا۔

ابرو محرابِ حرم کی طرح کمان دار تھیں جن سے مقام

ابرو مبارک :- ”قابِ قوسین“ کا راز آشکارا تھا۔

لب مبارک گلِ قدس کی پتیوں کی طرح تیلے تیلے اور

لب تے مبارک :- گلاب کی پتھریوں سے زیادہ نرم و نازک جن کی جنبش پر کارکنانِ

فضا، روندہ ہر وقت کان لگائے رہتے تھے۔

آوازِ انتہائی دلکش و شیریں کہ ہمنوں کو بھی پیار آجائے

آوازِ مبارک :- اور اتنی بلند کہ فاران کی پوٹریوں سے گونجے تو ساری دنیا میں

پھیل جائے۔ رحمت و کرم کے موقع پر لالہ و گل کے جگر کی ٹھنڈک اور کبھی غیرت حق کو جلال

آجائے تو پیاڑوں کے کلیجے دہل جائیں۔

گریہ مبارک سسکتی ہوئی دبی دبی آوازِ خوفِ خداوندی کے

گریہ مبارک :- غلبہ سے سید کا امت کے غم میں رقتا گھیرا بیتیں ٹپھکھک اور



شبیہ و عاقل میں بھیجی بھیجی پلوں پر آنسوؤں کے جھلکتے ہوئے موتی۔

ہنسی انتہائی مسرت و شادمانی کے وقت لبوں پر صرف

ضحک مبارک :- ایک ہلکا سا ہنسی پھیل جانا نور کی ایک کرن چھوٹی اور دُر

دیوار روشن ہو جاتے، اسی روشنی میں ایک بار ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی کم شدہ سوئی تلاش کرتی تھی۔

پسینہ مبارک بے مد و شہوار اور قطرِ بخیر خواجهِ حرم سے

پسینہ مبارک :- گزر جاتے فضا معطر ہو جاتی، بغلِ شریف کے پسینہ سے

ایک دامن معطر کی گئی تو پشت و پشت اس کی اولاد میں اس خوشبو کا اثر تھا۔

لعابِ دہن زخمیوں اور بیماریوں کے لئے مرہمِ شفا

لعابِ دہن شریف :- تھک کھاری کونویں اس کی برکت سے شیریں ہو جاتے

شیر خاریچے کے منہ میں گر جانا نودن بھرماں کے دودھ کے بغیر آسودہ و سیراب رہتے۔

(مدارج النبوة، شمائل ترمذی، نسیم الریاض، خصائص کبریٰ، جوہر الخیر)

## حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جیسا کوئی نہیں

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے، انہوں نے

کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رات دن چلے

دیسے و رزے رکھنے سے منع فرمایا ہے تو ایک

شخص نے عرض کی اے اللہ کے رسول آپ

تو صوم وصال رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے

قتل تم میں کون ہے بیشک میں اس حال

میں مات گذار ہوں کہ میرا رب مجھ کو کھانا مانگو

پانا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ عَنِ

الرَّحْمَةِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ كَذَبْتُ جُلَّ

إِنِّكَ تَوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ

وَ أَتَيْتُكَ وَ مِثْلِي رَأَيْتُ أَبَيْتُ يَطْعَمُنِي

رَبِّي وَ يَسْقِيْنِي۔

(صحیحین و مشکوٰۃ)

اس حدیث اور اس مضمون کی دیگر احادیث مبارکہ سے صاف صاف معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے مثل بشر کہنا جائز نہیں، پہلے انبیاء کرام کو ان کے زمانے کے کفار و مشرکین اپنے جیسا بشر کہا کرتے تھے۔

پارہ ۱۲ ص ۲۴ میں ہے :-

”حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کے کافروں نے کہا کہ تم ہم کو اپنے ہی جیسا بشر سمجھتے ہیں“

پ ۳ رکوع ۱۴ میں ہے :-

”کافروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو“

پ ۱ رکوع ۱۶ میں ہے :-

”کافروں نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو“

پ ۱ رکوع ۱۴ میں ہے :-

”کافروں نے حضرت شعیب علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو“

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ انبیائے کرام کو ایمان لائے والوں نے نہیں، بلکہ ہمیشہ گستاخ و بے ادب کافروں نے اپنے جیسا بشر کہا یعنی نبیوں اور رسولوں کو اپنے مثل بشر سمجھنا اور کہنا کافروں کا شیوہ و طریقہ ہے۔

اس زمانے میں پوسلمان کہلانے والے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پرستش کرنے اور آپ سے سچی محبت کرنے کے دعویدار ہیں وہ اپنے اس دعوئی میں جھوٹے ہیں، یہ لوگ حضور فضل البشر و امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی و بے ادبی کی جسارت کرنے کی وجہ سے ایمان و اسلام کے دائرہ سے خارج ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے منافق کہلا کر جو اپنے ظاہر میں عمل سے بڑے پابند اسلام مسلمان دکھائی دیتے ہیں مگر ان کے دلوں میں کفر و نفاق بھرا ہوا ہے، دراصل ان کو نہ اسلام سے محبت ہے نہ ان کو نبی اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی نسبت ہے۔

## معجزات کا بیان

وہ میرٹ الیگز کام جو انسان سے عادتاً ممکن نہ ہو اس کو معجزہ کہتے ہیں، یہ آیات الہی ہیں جن کو انبیائے کرام و رسل عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے بحکم الہی اپنی نبوت و رسالت کی حقانیت و صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے بطور شہادت کے پیش فرمایا جس کو دیکھ کر تمام منکرین عاجز ہو گئے اور اللہ میں سے ہیں کو اللہ تعالیٰ نے عقل عظیم عطا فرمائی تھی ایمان لے آئے ایسی عجیب و غریب بات اگر کسی دلی سے ظاہر ہو تو اس کو کرامت کہتے ہیں۔

یہی چیز اگر کسی بدکار یا کافر سے ظاہر ہو تو اس کو استدراج بولا جاتا ہے۔  
کوئی بھوٹا نبوت کا دعوے والا معجزہ ہرگز نہیں دیکھا سکتا، اللہ تعالیٰ غیر نبی و رسول کو یہ طاقت ہرگز عطا نہیں فرماتا ورنہ سچے جھوٹے حق و باطل اور کفر و ایمان میں کوئی فرق واقعہ باقی نہ رہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا اڑنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا، حضرت صالح علیہ السلام کے لئے پہاڑ سے اونٹنی کا ظاہر ہونا، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رگ کا گزرا ہونا وغیرہ معجزات ہیں۔

## ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض مشہور معجزات

حاند کے دو کپڑے ہونا،  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ  
سَأَلُوهُ سَمِعُوا اللَّهَ ﷻ  
اللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ تَبِيَّتَهُمْ آتِيَةٌ فَأَسْرَهُمُ الْقَمَرُ

حضرت انس سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کوئی معجزہ دکھائیں تو حضور نے چاند کے دو ٹکڑے فرما کر ان کو دکھلادیا یہاں تک



شَقِيقَيْنِ حَتَّىٰ رَأَىٰ أَجْزَاءَ بَيْنَهُمَا  
(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)  
دُوبَا هُوَ السُّوْجُ لَوْ طُيَا -  
عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ خُعَيْبٍ  
أَنَّهَا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهَا وَسَلَّمَتْ  
كَانَ يُوقِئُهَا الْخَيْمَ وَرَأَىٰ أَسْمَاءَ فِي  
حِجْبٍ كَوْنٍ فَلَمْ يُصَلِّ حَتَّىٰ عَدَّ بَيْتَ  
الشَّمْسِ فَقَالَ تَسْمَعُونَ اللَّهَ صَلَّى  
اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهَا وَسَلَّمَتْ أَصَلَّيْتُ  
يَا عَلِيُّ قَالَ لَا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَذَا  
كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ  
فَارُدِّدْ عَلَيْهَا الشَّمْسَ فَإِنَّهَا أَشَارَتْ  
قَرَأَتْهَا عَنْ بَيْتٍ ثُمَّ سَأَلَتْهَا  
طَلَعَتْ وَفَقَعَتْ عَلَى الْجَبَالِ  
وَالْأَشْيَاءِ مِنْ وَدَاكٍ بِالْمُتَهَبِّاتِ  
فِي حُسْبٍ -

### استن حنّانہ :-

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا خُطِبَ اسْتَمَدَّ إِلَىٰ حِذْرِ خُفْلَةٍ  
مِنْ سَوَابِرِ الْمَسْجِدِ فَطَلَعَا صَنِيعَ  
لَهُ الْمُنْبَرِ وَمَا سَوَىٰ عَلَيْهِ مَصَاحِبِ  
الْخُفْلَةِ الرَّبِيْعِ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا

کہ اہل مکہ نے حرار (پہاڑ) کو چاند کے دو  
ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

حضرت اسماء بنت عیس سے مروی ہے کہ  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی  
اس حال میں کہ آپ کا سر مبارک حضرت علی کی  
گود میں تھا تو حضرت علی نماز عصر ادا کر کے مکہ  
پہنچا کہ سورج ڈوب گیا، حضور نے  
پوچھا اسے علی اکبرؑ نے نماز پڑھ لی، انہوں نے  
عرش کی منہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
خدا سے دعا کی خداوند علی تیری اور میری  
رسول کی اطاعت میں تھے تو انہیں کچلے سورج کو  
ٹوٹا دے، حضرت ہمارا کہاں، مگر میں نے دیکھا کہ  
سورج ڈوب گیا تھا، حضور کی دعا کے بعد  
میں نے دیکھا کہ وہ طلوع ہو گیا اور اگلی گزشتہ  
پہاڑوں اور زمینوں پر پھیل گئیں یہ واقعہ  
مقام صہبار (جو خیبر کے قریب ہے) رونما ہوا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب  
مسجد میں خطبہ پڑھتے تو مسجد کی اس شاخ  
(جو ستون کے بطور مسجد میں کھڑا تھا) پر  
ٹیک لگا لیتے پھر جب منبر بنا لیا اور حضور  
اس پر خطبہ پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے

تو وہ ستون فراق رسول میں سرخ اٹھا اور قریب  
تھا کہ وہ شدتِ اضطراب سے پھٹ جائے  
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اٹھ پے  
اور اس ستون کو اپنے سینے سے لگایا  
پھر اس ستون نے اس کچھ کی طرح رونا اور  
بلبلنا شروع کیا جسکو تسلی دیکر خاموش کیا  
جاتا ہے یہاں تک اس ستون کو قرار حاصل ہوا۔

حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَتَزَلَّ  
السَّيْحُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى أَخَذَهَا فَخَصَّتْهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ  
تَرُدُّ أَيْبِينَ الصَّغِيرَةِ الَّتِي يُشَكُّتُ  
حَتَّى اسْتَقَرَّتْ -

### انگلیوں سے پانی کا چھتہ ۱۔

حضرت جابر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ صلے عید  
کے دن لوگ پیاسے تھے اور حضور صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک پیالہ تھا جس  
سے آپ نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کی طرف دوڑ  
پڑے ہضو سے فرمایا کیا بات ہے انگوں  
نے عرس کی بار رسول اللہ جاسے پاس وضو  
کرنے اور پینے کیلئے پانی نہیں گوارف ہی جو  
آپ کے سامنے ہے تو حضور نے اپنا دست مبارک  
اس پیالے میں رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں کو دیکھ  
سے چٹوں کی طرح پانی ابلنے لگا حضرت جابر  
کہتے ہیں کہ ہم سب نے پانی پیا اور وضو کیا حضور  
سال فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر سے پچھا  
کہ آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی انہوں نے جواب دیا  
کہ اگر ہم لوگ ایک لاکھ بھی جو آئیں تب بھی وہ پانی کافی  
ہوگا تو وقتِ انور جو ک تعداد پندرہ سو تھی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحَدِّ نَبِيَّ  
وَالسَّيْحُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَ يَدَيْهِ تَرَكُوهُ فَتَوَقَّعُوا  
فَجَوَّسُوا النَّاسُ تَحْوَةً فَتَأَن  
مَا لَكُم مَّا لَوْ لَيْسَ عِنْدَنَا  
مَاءٌ تَتَوَقَّعُونَ لَا تَنْشَقُّ بَ إِلَّا  
مَابَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَهُ يَدَكَ  
فِي التَّرَكُّوةِ فَجَعَلَ النَّاسُ  
يَشْرُونَ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَنَّهُ  
الْعَيْوُنُ فَشَرِبْنَا وَتَوَقَّعْنَا  
قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَوَاثَا  
مِائَةً أَلْفٍ لَكُنَّا كَأَنَّا كُنَّا  
عَشْرَةَ مِائَةٍ -

پہاڑوں اور درختوں نے سلام کیا :-

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ  
كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكَنُ فَخْرَ جَبَلٍ  
بِقَعْنِ نَوَاحِيهَا فَسَأَلَ اسْتَقْبَلَ جَبَلٌ  
قَالَ مَسْعَى إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (ترمذی داری حکوہ)

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ  
نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ میں  
تھا، پھر حضور اور ہم مکہ کے گرد و کور میں گئے  
تو راہ میں جو پہاڑ اور درخت سلام منے آیا تو وہ  
عرض کرتا اسلام علیک یا رسول اللہ !

## مسائل

انبیائے کرام و رسل عظام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات کا مطلقاً انکار کرنے والا کافر

محدود زندگی ہے۔

جو معجزہ دلیل قطعی سے ثابت ہو جیسے شبِ معراج میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسجد  
حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر فرمانا اس پر ایمان رانا فرض ہے اور اس کا انکار کر لے والا کافر ہے۔  
اور معراج کی رات میں آپ کا آسمانوں کی سیر کرنا اس کا ماننا لازم و ضروری ہے اور اس  
کا منکر گمراہ و بد مذہب ہے۔

انتباہ :- نبیوں اور رسولوں سے جو لغزشیں ہوئیں ان کا ذکر تلاوتِ قرآن شریف

و روایتِ حدیث پاک کے سوا حرام اور سخت حرام ہے اور وہ کو ان کی بارگاہ میں کچھ کب  
کھولنے کی کیا مجال، اللہ تعالیٰ ان کا مالک ہے جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے وہ  
اس کے پیالے و برگزیدہ بندے ہیں، وہ اپنے پروردگار کے حضور ہیں جس طرح چاہیں  
تواضع کریں دوسرا اور کوئی ان کلمات کو مسترد نہیں بنا سکتا یعنی نبی کی بھولی چوک موقع پر اللہ تعالیٰ  
نے جو کلمہ کسی نبی کو کیا یا نبی نے انکساری عاجزی کے بطور اپنے کو کہا کسی امتی کو نبی کی شان  
میں کہنا ناجائز و حرام ہے۔



قَالَ الْإِمَامُ الْفَقِيهُ الْأَجَلِيُّ قَاضِي خَانَ سَمِعْتُ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَهُ  
كَوْنُ عَابِ التَّجَبُّلِ الْمَسِيحِيِّ فِي شَيْءٍ فَلَمْ يَكُنْ كَافِرًا -

”امام فقیر اجل قاضی خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے نبی  
کو کسی چیز میں عجیب لگایا تو وہ کافر ہے۔“

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ اپنی کتاب مستطاب مشطاب میں لکھتے ہیں کہ اگر  
”جس شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کالی دی برابر بھڑکایا یا ان کو کوئی  
غیب لگایا یا انکی ذات میں کسی عادت کو ناقص کر دیا یا ان کے دین یا نسب یا کسی  
عادت کو ناقص کر دیا یا انکی شان میں تعزیر کی یا ان کو برائی کے خیال سے کسی  
چیز سے تشبیہ دی یا انکی شان گھٹائی تو وہ  
اور ان کو کالی دینے والے کے حکم میں ہے۔“

## اسما فی کتابیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں پر اپنا کلام پاک نازل فرمایا، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت  
حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور دیگر انبیاء کے کرام پر دوسری  
کتابیں نازل فرمائی مگر ان کتابوں کی امتوں نے ان کتابوں میں تحریف کر دی یعنی ان کو اپنے  
مطلب کے مطابق گھٹا بڑھا دیا تب اللہ جل جلالہ نے جہاں سے آقا و نبی بھی آخر الزماں سیدنا  
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن مجید انار، قرآن و سب سے مشکل کتاب ہے کہ کوئی  
کتاب کوئی دوسرا نہیں بنا سکتا تمام دنیا واسے مل کر کوشش کریں مگر ایسی کتاب تیار نہیں  
کر سکتے۔

قرآن پاک میں سائنس علم ہیں، حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔  
جَبِينَهُمُ الْوَلَدُ فِي الْقُرْآنِ لَسَكُنَ قَعْلَهُمْ عِنْدَهُ أَهْلَامُ الرِّجَالِ  
”یعنی قرآن مجید میں تمام علوم ہیں مگر عام لوگ ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔“

اس آخری اور بزرگ ترین کتاب میں کائنات کی ہر چیز کا روشن بیان ہے اللہ تعالیٰ خود

ارشاد فرماتا ہے:-

وَرَوَّعْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ مِثْقَالًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

”اور نازل کیا ہم نے آپ پر اسے محبوب، قرآن جو ہر شے کا روشن بیان ہے“

کلامِ حمید تقریباً چودہ سو سال سے آج تک ویسا ہی ہے جیسا نازل ہوا تھا اور ہمیشہ ویسا ہی رہے گا، اسارا زمانہ کوشش کرے پھر بھی اس میں ایک حرف کا بھی فرق نہیں آسکتا۔  
بہو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ قرآن پاک میں کسی نے کچھ گھٹا یا بڑھا دیا، اصلی قرآن امامِ غائب کے پاس ہے وہ کاغذ ہے بھی اصل قرآن ہے اس قرآن پر ایمان لانا نہ شخص کے لئے لازم ہے اب نہ کوئی نبی آئے گا نہ کوئی اللہ تعالیٰ کی کتاب نازل ہوگی جو اس کے خلاف ملے وہ مومن ہی نہیں و قرآن شریف کے متعلق دیگر بہت سے مفید و معلوماتی مضامین اس کتب کے اگلے صفحات شبِ قدر اور اختلاف کے بیان کے بعد ملاحظہ فرمائیں۔

## ملائکہ کا بیان

ملائکہ یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو ریاضت دی ہے،

کہ جو شکل چاہیں بن جائیں انسان کی صورت و شکل ہو یا کسی اور مخلوق کی۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہیں کرتے نہ قصدِ بھول کر، یہ معصوم ہیں اور

ہر قسم کے صغیر و کبیر گناہوں سے پاک ہیں۔

خدا نے بہت سے کام فرشتوں کے سپرد کئے ہیں، کوئی فرشتہ جان نکالتے ہوئے ہرگز ہے

کوئی بانی برسانے پر کوئی ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانے پر کوئی نامہ احوال لکھنے پر،

کوئی کسی کام پر کوئی کسی کام پر۔

حضرت جبریل علیہ السلام پیغمبروں کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتابیں اور احکام لاتے تھے۔

حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت میں غور پھر چکے ہیں گئے۔

حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بارش کا انتظام اور مخلوق خدا کو رزق پہنچاتے ہیں۔

حضرت عزرا علیہ الصلوٰۃ والسلام مخلوق کی طرح قبض کرتے ہیں ایسا مشہور اور سب

فرشتوں سے افضل و بزرگ فرشتے ہیں۔

جو فرشتے بندوں کی نیکی و بدی دیکھتے ہیں ان کو گناہ کا تین گنا جانا ہے۔

قبر میں مردوں سے جو فرشتے سوال کرتے ہیں ان کو نیکو نیکر کہتے ہیں۔

فرشتے نرم دہیں نہ عورتوں والی کو قدیم بانٹا یا خالق ماننا کفر ہے کسی فرشتہ کی نورانی بے

اولیٰ بھی کفر ہے۔ (علامہ گیری وغیرہ)

بعض لوگ بھالت و بے علمی کے باعث اپنے دشمن کو برا بھلا کرنے والے کو ملک الموت

کہہ دیتے ہیں ایسا کہنا ناجائز قریب کفر کے ہے۔

فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اس کے سوا کچھ نہیں

ایسی باتیں کفر ہیں۔

## جن کا بیان

جن آگ سے پیدا کئے گئے ہیں ان میں بعض کو اللہ تعالیٰ نے یتھانت دی ہے کہ وہ

جو شکل چاہیں اختیار کر لیں ان میں جو شر و بد کا جن ہوتے ہیں ان کو شیطان کہا جاتا ہے یہ آدمی

کی طرح عقل و روح اور جسم والے ہوتے ہیں وہ کھانے پیتے جیتے مرتے اور ادا و قائل ہوتے

ہیں ان میں انسانوں کی طرح کافر و مؤمن سخی اور بد مذہب ہر طرح کے ہوتے ہیں ان میں

بدکاروں کی تعداد بہ نسبت انسان کے زیادہ ہے۔

جن کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ جن اور شیطان بدی کی قوت کا نام ہے کفر ہے۔



## قیامت کی باتیں

قیامت کب اور کیسے ہوگی اس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے اور اس کی عطا سے اس کے برگزیدہ مرکا برو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے اس کے متعلق حدیث شریف میں وارد ہے کہ:-  
"قیامت محرم کی دسویں تاریخ بخیر کے دن قائم ہوگی قربِ قیامت کی کچھ نشانیاں تو

ہیں قیامت سے قبل ظاہر ہوں گی وہ یہ ہیں:-  
"ابنِ عمار روایا ہے تشریف لے جائیں گے، جہالت، زنا، شراب خوری کی کثرت ہوگی، لوگ عالموں سے نفرت کریں گے، فاسقوں کو اپنا سرور بنائیں گے اور ان سے دین کی باتیں پوچھیں گے، ماں باپ کی نافرمانی کریں گے اور ریشمی کپڑے پہنیں گے، بہت سے لوگ نبوت کے وعید پر کھڑے ہو جائیں گے، سال، مہینہ کی طرح مہینہ ہفتہ کی طرح ہفتہ دن کی طرح اور دن گھنٹہ کی طرح گزرنے لگا، لوگ مسجدوں میں شور و غل اوجھڑا کریں گے، اللہ تعالیٰ دنیا کو فنا کرنا چاہے گا تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دے گا، وہ صور بھونکیں گے جس سے دنیا فنا ہو جائے گی۔"  
حدیثِ پاک میں یہ کیا ہے:-

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کی علامتیں یہ ہیں کہ علم اٹھا دیا جائے گا جہالت کی تاریکی ہوگی، زنا و شراب پیمانی کی کثرت ہوگی، مٹروں کی تعداد کم ہوگی، عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی یہاں تک کہ ایک مرد پچاس عورتوں کا حاکم ہوگا۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَرْتَفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزَّيْفُ وَيَكْثُرَ شَرُّبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ مَحْطًى يَكُونُ لِخَمْسِينَ أَمْرًا قِيَامُ الْقِيَامِ الْوَأَحَدُ."

(صحیحین)

قرنہ کی اور شکوۃ میں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے :-

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب غنیمت کو (صرف اس امر کی دولت سمجھائی جائے) امانت کو مالی غنیمت اور زکوٰۃ کو نواں سمجھا جائے، جب علم کو دین کے لئے نہ مانا گیا جائے، مرد اپنی عورت کی فرمانبرداری اور مال کی قربانی کرے گا جب کہ آدمی اپنے دوست کے قریب ہوگا اور اپنے مال باپ کو دے کرے گا، جب مساجد میں شور مچایا جائے گا، جب قوم کا سردار ان میں کھانا سق ہوگا اور قوم کا بیڑ ان میں کھینچا جائے ہوگا اور آدمی کی تعظیم و تکریم اس کے شہر سے بچنے کے لئے ہوگی، جب گانے والی عورتیں اور (طرح طرح) کے بے جا مظاہر ہوں گے، اعلیٰ الاعلان، خراب خواری ہوگی اور جب امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو برا کہیں گے تو اس وقت تم ان چیزوں کا انتظار کرنا، مسرخ آندھھی، زلزلہ، زمین میں دھنسا، صورتوں کا مسخ ہونا، پتھروں کی بارش اور قیامت کی ٹری ٹری (نشانیوں کا ظاہر ہونا) کہ گویا پتھروں کی ٹوٹی ہوئی ٹری ہے جس سے برابر ٹوٹی گری ہے ہیں۔“

قیامت کی چند نشانیوں جو احادیث مذکورہ میں ہیں ان میں سے کچھ ظاہر ہو چکیں اور جو باقی ہیں وہ بھی یقیناً ظاہر ہوں گی، وہ حال کا فتنہ بہت سخت ہوگا وہ فدائی کا دعویٰ کرے گا جو اس پر ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں وجود حقیقت و ذریعہ ہوگی) ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اسے ذریعہ میں وجود حقیقت جنت ہوگی) ڈالے گا، مرے جلائے گا، زمین سے بہرہ اگائے گا اور آسمان سے پانی پرندائے گا، اسی قسم کے بہت سے شعبہ سے دکھائے گا جو حقیقت میں سب جادو کرشتے ہوں گے اس کی پیشانی پر کلمہ اوف، رکھا ہوگا (یعنی کافر) جس کو ہر مسلمان پڑھے گا مگر کافر کو نظر نہ آئے گا۔ (ہمارے شریعت)

سورج پچھم سے نکلے گا جس کی کیفیت یہ ہوگی کہ قیامت کے قریب حسب دستور سورج دوبارہ الٹی میں سجدہ کرے کہ پورب سے نکلنے کی اجازت مانگے گا، اجازت نہ ملے گی اور حکم ہوگا کہ واپس جانتے سورج پچھم سے نکلے گا اور آدھے آسمان تک آکر لوٹ جائیگا

اور پچھم میں ڈھبے گا اس کے بعد پھر روزانہ پہلے کی طرح پورب سے نکلا کرے گا یعنی صرف ایک بار پچھم سے نکلے گا اس نشانی کے ظاہر ہونے ہی تو پر کا دروازہ بند ہو جائے گا اس وقت اسلام لانا قبول نہ ہوگا۔

علاوہ ہرے و قبال کے تیس و قبال اور ہوں گے جو سب نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے حالانکہ نبوت ختم ہو چکی، ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا ان و قبالوں میں بہت سے گزرنے کے جیسے مسیحہ کذاب، طلحہ بن خولید، اسود غنص، مختار، مرزا علی محمد باب، مرزا علی حسین بہار اللہ، مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ اور جو باقی ہیں ضرر ہو گئے (فالوین شریعت)

## نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

جب و قبال ساری دنیا میں پھر پھر کر ملک شام کو جائے گا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جامع مسجد دمشق کے پوربی کنارہ پر آسمان سے نزول فرمائیں گے اس وقت صبح کا وقت ہوگا فجر کی نماز کے لئے اقامت زنجیر ہو چکی ہوگی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت امام ہمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امانت کا حکم دیں گے، حضرت امام ہمدی نماز پڑھائیں گے، و قبال ملعون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے گھٹن شروع ہوگا جیسے پانی سے نمک گھٹتا ہے، آپ کی سانس کی خوشبو وہاں تک جائے گی جہاں نمک نگاہ جاتی ہے، و قبال بھاگے گا آپ اس کو بچھا کریں گے اور اس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے اسی سے وہ بہت مرید ہوگا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب توڑیں گے، مختار کو قتل کریں گے، بختیہ یودی اور عیسیٰ زندہ بچیں گے وہ سب آپ پر ایمان لائیں گے اس وقت ساری دنیا میں دین، دین اسلام اور مذہب ایک مذہب اہلسنت ہوگا، بچے سانپ سے کھیلے گے، فیروز بھری ایک سانپ چریں گے، آپ نکاح کریں گے آپ سے اولاد بھی پیدا ہوگی، دنیا میں چالیس برس تک رہیں گے اور وصال کے بعد روضہ انور میں دفن ہوں گے۔



## دَابَّةُ الْأَرْضِ

ایک بانور ہوگا جس کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت یسایا علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی، عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نورانی نشان پڑے گا اور انگوٹھی سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سیاہ داغ لگائے گا جو کبھی نہ مٹے گا جو کافر ہے مگر گمراہ ایمان نہ لائے گا اور جو مسلمان ہے زندگی بھر اپنے ایمان پر قائم رہے گا۔ دہرا شریعت!

## ظہورِ امام مہدی رضی اللہ عنہ

آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں حنفی ستید ہوں گے آپ امام و مجدد ہوں گے قیامت کے قریب جب تمام دنیا میں کفر پھیل جائے گا اور اسلام صرف عربین شریفین ہی میں رہ جائے گا، او بیار و ابدال سب وہیں ہجرت کر جائیں گے، رمضان شریف کا مہینہ ہوگا، ابدال کعبہ کا طواف کرے ہوں گے، حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں موجود ہوں گے اونپارا نہیں پہچانیں گے ان سے بیعت لینے کو عرض کریں گے وہ انکار کریں گے عجیب سے آواز آئے گی۔

هَذَا أَخْبَلَيْفَتُهُ النَّبِيُّ الْمَهْدِيُّ قَامَتْ حَوَائِكُهُ وَاجْتَمَعَتْ

”یعنی یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو۔“  
تمام لوگ انکے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کو کھانا کیجو ملک شام آجائیں گے۔

## یا جوج ماجوج

یہ ایک قوم ہے، یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے

یہ زمین میں فساد کرتے تھے ہمارے مومنین سمجھتے تھے جہی پتھری سب کھا جائے سو کئی چیزوں کو لالچے جاتے آدمیوں کو کھا جیتے جنگلی جانوروں، سانپوں، بچھوؤں تک چوٹ کھا جائے، حضرت ذوالقرنین نے آمینی دیوار کھنچ کر ان کا آثار کو دیا جب وہ جال کو قتل کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جائیں گے تب دیوار توڑ کر یہ دیوار ہوجائیں گے اور زمین میں برفاں دھائیں گے لوٹ مار، قتل وغیرہ کریں گے پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کو طاع ویرا کر دے گا۔

جب قیامت کی نشانیوں پوری ہو جائیں گی اور مسلمانوں کی ہفتوں سے وہ خوشبودار ہو گئے چکی ہوگی جس سے تمام ایمان والوں کے وفات ہو جائیں گی اس کے بعد پھر چالیس برس کا زمانہ دیا گزرے گا جس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی یعنی چالیس سے کم عمر کا کوئی نہ رہے گا اور دیامیں کافر ہی کافروں گے اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا، کوئی اپنی دیوار اپنا ہوگا، کوئی کھانا کھانا ہوگا، غرض سب اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے کہ بیکار اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسماعیل علیہ السلام صورت چھوٹیں گے شروع میں اس کی آواز نہ کی ہوگی پھر دھیرے دھیرے بہت بڑھی ہو جائے گی، لوگ کان لگا کر اس کی آواز سنیں گے اور بے ہوش کر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے، پھر آسمان زمین، دریا، پہاڑ یہاں تک کہ "صورت" (اسرافیل) اور تمام فرشتے فنا ہو جائیں گے اس وقت سوائے اللہ واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا، پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اسرافیل علیہ السلام کو دوبارہ زندہ فرمائے گا اور "صورت" کو پیدا کر کے اس کو دوبارہ چھوٹنے کا حکم دے گا "صورت" چھوٹنے ہی تمام اولین، آخرین، فرشتے، انسان جن اور حیوانات سب موجود ہو جائیں گے، لوگ قبروں سے نکل پڑیں گے ان کا نامہ اعمال کے ہاتھ میں دیا جائے گا ان میدان حشر میں لائیں جائیں گے، یہاں حساب کتاب کے لئے انتظار میں کھڑے ہو جائیں گے زمین تاسنب کی ہو جائے گی، سورج نہایت تیزی پر سر سے بہت قریب ہوگا، گرمی کی شدت سے سر کے پیچھے کھوٹے ہوں گے، زمینیں سوکھ کر کاشا ہو جائیں گی بعضوں کے منہ سے باہر نکل آئیں گی، پسینہ بہت نکلتے گا کسی کے ٹخنے تک کسی کے گھٹنے تک، کسی کے گلے تک کسی کے منہ تک جس کا جیسا عمل ہوگا ویسی اس کو تکلیف ہوگی پھر پسینہ بھی بہت بہاؤ اور ہوگا

اسی حالت میں بہت دیر ہو جائے گی، پھر ہزار برس کا تودہ دن ہوگا اسی حالت میں آدھا دن گزر جائے گا، لوگ سفارش کی تلاش کریں گے، حوائج کی بارگاہِ ذوالجلال میں شفاعت کر کے اس مصیبت سے نجات دلا سکے اور ان کا جلد فیصلہ ہو جائے۔

لوگ آپس میں مشورہ کر کے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے وہ جواب دیں گے تم لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے، حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، جب یہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان سے اپنی مصیبت بیان کر کے خداوند تعالیٰ سے سفارش کئے لئے کہیں گے تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کو ہمارے آقا دہلے شافعی روزِ جزا حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والتبکات کے پاس حاضر ہونے کو فرمائیں گے جب یہ گیارہواں حضورِ علیہ السلام کی بارگاہ میں فریادیں ہوں گے اور شفاعت کی درخواست کریں گے تو آپ فرمائیں گے اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا میں اسی کے لئے ہوں، میں اسی کے لئے ہوں۔

کہیں گے اور نبی اِذْ هَبْنُوْا اِلٰی حٰکِرِیْ

میرے حضور کے لب پر اَنَا لَهَا ہوگا

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اللہ کے فضل و کرم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے شفا قبول ہوگی، اب اعمال تو بے جائیں گے اپنے ہی ذمہ پیر بدن کے اعضاء اپنے خلاف گواہی دیں گے، زمین کے جس حصہ پر زمین کیا تھا وہ بھی گواہی دینے کو تیار ہوگا اس وقت نہ کوئی بار ہوگا نہ بدگوار، باپ بیٹے کے کام آئے گا نہ بیٹا باپ کے، اعمال کا حساب ہوگا ہے زندگی بھر کا سب کیا ہوا اچھا برا عمل سامنے ہے، نہ گناہ سے انکار کر سکتا ہے نہ کہیں سے نیکیاں مل سکتی ہیں اسی بے کسی کے وقت میں دستگیرِ یکساں انیس پتھراں رحمت عالمیاں حضور پرورشِ نافع یوم النشور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی دعا کے کام آئیں گے اور اپنے ملنے والوں کی شفاعت فرمائیں گے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رقا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:



شَفَاعَتِي لَا أَهْلِي الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي  
یعنی میری شفاعت میری امت کے بڑے بڑے گناہگاروں کیلئے ہے۔

## حشر

حشر روح اور جسم دونوں کا ہوگا جو یہ کہے کہ صرف روحیں ہی جہنم زندہ نہ ہوں گے۔  
کافر ہے، قیامت حشر حساب، ثواب، عذاب، جنت، دوزخ سب کے وہی معنی ہیں جو  
مسلمانوں میں مشہور ہیں۔ لہذا جو شخص ان چیزوں کو کئی تو کہے مگر ان کے معنی کچھ اور دیتا ہے مثلاً  
یہ کہے کہ ثواب کے معنی ہیں اپنی بیکیوں کو دیکھ کر خوش ہونا اور عذاب کے معنی اپنے برے  
اعمال کو دیکھ کر رنج و افسوس کرنا، ایسا شخص حقیقت میں ان چیزوں کا منکر ہے اور جو منکر ہے وہ  
کافر ہے، قیامت ضرور قائم ہوگی اس میں کوئی شک و شبہ نہیں اس کا انکار کرنے والا کافر  
دنیا میں جو روح جس بدن میں تھی اس روح کا حشر اسی بدن میں ہوگا ایسا نہیں کہ  
کوئی نیا بدن پیدا کر کے اس میں روح ڈالی جائے گی، بدن کے اجزاء تو مٹ جائیں گے مگر  
کے بعد ادھر ادھر بکھر گئے اور جانوروں کی غذا بن گئے مگر اللہ تعالیٰ ان سب اجزاء کو جمع کر کے  
قیامت کے دن اٹھائے گا۔

حساب حق ہے۔ اللہ کا حساب ہوگا حساب کا منکر کافر ہے۔

میزان حق ہے یہ ایک ترازو ہوگی اس کے دو پہے ہوں گے اس  
پہلوگوں کے اچھے برے عمل تو لے جائیں گے، دینگی کہ پلے  
بجادی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اوپر اٹھے اور بدی کا پلہ نیچے جھکے گا بخلاف دنیا کے ترازو  
کے۔

صراط حق ہے، یہ ایک پل ہے جو جہنم کے اوپر ہے یہ بال سے  
زیادہ باریک اور تلواریں زیادہ تیز ہے، جنت کا یہی راستہ ہے  
سب کو اسی پر سے گزرنے کا ہوگا، کافروں پر پل چل پائے گا اور جہنم میں گر جائے گا، مسلمان

صراط

پارہو جائیں گے بعض لوگ تو اتنی تیزی سے جیسے بھل چکے ہیں، ابھی ادھر تھے ابھی ادھر پہنچ گئے بعض لوگ تیز ہو کر کی طرح، بعض لوگ تیز گھوڑے کی طرح بعض آہستہ آہستہ بعض گرتے پڑنے کا پختہ بن گئے، جتنا بہتر عمل ہوگا اتنی ہی جلدی اور تیزی کے ساتھ پارہو جائیں گے، کافر منہ کے بل چلتے ہوئے میدانِ محشر کو جائیں گے کسی کو فرشتے گھسیٹ کر لے جائیں گے میدانِ محشر تک شام کی زمین پر قائم ہوگا۔

ترمذی، دارمی اور مشکوٰۃ میں حضرت ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

يَرَى النَّاسُ النَّاسَ ثُمَّ يَصْغُرُ قُوتُ  
مِنْهَا يَا غَمَامَ الْهَرَقِ فَأَقْلَمُكُمْ تَكَلُّمُ  
الْبَرِّ فَإِنَّهُ كَانَ التَّيْبِجُ ثُمَّ كَحْضَبِ  
الْفَرْسِ ثُمَّ كَاللَّزْأِ كَلْبٍ فِي سِرْجَلِهِ  
ثُمَّ كَشَفَا السَّرْجَلِ ثُمَّ كَمَشْبَبِ

لوگ بہنم کو پارہ کر رہے ہیں پھر اپنے نیک  
اعمال کے مطابق جہنم سے چھٹکارا دیں گے  
تو ان میں جو سب سے بہتر ہوں گے وہ  
بھل کے چکنے کی طرح گن جائیں گے، پھر  
ہوا کے مثل، پھر تیز گھوڑے کی طرح پھر  
اونٹ سوار کی طرح پھر دوڑنے والے آدمی  
کی مانند پھر پھل چنے والے کی طرح۔

خوض کوثر

خوض کوثر جو ہمارے آقا دوسرے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو اللہ تعالیٰ نے بخشا ہے وہ حق ہے اس کی لمبائی ایک  
مہینہ کا راستہ ہے اور اتنی ہی اس کی چوڑائی ہے اس کے کنارے سونے کے ہیں ان پر  
موتی کے قتبے بنے ہیں اس کی لامشک کی ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے  
مشہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جو اس کو ایک بار پی لے گا  
پھر کبھی پیسا نہ ہوگا، اس کے برتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ ہیں اس میں جنت  
سے دوائے گرنے میں ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہے

بخاری و مشکوٰۃ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس درمیان کہ میں جنت کی سیر کر رہا تھا کہ  
میرا گز ایک نہر پر ہوا جس کے دونوں طرف  
جھوپے یعنی ٹولہ دار موتی کے گنبد تھے میں  
نے دریافت کیا اسے جہر مل یہ کیا ہے؟  
جواب دیا یہ وہ کوثر ہے جو آپ کے  
پروردگار نے آپ کو عطا فرمایا ہے میں  
نے دیکھا کہ اس کی مٹی نہایت خوشبودار  
فصل مشک کی ہے۔

بَيْنَنَا اَنَا اَسْبَغُ فِي النَّعْتَةِ اِذَا  
اَنَا بَغْتِي حَافَاةً وَبَابُ الذُّكْرِ  
الْمُجَوَّبُ قُلْتُ مَا هَذَا  
يَا جَبْرِئِيلُ قَالَ هَذَا الْكُوثرُ  
الَّذِي اَعْطَاكَ رَبُّكَ  
فَاِذَا اَطْبَقْتَ مِنْكَ اَنْفَقَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ

میرے حوضِ دو کوثر کی مسافت ایک ماہ  
کا راستہ ہے اس کے چاروں کنارے  
برابر ہیں اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید  
اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔  
اس کے گوشے اسیارے ستاروں کی طرح  
بخشنے اس کو پئے گا کبھی پیاسا نہ  
ہوگا (بخاری و مسلم شریف)۔

عليه وسلم فرمایا۔  
حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ وَفِيهِ اَيُّ  
سَوَادٍ مَاءُهُ اَبْيَضُ مِنَ الْمَلِكِ  
وَمِنْ يَحْتِئِ اطْيَبُ مِنَ النَّوْثَلِ  
وَكَيْفَ نَأْتُهُ كَنَجْمٍ السَّمَاءِ مَنْ  
شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَطْمَأُ بَعْدَ ذَلِكَ  
سِرَاجُ الْبَخَارِيِّ وَمُسْلِمٌ

## جنت کا بیان

جنت ایک بہت بڑا اور بہت اچھا گھر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں  
کے لئے بنایا ہے اس کی دیواریں سونے چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گائے سے



جہی ہیں، اس کی زمین زعفران و عنبر کی ہے، لنگریوں کی جگہ خواہرات اور موتی ہیں اس میں جنتیوں کے رہنے کے واسطے نہایت خوبصورت پہرے، خواہرات اور موتی کے بڑے بڑے محل اور خیمے ہیں، جنت میں سودے بچے ہیں، ہر درجہ کی چوڑائی اتنی ہے جتنی زمین سے آسمان تک کی مسافت ہے، اس کے دروازے اتنے چوڑے ہیں کہ ایک بازو سے دوسرے بازو تک تیز گھوڑا ستر برس میں پہنچے، جنت میں ایسی تختیں ہوں گی جو کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں آسکتیں، طرح طرح کے میوے، پھل، دودھ، شہد، شراب جس میں بوند ہوگی اور عمدہ عمدہ کھانے، بہترین بہترین لباس جو دنیا میں کبھی کسی کو تیسرہ جگہ کے وہ جنتیوں کو دیئے جائیں گے، نعمت کے لئے بڑا رول صاف ستھرے غلمان اور چھت کے لئے سیکنڈوں جو یہ ہیں گی جو اس قدر خوبصورت ہیں کہ اگر ان عورتوں میں کوئی عورت دنیا کی طرف جھانکے تو اس کی چمک اور خوبصورتی سے ساری دنیا کے لوگ بے ہوش ہو جائیں بہشت میں نہ نیند ہوگی نہ بیماری ہوگی نہ کوئی خوف ہوگا نہ کبھی موت آئے گی نہ کسی قسم کی تکلیف ہوگی، وہاں ہر طرح کا آرام ہوگا اور جنتی کی ہر خواہش پوری ہوگی اور سب نعمتوں سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو اہل جنت کو نصیب ہوگا۔

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے نیک بندوں کے لئے ایسی چیز تیار کی ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ اس کی خوبیوں کو کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اسکی حقیقت کا خیال گزرا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لَوْ أَنَّ أَتَمَّ أَهْلَ دِينٍ رَأَى أَهْلَ الْجَنَّةِ لَوَسَّوْا نَارَ جَهَنَّمَ مِنْ شِدَّةِ حَرِّهَا۔  
اگر جنتیوں کی عورتوں میں سے کوئی عورت

الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ عَلَى الْأَرْضِ حَبِ  
لَا مَصْنَعَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَا مَعْلُومَتْ  
مَا بَيْنَهُمَا يَسْحَاوُ لِنَصِيصَتِهَا  
قُلْ سَأَتْلُوهُنَّ مَا فِي الْكِتَابِ  
زمین کی طرف جھانکے تو آسمان سے زمین  
نمک روشن ہو جائیں گے اور فضا ساری  
آسمان سے زمین نمک خوشبو سے معطر ہو  
جائے اور اس کے سر کی اڑھنی دنیا و  
ما فیہا سے بہتر ہے۔ (پہاڑی و کھلی زمین)

## اعراف

بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک مقام ہے اس کو اعراف کہتے ہیں وہاں پر لوگ  
دو بار پڑھ کر اہل جنت اور اہل دوزخ کو دیکھیں گے اور ان سے گفتگو کریں گے، اعراف  
میں وہ لوگ ٹھہرائے جائیں گے جن کے اعمال نیک و بد برابر ہوں گے یا کافروں کے چھوٹے  
چھوٹے بچے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ایک مدت مناسب کے بعد  
بہشت میں داخل کئے جائیں گے، جہنمیوں کو جہنم میں ہر قسم کے لذیذ میوے اور عمدہ عمدہ  
کھانے کھانے کو ملیں گے جس چیز کی خواہش کریں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہو جائے  
گی، اگر ان کو کسی پرندہ کا گوشت کھانے کو دل چاہے گا تو اسی دم بھنا ہوا ان کے سامنے  
آجائے گا، اگر کسی چیز کے پینے کی خواہش ہوگی تو اسی چیز سے بھرا ہو کونہ فوراً ہاتھ میں آجائے گا  
ادنیٰ عین کے لئے اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہونگی اور ان کو ایسے تاج ملیں  
گے کہ اس کا ایک معمولی دھبے کا موٹی سارے عالم کو منور کر دے، چٹائی آپس میں کسی سے  
ملاقات کرنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس خود بخود چلا جائے گا۔

## دوزخ اور اس کے طبقات

دوزخ بھی ایک گھر ہے جو بدکاروں اور کافروں کے رہنے کے لئے بنایا گیا ہے

جنت اللہ تھائے کی رحمت اور اس کے فضل و کرم کی نظر ہے اور بہنم اس کے قہر و جلال کا، کافر اس میں ہمیشہ رہیں گے اور مومن بقدر گناہ و ان سے عذاب پاکر نکلیں گے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے وہاں نجات پائیں گے۔

دوزخ کی آگ دم دم بدم بڑھتی رہے گی، بہنم کی آگ اتنی بڑھو گی کہ سونے کے ٹکڑے کے برابر ہو کر کھول دی جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں۔ اگر بہنم کا کوئی وار و غر و دنیا میں آجائے تو اس کی ڈراؤنی صورت دیکھ کر تمام لوگوں کی جان نکل جائے کوئی بھی زندہ نہ رہے، دوزخیوں کو طرح طرح کا عذاب دیا جائے گا ان کو بڑے بڑے سانپ بھٹوکائیں گے، بھاری بھاری جھوڑوں سے ان کے سر کچلے جائیں گے، بھوک پیاس بہت لگے گی تیل کے تھپٹ کے ایسا کھوتا ہوا پانی اور پیپ پینے کو کائنات دار زہر و پھل کھانے کو بے گناہ جب اس پھل کو کھائیں گے تو بے گناہ میں آجائے گا، اس کو تارے کے لئے پانی مانگیں گے تو وہی کھون ہوا پانی دیا جائے گا جس کے پینے سے آنٹوں کے ٹھوٹے ٹھوٹے ہو کر رہ جائیں گے، پیاس اس بھلی ہوگی کہ اس پانی پر ٹونس کے مارے ہوئے اور شکی طرح گریں گے، دوزخی کے لئے حکم ہو گا کہ اس کو پکڑو اور گھسیٹ کر دوزخ کے بیچ میں لے جاؤ پھر اس کے سر پر گرم پانی ڈالو، دوزخ میں پھنسلے کو کھانے کے لئے دیا جائے گا یہ وہ شے ہے کہ اگر ایک قطرہ اس کا دنیا میں گر پڑے تو دنیا والوں کی زندگی خراب ہو جائے، جہنمی مشرکوں کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے وہ زنجیر ہی گرم ہوگی کہ اگر اس کو ہاتھوں پر رکھ دی جائے تو وہ موم کی طرح پگھل جائے، گندہ گار گندھک کے لباس پہنا کر آگ میں ڈالیں جائیں گے ان عذابوں سے ان کو موت کی طرح دکھ ہو گا لیکن ان کو موت نہ آئے گی کہ مر کر جھٹکا رہ جائیں۔

کفار و جیب عذاب سے تنگ آکر موت کی تلقین کریں گے اور ان کو موت بھی نہ آئے گی تو آپس میں مشورہ کر کے جہنم کے دار و غہ حضرت مالک علیہ السلام کو پکار کر کہیں گے کہ اب اپنے رب سے ہمارا قصہ تمام کرادو، حضرت مالک ہزار برس تک جواب نہ دیں گے اس کے بعد کہیں گے مجھ سے کیا کہتے ہو، اس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے، تب پھر



ہزار برس تک اللہ تعالیٰ کو اس کے رحمت کے ناموں سے پکاریں گے وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا اس کے بعد فرمائے گا، "وَوَرِّثُوا جَهَنَّمَ" میں پڑے ہو، مجھ سے بات نہ کرو۔" اس وقت کفار ہر قسم کی خیر سے ناامید ہو جائیں گے اور گدھے کی گواڑ کی طرح چلا کر روئیں گے پہلے آگ لگنے لگے گا جب آگ نہ ختم ہو جائے گی تو خون روئیں گے، روتے روتے آگوں میں خندقوں کی طرح گدھے پڑ جائیں گے، رونے کا خون اور پیپ اتنا ہو گا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں چینیوں کی شکلیں ایسی بری ہو گئی کہ اگر کوئی بہنٹی دنیا میں ایسی صورت میں لایا جائے تو تمام اسکی بد صورتی اور جیو کی وجہ سے مر جائے۔ آخر میں کافروں کے لئے یہ ہو گا کہ ہر کافر کو اس کے قدم کے برابر صندوق میں بند کر دیں گے پھر آگ پھڑکائیں گے اور آگ کا قفل لگا دیں گے، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے بیچ میں آگ بھلائی جائے گی اور اس میں بھی قفل لگا دیا جائے گا پھر اسی طرح اس صندوق کو ایک اور صندوق میں رکھ کر آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا پھر اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ کے لئے اس کے لئے عذاب ہی ہوتا رہے گا جو کبھی ختم نہ ہو گا۔

جہنم کے سات طبقے ہیں، جہنم بقطعی، سحیر، مستقر، جحیم، اوہ۔

طبقات جہنم

اس طبقہ میں اہل توحید اپنے گنہوں کے موافق عذاب پائیں گے

جہنم

اس طبقہ میں نصائے ڈالے جائیں گے۔ اور عذاب پائیں گے

لقطی

اس طبقہ میں پیوری ہوں گے۔

حطہ

اس میں صابی یعنی ستاروں کو پوچھنے والے ہوں گے

سعیر

اس طبقہ میں مجوسی یعنی گبر و آتش پرست ڈالے جائیں گے

مقفر

اس میں مشرکین ہوں گے۔

ججیم

اس ساتویں طبقہ میں منافقین عذاب پائیں گے۔

ہادیہ

جب سب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے اور جہنم میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ اس میں رہنا ہوگا اس وقت جنت اور دوزخ کے بیچ میں موت جتنی بھی کی شکل میں لاکھڑی کی جائے گی پھر ایک پکارنے والے جنت والوں کو پکارے گا، وہ دڑتے ہوئے جنت کو جھانکیں گے کہ ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنمیوں کو پکارے گا وہ خوش ہو کر جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے چھٹکارے کا حکم ہو پھر ان سے پوچھے گا کہ اسے پہنچانے ہو، سب کہیں گے ہاں اب موت ہے، پھر وہ ذبح کر دی جائے گی اور کہے گا اسے جنت والو! ہمیشگی ہے اب مرنا نہیں اور اسے دوزخیوں! ہمیشگی ہے اب مرنا نہیں، اس وقت جنتیوں کو خوشی پر خوشی ہوگی اور جہنمیوں کو غم کے اور غم۔

ترمذی و مشکوٰۃ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

جہنم کی آگ کو ایک ہزار برس جلایا جائے گا، یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر اس کو ایک ہزار برس تک جلایا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی پھر اس کو ایک ہزار برس

أَوْقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ  
حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أَوْقِدَ عَلَيْهَا  
أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى أَبْيَضَتْ ثُمَّ  
أَوْقِدَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ

فَیْهِ سَوَادٌ مُّظْلِمٌ - تک جلدیگا یہاں تک کہ وہ کالی ہوگئی تو اب وہ سیاہ و تاریک ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

أَهْوَنُ أَهْلِ السَّامِ عَذَابُ  
أَيِّ طَالِبٍ وَهُوَ مُسْتَعِلٌّ يَفْعَلُ  
يَعْنِي مِنْهُمَا دَوَاعِي - وہ ذریعوں میں سب سے ہلکا عذاب  
الوطالب کو ہوگا اس کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اس کا  
دماغ کھولے گا۔

مسلم اور ترمذی میں ہے :-  
عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يَمْنَحُكُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ  
السَّامُ إِلَى كَعْبِيَّةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ  
تَأْخُذُهُ السَّامُ إِلَى كَعْبِيَّةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ  
تَأْخُذُهُ السَّامُ إِلَى حُجْرَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ  
تَأْخُذُهُ السَّامُ إِلَى مَرْفُوقَتِهِ - حضرت سمرہ بن جندب نے کہا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان چھٹیوں میں  
بعض وہ لوگ ہوں گے جن کے کھنڈن تک  
آگ ہوگی اور بعض وہ لوگ ہوں گے جن کے  
زالو تک آگ ہوگی اور بعض وہ ہوں گے جن  
کا کمر تک ہوگی اور بعض وہ ہوں گے جن کے  
گلے تک آگ کے شعلے ہوں گے۔

## ایمان و کفر

ایمان نام ہے کہ اللہ و رسول جدارہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باتوں  
کا یقین کرے اور دل سے سچ جانے اگر کسی ایسی ایک بات سے انکار ہوگا تو یہ کفر ہے  
جیسے قیامت، قریشتے، جنت، دوزخ حساب کا انکار کرنا یا نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو  
فرض نہ جاننا یا قرآن کو خدا کا کلام نہ سمجھنا، کعبہ، قرآن یا کسی جیسی یا فرشتہ کی توہین کرنا یا کسی

سنت کو مکی بنانا، احکام شریعت کا مذاق اڑانا اور ایسی ہی اسلام کی کسی معلوم و مشہور بات کا انکار کرنا یا اس میں شک کرنا یقیناً کفر ہے، مسلمان ہونے کے لئے ایمان و اعتقاد کے ساتھ ساتھ اقرار بھی ضروری ہے جب تک کوئی مجبوری نہ ہو مثلاً منہ سے بولی نہیں نکلتی یا زبان سے کہنے میں جہان جاتی ہے یا جسم کا کوئی عضو کاٹے جانے کا اندیشہ ہے تو اس وقت زبان سے (ضروریات دین) کا اقرار کرنا لازم نہیں ان مجبور لوگوں کی حالتوں میں زبان سے خلاف اسلام و ایمان بھی بات جہان پچانے کے لئے کر سکتا ہے، بعد اسکے یہاں اس پر مواخذہ نہ ہوگا، لیکن نہ کہنا ہی بہتر ہے اور ثواب ہے اس کے علاوہ جب بھی زبان سے کلمہ کفر نکالے گا آدمی کا فر سمجھا جائے گا اگرچہ یہ کہے کہ میں نے صرف زبان سے کہا ہے دل سے نہیں۔ اس طرح وہ بائیس جو کفر کی علامت ہیں جب انہیں گئے گا کافر ہو جائے گا۔

جو چیزیں شیعہ حرام ہو اس کو حلال جانتا اور یقیناً حلال ہو اس کو حرام جانتا جب کہ یہ حرام و حلال ہونا مشہور ہو یا یہ شخص اس کو جانتا ہو۔

مسلمان ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ صرف دین اسلام کو ہی سچا مذہب مانے اور کسی ضرورت دینی کا منکر نہ ہو اور ضروریات دین میں سے کسی ضرورت دینی کے خلاف عقیدہ نہ رکھتا ہو اگرچہ اس کو تمام ضروریات دین کا علم نہ ہو، لہذا بالکل ٹھٹھ گنوار اور جابل ہو اسلام اور غیر اسلام کو حق مانے خواہ وہ صحیح کلمہ بھی نہ پڑھ سکتا ہو وہ مسلمان و مومن ہے البتہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ اعمال نہ کرنے سے گنہگار ہوگا مگر مومن رہے گا اس لئے کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں۔

ایمان اصل ہے اور اعمال فرع یعنی اس کی شاخ یعنی بغیر ایمان کے تمام اعمال و عبادت بیکار ہیں ان کا کوئی اجر و ثواب نہ ملے گا اس کے برعکس وہ مسلمان و مومن جن کا ایمان و عقیدہ درست ہے اگر وہ اپنی بد نصیبی و غفلت کی وجہ سے اسلامی عبادات نہیں کرتے تو گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوں گے مگر کافر نہ ہوں گے۔



# شُرک

شُرک کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو خدا جانتا یا لائق عبادت سمجھنا اور یہ کفر کی سب سے بدترین قسم ہے اس کے سوا کیا ہی سخت کفر کیوں نہ ہو حقیقتہً شُرک نہیں کسی کفر کی بخشش نہ ہوگی مگر کفر کے علاوہ جتنے گناہ ہیں سب اللہ تعالیٰ کی مشیت و رضا پر ہیں جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے سزا دے اگر بخش دے تو اس کا فضل ہے اگر نہ بخشے تو اس کا عدل ہے۔

گناہ کی رو کر نے سے مسلمان کافر نہیں ہوتا بلکہ مسلمان ہی رہتا ہے ایسا شخص بغیر توبہ کے مر جائے تب بھی اس کو جنت ملے گی لیکن ہوں کی سزا بھگت کرنا حضرت پاک پر یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے۔

جو کسی مردہ کافر کے لئے مغفرت کی دعا کرے یا کسی کافر مرد کو مر تویم یا مغفور یا ضعیف کہے وہ خود کافر ہے۔

مسلمان کو مسلمان جانتا اور کافر کو کافر سمجھنا ضروری ہے البتہ کسی خاص آدمی کے کافر ہونے کا یہ مسلمان ہونے کا یقین اس وقت تک نہیں کہا جاسکتا جب تک دلیل شرعی سے اس کے فاجر کا حال معلوم نہ ہو جائے کہ وہ کفر پر مایا اسلام پر مگر اس کے معنی یہ ہرگز نہیں کہ جس نے یقیناً کفر کیا ہو اس کے کافر ہونے میں شک کیا جائے اس لئے کہ یقینی کافر کے کفر میں شک کرنا خود کافر ہونا ہے اس لئے کہ شریعت کا حکم ظاہر سے لحاظ سے ہوتا ہے البتہ قیامت میں فیصلہ حقیقت کے اعتبار سے ہوگا اس کو یوں سمجھئے کہ کوئی کافر یہودی نصرانی ہندو وغیرہ مگر کیا تو یہ یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کفر پر مگر ہم کو اللہ و رسول کا حکم یہی ہے کہ اسے کافر ہی جانیں اور کافر ہی کا سا برتاؤ کریں اس کے ساتھ جس طرح جو ظاہر مسلمان ہے اور اس کا کوئی فعل یا قول اسلام کے خلاف نہیں تو فرض سے کہ ہم اس کو مسلمان ہی سمجھیں مگر چہ ہم اس کو اس کے خاتمہ

کا بھی حال معلوم نہیں۔

کفر و اسلام کے سوا کوئی اور تیسرا درجہ نہیں، آدمی یا مسلمان ہو گیا یا کافر، ایسا بھی نہیں کہ آدمی نہ کافر ہو نہ مسلمان بلکہ اس میں سے ایک ضرور ہوگا۔

سجدة تعبدی | یہ سجدة خدا کے سوا کسی اور کے لئے جائز نہیں ہو کرے گا وہ کافر ہو جائے گا

سجدة تعظیمی | سجدة تعظیمی کفر نہیں حرام ہے عالمگیری میں ہے۔

اِذَا سَجَدَ لِإِسْتِثْنَاءِ سَجْدَةِ تَحْتِیَّةٍ لَا یَسْکُنُ  
اگر کسی آدمی کو سجدة تعظیمی کیا تو کافر نہیں ہوا۔

بدعت | جو بات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت نہ ہو وہ بدعت ہے اور یہ دو قسم کی ہے بدعت حسنہ، بدعت

بدعت حسہ وہ بدعت ہے جو کسی سنت کے خلاف نہ ہو جیسے پختہ مساجد بنوانی قرآن شریف سنہری حروف سے لکھنا، زبان سے نیت کرنا، علم کلام، علم صرف علم نحو، علم ریاضی، علوم علم ہیئت و ہندسہ پڑھنا پڑھانا، اسح کل کے مدارس، حفظ کتب علم سند و ستار وغیرہ۔

سیکندروں بلکہ ہزاروں ایسی چیزیں ہیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں تھیں وہ سب بدعت حسہ ہیں اس میں بعض بدعت حسہ واجب تک ہیں جیسے نماز تراویح کی نیت، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے :-  
یَنْتَعِیْتُ الْمَیْمَنَةَ هَٰذَا  
”یعنی یہ اچھی بدعت ہے۔“

بدعت سعیتیہ | یہ مکروہ یا حرام ہے۔ وہ بدعت قبیحہ ہے جو کسی سنت کے مخالف و مراحم ہو اور

مذکورہ شریف میں ہے :-

عَنْ أَنَسٍ مِّنْ أَهْلِ مَدِیْنَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری امت

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ وَجَدَ فَسَادًا  
مِنْ أَمْتِيْ فَلَهُ أَجْرُ حَاتِيَةِ شَيْعِيٍّ  
میں دھلی یا اعتدالی (معتدلیہ) ہونے کے  
وقت میری سنت پر عمل کرے گا اس کو شیعہ  
نشیروں کا ثواب ملے گا۔

حضرت بلال بن عمارت مرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

مَنْ أَخَذَ بِسُنَّتِيْ لَمْ يَسْكُفْ

قَدْ أَمِنْتُ بَعْدِي فَيَا بَنِي

مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا

مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقِصَ مِنْ أَجْرِ بَرٍّ

شَيْئًا وَمَنْ ابْتَدَعَ عَرِيضَةً حَلَّالَةً

لَا يَرِثُنَا اللَّهُ وَتَرَسُولُهُ كَاتِبٌ

عَلَيْهِ مِنَ الْأَشْيَاءِ مِثْلَ الْأَنْثَامِ مَنْ

عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنَ أَجْرِ بَرٍّ

شَيْئًا۔

(ترمذی و مشکوٰۃ شریف)

جس نے میری کسی ایسی سنت کو رواج دیا  
جو مٹ گئی تھی تو جو لوگ اس پر عمل کریں  
گے ان سب کے برابر رواج دینے والوں  
کو ثواب ملے گا اور عمل کرنے والوں کے  
ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی اور جو شخص نے  
کوئی ایسی نئی بات نکالی جو بری ہے جس  
کو اللہ و رسول پسند نہیں فرماتے جتنے لوگ  
اس پر عمل کریں گے ان سب کے برابر  
نکالنے والے کو گناہ ہوگا اور عمل کرنے  
والوں کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

کون سا فرقہ جہنمی ہے اور کون سا فرقہ جہنمی ہے۔

ترمذی و مشکوٰۃ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِيْ تَرْهَاتَانِ كَمَا

أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ حَدٌّ وَالنَّعْلُ

بِالنَّعْلِ حَتَّىٰ أَنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَفَى

أُمَّةً عَلَى دِينِهِ لَكَانَ فِي أُمَّتِيْ

میری امت پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا جیسا  
بنی اسرائیل پر آیا تھا بائبل جو ہر ایک دوسرے  
کے مطابق یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے  
اگر کسی نے اپنی ماں سے علی الاعلان بد فعل

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا  
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ  
وَعَلَىٰ كُلِّ فَتْرَةٍ مِّنَ الْفَتَرِ  
أُولَئِكَ الَّذِينَ يَتَّقُونَ  
فِي النَّاسِ أَكْثَرُ أَجْدَادًا  
مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا  
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ  
وَعَلَىٰ كُلِّ فَتْرَةٍ مِّنَ الْفَتَرِ  
أُولَئِكَ الَّذِينَ يَتَّقُونَ

کی ہوگی تو میری امت میں ضرور کوئی ہوگا جو  
ایسا کرے گا اور بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں  
برٹ گئے اور میری امت تترتدہ ہیں  
بکھر جائیگی ان میں سے ایک وقت دوسلے کے  
سواسب ناری ہوں گے صحابہ نے عرض  
کی اسے اللہ کے رسول وہ مدد سب دالے  
کون ہیں؟ حضور نے فرمایا جس مذہب پر ہیں  
ہوں اور میرے صحابی ہیں۔

### بد مذہب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

”آخری زمانے میں ایک جماعت پیدا ہوگی وہ فریب دینے والی اور  
جھوٹ بولنے والی ہوگی (وہ جال و کذاب لوگ) اس جماعت کے لوگ تمہارے  
پاس ہیں باتیں لائیں گے جن کو تم نے نہ کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے آباؤ اجداد نے  
تو ایسے لوگوں سے بچو اور ان کو اپنے نزدیک نہ آنے دو کہ وہ تمہیں گمراہ  
نہ کر دیں اور تمہیں نہ ڈال دیں“ (مسلم شریف)

حضرت ابیہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ:-

”جس نے کسی بد دین کی تعظیم و توقیر کی تو اس نے اسلام کے دھننے  
میں مدد دی“ (مشکوٰۃ شریف)

نیر مسلم شریف کی حدیث میں ہے:-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ  
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّ مِرْصُومًا أَفْلَاكًا تَعْقِدُ وَهِيَ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ بد مذہب اگر بیمار ہو جائیں تو ان کی بیماری



وَرَأَى ثَمُودًا مَّا تَوَلَّىٰ تَشَادُوهُمْ وَإِنَّ  
لَفَيْضَهُمْ هَهُنَا فَتَسْتَجِئُوا عَلَيْهِمْ  
وَلَا تُخَالِفُوا لِشَوْهُمْ وَلَا تُنَاسُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ  
وَلَا تَسْأَلُوهُمْ وَلَا تَسْأَلُوا عَنْهُمْ

نکرو ان سے ملاقات ہو تو ان کو سلام نہ کرو  
ان کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ نہ پانی نہ پیو  
ان کے ساتھ نہ کھانا نہ کھاؤ ان سے شامی  
بیاہ نہ کرو ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔

موجودہ زمانے میں ایسے کون لوگ ہیں احادیث نہ کوہ میں ان کی پہچان بناوی گئی  
ہے، منظور ہی بہت مختل والا بھی کچھ سکتا ہے کہ اسے کس جماعت والے کے ساتھ کیا  
بڑا کو کرنا چاہئے اور یہ کہ ان تمام مذہبی جماعتوں میں کونسی جماعت سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ  
نعمتہ علیہ وسلم پر عمل کر رہی ہے اور صحابہ کرام کے اقوال و افعال کو مشعلِ راہ بنائے ہوئے  
ہے۔

مولے نعمت! ہم کو ارشاد است رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ حقہ عقل کرنے کی توفیق بخشنے  
حضور کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلنے کا جوش و جذبہ عطا  
فرمائے اور ان تمام جذبات، گمراہ اور گمراہ کن فرقوں سے محفوظ رکھے جو امت میں طرح  
طرح کے فتنے پیدا کر کے مسلمانوں کو صراطِ مستقیم سے برگشتہ کر رہے ہیں اور دیرہ دو افسانہ اسلام  
اور مسلمانوں کی عزت و طاقت و دیگر اقوام کی نگاہوں میں ختم کر رہے ہیں۔

خدا ایسے غصہ برداروں اور نام نہاد مسلمانوں کو عقل و ہدایت دے کہ وہ اپنی مذہبی  
و بے دینی سے تائب ہو کر اسلام کے صحیح معنوں میں پیروکار بن جائیں اور ایمانی خالق و معارف  
سے آگاہی حاصل کر کے خدا کے تعالیٰ کی بارگاہ میں انعام و اکرام سے یہرہر ہوں۔  
کارواں کی لے خبر اسے سہر گنبد کے مکین !  
کارواں والے حریف کارواں ہونے لگے

## امامت و خلافت

امامت کی دو قسمیں ہیں ۱۔ امامتِ صغریٰ ۲۔ امامتِ کبریٰ

نماز کی امامت ہے۔

امامت صغریٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت مطلقہ کا نام ہے یعنی

امامت کبریٰ

مختار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام  
دینی و دنیوی کاموں میں شریعت کے موافق عام تصرف کر سنے کا اختیار اور غیر عصیت میں دنیا  
بھر کے مسلمانوں سے اطاعت کرانے کا حق اس امامت کے لئے مسلمان آزاد و مغان  
یاغ قرشی اور قاور ہونا شرط ہے۔ قاور کے معنی ہیں کہ شرعی فیصلہ اور حدود کو جاری کر سکے،  
ظالم سے مظلوم کا حق دلا سکے اور مسلمانوں کے جان و مال اور ملک و ملک کی حفاظت کی طاقت ہو۔  
دشمنی علوی معصوم ہونا شرط نہیں نہ یہ شرط کہ اپنے زمانہ میں سب سے افضل ہو۔

امام کی اطاعت و فرمانبرداری مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے جب کہ امام کا حکم خلاف  
شرع نہ ہو کہ شریعت کے خلاف حکم میں کسی کی اطاعت نہیں امام ایسا شخص بننا چاہئے جو  
ہمدرد سیاست دان اور عالم ہو یا علما کی مدد سے کام کرے، غور و اور نابالغ کی امامت  
جائز نہیں۔

امام اگر فتنہ و بغاوت میں مبتلا ہو گیا تو امامت سے معزول نہیں ہو جاتا۔

## خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلیفہ برحق و امام مطلق حضرت سیدنا  
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت  
عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اس کے بعد  
حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان حضرات کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں  
اس لئے کہ ان حضرات نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی نیابت و خلافت کا پورا حق ادا کیا  
منہاج نبوت و طریقہ پر خلافت حقہ راشدہ نہیں ہے بلکہ یہی یعنی حضرت سیدنا امام

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا چاچا پر پوری ہو گئی، پھر امیر المومنین عمر بن عبد العزیز کی خلافت راشدہ ہوئی اور اخیر زمانہ میں حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت راشدہ ہو گئی۔  
حضرت امیر معاویہ اول ملوک المسلمین (اسلام میں تکمیل الایمان و کمال نبی ہمام کو الہ

قانون شریعت)

انبیاء و مرسلین کے بعد تمام مخلوقات الہی جن وانس و ملک سے افضل حضرت صدیق اکبر ہیں یہی آپ کو افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق کہا جاتا ہے اس کے بعد مخلوق میں سب سے افضل عمر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں جو شخص حضرت علی کو حضرت صدیق یا فاروق سے افضل بتائے وہ گمراہ و بد مذہب ہے۔

## فضائل و مناقب

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسلمین ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل

و مناقب میں متعدد آیات قرآنی نازل ہوئیں نیز حدیث شریف میں آپ کے بہت سے فضائل و مناقب مذکور ہیں یہاں ان میں سے چند فضائل درج کئے جاسکتے ہیں۔

وَسَيُجَنَّبُهَا آلُ الْكَافِرِينَ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ  
آیات | یعنی اور بہت اس سے دور رکھا جائیگا جو سب سے بڑا پرہیزگار

جو اپنا مال دیتا ہے کہ پھرا ہو (ترجمہ رضویہ)

مفسرین کا اتفاق ہے کہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازل ہوئی جب کہ انہوں نے اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کیا اور مسلسل سات غلاموں (جو مسلمان ہو جانے کے باعث متا سائے جاتے تھے) کو خرید کر انہیں آزاد فرما دیا۔

دوسری آیت میں ہے إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ  
”یعنی تم میں خدا کے نزدیک زیادہ بزرگ وہ ہے جو اپنی زیادہ پرہیزگار ہو۔“

ان دونوں آیتوں کو ملانے سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ خدا کی بارگاہ میں حضرت ابوبکر کی بزرگی و شخصیت تمام صحابہ سے زیادہ ہے۔

بخاری و مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ”سب سے شک سب سے زیادہ انہی رفاقت اور مال سے چھ پر احسان کرنے والے ابوبکر ہیں اور اگر میں خدا کے سوا کسی کو اپنا خلیفہ بنانا تو ابوبکر کو نہا آئیگی ان کی اسلام کی اہمیت اور محبت ہے ہمیں میں سوا ابوبکر کے اور کسی کی شہر کی باقی نہ رکھی جائے۔“

ترمذی شریف کی روایت میں آنا حفظ اور زیادہ ہے کہ: ”مہر ایک کے احسان کا بدلہ ہم نے کر دیا سوا ابوبکر کے کہ ان کے احسان کا بدلہ قیامت کے دن خدا نے تعالیٰ اعطا فرمائے گا۔“ صحیحین میں حضرت عمر و ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: ”نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو غزوہ ذات السلاسل پر روانہ کیا تھا تو وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے پوچھا کہ آپ کو سب سے محبت کس سے ہے؟ فرمایا عائشہ سے میں نے کہا مردوں میں؟ فرمایا ابوبکر سے۔“

## حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

### فضائل میں چند آیات و احادیث

آیت انصار دین جو قرآن مجید میں تین جگہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد یہ بیان

آیات



فرمایا ہے کہ وہیں پر حق کو دنیا کے دیگر تمام مذاہب پر غلبہ حاصل ہو جائے گا

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

یعنی یہ کہ غالب کر دے تمام مذاہب

ایران دروہم کی دوزیر دست سلطنتیں جن سے کفر اور اہل کفر کو ہر قسم کی شوکت قوت حاصل تھی زیر و بربت ہو جائیں اس وقت تک اسلام اور پرستان اسلام کو غلبہ نہیں ملتا یہ غلبہ مسلمانوں کو حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں پورا ہوا آپ نے ان بقول کو ایران کی سلطنت سے ٹرنے کی دعوت دی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں اپنی بارگاہ میں حضرت عمر فاروق کا مرتبہ بھی بتایا ہے یعنی آپ کی اطاعت میں وعدہ ثواب ارشاد ہوا اور آپ کے ہجی و نا فرمان کو عذاب اہم و دردناک عذاب ہلک تمہید فرمائی۔

یعنی وہ مسلم ہیں حضرت سعد ابن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

احادیث

بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔  
وہ اسے ابن خطاب اہم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ شیطان جب تم کو کسی راستہ پر چلنے ہوئے دیکھتا ہے تو اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلنے لگتا ہے۔  
ترمذی شریف میں حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اے

”وہ تحقیق اللہ نے عمر کی زبان اور ان کے دل پر حق کو قائم کر دیا ہے۔“

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

کے فضائل میں چند آیات و احادیث

قرآن پاک میں جو آیات عنون صحابہ کرام اور خصوصاً مہاجرین و انصار کی فضیلت میں نازل ہوئیں ان میں سب حضرت اور آیت تکلمیں ہیں جو مین

آیت

دارد ہے کہ مہاجرین میں سے جو شخص بھی خلیفہ ہوگا اس کی خلافت پسندیدہ ہوگی اور نہ اختلاف میں  
وہی کام کرے گا جو رضی اللہ عنہ کے مطابق ہوں گے۔

نیز آیت (غلبہ) دین میں جو فضیلت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ثابت  
ہوتی ہے اس میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی حصہ ہے کیونکہ فتح فارس و روم  
کا تکرار انہیں کے ہاتھ پر ہوا۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

**احادیث**

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم (مؤمنین)  
میرے لیے کچھ رفیق بنو گے میں اور میرا رفیق بہشت میں عثمان ہے۔" (ترمذی)  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن کوہ احد پر تشریف لے گئے  
اور آپ کے ساتھ ابو بکر و عمر و عثمان تھے پہاڑ پہنے گا تو آپ نے اپنے  
پاؤں سے اشارہ کر کے فرمایا: اے احمد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک جی اور  
ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔" (صحیح بخاری شریف)

**حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ**

کے فضائل میں آیات و احادیث

قرآن مجید کی جن آیات میں مہاجرین کی تعریف ہے اور ان کا مستحقِ خلافت  
ہونا بیان فرمایا گیا ہے ان سب آیات سے آپ کے فضائل ثابت  
ہوتے ہیں کیونکہ آپ سابقین مہاجرین میں سے ہیں۔

**آیات**

بخاری و مسلم میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی

**احادیث**

کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ:

مقدمہ: اے علی امیری طرف سے اس مرتبہ پر ہی جس مرتبہ پر حضرت باذن  
 و علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے تھے مگر بات یہ ہے کہ  
 میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔  
 حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-  
 ”علی میرے میں اور میں ان کا ہوں اور وہ میرے میں کے محبوب ہیں۔“  
 (ترمذی شریف)

## صحابہ کرام

رَضَوُا اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ

اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں  
 سے دیکھا اور ایمان کے ساتھ دنیا سے گیا، جتنے صحابی ہیں سب  
 اہل غرہ صلاح اور عادل و تقہ ہیں جب کسی صحابی کا ذکر ہو تو خیر کی کے ساتھ ہونا فرض ہے  
 کسی صحابی کے ساتھ یہ عقیدگی گراہی و بد مذہبی ہے، حضرت امیر معاویہ، حضرت  
 عمر بن عاص اور حضرت وحشی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) وغیرہ کی شان میں بے ادبی کرنا تیرا ہے  
 اور اس کا قائل رافضی۔  
 حضرت شیعین حضرت ابو بکر و عمر کی توہین بلکہ ان کی خلافت سے انکار ہی ختمائے  
 کرام کے نزدیک کفر ہے۔

کوئی دلی کہتے ہی چڑے منصب پر فائز ہو کسی صحابی کے مرتبہ و درجہ کو نہیں ہنچ سکتا  
 حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جنگ ”خطائے اجتہادی“  
 ہے جو گناہ نہیں اس لیے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ظالم، باغی، سرکش یا اسی طور کا  
 اور کوئی برا کلمہ کہنا حرام و ناجائز بلکہ تیرا فرض ہے۔

قرآن پاک و حدیث شریف میں صحابیوں کی بہت فضیلت آئی ہے اللہ تعالیٰ نے

ان کو خیر امت کا لقب دیا اور فرمایا کہ :-

”ہم ان سے راضی ہیں اور وہ ہم سے راضی ہیں“

حضور علیہ السلام تسلیم فرمائے ہیں :-

لَا تَسْتَبِقُوا أَصْحَابِي فَتَكُونُوا  
أَحَدَكُمْ أَيْفُوَ مِثْلَ أَحَدٍ  
ذَهَبًا مَا بَلَغَكُمْ مَثَلُ أَحَدٍ رَجُلٍ  
وَلَا تَصِيفُوا  
یعنی میرے اصحاب کو برا نہ کہو ورنہ خدا کے  
پیال ان کی اتنی مقبولیت ہے کہ اگر تم  
میں سے کوئی اور پہاڑ کے برابر سونا خدا  
کی راویں خرچ کرے تو ان کے مد کے  
برابر بھی نہ ہوگا۔

دوسری حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-  
وَرَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ زَادٍ يَوْمَ بَدْرٍ يَمْشِي مَعَ أَصْحَابِ كَيْدٍ فِي بَيْتِ مِيرٍ  
يَعْلَمُ أَنَّ كُونَهُ نَذِيرًا لِمَنْ يُوَافِقُ كُفْرًا يَوْمَئِذٍ كُفْرًا يَوْمَئِذٍ  
وَدُوسْتٌ رَكِبَتْهُ وَهِيَ مِيرٍ مَجْمُوعَةٌ كِي وَجْهٍ  
وَدُوسْتٌ رَكِبَتْهُ وَهِيَ مِيرٍ مَجْمُوعَةٌ كِي وَجْهٍ  
کے سبب سے ان سے بغض رکھتا ہے اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے  
مجھ کو ایذا دی اور جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو ایذا  
دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے  
پکڑے گا۔ (تائید قرینیت صفحہ اول)

## اہلبیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اہل بیت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور اولاد اطہار صحابہ کی  
طرح ان کے بھی بہت فضائل آیات و احادیث میں آئے ہیں صحابہ کرام و اہلبیت عظام کی  
محبت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہے ۔  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو انک کی نعمت نگاہ سے دلائل



یقیناً کافر و مرتد ہے۔ (شرح عقائد تکمیل و تہذیب و بحوالہ قانون شریعت)

حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 حضرات حسین علی مرتضیٰ کے مشیدوں میں سے ہیں ان میں سے کسی کی شہادت  
 کا انکار کرنے والا گمراہ بد دین ہے احادیث کریمہ میں ان کے بڑے بڑے کثیر فضائل و مناقب  
 مذکور ہیں۔

جو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی کہے یا زید یزید کو قتل کرتا ہے وہ  
 مردود خارج مستحق جہنم ہے، یزید کے ناحق پر ہونے اور اس کے خاسق و فاجر ہونے میں  
 کوئی شک و شبہ کیا ہے جس نے اپنی حکومت و طاقت کے زعم میں صحابہ و اہلبیت کی  
 توہین کی، سواک و طلال اور حلال کو حرام قرار دے دیا، البتہ یزید کو کافر و کبیر اور نہ مسلمان کہیں  
 بلکہ سکوت کریں۔ ۱۰ بہار شریعت و قانون شریعت

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آپس میں جو واقعات رونما ہوئے ان میں پڑنا  
 حرام و سخت حرام ہے، ان کی نفرتوں پر گرفت کرنا یا ان کی وجہ سے ان پر طعن کرنا یا ان سے  
 بد انتقاد یا ناجائز اور اللہ و رسول و جمل جلالہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ہے  
 (کتاب مذکور)

## ولایت کا بیان

دلی وہ مومن و صالح ہے جس کو مع فرستہ خداوندی و قرہ ہدائی کا ایک خاص درجہ بخش  
 گیا ہو اکثر شریعت کے مطابق مہادت و ریاضت کرنے کے بعد درجہ ولایت ملتا ہے  
 اور کبھی ابتداء درجہ ہی طور پر بغیر ریاضت و مجاہدہ بھی مل جاتا ہے۔  
 تمام اولیائے امت میں سب سے بڑا درجہ حضرات خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہم کا ہے۔

اولیا ہر زمانے میں ہوتے ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے لیکن ان کا پہچانا  
 آسان نہیں ہے۔

حضرات اولیاء کو خدا کے تعالے نے بڑی طاقت عطا فرمائی ہے جو ان سے مدد مانگے۔ ہزاروں کوس کی دوری سے بھی اس کی مدد فرماتے ہیں، ان کا علم نہایت وسیع ہوتا ہے، حتیٰ کہ بعض اولیائے کرام کو "ماکان و مایکان" اور "لورج محفوظ" کی خبر ہوتی ہے۔  
حضرت عبدالقی محمدت، بدوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب تکمیل الایمان میں تحریر فرماتے ہیں:-  
"و مشائخ صوفیہ قدس اللہ اراحمہم گویند کہ تصرف بعض اولیاء در عالم برنج و الم و باقی نعمت و قوت و استقامت و احوال مقدسہ ایشان ثابت و مؤثر ہے۔  
یعنی اولیاء کے کرم وصال کے بعد بھی تصرف کرتے ہیں ان کو وسیلہ بنا کر اور اس سے مدد مانگنا ثابت و مؤثر ہے۔"

بعد و قیامت ان کے ارواح کی کمالات اور باطنی قوتیں اور بیحد جاتی ہیں، ان کے عزائم کی مضامین و معادلات اور برکت کا مبدب ہے، ان کو ایصالِ ثواب امر مقرب اور برکت پر برکت ہے۔ اولیائے کرام کا عرس، اتفاقی خواتی، قیامت و عطا، ایصالِ ثواب بھی چیز ہے، اور ثواب کا کام ہے، نہایت کام چھوڑے، رنگ و گھیل تقاضہ تو وہ ہر حالت میں مذکور ہیں اور معادلات طلبہ کے پاس اور زیادہ مذکور۔

### میر تقی میر

یہ ایک اولیاء اور شاعر ہیں جن کے حالات میں داخل ہونا ان کا مہرہ و مقصد ہونا واجب و لازم ہے۔ وہ بیرونی اور برکت و معادلات کا ذریعہ ہے جس سے ان سے بیعت ہونے سے قبل ہر چیز کا پتہ چل جاتا ہے۔

- ۱۔ میر تقی میر کا عقیدہ ہو ورنہ ہاتھ سے اپن بھی چلا جائے گا۔
- ۲۔ میر تقی میر کہتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال کے نہیں تو وہ حرام و حلال اور جائز و ناجائز میں فرق نہ کر پائے گا۔
- ۳۔ میر تقی میر نے ہو کہ فاسق کی توہین واجب ہے اور میر کی تعظیم ضروری ہے۔
- ۴۔ میر کا سلسلہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ملا تھا ہو ورنہ اوپر سے فیض

## تقلیدِ امامِ کرام

تقلید یعنی دین کے چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کے طریقہ پر حکام  
 شرعیہ بجالانا، مثلاً امامِ عظیمہ ابوحنیفہ یا امام مالک یا امام شافعی یا امام حنبلی  
 (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے طریقہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ادا کرنا۔  
 کسی ایک امام کی پیروی (تقلید) واجب ہے اسی کو تقلید کہتے ہیں۔  
 ان چاروں اماموں میں سے کسی امام نے اپنی طرف سے کوئی مسئلہ  
 اُفتاء گھر نہیں ہے بلکہ قرآن و حدیث کا مطلب صاف صاف بیان کیا ہے  
 یونہی آدھوں بلکہ عالموں کی سمجھ میں بھی نہیں آسکتا تھا لہذا اماموں کی تقلید پیروی اور عمل قرآن

حدیث کی پیروی ہے جو شخص ایک امام کی پیروی کرتا ہے وہ دوسرے امام کی پیروی نہیں کر  
 سکتا، مثلاً یہ نہیں ہو سکتا کہ بعض مسائل میں ایک امام کی پیروی کرے  
 اور بعض میں دوسرے کی بلکہ تمام مسائل میں ایک معین امام کی پیروی واجب ہے۔ اور یہ بھی  
 جائز نہیں کہ حنفی شافعی ہو جائے یا شافعی حنفی ہو جائے بلکہ جو آج تک جس امام کا مقلد رہا  
 ہے آئندہ بھی اسی کی تقلید کرے اور اب تمام علماء کا اتفاق ہے کہ ان چاروں اماموں  
 کے علاوہ کسی اور امام و مبتدع کی تقلید جائز نہیں۔

## مسلمانوں کو کس طرح سونا چاہئے

مطلوبہ کائنات، فخر و جرات، مدنی تاجدار محبوبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیچھا  
 احسان و کریم سچہ کہ سچا سچا اپنی امت کو ایمان و سلام کی راہ نمائی کرنی چاہئے۔

دکھا دی جس پر عمل کئے بغیر کوئی انسان مکمل طور پر مومن و مسلمان نہیں ہو سکتا۔

صبح سے شام تک ایک انسان کو جن حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تیز دین و دنیا کے جتنے کام کرنے ہوتے ہیں ان کو بغیر وضوئی انجام تک پہنچا لے اور ان کے فرائض سے حدودہ براہوئے حقیقت نفس و قدم قدم بوجہ اہل پروردگار عالم کے نزدیک پسندیدہ ہے اور خود اس انسان کے لئے بھی واپس کی تمام صلاح و فلاح کا ضامن ہے وہ سب کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ حقیقت بیان سے دنیا والوں کو صرف بتایا ہی نہیں بلکہ اپنے مقدس و اعظم عمل و کردار سے بھی دکھلایا۔

یہ صرف ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے کہ آپ کی سیرت مقدسہ اور حیات طیبہ کا ایک ایک گوشہ ہماری نظروں میں روشن و درخشاں ہے اور ہم کو سونے جاسکتے، اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے، سب کی تعلیم اور اس کے جملہ طریقے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کیل و شمار میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

اسلامی عقائد پڑھنے کے بعد اب آپ کو اسلامی اعمال و عبادات کی باتیں کرنی چاہیگی۔ اسلام کی پہلی اور اہم عبادت نماز ہے اور نماز کے لئے وضو شرط ہے، یہاں وضو کا طریقہ اور اس کے مختلف مسائل وغیرہ بیان کرنے سے قبل یہ بتادینا بھی مناسب و مفید خیال کیا گیا کہ ایک مسلمان کی عبادت اور کاروبار حیات کی ابتداء صبح سے ہوتی ہے اور اس کی انتہا اس وقت ہوتی ہے جب وہ رات کو اپنے تمام کام سے خالی ہو کر اور پانچویں وقت کی آخری نماز عشاء اور اس کے آرام کرنے کے لئے بستر پر جاتا ہے اس لئے اس کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح سوتے تھے اور جب جاسکتے تھے تو آپ کا سب سے پہلا کام کیا ہوتا تھا یعنی اسلام میں سونے کا طریقہ کیا بتایا گیا ہے۔

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آرام کرنے کا ارادہ فرماتے تو اول بستر صاف کرتے اس کے بعد فابہنی کروٹ پر دابٹتے ہاتھ کو دابٹنے رضاس کے نیچے رکھ دیتے پھر اپنے پھر اپنے بعد و حقیقی و مسجود حقیقی کی جناب میں اس طرح عرض کرتے



”اے اللہ! تیرے ہی نام پر کہ برکت و مدد سے سوؤں گا اور تیری ہی مدد سے زندہ رہے گا۔“

ہمارے لئے اس میں تعلیم دی گئی ہے کہ بد خواب و بیداری پر عمل میں اپنے خالق و مالک کی طرف متوجہ رہے اور اپنے ہر کام کو اسی کے زیرِ قدرت و تدبیر کرے، نیند بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار و قدرت میں ہے وہ جب چاہتا ہے طاری فرما دیتا ہے اور جس وقت تک اس کی مرضی ہوتی ہے طاری نہ ہوتی ہے جسے اپنی طاقت و قدرت سے مجبِ خواہش کریں سو سکتے ہیں اور نہ جب چاہیں بیدار ہو سکتے ہیں۔

قوم بنی اسرائیل کے نبی حضرت عزیر علیہ السلام ستر سال تک اور اصحاب کعبہؓ پندرہ تین سو برس تک خدا کے حکم سے سوتے رہے۔

روزانہ کا مشاہدہ و تجربہ ہے کہ ہر لوگ بستر پر سونے کے لئے بیٹھتے ہیں اور چلتے ہیں کہ سو جائیں مگر ہوتا یہ ہے کہ ہم پرچہ پڑھتے کبھی اس پیو اور کبھی اس پیو کر دیکھتے ہیں مگر نیند کا دور دورہ تک پڑ نہیں دیتا، ظاہر ہے کہ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ نہیں چاہتا اور اس کا حکم نہیں ہوتا اور جب وہ چاہتا ہے تو نیند آجاتی ہے اور جب تک وہ چاہتا ہے ہم سوتے رہتے ہیں۔

نیند بھی ایک قسم کی موت ہوتی ہے کہا جاتا ہے ”النوم نصف الموت“ جب انسان کو موت آجاتی ہے تو اس کے تمام اعضائے بدن اپنے کاموں سے معطل ہو جاتے ہیں اور خواب سے بیدار ہونا نیند سے جاگنا حیاتِ سابق یعنی پہلی زندگی کا واپس آنا ہے۔

معلوم ہوا کہ جو معبودِ حقیقی خواب دینے اور بیدار کرنے پر قادر ہے وہ یقیناً مانوس کے بعد جلالت پر بھی قدرت رکھتا ہے جس سے ہر ذی ہوش و عقل انسان اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ اسلام کا بتایا ہوا عقیدہ بالکل صحیح ہے کہ ذہنی زندگی ختم ہو جانے کے بعد یعنی نوعِ انسان کو دوبارہ پھر زندہ کیا جائے گا تاکہ دنیا میں رہ کر انسان نے جو عمل کئے ہیں ان کا

وہاں پر بدلہ پائے، دوسرے مذہب والوں کا یہ عقیدہ کہ زندگی صرف زندگی ہے اس کے ختم  
ہو جانے کے بعد زندہ ہونا نہیں مگر اس خلاف عقل ہے اور اپنے حالات پر غور و فکر نہ کرنے  
کا نتیجہ ہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد فرمایا۔

محبوب مسلمان سوتے وقت یہ بات یاد رکھیں کہ اگرچہ آپ تھکے ہوئے ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو خود بھی امن میں رہے گا اور اس کا جسم بے اذیت رہے گا۔ بلکہ جسم بے اذیت رہے گا اور اس کا جسم بے اذیت رہے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور

پاؤں پر

عالم فجر آدم ونبی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا:-

”جو مسلمان باوجود موسیٰ اور اہل بیت علیہ السلام کے ساتھ ہو جائے تو اس کو

شیرینا و سحر کا غزل میرزا تقی حسین صاحب مدظلہ العالی

اولیائے کرام در حضور اللہ تعالیٰ عظیم جمیعین، فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر وقت با وضو رہتا

ہے اللہ تعالیٰ سات چہروں سے اس کی عزت بڑھاتا ہے :-

- ۱۔ فرشتوں کو اس کی صحبت میں جانے کی ترغیب ہوتی ہے۔
- ۲۔ اعمال کا لکھنے والے فرشتوں کا قلم اس کے لئے ثواب (نیکی) لکھنے میں برابر جاری رہتا ہے۔
- ۳۔ اس کے تمام اوصاف تسبیح کرتے رہتے ہیں۔
- ۴۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو توفیق دیتا ہے کہ کبیر اولیٰ اس میں فوت نہ ہو۔
- ۵۔ سونے کی حالت میں بھوت پری کے نقصان و ضرر سے فرشتے اس کی حفاظت کیا کرتے ہیں۔

۶۔ جان کنی انور کی تکلیف دہی سے ایسا شخص محفوظ رہتا ہے۔

۷۔ جب تک وضو ہے اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا۔

حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

وہ وٹو ہونے کا قبلہ الحسینؑ کا قطر ہے۔

اسی لئے بزرگان دین جب بند سے بیدار ہونے تو خود انہیں گم کر لیتے پھر وضو کی تیاری میں مشغول ہو جاتے۔

رحمت و وجہاں منس عالیاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ڈراؤنے خواب دیکھتا ہوں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ سونے وقت یہ چہ بیکرو۔

أَعَزُّ ذِيْكُمْ لَمَاتِ اللّٰهِ النَّاسُ  
مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ  
وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ  
وَمِنْ هَمِّهِمْ أَمِيتِ الشَّيَاطِينَ  
وَأَنْ يَّجْعَلُوْا

یعنی میں اللہ تعالیٰ کے کان کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کے غضب و عذاب سے اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے دلاسون سے اور ان کے حاضر کرنے سے۔

سونے سے بیدار ہو لو کیا کرے

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خواب سے بیدار ہونے تو یہ دعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاَنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَارْتَدَّ السُّوْرُ۔

سب خوابیاں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے موت و خواب کے بعد ہمیں حیات (بیداری) عطا فرمائی اور اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے کیلئے مردوں کو زندہ کر کے قبر سے نکال جائے گا۔

نوٹ:- اس سلسلے کے دیگر ضروری و مفید مضامین کتاب ہذا کے آخری صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

زیر بن گوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

صبح صادق

”ہر صبح ہفت غیبی تمام مخلوقات کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ بادشاہِ قدوس کی  
تبلیغ پڑھو“

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بندہ سرورِ اہلس و عیال صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا اَفْعٰلًا  
وَرِیْدًا طَیْبًا اَنْیَّ عَمَلًا تَحْتَفِلُ بِهِ

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم،  
پاکیزہ رزق ہی اور عمل مقبول مانگتا ہوں۔

بیت الخلا جاتے وقت پہلے بایا  
یاؤں و قیل کرے اور قضا کے حاجت

**بیت الخلا جانے اور نکلنے کا طریقہ**

کے لئے اس طرح بیٹھے کہ نہ قبلہ کی طرف منہ ہو اور نہ اس کی جانب پشت، شرنگار کو نہ دہانے  
بلکہ سے چھو کے نہ دہانے بلکہ سے استنجا کرے حضرت ابو سعید قدیری رضی اللہ تعالیٰ  
فرماتے ہیں کہ حضور رب نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

”جب دو شخص پاخانے کو جائیں اور ستر کھول کر پس میں بائیں کریں تو اللہ تعالیٰ  
ان پر غضب فرماتا ہے“

انگے سر چشیا پ پانہ کرنا مکروہ ہے۔

جب بیت الخلا میں پیشاب پڑ جائے کرنے کی جگہ  
میں جا کے تو یہ دعا پڑھے

**بیت الخلا جاتے وقت**

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ  
التَّخْبِیْثِ وَالتَّحَابُثِ

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں  
جنوں اور خبیثہ جلیبہ سے۔

جب بیت الخلا سے باہر آئے تو غفر لک سکے اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ  
اَذْهَبَ حَرِّیْ الرَّیْدِیْ

یعنی سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں  
جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور  
کی اور مجھ کو اس سے عافیت و نجات دی

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ



علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو آپ ﷺ فرماتے تھے :

### بسم اللہ کی برکت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک قبر کے پاس سے گزرتے  
 آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مذاب کے فرشتے مردے پر  
 عذاب کر رہے ہیں، اپنے کام سے فارغ ہو کر واپسی میں پھر ادھر ہی سے گزرتے آپ نے  
 دیکھا کہ اسی مردے کے پاس رحمت کے فرشتے پہنچا دیں اور ان کے ساتھ نورانی طہاق ہیں،  
 آپ کو نہایت تعجب ہوا، بارگاہ خداوندی میں عرض کی خدا یا یہ کیا بنا رہا ہے؟ وحی آئی کہ :-  
 ”اے عیسیٰ! یہ بندہ گنہگار تھا اس وجہ سے مرنے کے بعد اپنا تک عذاب  
 میں گرفتار تھا، اس نے اپنی بیوی کو سارے چھوڑا تھا اس کے دکھا پیدا ہوا جس کو بھلا  
 رہی یہاں تک جب وہ دکھا برا ہوا تو اس کو ایک معلم کے پاس بھیجا بھی معلم نے اس کے  
 کو بسم اللہ پڑھائی اور اس دھڑکے نے بسم اللہ پڑھی تو مجھے شرم آئی کہ میں اپنے بندے  
 (دھڑکے کے باپ پر) زمین کے اندر مذاب کر دوں، درمخالفیکہ اس کا بیٹا زمین کے  
 اوپر میرا نام سے رہے اس لئے اس کے عذاب کو رحمت سے بدل دیا گیا۔“  
 (تفسیر کبیر)

## وضو کے متعلق تاریخی احوال

قرآن شریف کی سورہ مائدہ میں وضو کا بیان آیا ہے، یہ سورہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی  
 ہے مگر وضو اس سے قبل مکہ مکرمہ میں فرض ہو چکا تھا بلکہ وضو پچھلی شریعتوں کے ان احکام سے  
 ہے جو اس شریعت محمدیہ میں بھی برقرار ہیں اسی وجہ سے وضو اس امت کی خصوصیات سے نہیں  
 پہلے امتوں میں بھی تھا مگر اس امت کی یہ خصوصیت ہے کہ قیامت کے دن وضو کی برکت سے وضو  
 کرنے والوں کے منہ باقیہ پاؤں چمکیں گے، دوسری امتوں کو یہ امتیازی شان حاصل نہ ہوگی۔  
 اس امت میں ہمیشہ وضو نازل ہونے سے یہ فائدہ ہے کہ امت وضو کے معاملہ میں

اس خیال سے کہ پہلی ذرہ کو وضو کوئی مستقل عبادت تو ہے نہیں نماز کے پہلے سے لہذا اس کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے اس کے متعلق مستقل آیت نازل فرمادی گئی اگرچہ اس کا حکم پہلے ہی سے ثابت ہو چکا تھا اس سبب سے نماز کو جو تکلیف و غنیمت سے پیشتر حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مکہ مکرمہ میں دو رکعت صبح اور دو رکعت شام کو وضو کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

سید المرسلین رحمۃ اللہ علیہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

## وضو سے صغیرہ و کبیرہ گناہ دھل جاتے ہیں

ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

”مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرے سے منہ کے گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ سب دھل جاتے ہیں اور جب تک میں پانی قال کر صاف کرتا ہے تو تاکہ کے چھوٹے جیسے گناہ سب دھل جاتے ہیں اور جب چہرہ دھلتا ہے تو سحر کے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھ کے گناہ یہاں تک کہ ناخنوں کے گناہ بھی دھل جاتے ہیں اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ یہاں تک کہ کانوں کے اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ صغیرہ و کبیرہ سب دھل جاتے ہیں یہیں تک کہ پاؤں کے ناخنوں کے بھی۔“

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلم بشارت غنظی بیان کر کے فرمایا لَا تَغْتَرُّوا یعنی

اس پر مغرور نہ ہو جانا کہ گناہوں کا از انکاب شروع کر دیا سمجھتے ہوئے کہ وضو کرنے میں تو سب گناہ صغیرہ و کبیرہ دھل ہی جائیں گے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ جب لوگوں کا

## اولیاء اللہ گناہ دھلتے ہوئے دیکھتے ہیں

وضو دیکھتے تو انکھوں سے دیکھ کر گناہوں کو پہچان لیتے ہیں اور آپ کو بھی معلوم ہو جاتا کہ انھوں نے وضو کیا یا نہ وضو کیا گناہ کبیرہ کا سے یا صغیرہ کا یا غلاب اولیٰ کا بلا لٹاوت اس طرح جیسے اجنہ کو کوئی مشاہدہ کرتا ہے۔

ایک بار آپ کو فرما کی جامع مسجد کے عوض پر تشریف لے گئے وہاں ایک جوان وضو کر رہا تھا اس کے اعضائے وضو سے جو پانی ٹپکا حضرت امام نے اس پر نظر فرمائی اور جوان سے فرمایا کہ "اے بیٹے! مالِ باپ کو ایذا دینے سے تو بکرے"۔

اس نے اسی دم توبہ کی کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔ آپ نے ایک اور شخص کے وضو کا دھوون دیکھ کر فرمایا کہ "اسے شخص شراب پیئے اور آلاتِ ہود و لعب سینے سے توبہ کرے۔ وہ بھی ہاں وقت گناہوں کے کاموں سے تائب ہو گیا۔

سیدی مجدد الواب شترانی قدس سرہ نے بھی یہ فرمایا کہ حضرت علیؓ کو اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گناہوں کے دھوون جدا جدا پیمان پیتے تھے کہ یہ حرام کا ہے یا مکروہ کا یا خلافِ اولیٰ کا، ایک بار میں ان کے ساتھ جامع مسجد ازہر کے کوٹھی پر گیا، حضرت نے استنجا کرنا چاہا مگر کچھ دیکھ کر واپس چلے آئے میں نے اس کا سبب دریافت فرمایا بھی اس میں کوئی کیمرو گناہ دھو کر گیا ہے اور میں نے اس شخص کو دیکھی تھا جو حضرت سے پہلے وہاں طہارت کر کے جا چکا تھا میں اس کے پیچھے گیا اور اس سے بیان کیا کہ حضرت یوں فرماتے ہیں اس نے کہا واقعی حضرت نے یہ فرمایا، مجھ سے نہ ہاگناہ سرزد ہو گیا تھا پھر وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہو گیا۔

(میزان الشریعۃ الکبریٰ)

## طہارت کا بیان

نماز کے لئے طہارت شرط ہے یعنی اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوگی بلکہ جان بوجھ کر قصداً بے طہارت نماز پڑھنے کو علماء کفر سمجھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس سے وضو اور غیر غسل کے نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی ہنوز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-  
"بہشت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔" (رواہ الامام احمد عن علیؓ رضی اللہ عنہما)  
ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورہ روم پڑھتے تھے اور متناہر لگا، بعد از نماز ارشاد فرمایا کہ:-

وہ کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ غار پڑھتے ہیں اور بھی طرح طہارت نہیں کرتے انہی کی وجہ سے امام کو قرأت میں شہ پڑتا ہے اس حدیث کو نسائی نے شعیب بن ابی روع سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی ایک حدیث میں فرمایا گیا۔

طہارت نصف ایمان ہے۔ (ترمذی شریف)

## طہارت کی دو قسمیں

طہارت کی دو قسمیں ہیں ۱۔ صغریٰ ۲۔ کبریٰ طہارت صغریٰ وضو ہے جس چیزوں سے وضو لازم آتا ہے ان کو حدیث صغریٰ کہتے ہیں۔

طہارت کبریٰ غسل ہے اور جس سے غسل فرض ہو ان کو حدیث کبریٰ کہا جاتا ہے۔

## طہارت کبریٰ

امام بخاری و امام مسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

## فصل وضو

بدقیامت کے دن میری امت اس حال میں بلائی جائے گی کہ منہ اور بائیں پاؤں

آثار وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہوسکے چمک زیادہ کرے۔

نیز مسلم شریف میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ:-

”و میں نہیں ایسی چیز بنا دوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ نے خطائیں محو (مٹا دیں)

فرمادے اور درجات بند کرے صحابہ نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! وضو

کے فرمایا کہ جس وقت وضو ہوگا اور ہوتا ہے اس وقت وضو کے کامل کرنا اور

مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار

اس کا ثواب ایسا ہے جیسے کفار کی سرحد پر حمایت بلا واسلام کے لئے لکھوٹا

باندھنے کا ہے۔

حضرت ام المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ





- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں۔  
 ۱۔ بوجھیں کتر پانا ۲۔ داڑھی بڑھانا ۳۔ مسواک کرنا ۴۔ ناک میں پانی ڈالنا  
 ۵۔ ناخن تراشنا ۶۔ انگلیوں کی چپٹیں دھونا ۷۔ بغل کے بال دور کرنا ۸۔ زیر ناف  
 موٹنا ۹۔ اٹھنا کترنا ۱۰۔ کلی کرنا۔

۱۱۔ امام احمد ابن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”مسواک کا التزام کرو یعنی ہمیشہ کے لئے لازم کرو، یا دیکھو کہ وہ منہ کی صفائی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے۔“

ابو نعیم حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:-

”دو رکعتیں جو دو وضو میں مسواک کر کے پڑھی جائیں بے مسواک کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔“

میز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:-

- ”مسواک میں دس خوبیاں ہیں۔ ۱۔ مسواک منہ کو صاف کرتی ہے ۲۔ خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے ۳۔ فرشتوں کے لئے فرحت ۴۔ نگاہ کو روشن کرتی ہے یعنی آنکھ کی بینائی تیز ہوتی ہے ۵۔ دانتوں کو صاف رکھتی ہے۔ ۶۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے ۷۔ دانتوں کی زردی (سٹاپن) دور کرتی ہے ۸۔ کھانے کو ہضم کرتی ہے ۹۔ بلغم کو نکالتی ہے ۱۰۔ منہ کی بو کو پاکیزہ کرتی ہے۔“

وضو کے شروع میں مسواک کرنا مسنون ہے، اس طرح بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔

### وضو کے ضروری مسائل

حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو شروع کیا سر سے پاؤں پاؤں تک سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ کے وضو کیا تو اتنا ہی حصہ بدن پاک ہوا جس پر سے پانی گزرا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور مجھے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنب غسل واجب ہوئے اور کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو غار کا ایسا دھنوا کر فرماتے تھے کہ تیرا فرمایا کہ جب تم میں کوئی اپنی بیوی کے پاس جا کر پھر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کرے قرآن شریف پھونکے کہنے وضو فرض ہے۔  
 ربانی قرآن پاک پڑھنے کے لئے وضو واجب ہے۔  
 اس طرح جھوٹ بولنے، گالی دینے، کافروں سے بدلتے چھوئے یا فتنہ مگانے کے بعد وضو کرنا واجب ہے۔

## وضو کرنے کا مفصل اور صحیح طریقہ

وضو کرنے کا سنون طریقہ یہ ہے:-

نیت کرنے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کے بعد مسواک کو وضو کرتے ہیں بار اوپر نیچے کے دانوں میں تین تینے پانی سے ہستعال کی جائے پھر دونوں گٹھوں سمیت ہاتھوں پر ملے اور انگلیوں پر نواں کرے پھر بائیں ہاتھ میں ٹوٹا وغیرہ لے کر داہنے ہاتھ پر انگلیوں کی طرف سے شروع کر کے گٹھے پڑیں بائیں ہاتھ کی پھر بائیں ہاتھ پر انگلیوں کی طرف سے شروع کر کے گٹھے تین تین بار پانی بہا جائے پھر بائیں ہاتھ پر انگلیوں کی گھائیال پانی بہنے سے دور جائیں پھر تین بار پانی اس طرح کرے کہ منہ کی تمام جڑوں اور دانوں کی سب انگلیوں میں پانی پہنچ جائے کہ وضو میں اس طرح کلی کو سنت ہو کہ ہے اور غسل میں فرض ہے اگر روزہ دار نہ ہو تو ہر کلی غرض کے ساتھ کرے پھر ناک میں اگر بیٹھ لگی ہو تو بائیں ہاتھ سے صاف کر کے سانس کی مدد سے تین بار نرم بانسوں تک پانی چڑھائے تاکہ کوئی بال دھلنے سے باقی نہ رہے پھر چہرہ پر بھی طرح پانی مل کر اس کو تین بار اس طرح دھوئے کہ ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اور کچھ سر کے حصے سے تھوڑی کے نیچے تک ہر حصہ پر پانی بہ جائے اگر دھڑکی ہو تو اس طرح خلال کرے کہ انگلیوں گردن کی طرف سے واپس کرے اور سامنے نکالے اور اس کے بال اور کھال پر بھی پانی بہ جائے پھر دونوں ہاتھوں پر پانی مل کر پھلے داہنے ہاتھ

پھر چھکناچ سے شروع کر کے نصف بازو تک تین مرتبہ پانی بہائے پھر سر کا مسح اس طرح کرے کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اور کھٹے کی انگلیاں چھوڑ کر باقی تین تین انگلیوں کے سرے ملا کر پیشانی کے بال اگنے کی جگہ پر اگر قبل ہوں درہ اس کی کھال پر رکھے اور سر کے اوپری حصہ پر کدی تک اس طرح بے جملے کہ سہیلیاں سر سے جدا رہیں پھر وہاں سے پیشانیوں سے سر کے دونوں کونوں کا مسح کرتے ہوئے پیشانی تک واپس لائے اس کے بعد کھٹے کی انگلیوں کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح کا مسح کرے اور انہیں انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے پھر پانی سے دونوں پاؤں ملے اور اس طرح غسل کرے کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں سے داہنے پاؤں کی چھنگلیاں سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے اور پہلے داہنے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیاں پر ختم کرے اور سر داہنے انگوٹھے سے بائیں پاؤں کی انگلیوں کی طرف سے نصف پینڈی تک برہال اور بر حصہ کھال پر تین تین بار پانی بہائے۔

**وضو کی دعائیں**  
 ہر عضو کو دھو کر تیس بار مسح کرتے وقت نیت وضو حاضر ہواؤ  
 بِسْمِ اللّٰہِ کہہ کر پھر ورد شریف اور اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھے اور  
 کلی کرتے وقت یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِي عَلٰی تِلْكَ وَرَقَاتِ الْقُرْآنِ  
 وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ  
 عِبَادَتِكَ۔  
 ترجمہ: اے اللہ! قرآن کی تلاوت اپنے  
 ذکر و شکر اور اپنی چھپی عبادت کرتے پر  
 میری مدد فرما یعنی مجھ کو تو اپنے فضل سے  
 انکی توفیق دے۔

انک میں پانی ڈالنے وقت یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اَرِنِي حَقَّ رِزْقِ الْجَنَّةِ  
 وَلَا تُرْخِصْنِي رِزْقَ النَّاسِ۔  
 اے اللہ! مجھ کو جنت کی خوشبودار  
 اور ختم کی بدبودار جو اسے بچا۔

منہ دھوئے وقت یہ دعا پڑھے:-



اے اللہ امیرِ چہرہ روشن کو جس دن بعض  
لوگوں کے چہرے چمکیں گے اور بعض لوگوں  
کے چہرے کالے ہوں گے۔

اللَّهُمَّ يَوْمَ يُخْلَىٰ يَوْمَ تَبْيَضُّ  
وُجُوهٌُ وَتَسْوَدُّ وَجُوهٌُ

دہنا ہاتھ دھوتے وقت پر پڑھے :-  
اے اللہ امیرِ نامہ اعمال میرے واسطے  
ہاتھ میں دے اور میرا حساب آسان فرما  
اے اللہ امیرِ نامہ اعمال میرے بائیں  
ہاتھ میں نہ دینا اور نہ میری بیچ کی طرف  
سے دینا جس طرح کافروں کو دیا جائیگا۔

بائیں ہاتھ دھوتے وقت پر پڑھے :-  
اللَّهُمَّ لَا تُعْطِنِي كِتَابِي بِشَاوِلَ  
وَلَا دِينَ قِيَامِي عَظَمِي عَفْ

سر کا مس کرتے وقت :-  
اے اللہ اچھ کو اسے عرش کے نیچے  
سایہ دینا اس دن کہ جب میرے عرش کے  
سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

اللَّهُمَّ أَطْلِفْنِي مَحْتِ عَرْشِكَ  
يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ عَرْشِكَ

کانوں کا مس کرتے وقت :-  
اے اللہ اچھ کو ان لوگوں میں سے بنا  
دے جو تپیں سنتے ہیں تو ان میں سے بہتر  
بات کی پیروی کرتے ہیں۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ  
يَسْمَعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ  
أَحْسَنَهُ

گردن کا مس کرتے وقت :-  
اے اللہ امیرِ گردن جہنم سے آزاد  
فرمادے۔

اللَّهُمَّ اغْنِنِي رَقَبَتِي  
مِنَ النَّارِ

اے اللہ امیرِ قدم ٹھہرا دینا پھر اطمینان  
جس دن بہت سے قدم ڈنگا جائیں گے

دہنا پاؤں دھوتے وقت :-  
اللَّهُمَّ ثَبِّتْ خَدْيَ عَلَى الْقَصْرِ  
يَوْمَ تَزِلُّ الْأَقْدَامُ

بایں پاؤں دھوئے وقت نہ

اللَّهُمَّ اجْعَلْ دُعَائِي مَقْبُولًا

وَسَعِيٍّ مُشْكُورًا وَرِجَاسَةً

لَنْ تَبُورَ۔

اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میری  
کوشش مشکور کر دے اور میری تجارت  
کو خسارہ و نقصان سے محفوظ کر دے۔

نوٹ :- یا سب جگہ نہ کورہ دعاؤں کی جگہ درود شریف ہی پڑھے اور یہی افضل

ہے۔ (بہار شریعت)

وضو سے فارغ ہوتے ہی یہ دعا پڑھے :-

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِسْرًا

الشَّوْا مِسْرًا وَاجْعَلْنِي مِنَ

الْمُتَطَهِّرِينَ۔

اے اللہ مجھ کو بہت زیادہ توبہ کرنے  
والوں اور بہت زیادہ پاک بندوں میں  
سے بنا دے۔

وضو کا پچھو پانی پھٹے ہو کر تھوڑا پی لے کر شفا کے امر میں بہت اور آسمان کی  
جانب منہ کر کے یہ پڑھے :-

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ

إِلَيْكَ۔

تیری پاکی بیان کرتا ہوں اے اللہ اور  
تیری تعریف کرتا ہوں ہیں گواہی دیتا ہوں  
کہ کوئی معبود نہیں مگر تو، میں تیری بارگاہ  
میں منتفعاں اور توبہ کرتا ہوں۔

اس کے بعد کلمہ شہادت اور سورۃ انا انزلناہ آخرا تک پڑھے، اعضائے وضو

بغیر ضرورت نہ پونچھے اور پونچھے تو بے ضرورت خشک نہ کر لے، توبہ سے غم بانی رہنے

دے کہ قیامت تک نیکیوں کے پلہ میں رکھی جائے گی اور وضو کے بعد ہاتھ نہ جھٹکے

کہ یہ شیطان کا پیکھا ہے، بعد وضو میانی پر پانی پھیر کر لے اور اس وقت مکروہ وقت نہ

ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھے اس کو ترجیحہ الوضو کہتے ہیں۔ دیر سب مستحبات وضو

میں سے ہیں۔

# وضو کی سنتیں

۱۔ نیت کرنا ۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کرنا ۳۔ دونوں ہاتھ گھٹوں تک دھونا ۴۔ مسواک کرنا ۵۔ تین بار ہل کر اس طرح کہ تمام منہ کے اندر طاق کی چڑکب پہنچ جائے ۶۔ تین مرتبہ ناک کی تمام نرم جگہ میں پانی پہنچانا ۷۔ منہ دھونے وقت ڈاڑھی کا خضال کرنا ۸۔ ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا اور ہر بار اس عضو کا پورا حصہ دھونا ۹۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خضال کرنا ۱۰۔ ایک بار پورے سر کا مسح کرنا ۱۱۔ دونوں کانوں کا مسح ۱۲۔ نتریب سے دھو کرنا ۱۳۔ اعضا کو پے درپے دھونا ۱۴۔ ہر مکر وہ کو چھوڑ دینا ۱۵۔ ڈاڑھی کے بوبال منہ کے دائرے سے نیچے ہیں ان کا مسح کرنا

## مستحبات وضو

دبے ہاتھ سے شروع کرنا سیدھے ہاتھ میں پانی لے کر گلی کرنا اور ناک میں پہنچانا، بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا، انگلیوں کے پیٹ سے گردن کا مسح کرنا، وضو میں قبلہ رو ہونا، اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا، سر کا مسح اس طرح کرنا کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اور کھلے کی انگلیاں الگ رہیں اور باقی تین میں انگلیوں کے سرے ٹاکر پیشانی پر بال اگنے کی جگہ اگر بال ہوں تو ان پر وزن کی کھل پر رکھ کر سر کے اوپری حصہ پر گردی تک اس طرح پہنچانا کہ بھٹیہاں سر میں نہ گھسنے پانی پھر ادھر ادھر ہر سر کا حصہ چھوٹ گیا ہے اس کو دونوں بھٹیہاں سے مسح کرتے ہوئے واپس لانا ملحقہ تک، اس کے بعد انگوٹھوں کے پیٹ سے کانوں کے بیرونی حصے کا مسح کرنا، ہر عضو کو دھو کر اس پر ہاتھ پھیرنا کہ پانی کے قطر سے بدن یکساں نہ ہو سکے۔

## مکروہات وضو

وضو میں جن کاموں سے وضو مکروہ ہو جانا ہے وہ یہ ہیں :-  
 ۱۔ ناپاک جگہ پر کھڑا ہو کر مسجد کے اندر وضو کرنا، وضو کے پانی کے قطرے اس کے برقع میں  
 ٹپکانا، قید کی طرف تھوڑا سا گلی کا پانی یا ریٹ یا کھٹکا ڈالنا، بغیر کسی ضرورت کے ذیابک نہیں  
 کرنا، تریاوم پانی خرچ کرنا، اس قدر کہ پانی استعمال کرنا کہ اس سے سنتیں ادا نہ ہو سکیں، منہ پر پانی  
 ملا، وضو کی کسی سنت کو ترک کر دینا، عورت کے غسل یا وضو کے نیچے ہوئے پانی سے وضو  
 کرنا، منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونک مارنا، گلے کا مسج کرنا، اپنے لئے کوئی ٹونا وغیرہ خاص  
 کر لینا، تین سے پانی سے تین بار مسج کرنا جس کی طرح سے احتیاج کا پانی خشک کیا ہو اس  
 سے وضو نہ کرنا، وضو پوچھنا، وضو کے گرم پانی سے وضو کرنا، ہونٹ یا آنکھیں زور  
 سے بند کرنا، ناپاک جگہ وضو کا پانی کرنا، ایک ہاتھ سے منہ دھونا

## وضو کو توڑنے والی چیزیں

پانی، خشک، دودی، مٹی، مٹی، کھڑا، پتھر، جو مر دیا عورت کے آگے یا پیچھے کے  
 مقام سے نکلیں، مرد یا عورت کے پیچھے کے مقام سے ہوا کا ٹکنا، خون یا سوپ یا پیٹے پانی  
 کا بدن کے کسی بھی حصہ سے ٹکنا اور بہنا، کھانے یا پانی یا صفر کی منہ بھرتے آنا، اس طرح  
 سو جانا کہ دو لوگ اپنی جگہ چھوٹی طرح نہ جھے ہوں جیت یا سوٹ یا کھوٹ پر لیٹ کر سو جانا،  
 بیہوشی، جنون، غشی اور اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھرائیں اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا  
 ہے یا بالغ شخص کا رکوع و سجود والی نماز میں اتنی آواز سے ہنستا کہ اس پاس والے سن لیں  
 و اتوں سے اس قدر خون ٹکنا کہ اس سے تھوک کا رنگ سرخ ہو گیا، دھنسنی ہوئی آنکھ  
 سے پانی بہنا کیونکہ وہ پانی آئسو ناپاک ہیں۔ اس طرح کان، ناف، پستان وغیرہ میں دانا  
 یا سوراخ کوئی مرض ہو ان کی وجہ سے جو پانی بہے اس سے بھی وضو جانا نہ ہوتا ہے۔



## مسائل

• عورت کے اُگے کے مقام سے جو خالص رطوبت بغیر خون والی نکلتی ہے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اگر یہ رطوبت کپڑے میں لگ جائے

تو کپڑا پاک ہے۔

• ہاتھ میں دانا تھا اور پھوٹ کر آنکھ کے اندر پہنچ گیا باہر نہیں نکلایا کان کے اندر داخل نہ ہوا اور اس کا پانی سو ریش سے باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو باقی ہے۔

• بھم کی تھ سے وضو نہیں ٹوٹتا جتنی بھی ہو

• مباشرتِ فاشیہ یعنی مرد اپنے آلہ کو تنہا کی حالت میں عورت کی شرنگاہ یا کسی مرد کی شرنگاہ سے ملائے یا عورت عورت باہم ملائیں بشرطیکہ کوئی چیز حائل (درمیان) میں نہ ہو اس سے

وضو ٹوٹ جاتا ہے محض بے اصل ہے اس وضو کے آداب سے بے کثاف سے دانوں کے نیچے تک سب ستر چھاپے بلکہ استنجائے بعد فوراً ہی چھپا لیتا چاہئے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہتا منع ہے اور دہیزوں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔

• شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر وہ بھر منہ ہے نجس ہے ورنہ سے زیادہ جگہ میں جس چمکو لگ جائے ناپاک کر دے گا لیکن اگر دودھ معدے سے نہیں آیا بلکہ سیدہ تک پہنچ کر پٹ آیا تو پاک ہے۔

• جو با وضو تھا اب اس کو شک ہو کہ وضو سے یا ٹوٹ گیا کہ جو پانی استعمال کیا ہو وہ ہو اس کو مستعمل پانی کے برتن میں غیر مستعمل پاکہ مستعمل پانی کم اور غیر مستعمل زیادہ ہو جائے یا مستعمل پانی کے برتن میں غیر مستعمل پانی آنا ڈال دیا جائے کہ وہ برتن بھر کر بننے لگے تو سب پانی وضو کے لائق ہو جائے گا (در مختار سے رد المحتار)

• انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا سونا نقص وضو نہیں اس لئے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل بیدار رہتا ہے۔ (وہا شریعت)

بخاری شریف میں ہے :-

أَنَّ نَبِيَّكَ رَأَى نَأْمَ مَيْتُونٍ دَخَلَ وَلَا فَكَّرَ فِيهِمْ۔  
یعنی انبیائے کرام کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل ان کے نہیں سوتے۔

## غسل کا بیان

غسل فرض ہونے کی آیت "وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا" یعنی اگر تم جنب ہو تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو اور فرماتا ہے "حَتّٰی يَطْمِئِنَّ" یعنی یہاں تک کہ وہ جیسں والی غریبیں اچھی طرح پاک ہو جائیں اور فرماتا ہے ۔

” اسے ایمان والو! تشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ حالت جنابت میں جب تک غسل نہ کرو مگر سفر کی حالت میں کرواں پانی نہ ملے تو بچائے غسل تیمم ہے “

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ۔

” در حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نہانے کے لئے میں نے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا حضور نے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا پھر پانی ڈال کر ہاتھوں کو دھویا پھر داینے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا پھر مستنجا فرمایا پھر ہاتھ زمیں پر مار کر ملا اور دھویا پھر کمر کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالا اور تمام بدن پر بہایا پھر اس جگہ سے الگ ہو کر اپنے مبارک دھوئے اس کے بعد میں نے بدن پوچھنے کے لئے ایک کپڑا دیا تو حضور نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھارتے ہوئے تشریف لے گئے ۔

غسل کے اندر تین فرض ہیں ۔

### فرائض غسل

۱۔ کلی کرنا، منہ کے ہر پرہے، گوشت ہونٹ سے حلق کی چٹک پر چکر پانی بہہ جائے، اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر گھل دینے کو کافی کہتے ہیں ایسا نہیں اس طرح نہانے سے نماز جائز نہیں کیونکہ غسل ہی نہیں ہوا غسل میں فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہہ میں داڑھوں کی پٹہ اور گھڑکیوں میں زبان کی ہر کوٹ

میں حلق کے کنارے تک پانی بہہ جاتے

۲۔ ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نچھنوں کا دھونا جہاں تک نرم جگہ ہے پانی کو سونگھ کر اوپر پڑھائے بال برابر جگہ بھی دھونے نہ چھوٹے ناک کے اندر بیٹھ سونگھ گئی ہے تو اس کا چھڑنا فرض ہے نیز ناک کے بالوں کا دھونا فرض ہے۔  
• عورتوں کے بلاق کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں بھی پانی پہنچانا ضروری ہے اور اگر تنگ ہے تو اس کو حرکت دینا یعنی ہلانا کہ پانی گزر جائے ضروری ہے ورنہ نہیں۔

۳۔ تمام ظاہر بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تھوڑے تک جسم کے ہر پرزے پر روٹھے پانی بہہ جائے اکثر عوام بلکہ بعض پڑھے لکھے لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر پانی پھیر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا حالانکہ بعض اخصائے بدن ایسے ہیں کہ جب تک ان کی خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے نہیں دھوئیں گے اور غسل نہ سوں گے۔

## غسل کے اندر جن کی احتیاط مردوں کے لئے لازمی ہے

- ۱۔ گندھے ہوئے بالوں کو کھول کر جڑ سے نوک تک دھونا۔
- ۲۔ مونچھوں کے نیچے کی کھال کو دھونا مگر مونچھیں گھنی ہوں۔
- ۳۔ دائرہ صحر کا ہر بل جڑ سے نوک تک دھونا۔
- ۴۔ اینٹیشن کے ملنے کی سطح کہ وہ بغیر عقیدہ کئے نہ دھوئیں گی۔
- ۵۔ اینٹیشن کی نیچلی سطح جو تنگ۔
- ۶۔ اینٹیشن کے نیچے کی جگہ بڑ تنگ۔
- ۷۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اکثر علماء کے نزدیک اس پر فرض ہے کہ کھال پڑھ سکتی ہو تو خشقہ کھول کر دھوئے۔
- ۸۔ اس قول پر اس کھال کے اندر پانی پہنچانا فرض ہو گا بے پڑھائے اس میں پانی ڈالنے کو چڑھنے کے بعد بند نہ ہو جائے گی



گندھے جوڑے چوٹی میں ہر مال کی بڑ  
**غسل میں عورتوں کے مقام احتیاط** | تڑکری چوٹی کھون ضروری نہیں مگر

جب ایسی سخت گندھی ہو کہ بغیر اس کو کھولے ہوئے بالوں کی جڑیں تڑنہ ہونگی تو کھون لازم ہے، مصلی ہوئی پستان (چھاتی) اور پیٹ کے جوڑ کی تحریر فرج خارج دعوت کی شرمگاہ کا ظاہری حصہ کے چاروں بولوں کی جھیلیں بڑھک، گوشت پارہ بالا کا ہر بت کہ کھولے سے کھل سکے گا، گوشت پارہ کا نیویں (پچھے) کی سطح زیریں (پجل) اس پارہ کے نیچے کی خالی جگہ غرض فرج خارج کے ہر گوشے اور ہر پٹے کا خیال ضروری ہے ان سب جگہوں میں پانی بہنا چاہیئے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

**غسل کی سنتیں** | ۱۔ غسل کی نیت کرنا ۲۔ دونوں ہاتھ گٹھوں تک عین مرتبہ دھونا ۳۔ استنجا کی جگہ کو دھونا (خواہ نجاست ہو یا نہ

ہو) ۴۔ بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اس کو دور کرنا ۵۔ نماز کا سا وضو کرنا مگر پاؤں نہ دھوئے ان اگر چوکی، تختے یا پتھر پر غسل کیسے تو پاؤں بھی دھوئے ۶۔ بدن پرنیل کی طرح پانی پڑے خصوصاً جاڑے کے موسم میں ۷۔ پھر تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر پانی بہائے ۸۔ پھر بائیں مونڈھے پر پھر سر پر ۹۔ اور تمام بدن پر پھر نہانے کی جگہ سے الگ ہو جائے مگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تختے تو اب دھوئے ۱۰۔ نہانے میں قبلہ رخ نہ ہو ۱۱۔ تمام بدن پر پانی پھیرے ۱۲۔ اور ۱۳۔ ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اگر ٹیکس نہ ہو تو ناف سے گھٹنے تک کے اعضا کا ستر یعنی چھپانا ضروری ہے اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تنگ کر لے اگر یہ صورت بہت بعید ہے ۱۴۔ غسل کے وقت کسی قسم کا کلام نہ کرے نہ کوئی دعا پڑھے، نہانے کے بعد رو مل وغیرہ سے بدن کو نیچے ڈالے تو کوئی حرج نہیں۔

**ضروری مسائل** | عورتوں کو بیٹھ کر نہانا ضروری ہے بعد نہانے کے فوراً کپڑے پہن لیں ایہ دونوں چیزیں بھی عورتوں کے لئے سنت ہیں

وضو کے سنن و استنجاات غسل کے لئے بھی سنن و استنجاات ہیں مگر ستر کھلا ہو قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا چاہئے اور تہ بند باز سے ہو تو کوئی حرج نہیں۔



• اگر جیسے پانی مشکو دیا یا نہر میں نہایا تو حضورؐ کی دیر اس میں دکنے سے تین بار دھوئے  
ترتیب اور وضو پر سب سنتیں ادا ہو گئیں، بادشہ میں کھڑا ہو گیا تو یہ جیسے پانی میں کھڑے ہونے  
کے حکم میں ہے، سب کے لئے وضو یا غسل میں پانی کی ایک مقدار معین نہیں جس طرح گواہ میں  
مشہور ہے محض باطل ہے ایک آدمی کہا توڑا ہے دوسرا دلاتا ایک کے تمام انحصار پر باطل  
دوسرے کا سر مٹا سوا تو سب کے لئے پانی کی ایک مقدار کس طرح مقرر کی جاسکتی ہے۔  
• عورت کو حمام میں جانا مکروہ ہے اور مرد با سکتا ہے مگر شرکاء کی تاخیر فرمائی ہے لہذا  
کے سامنے سر نکھول کر نہنا حرام ہے۔

• بغیر ضرورت صبح تر کے حمام کو نہ جائے کہ ایک پوشیدہ امر لوگوں پر ظاہر کرے۔  
حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر  
دو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل چیتا۔

### احادیث

فرماتے تو اس طرح شروع کرتے کہ پہلے اپنے ہاتھ دھوئے پھر نماز کا کاسا دھوئے  
پھر گھٹیاں پال میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے پھر سر پر تین پ  
ڈالتے پھر تمام بدن پر پانی بہاتے۔ "بخاری شریف"  
یہی ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام غسل  
کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔

حضرت یعنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
دو ایک شخص کو میدان میں نہاتے ہوئے ملاحظہ فرمایا پھر منبر پر تشریف لے  
جا کر حمد الہی کے بعد فرمایا، اللہ تعالیٰ جیسا فرمائے والا اور پردہ پوش ہے  
جیسا اور پردہ کرنے کو پسند فرماتا ہے جب تم میں کوئی نہائے تو اسے پردہ کرنا  
لازم ہے۔

حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی:-  
"ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سختی بیان  
کرنے سے جیسا نہیں فرماتا تو کیا جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر غسل ہے؟

حنود نے فرمایا اے نبی! جب کہ پانی مٹی، دیکھو، یہ مٹی کرام مسدود عنی اللہ تعالیٰ عنہا  
نے منہ دھو کر لیا اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا عورت کو استحلام ہوتا ہے، فرمایا  
ہاں! (ابوداؤد و شریف)

**احکامات المؤمنین کی خصوصیت**  
احکامات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خصوصیت  
اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے سے پہلے بھی استحلام سے محفوظ رکھا تھا اس لئے کہ استحلام  
میں شیطان کی مداخلت ہے اور ازواج مطہرات شیطانی مداخلتوں سے پاک ہیں اس وجہ  
سے ان کو حضرت ام سلیم کے اس سوال پر تخت ہوا۔  
حضرت مولائے کائنات علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-

وہ جس مکان میں تصویر یا کتا یا جنب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔  
یعنی کاپنی جگہ سے شہوت کے  
ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا۔

- ۲- استحلام یعنی سونے میں مٹی کا نکل جانا۔
- ۳- شرمگاہ میں شفتہ تک چلا جانا خواہ شہوت سے ہو یا بلا شہوت، انزال ہو یا نہ ہو  
(دونوں پر غسل فرض ہو جاتا ہے)
- ۴- حیض یعنی ماہواری کے دنوں سے فراغت پانا۔
- ۵- نفاس یعنی بچہ کی پیدائش پر جو خون آتے اس سے فارغ ہونا۔

**مسائل**  
اگر مٹی کی ٹکڑی کر مشاب کے وقت یا ویسی ہی کچھ قطرے بغیر  
شہوت کے نکل آئیں تو غسل واجب نہیں البتہ وضو جانا بیگنا  
جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن شریف چھونا  
اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا بلند ہی کیوں نہ ہو (ہدایہ لکیری) اسے چھوئے دیکھ کر  
باز باقی چھنا، یا کسی آیت کا لکھنا یا انگوٹھی چھونا یا ہننا جس پر حروف مقطعات ہوں

یہ سب حرام ہے۔  
اگر قرآن شریف جزا میں ہو یا رونا وغیرہ کسی الگ کپڑے میں لپیٹا ہو تو اس پر سے  
ہاتھ لگانے میں عوج نہیں۔ (ہدایہ و ہندیہ)

اگر قرآن شریف کی آیت قرآن کی نیت سے پڑھی تو عروج نہیں جیسے نبرکہ بسم اللہ  
الرحمن الرحیم پڑھی یا شکوے کے لئے الحمد للہ رب العالمین یا مصیبت و پریشانی میں انا  
لله وانا الیہ راجعون پڑھی یا شاکہ کی نیت سے سورہ فاتحہ یا آیت الکرسی یا ایسی ہی  
کوئی آیت پڑھی تو کچھ عروج نہیں جبکہ قرآن پڑھنے کی نیت نہ ہو۔ (ہندیہ وغیرہ)  
ان سب کو فقہ وحدیث وتفسیر کی کتابوں کا پھونکا کر رہا ہے۔

جمہ و عیدین عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت نہانا سنت ہے۔  
وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ، حاضری حرم وحاضری مہکار، عظم، طواف، دخول  
منی، جہروں پر کنگریاں مارنے کے لئے تکیوں، دن، شب، برات، شب قدر، عرفہ  
کی رات مجلس میلاد شریف اور دیگر مجالس شریف کی حاضری کے لئے، مردہ نہانے  
کے بعد، مجنون (پاک) کو جنون جانے کے بعد، غشی سے آفاقہ کے بعد، نشہ جلتے  
رہنے لگانا، سے توبہ کرنے، نیکو کار چھٹنے، سفر سے آنے والے کے لئے، تھمتہ  
کا خون بند ہونے کے بعد، نماز کسوف و خسوف و استسقاء اور خوف و تاریکی صوف  
آندھی اور بدن پر خجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ ہے ان سب کے لئے  
غسل کرنا مستحب ہے۔

سج کرنے والے پر دسویں ذوالحجہ کو پانچ غسل ہیں، وقوف مزدلفہ، دخول منی،  
جمہ پر کنگریاں مارنا، دخول مکہ، طواف، جب کہ یہ ہمیں پھیل جائیں بھی دسویں ذوالحجہ  
ہی کو کمرے اور جمعہ کا دن ہے تو غسل جمعہ بھی، یونہی اگر عرفہ یا عید جمعہ کے دن  
پڑے تو یہاں والوں پر دو غسل ہوں گے۔

جس پر چند غسل ہوں سب کی نیت سے ایک غسل کر لیا سب ادا ہو گئے، سب  
کا ثواب ملے گا۔

# غسل کرنے کا طریقہ

غسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گھٹوں تک تین مرتبہ دھوئے، پھر استنجے کی جگہ دھوئے خواہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو، بدن پر جہاں کہیں نجاست لگی ہو اس کو دھوئے پھر اندر کے ایسا دھو کر سب گہریاؤں نہ دھوئے، ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھوئے، پھر بدن پر شیل کی طرح پانی چھڑے، پھر تین مرتبہ دھوئے، پھر پانی نہائے پھر بائیں ٹونٹھے پر تین بار، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر نہانے کی جگہ سے الگ ہو جائے اگر دھو کر سنے میں پاؤں نہیں دھوئے تو اب دھوئے اور نہانے میں قید رہ نہ ہو اور تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور ملے اور ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو تیمم کرے اور نہائے کسی قسم کا کلام نہ کرے نہ کوئی دعا پڑھے۔

## تیمم کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-  
 وَإِذَا كُنْتُمْ عَلَىٰ أَرْوَاحٍ أَوْ أُمُوتُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْرَأُوا آيَاتِ الْكِتَابِ فَاذْكُرُونَهَا فَإِنَّمَا أَفْكُلُوا مِنْهُم مَّا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جُزْءٌ مِنْهُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ وَأَنْتُمْ فِيهَا كَالْعِجَافِ  
 وَأَن تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَعْلَمُوا مَا تَتْلُوا صَدَقُوا وَمَنْ حَفِظَهَا فَلَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ  
 وَأَن تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَعْلَمُوا مَا تَتْلُوا صَدَقُوا وَمَنْ حَفِظَهَا فَلَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ  
 وَأَن تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَعْلَمُوا مَا تَتْلُوا صَدَقُوا وَمَنْ حَفِظَهَا فَلَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ  
 اے مسلمانو! اگر تم بیمار ہو یا سفر میں  
 تیمم میں کوئی پیمانہ سے لیا یا عورتوں سے  
 جماع کیا اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کر کے  
 اپنے منہ اور اعضاءوں کا مسح کرو (سورہ مائدہ)  
 اے شعبان! انہم سے میں غزوہ بنی المصطلق سے واپسی پر بیدار یا ذات البیث میں تیمم  
 کا حکم نازل ہوا اس حکم کے نازل ہونے کا سبب یہ تھیں کہ یہ بیان کیا کہ :-  
 اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہیکل ٹوٹ کر گر گئی تھی،  
 اس کو نہ غسل کرنے کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع کیا بلکہ اسلام



مقام بیدار یا قنات الجیش پر اقامت فرمائی، ام المومنین فرماتی ہیں کہ اس جگہ پانی نہ تھا، لوگوں نے حضرت ابو بکر صدیق سے کہا، وہ حضرت صدیق کے پاس نظر نہ لائے اور ان سے عتاب تمیز نہ ملا، میں فرمایا کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک دیا حالانکہ زمین پانی ہے نہ خشک کے ساتھ پانی ہے۔

حضرت ام المومنین فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آرام فرمنے کے باعث میں نے جیش نہ کی اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمے تھے، جب صبح اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیت تمیز نازل ہوئی، لوگوں نے تعجب کیا اس پر امید بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آل ابو بکر ایہ تمساری پہلی برکت نہیں یعنی یہی برکتیں تم سے ہوتی ہی رہتی ہیں، ام المومنین بیان کرتی ہیں کہ جب میری سواری کا اونٹ اٹھا گیا تو وہ گشتہ ہیکل اس کے نیچے ٹپا۔  
سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھ پر محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدولت تمیم کا حکم نازل فرمایا کہ حضور کی امت کے لئے گھس قدر تخفیف فرمادی جو گلی امتوں کو حاصل نہ تھی اس واسطے تمیم بھی اس امت کی خصوصیات میں سے ہے۔

انیت یعنی طہارت حاصل کرنے کا دل سے ارادہ کرنا  
پس اگر کسی نے مٹی پر ہاتھ مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا تو  
**تمیم کے فرائض**  
تمیم کی نیت نہ کی تو تمیم نہ ہوگا۔

- ۱۔ سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا اس طرح کہ کوئی حصہ نہ چھوٹے، اگر بال برابر بھی کوئی جگہ باقی رہ گئی تو تمیم نہ ہوگا۔
- ۲۔ دونوں ہاتھوں کا مٹیوں سمیت مسح کرنا اس میں بھی ذرا برابر کوئی جگہ باقی نہ رہے ورنہ تمیم نہ ہوگا۔

**انتباہ** | انگوٹھے، چھلے انگلیوں میں پئے ہوں تو نہیں ہٹا کر ان کے نیچے ہاتھ

پھر فرض ہے، پھر توں کو اس میں زیادہ احتیاط چاہئے ہاتھوں میں لگن، پوٹیل وغیرہ جتنے زیورات ہوں سب کو ہٹا کر ہاتھ پھیریں۔

**تیمم کرنے کا طریقہ** | بسم اللہ کہہ کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر اسے انگلیاں کھلی رکھیں، پھر ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی بڑکودوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی بڑپر بار کر دونوں کو جھاڑے، پہلے منہ کا مسح کرے اور دایرہ میں خلال پھر دوبارہ زمین پر دونوں ہاتھ مارے اور ان کو پہلے کی طرح جھاڑ کر دایں ہاتھ کا مسح اس طرح کرے کہ بائیں ہاتھ کے سروں سے کہنی تک لے جائے پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے کے سپٹ کو مس کرنا ہوا گئے تک لاسے اور بائیں ہاتھ کی پشت کو مسح کرے اور اسی طرح داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے پھر انگلیوں میں خلال کرے۔

تیمم اسی چیز سے صحیح ہو سکتا ہے جو زمین کی جنس سے ہو۔

### مسائل

• جس جگہ سے ایک شخص نے تیمم کیا ہے دوسرے بھی کر سکتا ہے یہ ہو مشورہ ہے کہ مسجد کی زمین یا دیوار سے تیمم ناجائز یا مکروہ ہے غلط ہے۔

• سلام کا جواب دینے، درود شریف وغیرہ وظائف پڑھنے، سوئے، بیچ و خنکے مسجد میں جلنے اور زانیہ قرآن مجید پڑھنے کے لئے تیمم جائز ہے، اگرچہ پانی پر قدرت رکھتا ہو مگر اس تیمم سے نماز جائز نہیں۔

• قیدی کو قید خانے والے وضو کرنے دیں تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر اس نماز کا اعادہ کرے (یعنی دوبارہ ادا کرے)۔

• جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جائز رہتا ہے۔  
• پانی کے استعمال پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

• اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر

پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے

**کن کن صورتوں میں تیمم جائز نہیں**

بغیر تلاش کے تیمم جائز نہیں، بغیر تلاش کے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز کا لوٹنا ضروری لازم ہے۔

نماز پڑھتے ہیں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ مانگنے سے دیکھ لے گا تو نماز توڑ کر پانی مانگے۔

• اتنی سردی ہو کہ منہ سے مر جائے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور نہالے

کے بعد سردی کے نقصان سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تیمم جائز ہے۔

• دشمن کا خوف ہو کہ اگر دیکھ لے گا تو مار ڈالے گا یا ہل چھینے لگے گا یا اس غریب نادار کا

قرض خواہ ہے کہ اسے قید کر دے گا یا اس طرف سانپ ہے کاٹ کھائے گا یا شیر ہے چھا

کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے بے عزتی کرے گا تو تیمم جائز ہے۔

• جنگل میں ڈول رسی نہیں جس سے پانی بھرے تو تیمم جائز ہے۔

• پیاس کا خوف ہو یعنی پانی تو ہے لیکن اگر اس پانی کو وضو غسل میں خرچ کر دے گا تو یہ

خود یا دوسرا مسلمان یا اس کا یا دوسرے مسلمان کا جانور (خواہ جانور ایسا کتا ہی کیوں نہ ہو کہ جس کا

پانا ضروری ہے) پیسا رہ جائے گا اور پیاس خواہ ابھی موجود ہو یا آگے چل کر ہوگی کہ راستہ

ایسا ہے کہ دو ذک پانی کا پتہ نہیں تو تیمم جائز ہے۔

• بدن یا کپڑے پر اتنی نجاست ہے کہ جتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز جائز نہیں

اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وضو کرے چاہے نجاست دور کرے تو پانی سے نجاست دھو

اور پھر دھونے کے بعد تیمم کرے، پاک کرنے سے پہلے تیمم نہ ہوگا اگر پہلے کر لیا ہے تو پھر کچھ

پانی بک رہا ہے اور اس کے پاس حاجت ضروری سے زیادہ دھام نہیں تو بھی تیمم

جائز ہے۔

• یہ گمان کہ وضو غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی تو تیمم جائز ہے۔

• آدمی میت کا ولی ہو اور ڈر ہو کہ وضو کرنے میں نماز بجا نہ دے گی تو تیمم جائز ہے۔

• مسجد میں سو گیا اور نہانے کی ضرورت ہو گئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں تھا وہیں فوراً تیمم

کر کے نکل آئے دیگر کرنا حرام ہے۔

• نماز کا وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہے

کہ تیمم کرے نماز پڑھے اور پھر وضو یا غسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔



• عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی اور پانی کے استھصال پر قادر نہیں تو پھر تم کو کسے۔  
 • اتنا پانی ملا جس سے وضو ہو سکتا ہے اور نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وضو کر لینا چاہئے اور غسل کے لئے تیمم کرے۔

اگر کسی خاص عضو میں پانی نقصان کرنا ہے اور باقی عضو میں نہیں تو جس میں نقصان کرنا ہے اس پر مسح کرے اور باقی کو دھو سکے۔

• اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرنا ہے تو گھٹے سے نہانے اور پورے سر کا مسح کرے۔  
 • زخم کے کنارے کناسے جہاں تک پانی نقصان نہ کرے پٹی وغیرہ بھول کر دھونا ضرور ہے ہاں اگر پٹی کھولنے میں نقصان ہونو پٹی پر مسح کرے۔

**غسل کا بیان** | پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات سفر میں تھے اور دونوں کو غسل کی ضرورت ہوئی اور کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ وضو کی طرح غسل کے لئے بھی تیمم ہوتا ہے چنانچہ پانی ملنے پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بائیں خیالی تیمم نہ کیا کہ وہ غسل کی جگہ پر کافی نہ ہوگا اور حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خیال کیا کہ غسل میں سب بدن پر پانی بہایا جاتا ہے تو غسل کے تیمم میں بھی پورے بدن پر مٹی لگنی چاہئے، وہ زمین پر غوب بیٹھے اور اس طرح تیمم کر کے نماز ادا کی، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ نے یہ ہدایت فرمائی کہ وضو کے لئے غسل کے لئے بھی تیمم کافی تھا۔

**کس چیز سے تیمم جائز ہے** | تیمم اس چیز سے جائز ہے جو جنس زمین سے ہو جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے، نہ پکھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمم جائز ہے اس لئے مٹی، گروہ، ریت، بالو، چونا، سرسہ، ہر تالی، گندھک، مردہ منگ، گیرو، پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جو اس سے تیمم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو جس مٹی سے تیمم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ کہ شخص خشک ہونے سے



انترنجاست جانارہا ہو۔

• جس چیز پر نجاست گری اور سوکھ گئی اس سے نیم نہ ہوگا اگرچہ نجاست کا انزباقی نہ ہو البتہ اس پر نماز پڑھ سکے ہیں۔

• یہ وہیم کہ کبھی بھس ہوئی ہوگی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔

• راکھ پر نیم جان نہیں

• جھگی مٹی سے نیم جائز ہے جب کہ مٹی غالب ہو۔

• اگر کسی لکڑی یا کپڑے وغیرہ پر پانی گرو ہے کہ لکڑہ مارنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے تو اس پر نیم جائز ہے۔

• گچ کی دیوار پر نیم جائز ہے دہار شریعت وغیرہ

• بادش صندریا، دریا، ندی، تالاب، چشما، کنویں، بیڑے، حوض، بڑے

وضو اور غسل کس پانی سے جائز ہے

• تالاب بہتا ہوا پانی، ادا اور برف ان سب پانیوں سے وضو اور غسل اور خمر کی طہارت جائز ہے۔

• دست باغچہ لہا، ادیش باغچہ پڑا پانی جس حوض یا تالاب میں ہو وہ تودہ درودہ یا بڑا حوض کہلاتا ہے۔

مسائل

• بڑے حوض میں ایسی نجاست گری ہو کہ کھائی ہو دے جیسے شراب، پیشاب وغیرہ تو اس میں ہر طرح سے وضو کر سکتے ہیں اگر نجاست دیکھنے میں آئی ہو جیسے پاخانہ یا مہرہا

جانور تو جس طرف نجاست ہے اس طرف وضو نہ کرنا بہتر ہے۔

• چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے اور اس میں نجاست کا پڑنا معلوم نہیں تو اس سے وضو جائز ہے۔

• کسی درخت یا پھل کے ٹکڑے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں جیسے کیلے پائربوز

کاپانی اور گئے کا رس

• جس، بی میں مقصور سی کوئی چیز مل گئی ہو جیسے گلاب، کیوڑہ، درخت، مٹی، بالو تو اس سے وضو و غسل جائز ہے

پانی میں اتنا دودھ چڑ گیا کہ دودھ کا ایسا رنگ ہو گیا تو اس سے وضو غسل جائز نہیں  
(قانون شریعت)

## کنوئیں کا بیان

• کنوئیں میں کسی آدمی یا جانور کا پیشاب یا مہنٹا ہوا خون یا تارھی یا سینڈھی یا کسی قسم کی شراب  
کا قطرہ یا ناپاک مکڑی یا بچس کڑا یا دھوکئی ناپاک پیر گری تو اس کا کل پانی نکالا جائے اور اگر  
• جن پو پالوں کا گوشت ہمیں کھایا جاتا ہے یا جانور کے پخانہ یا پیشاب گرنے سے کنواں ناپاک  
ہو جائے گا، یونہی مرغی اور بطی کی سیٹ سے ناپاک ہو جائے گا اور ان سب چیزوں میں  
سب پانی نکالا جائے گا۔

• کنوئیں میں آدمی یا بکری یا کوئی اور خون رکھنے والا جانور ان کے برابر پانی سے شرا  
گر کر کے اسے تو کنوئیں کا کل پانی نکالا جائے گا۔ اس طرح مرغ، مرغی، بلی، پو یا چھپکلی یا اور کوئی  
خون والا جانور اس میں گر کر پھول جائے یا پھٹ جائے تو کل پانی نکالا جائے گا۔  
• سو کنوئیں میں گر جائے زندہ ہی مکلی آیا کل پانی نکالا جائے اس کے علاوہ کوئی اور  
جانور جس کا بو ٹھنا ناپاک ہے جیسے شیر، بھڑیا، گڈیر، کتا کنوئیں میں گرے اور اس کے بدن پر کسی  
نہجاست کا لگا ہوا یقینی طور پر معلوم نہیں اور اس کا منہ پانی میں نہیں پڑا تو پانی پاک ہے اس  
کا استعمال جائز ہے مگر احتیاطاً اس ڈول نکالنا بہتر ہے۔

• کوئی جانور جس کا تنہو ناپاک ہے جیسے کتا، شیر، چیتا، گڈیر، بھڑیا، اگر کنوئیں میں گرا  
اور اس کا منہ پانی میں لگا تو کنوئیں ناپاک ہوگی، کل پانی نکالا جائے، یونہی گدھا یا بچہ کنوئیں میں  
گرا اور زندہ مکلی آیا تو اس کا منہ گر پانی میں پڑا تو کنوئیں ناپاک ہو گیا کل پانی نکالا جائے گا اور  
اگر منہ نہ پڑا تو اس ڈول نکالیں۔ (قاضی خاں وغیرہ بحوالہ قانون شریعت)

• جن جانوروں کا بو ٹھنا ناپاک ہے جیسے بھڑیا، بکری، گائے بچیس، ہرن نہیں گائے  
ان میں سے کوئی جانور کنوئیں میں گرے اور زندہ مکلی آئے تو کنوئیں پاک رہے گا لیکن میں ٹل

نکالیں۔

• جن جانوروں کا جو ٹھکانہ وہ ہے جیسے تلی یا چوہ یا سانپ یا چھپکلی ان میں سے کوئی کنویں میں گرے اور زندہ نکل آئے تو میں ڈول نکالے جائیں گے۔

• کنویں میں وہ جانور گر جس کا جو ٹھکانہ ہے جیسے بکری وغیرہ یا جو ٹھکانہ وہ ہے جیسے مرغی چوہا وغیرہ اور پانی کچھ نہ نکلا اور وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا۔ اور اگر اوقات قضی خاص وغیرہ بحوالہ قانون شریعت،

• ہوتا یا گینہ کنویں میں گرے اور اس کا ناپک ہونا یقینی ہے تو کل پانی نکال جائے گا ورنہ میں ڈول بھنٹ جس ہونے کا خیال منہ نہیں (بہار شریعت)

• اڑنے والے حلال جانور جیسے کبوتر یا چڑیا کی بیٹ یا شکاری پرندہ جیسے چیل یا شکر یا باز کی بیٹ کنویں میں گر جائے تو کنویں ناپاک نہ ہوگا لیکن چوہے اور چنگا ڈر کے پیشاب سے بھی نجس نہ ہوگا۔ (خانہ وغیرہ)

• پیشاب کی بہت باریک باریک بند کباب مثل سوئی کی نوک کے اور نجس عطار پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔

• پانی کا جانور جیسے مچھلی، مینڈک وغیرہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کنویں میں گر جائے یا مرنے ہو اگر مرنے تو پانی ناپاک نہ ہوگا چاہے پھول پھٹ جائے لیکن اگر پھٹ کر اس کے ریزے پانی میں مل جائیں تو اس پانی کا پینا حرام ہے۔

• جس کی پیدائش پانی کی نہ ہو مگر پانی میں رہتا ہو جیسے بیلے اس کے مرنے سے پانی نجس ہو جائے گا۔

• چوہا، چھپو، ندر، چڑیا، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی جانور (خون والا) کنویں میں گر کر مر جائے اور ابھی پھولا یا پھٹا نہ ہو تو میں ڈول سے میں تک نکال جائے گا اور اگر پھول یا پھٹ چکے تو کل پانی نکال جائے گا۔

• کبوتر یا تلی یا مرغی کنویں میں گر کر مر جائے اور پھولے پھٹے نہیں تو پالیس ڈول سے سا ڈول تک پانی نکال جائے ان کے بعد پھولے پھٹنے کل پانی نکال جائے۔

• دو چوہے گر کر مر جائیں اور ابھی پھوسے پھٹے نہ ہوں تو میں سے نہیں ڈول تک نکالا جائے اور نہیں یا چار یا پانچ ہوں تو پائیں ڈول سے ساتھ تک اور چھ ہوں تو کل پانی نکالا جائے گا۔

• دو بتیاں کنویں میں گر کر مر جائیں تو سب پانی نکالا جائے گا۔

• بے وضو اور جس آدمی پر غسل فرض ہے اگر بلا ضرورت کنویں میں اترے اور ان کے بدن پر نجاست نہ لگی ہو تو میں ڈول نکالا جائے اور اگر ڈول نکالنے کے لئے اترا تو کچھ نہیں۔  
• کنویں میں آدمی گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے بدن یا کپڑے پر کوئی نجاست نہ لگی تو کنواں پاک ہے، میں ڈول نکال دیں۔

• جن جانوروں میں بت ہوا خون نہیں ہوتا جیسے بکری، بکھی وغیرہ ان کے مرنے سے پانی نجس نہ ہوگا۔

• قاندہ: مکھی، سالن وغیرہ میں گر جائے تو اسے ڈبو کر پینک دے اور سلی کو کام میں لاسے دہاڑ شریعتاً  
• مینگنی، گوبر اور بید، گرجہ یا پاک میں گداز کا قلیل معاف ہے۔ پانی کن یا پاک کا مکمل نہ دیا جائے گا۔

• کل پانی نکالنے کا یہ مصلوب ہے کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ ب ڈول ڈالیں تو اٹھا ڈول بھی نہ بھرے اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں۔ دیوار دھوسے کی ضرورت کہ وہ پاک ہوگئی۔

• جس کنویں کا ڈول مقرر ہے ڈول کی گنتی اس ڈول سے کی جائے چاہے چھوٹا ہو یا بڑا اور اگر اس کنویں کا کوئی خاص ڈول مقرر نہیں تو اتنا بڑا ڈول ہو کہ جس میں ایک صاع (یعنی چار سیر چھ چھٹا تک ایک روپیہ بھر پانی آجائے)۔

• جس کنویں کا پانی ناپاک ہو گیا اس میں سے بچنے پانی کے نکالنے کا حکم ہے اتنا نکال لیا جائے کہ وہ سی و ڈول جس سے پانی نکالا ہے پاک ہو گیا، دھوسے کی کی ضرورت نہیں۔



جو کنواں ایسا ہے کہ اس کا پانی ٹوٹتا ہی نہیں اور اس کے کل پانی کے نکلنے کا حکم ہے تو ایسی حالت میں حکم یہ ہے کہ پیسے یہ معلوم کر لیں کہ اتنا پانی ہے جتنا وہ سب نکال دیا جائے، نکالتے وقت پانی زیادہ ہونا گیا اس کا کچھ اعتبار نہیں، مثلاً یہ معلوم کر لیا کہ پانی ہزار ڈال ہے تو اتنا ہی نکال دیں، اور یہ معلوم کرنا کہ اس کنویں میں اتنا پانی ہے، وہ جتنے ڈال نہیں اتنا ہی نکال دیں کنوئیں پاک ہو جائے گا۔

ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ پانی کی گہرائی کسی بکڑی یا ایسی سے ناپ لیں اور پھر چند آدمی دست تیزی سے سو ڈال نکال لیں جسے پہلی بار ناپنے سے معلوم ہوا کہ دس ڈال پانی ہے پھر سو ڈال نکالنے پر پانا تو نو ڈال ختم رہ گیا تو معلوم ہوا کہ دس سو یعنی ایک ہزار ڈال نکال دیں تو دس ڈال پانی نکل جائے گا اور کنواں پاک ہو جائے گا۔

کنوئیں سے مہر ہوا جانور نکلا تو اگر اس کے گرنے کا وقت معلوم ہے تو اس وقت سے پانی نہیں ہے اس کے بعد اگر کسی نے اس سے وضو یا غسل کیا تو نہ وضو ہوا نہ غسل، اس وضو اور غسل سے جتنی نمازیں پڑھیں انہیں پھر سے پڑھے یونہی اس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طرح سے بدن یا کپڑے پر لگا کر کپڑے اور بدن کا پاک کرنا ضروری ہے اور ان سے یونہی نمازیں پڑھیں ان کا پھر سے پڑھنا ضروری ہے اور اگر گرنے کا وقت معلوم نہیں تو جس وقت سے دیکھا گیا اس وقت نجس ٹھہرے گا اگرچہ پھولا پھٹا ہو اس سے پہلے پانی نجس نہیں اور پہلے جو وضو یا غسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ حرج نہیں آسانی کے لئے اس پر عمل ہے۔ (قانون شریعت)

## موزوں پر مسح

موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں داہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی تین انگلیاں بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر تین انگلی کی مقدار پٹن تک کھینچ لی جائے۔

## مسح کے فرائض

مسح میں دو فرض ہیں :-  
۱۔ ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی انگلیوں کے برابر ہو۔

۲۔ مسح موزہ کی پیٹھ پر ہو اگر مسح تین انگلیوں کے برابر نہ کیا یا پیٹھ پر نہ کیا تو مسح نہ ہو گا۔

## مسائل

۱۔ مونٹے ایسے ہوں کہ مجھے چھپ جائیں اگر دو ایک انگل کم ہوں جب بھی مسح درست ہے مگر طہی نہ کھلی ہو۔

۲۔ پاؤں سے موزہ چٹ ہو کہ اس کو پس کر آسانی کے ساتھ چل پھر سکیں۔

۳۔ مونٹے چڑھے کے ہوں یا صرف تھوچرے کا ہوا اور باقی کسی دیرینہ کپڑے کا جیسے کریم وغیرہ ہندوستان میں جو عام طور پر سوتلی یا دلی وغیرہ مونٹے پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں۔

۴۔ موزے دھوکہ کے پہنے گئے ہوں۔

۵۔ حالت جنابت میں پہنے ہوں نہ پہننے کے بعد جناب ہوا ہو۔

۶۔ مدت کے اندر ہوا اور اس کی مدت مقیم کے لئے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں۔

۷۔ کوئی موزوں پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر بھٹا نہ ہو یعنی چپنے میں تین انگلی بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اگر تین انگلی چھٹا ہوا اور بدن تین انگلی سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں مونٹے تین تین انگلی سے کم پٹے ہوں اور جو تین انگلی یا اس سے زیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے۔ بسلائی کھل جائے تب بھی یہی حکم ہے۔

جن چیزوں سے مسح ٹوٹ جاتا ہے جن چیزوں سے دھوٹتا ہے

ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے

مدت مسح پوری ہو جانے سے اور موزہ اتار دینے سے بھی، اگرچہ ایک ہی موزہ اتارا ہو۔

اعضائے وضو پر مسح کے مسائل

اعضائے وضو چھٹ گئے ہوں یا ان میں پھوڑا یا کوئی اور بیماری اور ان پر پانی بہا

نقصان کتنا ہو یا شدید تکلیف ہوتی ہو تو ان پر مسح ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر اس سے بھی

نقصان پہنچتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مس کرے اور اگر یہ بھی ضرور کرتا ہو تو معاف ہے اور اگر اس میں دوا بھری ہو تو اس کا ٹکڑا ضروری نہیں اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔  
 کسی پھوٹے یا زخم یا فصد کی جگہ ٹیپ بندھی ہے اور اس کو کھول کر پانی بہانے سے یا اس جگہ مس کرنے سے یا کھولنے سے نقصان پہنچتا ہے یا کھولنے والا یا بندھنے والا نہیں تو ان سب صورتوں میں اس ٹیپ پر مس کیا جائے اور اگر ٹیپ کھول کر پانی بہانے میں نقصان نہیں تو دھوا ضروری ہے اور اگر وہ عضو پر مس کر سکتے ہوں تو ٹیپ پر مس کرنا جائز نہیں اور زخم کے آس پاس اگر پانی بہانا نقصان نہیں کرتا تو دھوا ضروری ہے ورنہ اس پر بھی مس کر لیں اور اگر اس پر بھی مس نہ کر سکتے ہوں تو ٹیپ پر مس کر لیں اور پوری ٹیپ پر مس کرنا بہتر ہے اکثر خصر پر مس کرے اور صرف ایک غریبہ مس کرنا کافی ہے اور اگر ٹیپ پر مس نہ کر سکتے ہوں تو خالی چھوڑ دیں جب اتنا آرام ہو جائے کہ ٹیپ پر مس کرنا ضرور نہ کرے گا تو فوراً مس کر لیں پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ ٹیپ پر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو پانی بہائیں پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص عضو پر مس ہو سکتا ہے تو فوراً مس کرے پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عضو پر پانی بہا سکتا ہے تو پانی بہائے۔

ہڈی کے ٹوٹ جانے سے سختی اور سٹرا بانڈ بھی گئی ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔  
 سختی یا ہڈی کھل جائے اور ابھی صحت نہیں ہوئی یا بندھنے کی ضرورت ہے تو پھر دوبارہ مس نہ کیا جائے گا وہی پہلا مس کافی ہے اور اگر پھر بانڈھنے کی ضرورت نہ ہو تو مس جانا رہا اب اس جگہ کو دھو کیس تو دھو لیں ورنہ مس کر لیں۔

## نجاست کا بیان

نجاست کی دو قسمیں ۱۔ نجاست غلیظہ ۲۔ نجاست نفیضہ۔

نجاست غلیظہ جس کا حکم سخت ہے جیسے پاخانہ، پیشاب، یلید، گوشت، شراب، ہاشون، پیپ، مہ، بھرتہ، حیض، نفاس و استغناء کا خون



منی، ہندی، بھڑی، کھیتی آنکھ سے جو پانی نکلے، تاق یا پستان سے ہواد کے ساتھ پانی ہے،  
دودھ پختہ کیے یا بچی کا پشاپ، شیر خوار کا منہ بھر دلا ہوا دودھ، سور کا گوشت، بڑی، بیل  
بھکتی کے سونڈ کی رطوبت، شیر نکتے چیتے اور دوسرے درندے جو پالوں کا بھٹھا، پسینہ،  
عقاب، حرام جانوروں کا پتا چھپکلی یا گرگٹ کا خون، ہر جو پاسے کی جگہ کی، حرام جانوروں کا دودھ  
مردار کا گوشت اور چربی (وغیرہ وغیرہ)۔

نجاست غلیظہ کا حکم

بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو سوگئی ہی نہیں اور یہاں بوجھ کر پڑھ لی تو گناہ بھی ہوا اور اگر نجاست غلیظہ ورم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو اگرچہ نماز سو ہو گئی مگر مکروہ تحریمی ہوئی اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اگر نہ پڑھی تو گناہ نہ ہو گا اور اگر ورم سے نجاست کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے بغیر پاک کئے نماز ہو جائے گی لیکن خلاف سنت ہے اس کا دوبارہ پڑھنا بہتر ہے۔

درم کا وزن

نچا سست غلیظہ کے درم کے برابر یکم یا زیادہ ہونے کا یہ مطلب  
 ہے کہ وزن میں درم کے برابر یکم یا زیادہ ہو، درم کا وزن شرح  
 میں اس جگہ ساڑھے چار ماٹھے ہے۔

منجاست تظنیہ اگر تپنی ہو جیسے آدمی کا چشما شراب وغیرہ تو دوسرے مراد اس کا پھیلنا ہے مقرر یہاں کے چاندی کے ریشے کے برابر ہوتا ہے ۔

**نجاست خفیفہ** | اس نجاست کو کہتے ہیں جس کا حکم یہ ہے جیسے ان جانوروں کا پیشاب جس کا گوشت حلال ہے جیسے گائے بیل بھینس بکری، اونٹ وغیرہ، گوشتے کا پیشاب، جس پرندہ کا گوشت حرام ہے خواہ وہ شکاری ہو یا غیر شکاری جیسے کوا، چل، بھکرا، باز، بھری کی بیٹ، حلال جانوروں کا پیشاب۔

نہایت جفیہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے جس حصہ یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے اگر اس کی پونفٹائی سے کم ہے، مثال کے طور پر دامن یا سرچاسی

2



نفیذہ لگی ہے تو داس کی پوتھائی سے کم ہے تو اس قدر معاف ہے اس کے ساتھ نماز نہ ہو جائیگی اور اگر پوری پوتھائی ہو، بغیر دھوئے نماز نہ ہوگی۔

**یہ چیزیں پاک ہیں** | اونچے اٹنے والے ملال پریشے جیسے کوتر، پینا، مرغابی، قاز وغیرہ کی سیٹ، چمگاڑ کی سیٹ اور پشاپ بھیل اور پانی کے دیگر جانوروں کا خون، کھٹل اور چھکا خون، چھڑ اور گدھے کا لعاب و پسینہ، گوشت یا تلی یا گھیبی میں جو خون باقی رہ گیا، جو خون زخم سے بہا نہ ہو، گھوڑی کا دودھ، ناپاک پیڑ کا دھواں، راستے کی کچھڑ جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو، اسور کے مواتام جانور دل کی وہ بڑی جس پر مرد کی چھائی نہ لگی ہو اور بال اور دانت جو گوشت صحر گیا، عورت کے پشاپ کے قحط سے جو رطوبت نکلے، جن جانوروں کا گوشت حلال ہے چوپائے ہوں یا زندان کا جو ٹھنڈا، پسینہ اور لعاب، یہ چیزیں کپڑے یا بدن میں لگ جائیں تو کپڑا یا بدن ناپاک نہ ہوگا۔

**مکر وہ چیزیں** | اٹنے والے شکاری جانور جیسے شکار، باز، بھری، چیل وغیرہ جو ٹھنڈا، کوڑے کا جو ٹھنڈا، تلی، پوسے، جھپکلی کا جو ٹھنڈا، لیکن مکر وہ جو کھٹے کا کھانا پینا مالدار کے لئے مکروہ اور غریب و محتاج کو دینا کرنا بہت جائز ہے۔

**پاک کرنے کا طریقہ** | نجاست اگر دلدل ہو جیسے یا خانہ، گوبر، خون وغیرہ تو دھونے میں کوئی گنتی نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک بار دھونے ہی سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار یا پنج مرتبہ دھونے سے دور ہو تو اتنی مرتبہ دھونا پڑے گا، ہاں اگر تین مرتبہ سے کم ہیں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کرنا مستحب ہے۔

اور اگر نجاست تیلی ہے تو تین بار دھونے اور تینوں بار طاققت بھر نچوڑنے سے پاک ہوگا، قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ نص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ چپکے، اگر کپڑے کا نیال کر کے اس کو بھی طرح نہیں چھڑا تو کپڑا پاک نہ ہوگا اور اگر دھونے والے نے بھی طرح نچوڑ لیا مگر بھی ایسا ہے کہ کوئی شخص دھواں نچوڑے جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے تو دو ایک قطرے ٹپک سکتے ہیں تو اس کے

حق میں پاک اور اس دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔

پہلی اور دوسری بار کپڑا نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی پاک اگر پہلی اور دوسری مرتبہ ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا اس لئے ہر مرتبہ ہاتھ پاک کر لینا چاہئے۔

جو چیزیں نچوڑنے کے لائق نہیں ہیں | جو چیزیں نچوڑی نہیں جاسکتیں جیسے چٹائی، برتن، جونا وغیرہ اگر یہ ناپاک ہو جائیں

تو ان کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر

ان کو دھو کر چھوڑ دیں یہاں تک کہ ان سے پانی ٹپکتا بند ہو جائے اسی طرح دو مرتبہ اور دھوئیں، تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکتا بند ہو جائے تو وہ پانی پاک ہو گیا ان کو ہر مرتبہ دھونے کے بعد کھانا ضروری نہیں یونہی جو کپڑا اپنی نازکی کے باعث نچوڑے جانے کے قابل نہیں اس کو بھی اسی طرح پاک کیا جائے۔

• چھنی کے برتن یا مٹی کا پرانا چکنا مستقل برتن جس میں نجاست پوسٹ نہیں ہو سکتی یا بوسے، تانے پتیل وغیرہ کے برتن یا اور کوئی چیز اس کو صرف تین مرتبہ دھولین کافی ہے۔  
• آئینہ اور شیشے کی بنی ہوئی چیزیں، پالش کی ہوئی لکڑی اور وہ تمام چیزیں جن میں مسلم نہ ہوں ان کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کو کپڑے یا پتے سے اس قدر پونچھ دیا جائے کہ نجاست کا اثر بالکل ختم ہو جائے۔

غسلہ کو پاک کرنے کا طریقہ | غلہ جب پر میں ہو اور اس کے دانے نکالنے کے وقت سبکوں نے اس پر پشاپ کر دیا ہو

عام طور پر ایسے موقع پر جوتا ہے تو اگر اس میں سے مزدی دی گئی یا خیرات کی گئی یا چند شکر تداروں کے اندر بانٹ دی گیا تو سب پاک ہو گیا اور اگر کل جھنڈہ موجود ہے تو ناپاک ہے اور اگر اس میں سے اس مقدار جس میں اشغال ہو کہ اس سے زیادہ ناپاک نہ ہوگا، دھو کر پاک کر لیں تو سب پاک ہو جائے گا۔

تیل یا چھلکا ہوا گھی یا کوئی بھنے والی چیز ناپاک  
 ہوگئی تو اس کے پاک کرنے کا آسان طریقہ یہ  
 ہے کہ اس چیز کو اتنے جوتے میں رکھ دیں کہ اس کا کچھ حصہ غالی رہے پھر اوپر سے پاک پانی یا  
 اس جنس کی پاک چیز ڈالیں کہ میان تک کہ برتن کے منہ سے ابلنے لگے اس طریقہ سے اہل کر  
 جو برتن سے باہر گرا دہ اور کو برتن میں رہ گیا سب پاک ہو جائے گا اور اگر گھی وغیرہ جمایا ہو ہے  
 تو اسے چھلکا کر اسی طریقہ سے پاک کریں۔

**معدور کا حکم** ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت نماز کا پورا  
 ایسا گزرا گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا اس کو معدور  
 کہتے ہیں۔

معدور کا حکم یہ ہے کہ وقت کے اندر وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے  
 اس وضو سے پڑھ سکتا ہے اس بیماری سے وضو نہیں ٹوٹے گا جیسے قطرہ کا مرض یا دم  
 یا ہوا خارج ہونا یا دھکن آٹھ سے پانی بہتا یا پھوٹے ناسور سے ہر وقت طوبت کا بہنا یا  
 کان، ناک یا پستان سے پانی نکلنا، یہ مرض مر لیں گو ہر وقت رہتا ہے اس لئے ایک نماز کے  
 پورے وقت کے لئے اس کا وضو مان لیا گیا ہے نماز کا وقت ختم ہو جانے سے اس کا وضو  
 جاتا رہے گا پھر جب دوسری نماز کا وقت آئے تو پھر وضو کرے۔

اگر معدور کو ایسی بیماری ہے کہ جس کی وجہ سے کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم  
 سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اس کو دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ  
 لے گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو  
 جائے گا تو دھو کر نماز پڑھنا ضروری نہیں ایسی ہی ہیں پٹھے اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں  
 دھونا واجب ہے اور اگر درہم سے کم ہے تو دھونا سنت اور دوسری صورت میں  
 مطلق نہ دھونے میں کوئی حرج نہیں۔



## اذان کا بیان

### اذان پینے والے کی فضیلت

مسلم شریف میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-  
 اَشْحَقُّ فَوْقَنَا اَطْوَلُ اَعْسَاثًا  
 یعنی اذان دینے والوں کی گردنیں پروردگار کی قیامت سب لوگوں سے زیادہ لمبی ہوگی۔  
**توضیح:** اس حدیث پاک میں مؤذنوں کی لمبی گردن ہونے سے ان کی بزرگی اور

بندِ منصب مراد ہے۔  
 حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

مَنْ آذَانَ سَبْعَ مِائَاتٍ  
 مَنْ أَحَدَاتٍ سَبْعَ مِائَاتٍ  
 جو شخص محض حصولِ ثواب کی غرض سے سات برس اذان کہے اس کے لئے  
 دوزخ سے نہایت لکھی جاتی ہے (ترمذی ابن ماجہ)  
 قِرْنَ الْمَنَاسِرِ-

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کی فرضیت کے بعد جب

### اذان کی ابتدا

ایک مکہ مکرمہ میں تشریف فرما رہے بغیر اذان کے نماز ہوتی رہی، جب آپ بعدِ ہجرت مدینہ منورہ میں قیام فرما ہوئے تو کچھ عرصہ تک وہاں بھی بغیر اذان کے نماز ہوئی، ابھی ہجرت کو ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ اذان کا حکم آگیا اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ میں قیام فرمایا تو اوقاتِ نماز معلوم کرنے کے لئے کوئی ایسی چیز مقرر نہ تھی جس سے عام طور پر نماز کے اوقات معلوم ہو جائیں اور حضور کی عادتِ کریمہ یہ تھی کہ کبھی علدی کو کہے کہ نماز اول وقت میں ادا فرماتے اور کبھی تاخیر فرماتے بعض صحابہ کرام حضور کی اقتدار کی سعادت و برکت حاصل کرنے کے لئے



نماز کے وقت سے پہلے ہی حاضر ہو جائے جس سے ان کے کاموں میں نقصان ہو تا اور بعض صحابہ اس خیال سے کہ حضورؐ تاخیر سے نماز ادا کریں گے اپنے کاموں میں مشغول رہنے کے باعث دیر میں پہنچتے جس کی وجہ سے ان کو حضورؐ کی اقتدار میں نماز پڑھنے کا شرف نصیب نہ ہوتا۔

اس صورت عمل کے سبب سے باجم مشورہ کے بعد یہ طے ہو کہ ایک علامت مقرر کر دی جائے جس سے حضورؐ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ادا کرنے کا وقت معلوم ہو جایا کرے تاکہ کسی کی غفلت نہ ہو۔ بعض صحابہ کو اس نے یہ رائے پیش فرمائی کہ ناقوس بجادیا کریں، آپؐ نے اس کو ناپسند فرمایا کہ ناقوس لٹائے کے استعمال میں ہے اس لئے مناسب نہیں۔

بعض حضرات نے یہ مشورہ دیا کہ بوق بجایا جائے حضورؐ نے اس کو بھی منظور نہ فرمایا اور فرمایا کہ یہ یہودی استعمال کرتے ہیں۔

بعض کی یہ رائے ہوئی کہ دف بجوا دیا جائے آپؐ نے اس کو بھی قبول نہ کیا اور فرمایا کہ یہ رومیوں کا طریقہ ہے۔

بعض نے عرض کی کہ آگ روشن کرادی جائے حضورؐ نے اس کو بھی یہ فرماتے ہوئے مسترد کر دیا کہ یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے۔

بعض نے عرض کی کہ وقت پر ایک جھنڈا نصب کر دیا جائے جن لوگوں کو نظر آئے وہ دوسرے لوگوں کو خبر دے دیں مگر حضورؐ نے یہ صورت بھی پسند نہ فرمائی یہاں تک کہ مجلس برخواست ہو گئی اور کسی چیز پر اتفاق رائے نہ ہوا حضورؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس فحک کی حالت میں دولت کہہ پر تشریف لائے۔

عبداللہ بن زید صحابی کا بیان ہے کہ:-

حضورؐ کے متھکے ہونے کے سبب مجھ کو بھی فکر و اہم گیر ہوئی، رات میں سویا لو حالتِ حالتِ غنودگی میں دیکھا کہ ایک آنے والا آیا جو سبز کپڑے پہنے ہوئے تھا، وہ دیوار پر کھڑا ہو گیا اس کے ہاتھ میں ناقوس تھا، میں نے کہا اس کو فرحت کرتے ہو؟

اس نے خواب دیکھا کہ وہ گھر میں سے خواب دیکر نماز کی اطلاع کے لئے نماز کے وقت بجا یا کریں گے، اس لئے کہا، کیا میں ایسی چیز بتا دوں جو اس سے بہتر ہے؟ میں نے کہا، اہل بیت! بتائیے، تو اس نے قبل کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو کر اذان کی کچھ دیر توقف کرنے کے بعد اقامت یعنی جگس طبعی، میں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بیان کیا، حضور نے فرمایا کہ خواب سچی ہے بلال کو بتا دو اس لئے کہ میں کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند مقام پر کھڑے ہو کر اذان کی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑتے ہوئے حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ قسم ہے اس نوات کی جس نے حضور کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے مگر یہ مجھ پر سبقت لے گئے ہیں۔

مروی ہے کہ اس بات میں سات صحابہ کرام نے یہی خواب دیکھا تھا اور خواب میں آنے والے حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔

اذان کا ثبوت بخیر نبی کے خواب سے نہیں بلکہ وحی کے ذریعہ ہوا ہے۔  
**انتباہ!** سنا چکا ایک روایت میں آیا ہے کہ عبداللہ بن زید کے خدمت میں مکر میں حاضر ہونے سے پیشینروچی نازل ہو چکی تھی جس سے معلوم ہوا کہ عبداللہ بن زید اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خوابوں سے وحی کی موافقت ہوئی یہ نہیں کہ ان سے اذان کا ثبوت ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب و محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل میں آپ کی امت کو بہت سی خصوصیات محسنہ متاز و مشرف فرمایا انہیں خصوصیات علیہ میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اقامت یعنی جگس کی طرح اذان بھی اسی امت کے ساتھ مخصوص ہے، دوسری انہوں کو بر شرف نصیب نہ ہوا۔

حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ حضرت اؤم علیہ السلام چند عرصہ زمین پر تشرف یافتہ لائے تو آپ کو وحشت و گھبراہٹ محسوس ہونے لگی اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر

اذان کسی جس کی برکت سے حضرت آدم کی وحشت دور ہوئی۔

یہ اذان دفع وحشت کے لئے بھی اوقات نماز کے اعلان کے لئے نہیں اسی طرح اس کے ذریعہ اوقات نماز کا اعلان صرف اسی امت کے واسطے تجویز ہوا، گذشتہ امتوں کی نماز کا اعلان اذان کے ذریعہ نہیں تھا۔ (مستفاد از حاشیہ طوطاوی علی مرقا، ص ۱۱۷)  
اذان نماز کے علاوہ دیگر مقاصد کے لئے بھی اذان دی جاتی ہے وہ مقاصد حسب ذیل ہیں:-

**آگ لگنے کے وقت اذان**  
آگ بجھانے کے لئے آگ لگنے کے وقت اذان دینا مستحب ہے علما فرماتے ہیں کہ جب کہیں آگ لگ جائے اور بجھانے سے نہ بچتی ہو تو اذان دی جائے اس کی برکت سے آگ خود بخود بجھ جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”جب آگ دیکھو تو اللہ اکبر، اللہ اکبر کی بکثرت تکرار کرو کہ وہ آگ بجھا دیتا ہے۔“

اللہ اکبر، اذان میں چھ بار ہے تو اذان سے اللہ اکبر کی بکثرت تکرار بھی ہوئی اور اس کے ساتھ اذان میں دیگر کلمات طہارت بھی ہیں جن کی زیادتی مفید و مقصود ہے کہ نزول رحمت کے لئے ذکر الہی کرنا ہے۔

**وحشت و پریشانی میں اذان**  
اذان دینا مستحب ہے۔

امیر المؤمنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رنجیدہ دیکھا، ارشاد فرمایا:-

”اے علی! میں تجھے غمگین پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہو کہ میرے کان میں اذان کہے اس لئے کہ اذان غم و پریشانی کو دور کرتی ہے۔“

حضرت علیؓ اور ان سے جس قدر لوگ اس حدیث شریف کے راوی ہیں سب نے فرمایا کہ ہم نے اس اذان کا تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔

بعد دفن میت اذان دینا مستحب ہے کہ میت (مردہ) اس وقت سخت غم و غلالت و غم کی حالت

### قبر پر میت کے لئے اذان

میں ہوتا ہے اور دفن غم کے لئے اذان مجرب ہے نیز ایک مسلمان بھائی کے رنج و غم میں اور اس کی وحشت کو دور کر کے اس کو خوش کرنا مولے عزوجل کو بہت محبوب ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

”جے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرشتوں کے بعد سب اعمال سے زیادہ بہتر عمل مسلمان کا خوش کرنا ہے۔“

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :-

”جے شک اگر ایسا ہے بھائی کو خوش کرنا موجب برکت ہے۔“ نیز حدیث شریف میں وارد

”جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور تکبیر کا سوال ہوتا ہے تو شیطان وہاں

بھی غلغلہ ڈالتا ہے اور جواب میں ہلکا تا ہے تکبیر جب سوال کرتے ہیں کہ تیرا

رب کون ہے؟ تو شیطان میت کے سامنے اگر اپنی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے

کہ میں تیرا رب ہوں تو اذان دینے سے یہ میت بڑا فائدہ ہے کہ شیطان (اذان کی

آواز سن کر فوراً وہاں سے دفع ہو جاتا ہے۔“

بارش طلب کرنے اور بار دفع کرنے کے لئے اذان

### بارش کے لئے اذان

دینا مستحب ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی طرح

امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہوں، امام سورۃ یٰسین پڑھتا ہے اور عقبہ نہیں پڑھتا۔ اذان کہے اور سب متنتی بھی امام کے ساتھ اذان کہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اپنے اپنے گھروں کی چھتوں پر تنہا یا چند اشخاص مل کر اذان کہیں

اللہ تعالیٰ اذان کی برکت سے بارش عطا فرمائے گا اور بار دور کر دے گا۔ (فتاویٰ رضویہ)



انتباہ! زیادہ نقصان دہ بارش روکنے کے لئے بھی اسی طریقہ سے اذان دیکھائے

مرض ام الصبیان سے حفاظت کے لئے اذان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-

”جس کے دل بچہ پیدا ہو اور اس کے دل پہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں

تہجیر کہہ دیں تو وہ بچہ ام الصبیان کے مرض سے مامون رہے گا۔“ (ماہنامہ جعفر)

آج کل ام الصبیان کی مرض عام ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے حسن عظم ہر عمل اخلاق

بادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات سے غافل ہیں، اسلامی تعلیمات کو شعل راہ بنانے

والے مرد مذہبی اعمال پر کار بند ہیں اس کی برکت سے ان کے بچے اس صیبت و مودی مرض سے

محفوظ رہتے ہیں مگر بہت سی مغربی تہذیب اور نئی روشنی کی دلدادہ خواہین نے اسلامی تعلیمات

کو نظر انداز کر دیا ہے اسی سبب سے ان کے بچے ہی مہلک مرض میں ضائع ہو رہے ہیں۔

راستہ معلوم کرنے کے لئے اذان جب کوئی شخص بنگل میں راستہ بھول جائے

اور کوئی راستہ نہ پائے والا نہ ہو تو اس

وقت اذان کہے اللہ تعالیٰ اذان کی برکت سے راستہ پائے والا نظام فرما دے گا۔

اس کے علاوہ دیگر امور کے واسطے بھی اذان مفید ہے کسی جگہ پر جتنی سرکشی کرنا ہو

وہاں اذان دی جائے، اذان کی برکت سے جن اپنی شرارت و سرکشی سے باز آجائے گا یا اس

جگہ ہی کو چھوڑ دے گا، بد مزاج آدمی اور بد مزاج جانور کی بد مزاجی دور کرنے کے لئے بھی اذان

اس کے کان میں کہی جائے اذان کی برکت سے اس کی بد مزاجی دفع ہو جائے گی۔

مؤذن جب اذان کہے تو سننے والے بھی کلمات اذان

نماز کی اذان کا جواب اکوہر میں، مثال کے طور پر جب مؤذن کہے اَللّٰہُ

اکبر تو سننے والے بھی یہ کہیں، اسی طرح آخر اذان تک، لیکن جب مؤذن کہے

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْمَلَأِجِ تو سننے والے کہیں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ

اور فجر کی اذان میں جب مؤذن پڑھے اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَنَومِ تو سننے والے کہیں،

مَدَدَ قَسْتٍ وَ مَوْنَتٍ۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے عورتوں کی جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا۔  
 "اے عورتو! جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا  
 ہے تم بھی گو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ہر لمحہ کے بدلے ایک لاکھ  
 نیکی لکھے گا اور ہزار دسجے بلند فرمائے گا اور اگر گناہ معاف فرمائے گا، عورتوں  
 نے عرض کی یہ تو عورتوں کے لئے ہوا، مردوں کے لئے کیا ہے؟ پھر فرمایا  
 فرمایا، مردوں کے واسطے دو گنا ثواب ہے۔" (ابن عساکر)

بسم اللہ! اس حدیث پاک میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے کتنی عظیم  
 بشارت ہے کہ قند نعمت و رحمت ہے ان عورتوں اور مردوں کے لئے جو اذان سن کر  
 اس کا جواب دیں۔

ذرا غور فرمائیے کہ فجر کی اذان کیسے کہلے ہیں، باقی اذانوں میں پندرہ کہلے تو جس وقت  
 نے اذان فجر کا جواب دیا اس کے نامہ اعمال میں سترہ لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی، سترہ ہزار  
 دسجے بلند ہوں گے اور سترہ ہزار گناہ معاف کئے جائیں گے اور اگر باقی چار اذانوں کا جواب  
 بھی دینا تو ساٹھ لاکھ نیکیاں اور بیس گناہ دسجے اور بلند ہوں گے اور ساٹھ ہزار گناہ  
 اور نیکے جائیں گے، پانچوں وقت کی اذان کا جواب دینا تو ستر لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی، ستر  
 ہزار درجات بلند ہوں گے اور ستر ہزار گناہ معاف ہوں گے۔

یہ تو عورتوں کے لئے ہے اور مردوں کے واسطے دو گنا یعنی ایک کروڑ چوں لاکھ  
 نیکیاں لکھی جائیں گی، ایک لاکھ چوں ہزار دسجے بلند ہوں گے اور ایک لاکھ چوں ہزار گناہ بخش  
 دیئے جائیں گے اور اقامت و تکبیر میں سترہ کلمات ہیں تو پانچوں وقت کی اقامت کا ثواب  
 عورتوں کے لئے اس طرح ہوا کہ پچاسی لاکھ نیکیاں، پچاسی ہزار درجات بلند اور پچاسی ہزار  
 گناہ معاف ہوں گے اور مردوں کے لئے دو چاند یعنی ایک کروڑ ستر لاکھ نیکیاں، ایک لاکھ ستر  
 ہزار گناہ معاف ہوں گے اور ایک لاکھ ستر ہزار دسجے بلند ہوں گے تو اذان و اقامت دونوں  
 کے جواب دینے کا ثواب عورتوں کے لئے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ نیکیاں، اور ایک کروڑ ساٹھ

ہزار درجے بلند اور ایک لاکھ ہشت ہزار گناہ معاف ہوں گے اور مردوں کے لئے تین کروڑ پچیس لاکھ دیکھیاں تین لاکھ پچیس ہزار درجے بلند اور تین لاکھ پچیس ہزار گناہ معاف، اللہ کبیرا صرف ایک دن کی اقامت اور اذان کے جواب دینے کا آغا عظیم و کثیر ثواب ہے **مسائل** موجد روزمانے میں غوثوں کا مسجد میں جانا بوجہ فتنہ و فساد منور ہے اس لئے وہ صرف اذان کے جواب پر کھٹا کریں اور اگر کچھ بیٹھیں بوجہ قرب مسجد ان کو اقامت سننے میں آئے تو اس کا جواب بھی دیا کریں۔

• اذان مذکرہ اذان دینے کی جگہ پر نہ جارج مسجد کی جائے مسجد کے اندر اذان دینا مکروہ و منع ہے خواہ اذان پچھلے نمازوں کے لئے ہو یا خطبہ جمعہ کے لئے دونوں کا حکم ایک ہے، عالمگیر کا نام سمجھ نہ گئے، جنس (جس پر غسل فرض ہے) اور فاسق کی اذان مکروہ ہے اس لئے ان کی اذان کو ہر ایذہ جائے۔ (بہار شریعت)

• اذان میں حضور نور مجتہم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک من کرنا انگوٹھے چومنا اور انگوٹھوں سے لگانا مستحب ہے (المطہر وی علی مرقی الفلاح)

رد المحتار جلد اول میں ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے :-

• مستحب ہے جب اذان میں پہلی بار اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کہے اور صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا اَمِّمُؤْنِیْ کہے اور سُبْحَیْہِ کہے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْہِیْ بِاَلْسِنَتِیْ وَاَبْصَارِیْ اور یہ کہنا انگوٹھوں کے ناخن انگوٹھوں پر رکھنے کے بعد ہو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی رکاب اندر میں اسے برکت میں لے جائیں گے۔

**انگوٹھوں کا علاج** حضرت خضر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص مؤذن سے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کہے اور صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا اَمِّمُؤْنِیْ کہے اور سُبْحَیْہِ کہے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْہِیْ بِاَلْسِنَتِیْ وَاَبْصَارِیْ اور یہ کہنا انگوٹھوں کے ناخن انگوٹھوں پر رکھنے کے بعد ہو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی رکاب اندر میں اسے برکت میں لے جائیں گے۔

ترجمہ تمیرہ محبوب اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کو سننے سے میرے دل کی کلی کھل گئی۔  
کہے پھر دونوں انگوٹھوں کو چوم کر انگوٹھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کھلیں نہ دیکھیں گی۔

مسجد مدینہ کے امام خطیب علامہ شمس الدین محمد بن صالح اپنی تاریخ میں حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ :-

”جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک اذان میں سن کر رکعت کی اٹھائی اور انگوٹھی ملائے اور ان کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔“

علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ حضرت مجدد مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت فقینہ مجدد رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں بزرگوں نے اپنا تجربہ بھی بیان فرمایا کہ ہم جب سے یہ عمل کرتے ہیں ہماری آنکھیں نہ دکھیں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-  
”جو شخص مؤذن سے ”اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ“ سن کر مذکورہ بالا دعا پڑھ لکھا پڑھے اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے تو نہ کبھی اندھا ہو گا نہ اس کی آنکھیں دکھیں گی۔“

اذان کا جواب دینے کے بعد درود شریف درود شریف اور دعائے وسیلہ پڑھ کر دعا پڑھے جو اذان کے بعد پڑھنی چاہیے اس کو ”دعائے وسیلہ“ کہتے ہیں اکثر لوگ اس سے ناواقف ہیں بغیر درود شریف پڑھے دعائے وسیلہ پڑھے یعنی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ :-

”و جب مؤذن کی اذان سنو تو جیسے وہ کہتا ہے تم بھی کہنے چلو، پھر جواب اذان سے فارغ ہو کر مجھ پر درود شریف پڑھو کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے یعنی رحمت نازل فرماتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے واسطے وسیلہ طلب کرو کہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو خدا کے بندوں میں سے ایک بندہ کے لئے لائق ہے مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں گا جو شخص میرے واسطے وسیلہ طلب کرے گا اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔“ (مسلم شریف)





## اذان کے مسائل

• فرض نماز پنجگانہ اور جمعہ جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کئے جائیں تو ان کے لئے اذان سنت ہوں گے۔ اور اس کا حکم مثل واجب کے ہے کہ اگر اذان نہ کی تو وہاں کے سب لوگ گناہگار ہوں گے۔ حالانکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ :-

”اگر کسی شہر کے سب لوگ اذان ترک کر دیں تو میں ان سے قتال کروں گا۔“  
اگر ایک شخص چھوڑے تو اسے ماروں گا اور قید کروں گا۔“ (خامیہ وغیرہ)

• قضا نماز مسجد میں پڑھے تو اذان نہ کہے، اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھے اور اذان نہ کہے تو گناہ است نہیں کہ وہاں مسجد کی اذان کافی ہے اور کہہ لینا مستحب ہے۔ (دشامی)  
• مسجد میں بلا اذان و اقامت جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)  
• اگر کسی سے باہر باغ یا کھیتی وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو بستی کی اذان وہاں پہنچتی ہو۔ (عالمگیری)

• پوری جماعت کی نماز قضا ہوگئی تو اذان و اقامت کے ساتھ پڑھیں اور تنہا بھی قضا کے لئے اذان و اقامت کہہ سکتے ہیں جب کہ جگہ میں تنہا ہو ورنہ قضا نماز کا اظہار گناہ ہے، اسی لئے مسجد میں قضا پڑھنا مکروہ ہے اور قضا پڑھے تو اذان نہ کہے اور وتر کی قضا میں دعائے قنوت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔ (اگر کسی ایسے سبب سے قضا ہوگئی جس میں وہاں کے تمام مسلمان مبتلا ہو گئے تو اگرچہ مسجد میں پڑھیں اذان کہہ لیں۔ (عالمگیری وغیرہ)۔

• اہل جماعت سے چند نمازیں قضا ہو گئیں تو پہلی نماز کے لئے اذان و اقامت دونوں کہیں اور باقی میں اختیار ہے خواہ اذان و اقامت دونوں ہی کہیں یا صرف اقامت پر کتبہ کہیں اور دونوں کہنا بہتر ہے یہ اس صورت میں ہے کہ ایک مجلس میں وہ سب پڑھیں اور اگر مختلف وقتوں میں پڑھیں تو ہر مجلس میں پہلی (نماز) کے واسطے کہیں۔ (عالمگیری)

• نماز کا وقت ہونے کے بعد اذان کسی جائے اذان سے پہلے کہہ دی گئی یا وقت نہ ہوئے سے پہلے شروع ہوئی اور اذان کہنے کے دوران نماز کا وقت ہو گیا تو اذان کا علاوہ کیا چلے۔

- اذان کا وقت مستحب وہی ہے جو نماز کا ہے یعنی فجر میں اذان پھینکنے کے بعد اور مغرب اور جہڑوں کی نظر میں اول وقت اور گرمیوں کی نظر اور ہر موسم کی حد و غرض میں نصف وقت مستحب گزارنے کے بعد مگر عصر میں اتنی تاخیر نہ ہو کہ نماز پڑھتے پڑھتے مکروہ وقت ہو جائے اور اگر اول وقت اذان ہوئی تو بھی سنت اذان ادا ہوگئی۔ (در مختار وغیرہ)
- فرض نمازوں کے صحابی نمازوں وتر، سناہ، عیدین، استسفار، چاشت، کسوف، خسوف اور نوافل میں اذان نہیں۔ (عالمگیری)
- عورتوں کو اذان و اقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے کہیں کی کو گنہ گار ہوگی اور اعادہ کیا جائے (عالمگیری وغیرہ)
- عورتیں اپنی نماز ادا کر چکی ہوں یا قضا اس میں اذان و اقامت مکروہ ہے (در مختار)
- اذان کہنے کا ہل وہ ہے جو نماز کے اوقات جاتا ہو اور اگر وہ وقت نماز میں پہنچا نہ ہو تو اس ثواب کا مستحق نہیں جو نمازوں کے لئے ہے۔ (غنیہ)
- ایک شخص کو ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان کہنا مکروہ ہے (در مختار)
- بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے اور اگر کہے تو اس کا عادہ کرے (یعنی دوبارہ کہے) مگر مسافر اگر سواری پر اذان کہے تو مکروہ نہیں اور اقامت (تکبیر) مسافر بھی سواری سے اتر کر کہے اور اگر نہ اترا اور سواری ہی پر کہہ لی تو ہو جائے گی۔
- اذان قبلہ رو کہے اس کا خلاف کہنا مکروہ ہے اس کا اعادہ کیا جائے مگر مسافر جو سواری پر اذان کہے اور اس کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہو تو حرج نہیں۔
- اذان کے درمیان بات نہ چیت کرنا منع ہے اگر کلام کیا تو پھر سے اذان کہے (صغیری)
- اذان کے کلمات میں محن حرام ہے مثلاً "اللہ اکبر" کی جگہ کوہ کے ساتھ "اللہ یا اکبر" پڑھنا، اسی طرح اکبر میں ب کے بعد الف پڑھنا حرام ہے (عالمگیری وغیرہ)
- سنت یہ ہے کہ اذان بلند ہو کہ کسی جگہ کے کپڑوں والوں کو اچھی طرح سنانے لے اور بلند آواز سے کہے۔ (بھرا)
- مسجد میں اذان کہنا مکروہ ہے (فتح القدیر وغیرہ)

یہ حکم ہر اذان کے لئے ہے، فقہ کی کسی کتاب میں کوئی اذان مستثنیٰ نہیں جبکہ کی اذان ثانی بھی اس میں داخل ہے، ہندوستان میں مولانا خطیب کے سامنے ہاتھ دو ہاتھ کے فاصلے پر یہی جاتی ہے یہ حدیث و فقہ

اذان کے بعد اور تکبیر سے پہلے صلوٰۃ پڑھنا یعنی بلند آواز سے  
**تثویب** اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدٌ اللّٰهُ كَمَا  
 جائز و مستحب ہے اس صلوٰۃ کو شروع میں "تثویب" کہتے ہیں اور "تثویب" کو فوتائے کرام نے نماز مغرب کے علاوہ باقی سب نمازوں کے لئے مستحسن قرار دیا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص ۵۳ میں ہے،  
 وَالتَّوْبُكُ حَسَنٌ حِينَئِذٍ الْمُتَأَخِّرِينَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ  
 إِلَّا فِي الْمَغْرِبِ هَكَذَا فِي شَرْحِ التَّقَايَةِ لِلشَّيْخِ  
 أَبِي الْمَكَارِمِ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ الْمُؤَدِّينَ إِلَى الْخَلَامِ بِالصَّلَاةِ  
 بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔

(یعنی) تثویب بہتر ہے تاخیرین فقہاء کے نزدیک نماز مغرب کے علاوہ ہر نماز میں  
 ایسے ہی شیخ ابوالکلام کی شرح تقایم میں ہے، اور وہ "تثویب" مؤذن کا ٹوٹا،  
 نماز کی اطلاع دینے کے لئے اذان اور تکبیر کے درمیان۔  
 مرقا الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے:-

وَيُتَوَكَّبُ بَعْدَ الْأَذَانِ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ لِظُهُورِ  
 التَّوْبَانِ فِي الْمُتَأَخِّرِينَ الدَّيْنِيَّةِ فِي الْأَصَحِّ۔  
 (یعنی) اور تثویب بھی جائز اذان کے بعد تمام اوقات میں مستحبی واقع  
 ہونے کی وجہ سے دینی کاموں میں (صحیح مذہب پر)

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے:-  
 وَاسْتَحْسَنَ الْمُتَأَخِّرُونَ التَّوْبُكُ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا  
 یعنی اچھا سمجھا ہے تاخیرین فقہاء نے تثویب کو تمام نمازوں میں۔



درختار مع ردائنا بعد اذان ہے :-

السَّلَامُ بَعْدَ الْإِذَاانِ حَدَّثَ فِي سَائِرِ الْأَخْبَارِ  
سَبْعَ مِائَةٍ قَدْ أَخَذَ عَنْ وَثَمَانِينَ وَهُوَ يَدْعُو  
حَسَنَةً

یعنی اذان کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا ماوربع الاخر  
۷۷ میں جاری ہوا اور یہ اچھا نیا کام ہے۔

## اقامت (تجیر) کے مسائل و احکام

اقامت یعنی تجیر مثل اذان کے ہے یعنی جو احکام و مسائل اذان کے ہیں وہی اقامت کے بھی ہیں صرف بعض باتوں میں قدرے فرق ہے، تجیر میں بھی علی الفلاح کے بعد قدر اقامت الصلوٰۃ دوبارہ کہا جاتا ہے، اقامت بھی بلند آواز سے کہی جائے مگر اذان جتنی بلند نہیں بلکہ اتنی کہ حاضرین پر راحت تک آواز پہنچ جائے، تجیر کے کلمات جلد جلد کہے، درمیان میں مسکتے یا وقفہ نہ ہونے کا نون پر ہاتھ رکھے نہ کانوں میں انگلیاں رکھے، اقامت بلند جگہ یا مسجد کے باہر ہونا نہیں (حسن طرح اذان میں ہے)۔

• اقامت میں بھی غلطی کے الصلوٰۃ اور غلطی کے الفلاح کے وقت دہانے یا نہیں منہ پھیرے (درختار وغیرہ)۔

• جس شخص نے اذان کہی ہے اگر موجود نہیں تو جو چاہے اقامت کہہ دے بہتر امام ہے۔

• اگر مؤذن موجود ہے تو اس کی اجازت سے دوسرے بھی کہہ سکتا ہے یہ اس کا حق ہے۔  
اگر بغیر اجازت اور مؤذن کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے (عالمگیری)

• جناب (جس پر غسل فرض ہے) اور بے وضو کی تجیر مکروہ ہے مگر ٹوٹی ہوئی اقامت  
بمخلاف اذان کے کہ اگر جناب اذان کہہ دے تو دہرائی جائے (درختار)

• اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اس کو کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے، جب تک کہ تہی علی الفلاح نہ پہنچے اس وقت کھڑا ہو، یونہی جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھ رہیں، اس وقت انھیں جب تکیر کہنے والا ہی علی الفلاح کہے یہی حکم عام کے لئے بھی ہے۔ (عالمگیری)

آج کل اکثر مقامات پر یہ ہوتا ہے کہ جب امام مصطفیٰ پر کھڑا نہ ہو تکیر نہیں آتی! کیا ہے، یہ خلاف سنت ہے۔

• اقامت کہنے کے درمیان میں بھی مؤذن کو بات چیت کرنا جائز نہیں جس طرح اذان میں۔  
• اذان سے اذان و اقامت میں اس کو کسی نے سلام کیا تو مؤذن و تکبیر جواب نہ دے لیکن تم بھی جواب واجب نہیں۔ (عالمگیری)

• اذان کے وقت سلام، کلام، سلام کا جواب اور تمام کام بند کر دینے چاہئے یہاں تک کہ قرآن شریف کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے تو تلاوت روک دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے اسی طرح اقامت کے وقت بھی۔ (عالمگیری وغیرہ)

• جو شخص اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس کا غنا کہ (لعنوا باللہ) برا ہونے کا اندیشہ ہے (فتاویٰ رضویہ)  
• راستہ چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے کہ اذان سنے اور اس کا جواب دے لے۔

• اگر چند اذانیں سنیں تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔ (عالمگیری وغیرہ)

• اگر اذان کے وقت جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی تو اب دے لے۔  
• خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔

• اقامت کا جواب مستحب ہے، اس کا جواب بھی اذان کی طرح ہے فرق صرف اتنا ہے کہ قد قامت الصلوٰۃ کے جواب میں اقامتھا اللہ فی اذانھا کما ذکرتم الصلوٰۃ والصلوات  
کہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

## نماز کا بیان

### نماز کی فضیلت

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے :-

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَرَجَ مِنْهُمُ الْمَشَاءَ وَالْوَرْدَ  
يَسْهَأَتُ فَاخَذَ بِنُفْسَيْهِ  
شَجَرَةً فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرْدَ  
يَسْهَأَتُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ  
قُلْتُ لَيْلَتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيَصِلُ  
الْمُصَلَّاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ  
اللَّهِ فَهَأَنَتْ ذُنُوبُهُ كَمَا  
يَهْبَأَتُ هَذَا الْوَرْدُ عَنْ هَذِهِ  
الْمَشَجَرَةِ -

ایک دن مروی کے زمانے میں جب کہ  
دنوں کے پتے گر رہے تھے حضور صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم ابوشرف نے گئے تو آپ نے  
ایک درخت کی دو شاخیں پکڑیں تو ان سے  
پتے جھڑنے لگے آپ نے فرمایا اے ابو ذر  
حضرت ابو ذر نے عرض کی حاضر ہوں یا رسول اللہ  
حضور نے ارشاد فرمایا جب مسلمان بندہ صلی  
اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا کے لئے نماز  
پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ  
جاتے ہیں جیسے کہ پتے درخت سے  
جھڑ رہے ہیں۔ (احمد)

حضرت عمر بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے

بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”جب تم اسے نیچے سات برس کے ہو جاؤ گے تو ان کو نماز پڑھاؤ اور جب  
دس سال کے ہو جاؤ گے تو ان کو مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے سونے کی جگہ علیحدہ  
کردو“ (ابوداؤد و ترمذی)

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

”تباؤ تو کسی کے دروازہ پر نہر سو وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے کیا

اس کے بدن پر میل رہ جائے گا، عرض کی تہ فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب گناہوں کو محو فرمادیتا ہے۔  
طبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کے لئے مہنتوں کے دوڑنے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اوپر دروازے کے درمیان حجاب ہٹا دیتے جاتے ہیں اور جو عین اس کا استقبال کرتی ہیں جب ناک نہ سکے نہ کھکھکائے۔“  
طبرانی الاوسط میں اور ضیائے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی اعمال بگڑ جائیں اور ایک روایت میں ہے کہ وہ غائب و غاسر ہوا۔“  
صحیحین میں حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-

”جس کی نماز فوت ہوئی تو کیا اس کے اہل و مال جانتے رہے؟“  
ابو نعیم ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-

”جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔“

امام احمد امین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”قصداً نماز ترک نہ کرو کہ بقصداً نماز ترک کر دیتا ہے اللہ و رسول اللہ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بری الذمۃ ہیں۔“



## نماز کی تاریخی اہمیت

پانچوں وقت کی نماز اتنی اہمیت رکھتی ہے کہ دوسرے ارکان و اعمال کا حکم حضرت جبریل امین علیہ السلام کے ذریعہ سے ہوا اور خدا کا حکم خدا نے شب معراج میں مساتوں آسمانوں اور عرش و کرسی کے اوپر اپنے محبوب و برگزیدہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلا کر دے دیا اور اس خاص عبادت کی تمام لازمال و غیر فانی نعمت و سعادت سے سرفراز فرمایا اسی لئے مسطور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اَلصَّلٰوةُ اَوْفَرُ اَجْرِ الْمَسْكُوْنِ مِنْ سَائِرِ

یعنی نماز ایمان والوں کی معراج ہے :

پھر جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر پانچوں نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ اور ان کے اوقات بتائے : چونکہ یہ پانچوں نمازیں امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے حق میں تمغائے امتیاز تھیں اس لئے اس کو فرض کرنے سے ہزاروں سال قبل امت محبوب کسب فرمایا علیہ التحیۃ والثناء کی فضیلت و عظمت ظاہر کرتے ہوئے تورات میں فرمایا کہ :-

” اے موسیٰ فجر کی دو رکعتیں احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور اس کی امت کے لوگ ادا کریں گے جو ان کو پڑھے گا اس کے اس دن رات کے سارے گناہ بخش دیں گے اور وہ شخص میرے ذمہ میں ہو جائے گا۔ اے موسیٰ باخبر کی چار رکعتیں احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور اس کے امتی پڑھیں گے ان کو پہلی رکعت کے بدلہ میں بخش دوں گا۔ دوسری رکعت کے عوض ان کے عمل کا پلہ بچائی کر دوں گا تیسری رکعت کے عوض فرشتے متعین کر دوں گا جو بیچ کریں گے اور ان کے لئے اعمالے مغفرت کرتے رہیں گے اور چوتھی رکعت کے بدلے ان کے واسطے آسمان کے دروازے کھلا دیں گے اور ان کے لئے فرشتے آسمان والی حویلیں ان پر پرشتیاں لٹکائیں گی، اے موسیٰ باخبر کی چار رکعتیں احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور اس کی امت کے لوگ ادا کریں گے تو ساتوں آسمان اور زمین کے تمام ملائکہ ان کے واسطے مغفرت کی دعا کریں گے اور جن کے لئے فرشتے مغفرت طلب کریں

گے اس پر قذاب ہرگز نہ کروں گا :

اے موسیٰ ! مغرب کی ہیں کعبتیں احمد رحمۃ اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ ٹرھیں گے ، آسمان کے دوازے ان کے لئے کھول دیں گا وہ جس جنت کو چاہیں کریں گے اس کو پوری ہی کر دوں گا ، اے موسیٰ ! عشاء کی چادر کعبتیں احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس کے امتی ٹرھیں گے ، دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں ، وہ گناہوں سے ان کو ایسا نکال دیں گی جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ۔ اے موسیٰ ! احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس کی امت کے لوگ وضو کریں گے تو ہیں ان کو ہر قطرے کے بدلے ایک جنت عطا کر دوں گا اور اس مہینہ رمضان میں نفل کاموں کا ثواب فرض کے برابر دوں گا اور اس مہینہ میں شب قدر ظاہر کر دے گا جو اس مہینہ میں شرمساری اور صغیروں سے ایک بار متغیر کر دے گا اگر اس شب یا اس مہینے بھر میں گر گیا تو اسے میں شہیدوں کا ثواب بخشوں گا ، اے موسیٰ ! امت محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کچھ ایسے مرد ہیں جو ہر شرف پر قائم ہیں ، لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہیں تو اس کے عوض ان کی جزا انبیاء کے کرام و عظیم الصلوٰۃ والسلام کا ثواب سے اور میری رحمت ان پر واجب اور میرا غضب ان سے دور اور ان میں سے کسی پر توبہ کا دور وازہ بند نہ کر دوں گا ، وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے رہیں گے ۔

تنبیہ الغافلین بحوالہ نظام قریعت

حدیث شریف میں وارد ہے کہ لا تحب فی دین لا یصلو لا یمسح یعنی اس دن میں کوئی جھلائی نہیں جس میں نماز نہیں معلوم ہو کہ ہر آسمانی دین میں نماز تھی ۔ اسلامی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل پر دہر کعبتیں صبح کے وقت اور دو کعبتیں شام کے وقت فرض ہوئی تھیں باقی امتوں کا عمل خدا جاننے والوں حدیث سے آنا ضرور ثابت ہے کہ یہ پانچوں نمازیں مجموعی طور پر اس امت کے ساتھ تھیں ، دوسری امتوں پر پانچوں فرض نہ تھیں ۔

جس طرح یہ بچوں نماز میں اس امت کے لئے خاص ہیں اسی طرح انبیاء کے کرام میں  
ہمارے آقا و مولیٰ حبیب پروردگار و مولاں عالم کے تاجدار حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں، ہاں انبیاء کے سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی نے  
غیر کسی نے نماز کسی نے عصر کسی نے مغرب اور کسی نے عشا پڑھی ہے خواہ فرض کی حیثیت  
سے خواہ نفل کی حیثیت سے۔

امام رافعی شوح سند میں تحریر کرتے ہیں کہ :-

”غیر سب سے پہلے حضرت آدم علیہم السلام نے،  
نہر حضرت داؤد علیہم السلام نے، پھر حضرت سلیمان علیہم السلام نے، مغرب چھت  
یعقوب علیہم السلام نے اور عشا حضرت یونس علیہم السلام نے پڑھی تھی۔“  
ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نماز اتحد بھی فرض تھی اور آپ کی امت کے لئے  
یَنْفُل ہے اس کا مفصل بیان آگے آئے گا۔

## نماز کی شرطیں

نماز کی پہلی شرط طہارت ہے یعنی نماز کی کے بدن کا حدث اکبر، حدث اصغر  
اور نجاست تحقیق بقدر مانع سے پاک ہونا اور اس جگہ کا پاک ہونا چاہیے

طہارت

نماز پڑھتا ہے۔

نجاست تحقیق بقدر مانع اس نجاست کو کہتے ہیں  
جس کے بدن یا کپڑے میں ہونے سے نجاست

نجاست تحقیق بقدر مانع

نہیں ہوتی اور اس کی مقدار نجاست بمقیدہ میں یہ ہے کہ چار ماشے سے زائد اور نجاست بمقیدہ  
میں یہ ہے کہ کپڑے یا بدن کے اس حصہ کی چوتھائی سے زیادہ ہوس جس میں بھی ہے نماز صحیح بخلف  
کے لئے کپڑے یا بدن کو اس سے پاک کرنا ضروری ہے اور اگر نجاست بمقیدہ یا نجاست بقدر مانع سے  
کم ہے تو اس کا دور کرنا سنت ہے۔

نوٹ :- عدت اکبر و حدث اصغر وغیرہ کا ضروری یہاں نہایت تفصیل کے ساتھ گزر چکا ہے  
 عورت کا حیض سے پاک ہونا۔

## حیض

بالہ عورت کے آگے کے مقام سے کو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے اس  
 کو حیض کہتے ہیں اور بیماری کی وجہ سے ہو اس کو استحاضہ کہنا جاتا ہے۔  
 حیض کی مدت کم سے کم تین دن اقدین راتیں ہیں یعنی پورے بہتر گھنٹے اور زیادہ سے  
 زیادہ مدت دس دن دس راتیں ہیں۔

## مسائل

حیض کم سے کم نو برس کی مدت سے شروع ہوگا اور انتہائی کم حیض آٹے  
 کی چھین سیل ہے، اس عورت کو آٹھ اور اس کم کو سبب ایسی کہتے ہیں  
 وہ حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے یونہی نفاس  
 و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن  
 پورے نہ گئے ہتھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔  
 • حیض کے چھ رنگ ہیں ۱۔ سیاہ ۲۔ سرخ ۳۔ سبز ۴۔ گدلا ۵۔ زرد ۶۔ ٹیلا، سفید رنگ  
 کی طوبت حیض نہیں۔

• جس عورت کو عمر بھر خون آیا ہی نہیں یا آیا مگر تین دن سے کم تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی اور  
 اگر ایک یا تین دن رات خون آیا پھر کبھی دیا تو وہ مختلین دن و رات حیض کے ہیں باقی ہمیشہ  
 کے لئے پاک۔

## نفاس

نفاس وہ خون ہے جو عورت کو بچہ جننے کے بعد آتا ہے اس کی کمی کی کوئی  
 مدت مقرر نہیں ہے آٹھ سے زیادہ بچہ جننے کے بعد ایک آن بھی  
 خون کیا تو وہ نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ نفاس کا زمانہ چالیس دن رات ہے۔  
 • کسی عورت کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی مرتبہ بچہ سوا ہے یا یہ یاد  
 نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے روز خون آیا تو اگر اس کے پہلی چالیس دن رات  
 نفاس ہے باقی استحاضہ اور اگر پہلی عادت معلوم ہے تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے  
 اور جننے دنوں زیادہ آیا وہ استحاضہ ہے، جیسے عادت تیس دن کی تھی اس بار پندرہ تیس دنوں



دونوں تک کیا تو قسّان نفاس کے اور ۱۵ اول استخاضہ کے ہیں۔

• بچہ پیدا ہونے سے پہلے بخون آیا وہ نفاس نہیں بلکہ استخاضہ ہے اگرچہ بچہ آدھا یا ہر آگیا ہو۔

• حمل ماقط ہونے سے قبل کچھ خون آیا کچھ عمل کرنے کے بعد تو پہلے والا استخاضہ ہے بعد والے نفاس ہے۔

حیض و نفاس کے احکام | عورت کو حیض و نفاس کی حالت میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا حرام ہے ان ایام کی نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں البتہ روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔

• نماز کے وقت میں وضو کر کے انہی دو رکعت کے ذکر الہی، درود شریف اور دوسرے فضیلت پڑھ لیا کریں جتنی دیر نماز پڑھا کرتی تھیں تاکہ عادت رہے۔

• حیض و نفاس والی کو قرآن مجید پڑھنا (دیکھ کر یا نہی) قرآن شریف کا چھونا اگرچہ جلد یا حاشیہ کو انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہے (ہندیہ وغیرہ)

• قرآن مجید جزو الٰہی میں ہوتا اس جزو الٰہی کو چھونے میں حرج نہیں (ہندیہ)

• معلمہ تعلیم دینے والی عورت کو حیض یا نفاس ہو تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ کر پڑھ لے اور بچے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

• وہ جو عورت کے آگے کے مقام سے نکلے اور حیض و نفاس کا تر ہو استخاضہ | استخاضہ ہے۔

• استخاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ نہ ایسی عورت سے جماع حرام ہے۔

• عورت کے استخاضہ کی کیفیت یہ ہے کہ اس کو اتنی صحت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض

نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جائے پر اس کو

معدوم نہ کیا جائے گا۔ ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون اُسنے سے

اس ایک پوشے وقت میں وضو نہ کیا جائے گا۔

• اگر کپڑا وغیرہ لگا کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے تو وہ معتد بہ

نماز کی دوسری شرط ستر عورت ہے۔

## ستر عورت

عورت بدن کے اس حصہ کو کہتے ہیں جس کا چھپانا فرض ہے اور

ستر کے معنی چھپانا ہے۔

مرد کے لئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک کا حصہ عورت سے اور اس کا چھپانا فرض ہے خواہ نماز کے اندر جو نماز کے باہر، ناف عورت میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک نو اعضا ہیں۔ ذکر، انشیں (ایہ دونوں مل کر ایک عضو ہیں) و بتر یعنی پاخانے کا مقام، ہر ایک عضو (جدوا عورت ہے) ہر ران جدا عورت ہے۔

چندے گھٹنے تک ران ہے گھٹنا بھی اس میں داخل ہے عیسہ عضو نہیں ناف کے نیچے سے عضو شامل کی طرح ایک اور اسکی سیدھ میں پشت اور دونوں کروٹوں کی جانب سے مل کر ایک عضو ہے اور ہر و انشیں کے درمیان کی جگہ بھی ایک مستقل عورت ہے۔

ان میں سے اگر کسی بھی عضو کا چھپنا فی حصہ اتنی و بتر تک کھلا رہ گیا جتنی و بتر میں بارہا کھلا کھاتا ہے تو نماز ناجائز رہے گی اسی طرح اگر جان بوجھ کر کھولا اور فوراً چھپا لیا تب بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔

آرا و عورت کے لئے پانچ عضو کے علاوہ باقی سارا بدن عورت ہے اور وہ کل تیس اعضا ہیں ان میں سے جس حصہ کا چھپنا مکمل جائے

## آرا و عورت

تو نماز فاسد ہو جائے گی وہ تیس اعضا یہ ہیں۔

شریعہ پیشانی کے اوپر سے شروع گردن تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک ٹانوا جتنی جگہ پر بال جھکتے ہوں۔

بال جو لٹکے ہوں۔ دونوں کان، گردن (اس میں گھلا بھی داخل ہے) دونوں گھٹنے ۱۵۰/۹ دونوں بازو (ان میں کھنیاں بھی داخل ہیں) دونوں گھائیاں (کھنٹی کے بعد سے گھٹنوں کے نیچے تک) سینہ دنگے کے پٹے سے دونوں پستان کی قدریں تک دونوں ہاتھوں کی پشت، ۱۵۰/۱۲ دونوں

پستانیں ۱۵۰/۱۵ جب کہ چھٹی طرح اٹھ چکی ہوں ورنہ وہ سینہ میں شامل ہیں، علیحدہ عضو نہیں اور ان کے درمیان کی جگہ سینے ہی میں داخل ہے، جدا عضو نہیں، پیشانی ۱۵۰/۱۶ سینہ کی مذکورہ حد سے ناف

کے کنارہ زیریں تک اور ناف کا پیٹ میں شمار ہے، پچھلے پچھلے کی طرف سینہ کے مقابل سے کر تک، دونوں شانوں کے درمیان جو جگہ ہے اس کا اگلا حصہ سینے میں اور پچھلے شانوں یا پیٹ میں شامل ہے اور اس کے بعد سے دونوں کروٹوں میں کر تک جو جگہ ہے اس کا اگلا حصہ پیٹ میں اور پچھلے پیٹ میں داخل ہے، دونوں سرکین، فرج، ۲۲، ۲۳، دونوں راسیں، گھٹنے بھی ان ہی میں شامل ہیں، ناف کے نیچے پیر ۲۴ اور اس سے ملی ہوئی جو جگہ ہے اور ان کے مقابل کی جانب سب مل کر ایک ہوتے ہے، دونوں پیدیاں، پٹنوں سمیت دونوں ٹکوسے۔ ۲۰، ۲۱

باندی کے لئے

باندی کے لئے اعضائے عورت یہ ہیں :-  
ساراپیٹ اور پیٹ، دونوں پہلو اور ناف سے گھٹنوں کے

نیچے تک جس میں کل سات عضو ہیں۔

مسائل

۱۔ اتنا باریک دوپٹہ جس سے بل کی سیاہی چمکے اگر عورت نے اس کو اوڑھ کر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی جب تک اس پر کوئی چیز نہ اوڑھے جس سے

بل وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔

• اس قدر باریک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہو ستر کے لئے کافی نہیں، نماز پڑھی تو نہ ہوگی، بعض لوگ باریک ساڑھیاں اور تہ بند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران چمکتی ہے ان کی نمازیں نہیں ہوتیں، ایسا کپڑا جس سے ستر کوئی چیز نہیں چھوٹا علاوہ نماز کے بھی پہننا حرام ہے۔  
• عورت کا پہرہ اگرچہ عورت میں سے کسی غیر محرم کے سامنے نہ کھولنا منع ہے یہ بھی غیر محرم کو اس کا دیکھنا جائز نہیں۔

• اگر ننگے شخص کو چٹائی یا پھونٹا مل جائے تو اس سے ستر کرے ننگا نہ پڑھے، اسی طرح اگر گھاس یا پتوں سے ستر کر سکتا ہے تو یہی کرے (حالیگیری)

• کسی کے پاس بائبل کپڑا نہ ہو تو میٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجود اشارہ سے کرے

چاہے دن ہو یا رات اگر میں ہو یا میدان میں وہابیہ، درمختار وغیرہ بخوالہ تالیف شریعت

• اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور گمان غالب ہے کہ وہ مانگنے سے دیدے گا تو

مانگنا واجب ہے۔ (درمختار)۔

• اگر نپاک کپڑے کے سوا کوئی اور کپڑا نہیں اور نپاک کرنے کی کوئی صورت بھی نہیں تو نپاک ہی کپڑے سے ستر کو سے اور ننگا نہ پڑے (دہلی)

• اگر پوسے ستر کے لئے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ اس سے بعض اعضا کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے اور اس کپڑے سے سخت غیظہ یعنی آگایچھا چھپائے اور اگر اتنا ہو کہ ایک ہی چھپ سکتا ہے تو ایک ہی چھپائے۔

• اگر کپڑے ہو کہ نماز پڑھنے سے پوتھائی ستر کھلتا ہے تو ٹیڈ کر ڈھے۔ (دو ٹخا وغیرہ)

**وقت :-** نماز کی تیسری شرط وقت ہے۔  
وقت فجر - صبح صادق سے سوچ کی گون چکنے تک ہے۔

ایک روشنی ہے جو طلوع آفتاب کے قبل آفتاب کے اوپر  
**صبح صادق** آسمان کے پورے کناروں میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ تمام آسمان میں پھیلی جاتی ہے اور ابلا ہوا جاتا ہے اس روشنی کے ظہور کھلے ہی سحری کا وقت ختم اور نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اس روشنی سے پہلے سچ آسمان میں ایک لمبی سفیدی مشرق سے مغرب کی جانب بکھیتی ہوئی دکھائی دیتی ہے جس کے نیچے سارا افق سیاہ ہوتا ہے صبح صادق اس کے نیچے سے چھوٹ کر شمال و جنوب دونوں طرف دوں پر پھیلی کر اوپر بڑھتی ہے یہ لمبی سفیدی صبح صادق کی سفیدی میں غائب ہو جاتی ہے اس لمبی سفیدی کو صبح کا ذب کہتے ہیں اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا وقت کے قاضی نماز بہانہ ستر آ صبح صادق کی روشنی ان شمس میں جو ۲۷، ۲۸ درجہ یا اس کے قریب

**انتباہ !** عرض بالا پر واقع ہیں جیسے بریلی، بکھٹو، کانپور وغیرہ چھوٹے دلوں میں تقریباً سو اکھنڈ اور گرمی میں قریب قریب دو اکھنڈ (کچھ کم و بیش) صبح نکلنے سے پہلے ظاہر ہوتی ہے۔

فجر کی نماز کے لئے تو صبح صادق کی سفیدی جب چمک کر پھلنی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے گا اور عشاء پڑھنے اور سحری کھانے میں ابتداء طلوع صبح صادق کا اعتبار کریں یعنی فجر کی نماز اس وقت پڑھیں جب بھی طرح روشنی ہو جائے۔



## ظہر کا وقت

ظہر کا وقت زوال یعنی سورج ڈھلنے سے لے کر اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اصلی سایہ کے دگنا ہو جائے

مثلاً ٹھیک دوپہر کو کسی چیز کا سایہ جدا انگل تھا اور وہ چیز اٹھ انگل کی ہے تو جب اس چیز کا سایہ کل نہیں انگل کا ہو جائے، تب ظہر کا وقت ختم ہوگا۔

سایہ اصل وہ سایہ ہے جو ٹھیک دوپہر کے وقت ہوتا ہے جب سورج قائمہ! خط نصف النہار پر پونچتا ہے یعنی ٹھیک بیچ بیچ آسمان پر کہ پوپ بچھم کا فاصلہ برابر ہوتا ہے تو ٹھیک دوپہر ہوتی ہے، اس جگہ سے ذرا بچھم کو جھکا اور ظہر کا وقت شروع ہوا۔

سورج ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین پر ایک برابر بکھڑی سیدھی اس طرح گاڑی کہ پوپ بچھم بالکل جھکی نہ ہو جتنا سورج بلند ہوتا جائے گا اس بکھڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا جب کم ہونا رک جائے تو اب ٹھیک دوپہر سے اور یہ سایہ اصلی ہے اس کے بعد سایہ بڑھنا شروع ہوگا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سورج خط نصف النہار سے جھکا اور یہ ظہر کا وقت ہوا۔

بعد کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔

ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج غروب ہونے تک رہتا ہے۔

## عصر کا وقت

فائدہ! ان شہروں میں عصر کا وقت کم سے کم تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک رہتا ہے اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے کچھ منٹ کم و بیش اسی میں یعنی نو مہرے فردی کے تیسرے ہفتہ تک تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک رہتا ہے اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے کچھ منٹ کم و بیش مختلف تاریخوں اور آخر میں جون میں تقریباً دو گھنٹے کچھ کم و بیش مختلف تاریخوں میں پھر اگست ستمبر میں تقریباً اپنے دو گھنٹے اور آخر اکتوبر تک ڈیڑھ گھنٹے کے قریب رہتا ہے یہ جو وقت لکھا گیا ہے وہ مختلف شہروں اور مختلف تاریخوں کے لحاظ سے دو چار منٹ کم و زیادہ بھی ہوگا یہ ایک موٹا اندازہ کرنے

## انتباہ!

کے لئے لکھ دیا گیا ہے جن حضرات کو ہر جگہ اور ہر تاریخ کا صحیح صحیح وقت معلوم کرنا ہو وہ  
کتاب "نور اللغات" وغیرہ ملاحظہ فرمائیں (قانون شریعت)

**مغرب کا وقت** سورج ڈوبنے کے بعد سے شفق غائب ہو جانے تک  
ہے۔

شفق اس سفیدی کو کہتے ہیں جو سرخی بدھنے کے بعد پچھم میں صبح صادق کی سفیدی کی  
عارضہ اور کھنچ پھلتی ہے۔ (ہدایہ، عالمگیری، غانیہ)

یہ وقت ان شہروں میں کم از کم سوا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا  
ہے ہر روز بقا وقت فجر کا ہوتا ہے آٹھ بجے وقت مغرب کا بھی ہوتا ہے۔

**عشاء کا وقت** شفق کی سفیدی غائب ہونے کے بعد سے لے کر صبح صادق  
شروع ہونے تک ہے شفق کی سفیدی غائب ہونے کے  
بعد ایک لمبی سفیدی بھی پڑے پچھم پھلتی جاتی ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

**وتر کا وقت** وتر کا وقت وہی ہے جو عشاء کا وقت ہے البتہ عشاء کی  
نماز سے پہلے نہیں پڑھی جاسکتی کہ ان میں ترتیب فرض ہے

اگر نماز کو عشاء کی نماز سے پہلے وتر پڑھ لی تو نہ ہوگی عشاء کے بعد پھر پڑھنی پڑے گی  
ہاں اگر بھول کر وتر کی نماز پڑھ لی یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز ہے و وتر پڑھی تھی اور وتر  
وضو کے ساتھ تو وتر ہو گئی و وتر نماز عالمگیری کا قانون شریعت (۱) ہے  
جس نظام پر جن دنوں میں عشاء کا وقت آتا ہے سوچ لیں ان دنوں میں عشاء اور وتر کی نماز پڑھنی ہوگی البتہ

**اوقات مستحبہ** نماز فجر میں تاخیر مستحب ہے یعنی خوب اجالا ہو جانے کو شروع  
کرنے کو ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ ۴۰ سے ۶۰ آیات قرآن

کے ساتھ پڑھ سکے اور سلام پھرنے کے بعد اتنا وقت رہے کہ اگر نماز میں فساد واقع ہو تو  
طہارت کو کے قرآن سے ۴۰ سے ۶۰ آیات دوبارہ پڑھ سکے اتنی تاخیر کر دہ ہے کہ سورج  
نکلنے کا شک ہو جائے (قاضی غاں وغیرہ)

• عورتوں کے لئے ہمیشہ فجر کی نماز اول وقت میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر  
رہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب جماعت ہو جائے تو پڑھیں۔

• جاڑے کی نظر میں جلدی مستحب ہے گرمی کے ایام میں دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ، البتہ اگر گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز جماعت اول وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لئے جماعت چھوڑنا جائز نہیں، موسم ریح جلدوں کے سکھ میں اور خریف گرمیوں کے سکھ میں ہے۔ درود مختار، عالمگیری

• جمعہ کا وقت مستحب وہی ہے جو ظہر کا ہے (بجرا)  
• عصر کی نماز میں ہمیشہ غیر مستحب ہے مگر دُعا کی کہ خود آفتاب میں زردی آجائے کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بچہ نگاہ جھٹکے، دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں دیا گیا ہے نہ عالمگیری نہ ابن تیمیہ  
• تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ سورج کی ٹھیکہ میں زردی اس وقت آتی ہے جب غروب میں بیس منٹ رہ جاتے ہیں تو اس وقت کراہت ہے، یونہی سورج نکلنے کے بیس منٹ بعد نماز جائز ہونے کا وقت ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

• بدلی کے دن کے سوا ہر روز میں ہمیشہ جلدی کرنا مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تشریفی ہے اور بغیر عذر و مفرد میں بغیر ہفتی تاخیر کی کہ تباہی گئے تو مکروہ تحریمی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

• نماز عشاء میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح۔  
• عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سونا سونا مکروہ ہے۔

• عشاء کی نماز کے بعد دنیاوی باتیں کرنا قحطی کہانیاں سننا مکروہ ہے، ضروری باتیں تلاوت قرآن شریف، ذکر الہی، دینی مسالکی، بزرگوں کے واقعات اور ہمارے سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں، یونہی صبح صادق سے سورج نکلنے تک ذکر الہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے (دو وقت)  
• جس شخص کو اپنے جانگے پر یقین اور بھروسہ ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے ورنہ سونے سے قبل پڑھ لے پھر اگر آخر رات میں آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے، ورنہ دوبارہ پڑھنا جائز نہیں (فتاویٰ خاں)

• بدلی کے دنوں میں عصر اور عشاء میں تعیل مستحب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر مستحب ہے۔

## اوقات مکروہ

سورج نکلنے، سورج ڈوبنے اور نصف النہار (دوپہر) کے وقت کوئی نماز جائز نہیں۔  
 نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ اور نہ قضاء نہ سجدہ تلاوت نہ سجدہ سہو، البتہ اس روز کی عصر کی نماز اگر  
 نہیں ہو چکی ہو تو سورج ڈوبتا ہو پڑھ سکتا ہے مگر اتنی دیر کہ حرام ہے۔

• طلوع آفتاب سے، اور سورج کا گذر نکلنے سے لے کر پورا نکل آنے کے بعد اس  
 وقت تک سے کہ اس پر آگے چندھیانے لگے اور اس نکل وقت میں منٹ ہے۔

• نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے لے کر نصف النہار ظہنی یعنی سورج  
 ڈھلنے تک ہے جس کو صفحہ کبریٰ کہتے ہیں۔

• نصف النہار شرعی معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آج جس وقت سے صبح صادق شروع  
 ہوئی اس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک جتنے گھنٹے ہوں ان کے دو حصے کئے جائیں  
 پہلے حصہ کے ختم پر نصف النہار شرعی شروع ہو جائے گی اور سورج ڈھلے ہی ختم ہو جائے گی  
 مثلاً آج چھ بجے شام کو سورج ڈوبا اور تقریباً چھ بجے نکلا، بارہ بجے دن کو ٹھیک دوپہر ہوئی  
 اور ساڑھے چار بجے صبح کو صبح صادق ہوئی تو صبح صادق سے سورج ڈوبنے تک  
 کل ساڑھے تیرہ گھنٹے ہوئے جس کا نصف پونے سات گھنٹے ہوئے اب صبح صادق کے  
 شروع یعنی ساڑھے چار بجے سے یہ پونے سات گھنٹے وقت گزرنے دو تو سو اگیارہ بج جائیں  
 گے اب سو اگیارہ بجے نصف النہار شرعی یعنی صفحہ کبریٰ شروع ہوا اور ٹھیک بارہ بجے ہی جب سورج  
 یا چمک کو ڈھلا صفحہ کبریٰ ختم ہوا اس سے معلوم ہوا کہ آج پونے گھنٹہ یعنی سو اگیارہ بجے دن سے  
 بارہ بجے تک نصف النہار شرعی رہا، اس پونے گھنٹہ کا وقت ناجائز وقت ہے۔

• جنازہ اگر اوقات موقوفہ مکروہ میں لایا گیا تو اسی وقت پڑھیں کوئی گراہت نہیں۔

• گراہت اس صلوٰۃ میں ہے کہ بیشتر سے تیار ہو دے اور دیکھ لیں کہ وقت مکروہ آگیا  
 ان تینوں اوقات مکروہ میں تلاوت قرآن مجید بہتر نہیں، بہتر یہ ہے کہ ذکر و روضہ شریف  
 میں مشغول رہے۔ (علامہ گبرائی)



• بارہ وقتوں کے لئے نوافل پڑھنا منع ہے۔

۱۔ صبح صادق سے سورج نکلنے تک کوئی نفل جائز نہیں سوا فجر کی دو رکعت سنت کے۔

۲۔ اپنے مذہبی جماعت کیلئے اقامت و تکبیر سوائے تو اقامت سے تنہا عمت تک نفل و

سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ اگر نماز فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی، مگر قعدہ میں شرکت ہوگی تو حکم ہے کہ جماعت سے دور الگ فجر کی سنت پڑھے کہ جماعت میں شامل ہو جائے ورنہ ناجائز و گناہ ہے۔

۳۔ نماز عصر پڑھنے کے بعد سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے۔

۴۔ سورج ڈوبنے سے لے کر مغرب کی فرض پڑھنے تک نفل جائز نہیں۔ (عالمگیری)

۵۔ جس وقت امام اپنی جگہ سے جموع کے خطبہ کے لئے کھڑا ہو اس وقت سے لے کر فرض جمعہ ختم ہونے تک نفل منع ہے۔

۶۔ میں خطبہ کے وقت اگرچہ پہلا ہو یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا عیدِ تبرع عید کا خطبہ ہو یا کسوف و استسار و حج و نکاح کا ہو، ہر نماز جتنی کہ قصا بھی ناجائز ہے، مگر صاحبِ ترتیب کے لئے جمعہ کے خطبہ کے وقت قصا پڑھنے کی اجازت ہے (درمختار)۔

۷۔ عیدین کی نماز سے پہلے نفل مکروہ ہے چاہے گھر میں پڑھے یا عید گاہ میں یا مسجد میں (عالمگیری)

۸۔ عید و تبرع عید کی نماز کے بعد نفل مکروہ ہے جب کہ عید گاہ یا مسجد میں پڑھے گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔ (عالمگیری)

۹۔ عزائم میں جو ظہر و عصر کا ایک ساتھ پڑھتے ہیں ان کے چچ میں اور بعد میں بھی نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۰۔ مزدلفہ میں جو مغرب و عشاء کی نماز جمع کی جاتی ہے فقط ان کے چچ میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے بعد میں مکروہ نہیں۔ (عالمگیری)

۱۱۔ فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنتِ فجرِ ظہر مکروہ ہے۔

۱۲۔ جس بات سے دل بیٹھے اور اس کو دور کر سکتا ہو تو اس کو بغیر دور رکھنے ہر نماز مکروہ ہے جیسے پیشاب یا پاخانہ یا ریاح کا غلبہ ہو تو ایسی حالت میں نماز مکروہ ہے البتہ اگر وقت

جاء رہا تو پڑھ لے اور ایسی نماز پھر دہرائے، یونہی کھانا سنے آگیا اور اس کی خواہش  
یا اور کوئی ایسی بات ہو جس سے لگاؤ، اطمینان و جمعیت نہ ہو اور خشوع میں فرق آئے تو  
ایسی صورت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے (درختا روغیرہ)۔

## استقبال قبلہ

نماز کی جو تھی شرط استقبال قبلہ یعنی قبلہ کی طرف منہ کرنا ہے بعینہ  
کعبہ منظرہ کی طرف منہ ہو جیسے مکہ شریف والوں کے لئے یا  
اس کی جہت کو منہ ہو جیسے اوروں کے لئے بہتر کہہ کو منہ ہونے کے معنی ہیں کہ منہ کی سطح کا کوئی  
بڑا کسبک سمت میں واقع ہے تو اگر قبلہ کی طرف سے کچھ ہٹا ہو ایسے کچھ کوئی جزو منہ کی سطح کا کعبہ  
کے مواجہ (سامنے) میں ہے تو نماز ہو جائے گی اس کی مقدار ۴۵ درجے رکھی گئی ہے تو اگر اتنے درجے  
سے زیادہ ہٹا ہوا ہو گا تو استقبال قبلہ نہ پایا جائے گا اور نماز نہ ہوگی۔

• جو شخص استقبال قبلہ پر قادر نہ ہو مثال کے طور پر مرعض ہے اس میں تخی طاقت نہیں کہ ادھر  
رخ بدل سکے اور وہاں کوئی موجود نہیں ہو اس کو توجہ کر دے تو اس صورت میں جس رخ پر نماز پڑھے  
سکے پڑھے اس پر نماز کا اعادہ یعنی ٹوٹنا بھی نہیں۔

## بحری جہاز یا کشتی میں نماز

بحری جہاز یا کشتی میں نماز پڑھے تو بوقت فجر قبلہ  
کو منہ کرے اور جیسے جیسے وہ جہاز یا کشتی  
گھومتی جائے یہ بھی قبلہ کو منہ پھرتا رہے خواہ نماز فرض ہو یا نفل  
• اگر کسی شخص کو کسی مقام پر قبلہ کی پہچان نہ ہو سکے نہ وہاں کوئی بتائے والا مسلمان ہے  
نہ وہاں مساجد ہیں نہ چاند سورج و ستارے نکلے ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ وہ قبلہ کو جان  
سکے تو ایسے شخص کے لئے تحریم کا حکم ہے معنی وہ غور کرے بعد قبلہ بنوادل میں یقین ہوا دھری  
منہ کر کے نماز پڑھے۔

• نمازی نے قبلہ سے بغیر کسی عذر کے جان بوجھ کر سینہ پھیرا یا پھر گرجہ فوراً ہی قبلہ کی جانب  
ہو گیا نماز فاسد ہو گئی اور اگر بلا قصد و ارادہ پھر گیا اور اتنا غصہ نہ ہوا جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان  
کہا جاسکے تو نماز ہو گئی۔

• اگر صرف منہ قبلہ سے پھیرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی سمت کر لے تو نماز ٹھیک رہے

ہوگی مگر بلا عند الیہا کرنا مکروہ ہے۔

## تحويل قبلہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں قیام فرما ہوئے تو بجائے کعبہ منورہ کے بیت المقدس قبلہ مقرر ہوا اور تقریباً پانچ سو سال اس کی جانب رخ کر کے نماز ادا فرماتے رہے، بیت المقدس کو قبلہ مقرر کر لے میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ یہودی آپ سے مانوس ہو جائیں کیونکہ ان کا قبلہ بھی بیت المقدس ہے درحقیقت یہ رب کریم کا بہت بڑا احسان تھا جس کی بدولت قوم یہود نے کوئی قدرہ کی او اس سے غامذہ اٹھانے کی بجائے ازراہ کبر و غرور یوں کہنے لگے کہ ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دین کو تو مانتے نہیں اور ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں۔“

اس وجہ سے حضور کی طبیعت کعبہ معظمہ کی جانب مائل ہو گئی اور اس لئے بھی کہ وہ آپ کے مجدد و مجدد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قبلہ تھا اور آپ کا بھی جب کہ مکہ مکرمہ میں تشریف رکھتے تھے اور عرب کو اسلام سے قریب کرنے کے لئے بہترین ذریعہ بھی کیونکہ عرب کو جب معلوم ہوا کہ آپ نے بیت المقدس کو قبلہ بنالیا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم بھی آپ کی پیروی نہ کریں گے، ان حالات کی بنا پر حضور کی ولی خواہش ہوئی کہ کعبہ معظمہ کو قبلہ مقرر کر دیا جائے۔ چنانچہ ایک دن حضرت جبریل امین علیہ السلام حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا۔

”اے جبریل! میری خواہش یہ ہے کہ کعبہ معظمہ قبلہ ہو جائے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں تم اس کے متعلق عرض کرو جبریل امین نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بدلتا میرے آپ کا امر از خدا کی بارگاہ میں زیادہ ہے اس لئے آپ خود سوال کریں، جبریل امین یہ کہہ کر آسمان پر چلے گئے اور آپ ان کے انتظار میں بار بار آسمان کی طرف نظر اٹھاتے تھے کہ تحويل قبلہ کی اجازت ملے کہ آتے ہوں گے۔“

۳۵ء میں بتاریخ ۱۵ رجب جب بروز روزہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبلہ نبی سلمہ میں بکثرت برائیں مغرور کی والدہ کے پاس تشریف لے گئے، انہوں نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا اس میں اتنا وقت گزر گیا کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا، آپ نے مسجد نبی سلمہ میں متوجہ کیے

مطابق طہر کی نماز بیت المقدس کی طرف رخ کر کے پڑھنا شروع کی بھی دور کعبت ہی پڑھنے  
پائے تھے کہ تحویل قبلہ کے متعلق نماز کی حالت میں وحی نازل ہوئی۔

قَدْ تَبَيَّنَ لَكَ فِي الْوَحْيِ فِي السَّمَاءِ فَكُنْ لَكَ قِبْلَةً  
تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ  
مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ

ترجمہ۔ "ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم کو بھیج دیں  
گئے اس قبلہ کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو، ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف  
اور اسے مسلمانو! ہم جہاں کہیں ہو اپنا منہ ہی کی جانب کرو۔"

اس حکم الہی کے بعد حضور اور آپ کے اصحاب فوراً کعبہ شریف کی طرف پھر گئے اور باقی  
دور کعبتیں اسی کی طرف منہ کر کے پوری کیں۔

مسجد بنی سلعہ میں چونکہ یہ نماز ظہر دو قبلوں کی طرف منہ کر کے ادا کی گئی تھی اس لئے اس  
کا نام مسجد القبلتین ہو گیا۔

تحویل قبلہ سے یہودیوں کو سخت اذیت ہوئی اور انہوں نے طرح طرح مسلمانوں کو  
ورقہ شریعت گردیا۔

محمّد بن خطیب یہودی کہنے لگا۔

وہ اسے مسلمانوں! نماز میں بیت المقدس کی طرف منہ کرنا ہدایت تھا یا گمراہی، اگر  
ہدایت تھا تو اب اس کو چھوڑ کر تم گمراہ ہو گئے اور اگر گمراہی تھا تو اتنی مدت تک  
تمہیں گمراہی میں رکھا جس سے تمہاری نمازیں تخراب ہوتی رہیں نیز تحویل قبلہ سے  
پچھتے تمہیں سب بھول گئے تھا کہ گئے وہ گمراہی پر مرسے اور ان کی نمازیں برباد  
ہو گئیں۔"

جن مسلمانوں کے دشتہ وار تحویل سے پیشتر تھا کہ گئے ان کو یہ باتیں شائق نگزید، انہوں نے  
بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سوال کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔



وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُخَيِّرَ بَيْنَ أَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبْلُغُوا إِلَى الْقُدْسِ ۖ وَاللَّهُ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

ترجمہ :- ”اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان و عماریں جو جو میل قبلہ سے پہلے پہلے اللہ کے  
کی طرف منہ کر کے چڑھیں، مبالغہ کر کے بیٹھک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بہت مہربانی

کرنے والا ہے۔“

آیت مذکورہ میں نماز کو ایمان سے تعبیر کیا گیا ہے جس کے لئے نماز یا جماعت کی پابندی  
کی دلیل ہے نیز اس لئے کہ وہ ایمان والوں ہی پر واجب ہوتا ہے اور اہل ایمان ہی اس (نماز) کو  
قبول کرتے ہیں۔

نماز کی پانچویں شرط تہیت ہے۔

**نیت** نیت دل کے کچے ارادے کو کہتے ہیں صرف عاتقانیت نہیں جب تک

ارادہ نہ ہو۔

اگر زبان سے بھی کہہ لے تو ستر ہے مثلاً اس طور پر کہ :-  
”نیت کی میں نے دو رکعت فرض فجر کی اللہ کے واسطے منہ  
میرا کعبہ شریف کی طرف، اللہ اکبر“

**مسائل**

**انتباہ** اگر کسی امام کی اقتدار کر رہا ہو تو اتنا اور کہے ”مجھے اس امام کے“  
فرض نماز میں نیت فرض بھی ضروری ہے مطلق نماز کی نیت کافی نہیں اور  
فرض نماز میں یہ بھی ضروری ہے کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے۔

• نیت میں تعداد رکعت ضروری نہیں البتہ افضل ہے  
• فرض نمازیں قضا ہو گئیں تو ان میں بروقت اور ایسی دن تعیین اور نماز کا تعیین ضروری ہے  
مثال کے طور پر نیت کرے کہ ”فان نماز کی میں نے نیت کی“ مطلقاً ظہر یا عصر وغیرہ یا مطلقاً نماز  
قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔

• نفل سنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح کی اور  
سنتوں میں سنت رسول اللہ کی نیت کرے۔

• یہ نیت کرنا کہ ”منہ میرا طرف کعبہ شریف کے“ شرط نہیں البتہ یہ فرض ہے کہ قبلہ سے

پہرے کی نیت نہ ہو۔

مقتدی نے اگر اقتدا کی اس طرح نیت کی کہ جو نماز امام کی وہی نماز میری ہو تو جیسے ہے

**اخلاص قلب** تمام احمائی و عبادات کے مقبول اور مردود ہونے کا دار و مدار اول کی نیت پر ہے، حدیث شریف میں ہے **إِنَّمَا الْأَعْمَالُ**

**بِالنِّيَّةِ** (بے شک عملوں کی ہزار و سزا نیتوں پر ہے)

خدا کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے عزم و ارادہ کو اخلاص اور دنیوی فائدہ و غرض کے خیال سے عبادت کرنے کو برباد رکھتے ہیں۔

جو عبادت اخلاص اور دینی کے لئے کی جاتی ہے وہ بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہوتی ہے اور برباد کے ساتھ ہوتی ہے وہ مردود ہے۔

نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ہی میں عبادت منحصر نہیں بلکہ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، بیعتنا اور عطا، چینا پھرتا، سونا جاگنا، لین دین، شادی و نکاح کی جملہ تقریبات اور ان کے موافق مسلمانوں کے لئے عبادت ہیں جبکہ ان کو اخلاص کے ساتھ کرے، ناسی، دکھاوا، اہم دہی، حرص و طمع اور خواہشات نفسانی وغیرہ غرض دنیوی کا حصول یا غرضیکہ حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد سب کی ادائیگی اور بچاؤ دینی میں ایک دانشمند مسلمان اخلاص و انیت کو مد نظر رکھتا ہے اور بوناوان و بد نصیب لوگ ہیں وہ غرض فائدہ کے تصور و خیال کی وجہ سے اپنے ہاتھوں سے اپنے نیک اعمال نیاہ و برباد کرتے ہیں۔

**اخلاص کی برکت** ایک بار حضور سرورِ کوہین رحمت دارین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

”وہ جنگل میں سفر کر رہے تھے، اتفاقاً بارش ہوئے لگی وہ تینوں آدمی پہاڑ کے ایک قبا میں پناہ گزیں ہو گئے تاکہ بارش سے محفوظ رہیں پہاڑ سے ایک پتھر گرا جس کے سبب غار کا منہ بند ہو گیا، وہ پتھر اتنا بڑا اور زورنی تھا کہ تینوں اشخاص اپنی لوری طاقت لگانے کے باوجود بھی اس کو نہ ہٹا سکے جب اس غار سے نکلنے کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو بالآخر ایک نے دوسرے سے کہا کہ

خدا کی قسم بغیر اخلاص کے اس سے رہائی نصیب نہ ہوگی لہذا ہم لوگوں میں ہر ایک  
اس عمل کے وسیلہ سے خدا کی بارگاہ میں دعا کرے جس کو اخلاص کے ساتھ کیا  
ہے۔ پس ان میں سے ایک شخص نے اس طرح دعا کی کہ اے اللہ! میں نے  
تیرے سپرد و چھٹا تک پادل کے عوض پر ایک مزدور رکھا تھا جب وہ اپنے کام  
سے فارغ ہوا اور میں نے اس کو اجرت پیش کی تو اس نے اپنے سے انکار کر دیا  
اور چلا گیا، میں نے ان چاولوں کو بویا جس سے وہ بہت بڑھ گئے پھر ان  
سے گائیں اور ان کا پروا ہا خریدیا پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ مزدور اپنی مزدوری  
لےنے آیا، میں نے اس سے کہا کہ یہ گائیں اور پروا ہا تمہاری مزدوری سے خرید  
گئے ہیں ان سب کو لے جاؤ، اس نے جواب دیا کہ مجھ سے مذاق کرتے ہو میری  
اجرت تو تیرے دو چھٹا تک چاول تھی، میں نے کہا اسے بندہ خدا یہ تیرا ہی مال ہے  
اس کو لے جا چنانچہ وہ لے گیا تو اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے کس پر عمل تیری  
رعنا جوئی کی خاطر کیا تھا تو غار کا منہ کھول دے (اس دعا سے) پھر کاکھ حصہ  
غار کے دبانے سے بہت گیا جس سے قد سے روشنی آنے لگی۔

پھر دوسرے شخص نے یوں دعا کی کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے مال  
باپ بڑھے تھے، میں جب شام کو بکیاں چرا کر گھر واپس لوٹا تو پہلے ان کی خدمت  
میں دو دھنیش کرتا پھر باقی اہل و عیال کو دیتا، ایک مرتبہ جنگل سے واپس میں مجھے کچھ  
دیر ہو گئی میں دو دھ لے کر پہنچا تو وہ اہل باپ (سو چکے تھے، ان کو اس خیال سے  
نہیں بلکایا کہ ان کی نمیند میں نخل پر سے گا اور لکھ کو یہ بھی گوارا نہ ہو کہ وہ کھجور کے پائے  
ہی سونے، میں کہیں کچھ غلامیں، غنہ ہو جانے سے ان کی کمزوری بڑھے گی مجھے  
بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے مگر میں نے بچوں کی پرداؤں کی اور سر ہانے کھڑے  
ہو کر والدین کے ہدگنے کا منتظر کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی، تو اے اللہ! میری  
یہ خدمت جو میں نے اپنے مال باپ کی کی ہے اگر تیرے خوف اور تیری خوشنودی  
کے لئے حق تو غار کا منہ کٹا وہ فرمے، اس دعا سے غار کا پتھر اتنا ہلکا کہ آسمان کھلی

دینے لگا۔

تیسرے شخص نے اس طرح دعا کی کہ اے اللہ! تو عظیم و خیر ہے کہ میری ایک بھانجی  
 بس خفی جس کو میں سب سے زیادہ محبوب رکھتا تھا میں نے اس کے نفس پر قابو پانا  
 چاہا تو اس نے سوائے شرفیاء غلبہ کیں میں نے کسی نہ کسی طرح سے وہ اثر فیاض  
 اس کو دے دیں تو اس نے خود کو میرے حواری کر دیا جب میں اپنی خواہش نفس پوری  
 کرنے کے لئے آمادہ ہوا تو اس نے کہا اللہ سے ڈرو اور ہر گونا گوارے غفلت سے محنت  
 توڑو، میں یہ سنتے ہی اپنے پاک ارادہ سے باز آگیا اور وہ اثر فیاض بھی اس کے  
 پاس چھوڑ دیں، اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں اس زمانہ کو تیرے خوف سے  
 اور تجھ کو راضی کرنے کے لئے ترک کر دیا تھا تو غدار کا منہ کھول دے، غدار کا منہ  
 بالکل کھل گیا اور وہ تینوں اشخاص اس سے باہر نکل آئے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ایک بندہ

## اخلاص کے فائدے آخرت میں

خدا کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا جس کو اس کا نام نہ اعمال اس کے واسطے ہاتھ میں دیا جائے گا  
 تو وہ اپنے نامہ اعمال میں سچ، ہجرہ، بھادو، زکوٰۃ اور صدقہ دیکھ کر دل میں کہے گا کہ :-  
 ”میں نے تو اس میں کچھ بھی نہیں کیا، یہ میرا نامہ اعمال نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے  
 گا ٹھیک، یہ تمہارا ہی نامہ اعمال ہے تم زمانہ دراز تک قیام میں رہے اور یہ کہتے  
 تھے کہ اگر میرے پاس مل ہوتا تو میں بھاؤ کن اور میں جانتا تھا کہ تم اپنی اس نیت  
 میں سچے ہو تو میں نے تم کو ان سب چیزوں کا ثواب عطا کیا۔“

قیامت کے روز ایک ایسا بندہ بارگاہ الہی میں پیش کیا جائے گا جس کے ساتھ پہلو  
 کی طرح نیکیوں کے انبار ہوں گے اس وقت ایک منادی ندا کرے گا کہ :-

”جس کسی کا اس پرہیز ہو وہ اپنے حق کے بدلے میں اس کی نیکیاں لے لے  
 یمن کرو لگائیں گے اور اس کی نیکیاں لیتے تباہیں گے حتیٰ کہ اس کی تمام نیکیاں  
 ختم ہو جائیں گی اور وہ بندہ ہکا بکارہ جائے گا اس وقت حق تعالیٰ فرمائے گا



تیرا ایک خزانہ میرے پاس ہے جس پر میں نے اپنے فرشتوں کو مطلع کیا کہ کسی اور مخلوق کو، تو وہ بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار وہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ تیری نیک نیتیں ہیں جن کو تو نے دنیا میں کی تھیں ان کو میں نے اپنے فضل و کرم سے اس گنہگار کو سکھ رکھا ہے جو تیری نعمات کے لئے کافی ہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

حضرت سید عالم فرمادے: اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

### ایک نیک نیت

قیامت کے دن پہلے اس شخص کا فیصلہ ہو گا جو خدا کی راہ میں شہید ہوا تھا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں یاد دلانے گا جو دنیا میں اس کو عطا کی گئی تھیں جب بندہ کو وہ یاد آجائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے ان کے شکریہ میں کیا عمل کیا، بندہ عرض کرے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا اور شہید ہو گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے کیونکہ تو نے قتال اس نیت سے کیا تھا کہ تجھ کو بہادر کرنا جائے تو وہ تجھ کو حاصل ہو گیا یعنی تو لوگوں میں بہادر و مشہور ہو گیا، اب ہم سے پاس تیرے لئے کوئی ثواب نہیں، پھر اس کے پاس سے یہ حکم دیا جائے گا تو منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ ایک ایسا شخص بھی بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو گا جس نے :-

”قرآن پڑھا اور علم حاصل کیا اور اس کی لوگوں کو تعلیم بھی دی، اللہ تعالیٰ اس کو بھی انہی نعمتیں یاد دلانے کا جب اس کو یاد آجائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے ان کے شکریہ میں کیا کیا تو وہ بندہ عرض کرے گا میں نے علم حاصل کیا اور لوگوں کو سکھایا اور قرآن پڑھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے علم اس نیت سے سیکھا تھا کہ لوگ تجھ کو عالم کہیں اور قرآن اس نیت سے پڑھا تھا کہ تجھ کو قاری کہ جائے تو وہ تجھ کو کہہ گیا، (یعنی لوگوں نے تجھ کو عالم و قاری کہا، اب ہم سے پاس تیرے لئے کچھ ثواب نہیں، پھر حکم ہو گا کہ اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر

فرشتے جہنم میں ڈال دیں۔“

ایک ایسا شخص بھی پیش کیا جائے گا جس پر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کشادگی فرمائی تھی اور  
بقسم کی دولت و ثروت عطا فرمائی تھی، جس کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں یاد دلانے کا جب  
اس کو وہ نعمتیں یاد آجائیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے ان کے شکریہ میں کیا عمل کیا  
بیزہ عرض کرے گا۔

”جس میں طرفیوں سے مال خرچ کرتا تیرے نزدیک پسندیدہ ہے میں نے ان  
سب چیزوں سے خرچ کیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے تو نے اس نیت  
سے خرچ کیا تھا کہ تجھ کو سب سچی کہیں تو وہ کچھ کہا گیا، اب تیرے لئے کوئی ثواب  
نہیں، پھر اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر فرشتے دوزخ  
میں ڈال دیں۔“

”یاد رکھو کہ بہت سی صورتوں میں سب سے بڑی صورت یہ ہے کہ دینی کاموں کو محض  
دنیا حاصل کرنے کے لئے کیا جائے، پہلی باتوں میں دیارکاری کی مزا میں رہا، کاروں کی ٹھونٹیں  
منہ کر دی جاتی تھیں چنانچہ۔“

”ایک شخص نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کچھ مدت تک خدمت کی اس کے  
بعد ہی جبکہ جاکر دنیا کمانے گئے تھے کچھ باتیں ان سے نقل کر کے بیان کرنا شروع  
کیں، چونکہ وہ باتیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کی گئی تھیں اس لئے  
لوگوں کو ان کے سننے کا شوق ہوا اور اس کے لئے کثیر تعداد میں لوگ اس کے  
پاس آئے جانے لگے اور اس کو لوگوں سے اتنے مذاظفے ملے کہ وہ دو ہفتہ ہو گیا  
اور اس کو موسیٰ علیہ السلام نے قیاس کیا تو کچھ نہ معلوم ہنسکا یہاں تک کہ  
ایک دن بھی خدمت میں ایک شخص آیا اس کے ہاتھ میں خنجر لیٹھا اور خنجر کی  
گردن میں کالی رستی موسیٰ علیہ السلام نے اس شخص سے اس خادم کے متعلق  
دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ یہ خنجر تو وہی خادم ہے، موسیٰ علیہ السلام  
نے ہر گاہ انہی میں عرض کی، اسے میرے پروردگار اس کو اصل حالت میں کرے

تاکہ میں اس سے معلوم کر سکوں کہ اس کی صلوٰۃ کیوں مسخ ہوئی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ اسے کوئی اگر نعم میرے ان ناموں کے ساتھ بھی دعا کرے گا جس کے آدم علیہ السلام اور ان کے بعد والے نبیوں نے کی تھی تب بھی میں تمہاری یہ دعا قبول نہ کروں گا کیونکہ میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ میں نے اس کی صورت اس وجہ سے مسخ کر دی ہے کہ یہ دین کے ذریعہ دنیا طلب کرتا تھا۔

چونکہ اس امت کو محبوب خدا سرور دہم دوسرا جسے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نسبت ہے اس نے دیا کاری کی سزا میں اس کی صورتیں تو مسخ نہیں کی جاتیں لیکن اس سے دل خرد مسخ ہو جاتے ہیں۔ اور اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی رفتہ رفتہ دین حق کی روشنی سے نکل کر کفر کی تاریکیوں میں پھٹنے لگتا ہے (العیاذ باللہ)

مولیٰ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو تمام اہمال و عبادات میں انعام میں قلب عطا فرمائے اور ہم سے وہی کام لے جو اس کی مرضی و خوشنودی کے مطابق ہو، آمین ثم آمین بحرمہ حبیب حقہ العالیٰ علیہ السلام

## تیسرے تحریمہ

غذا کی چھٹی شرط تجکیر تحریمہ ہے یعنی اللہ اکبر کہنا۔

جس نماز میں قیام فرض ہے ان میں تجکیر تحریمہ کے لئے قیام رکھنا **مسائل** فرض ہے پس اگر بیچہ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہو گیا تو نماز شروع نہ ہوگی۔ امام کو رکوع میں پایا اور تجکیر تحریمہ اس وقت ختم کی کہ ہاتھ اٹھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے نماز نہ ہوگی بعض لوگ جلدی ہیں اس طرح کہ گزرتے ہیں ان کی غازیں نہیں ہوتیں اور اگر تجکیر اس حالت سے پہلے ختم کر لی تو ہوگئی۔

- اگر مقتدی نے امام سے پہلے تجکیر تحریمہ کہی تو اس کی اقتدار درست نہیں۔
- جو شخص تجکیر اللہ اکبر کہنے پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو کسی اور جو سچے زبان بند ہو اس

ترتیب واجب نہیں ایسے شخص کے لئے دل میں ارادہ کافی ہے۔

لَقَدْ آتَيْنَا الْكَافِرِينَ  
يَا أَكْبَرُ مَا لَكَ يَا أَكْبَرُ مَا لَكَ

نفظ اللہ الکریم کی جگہ کوئی اور نفظ کہا جو خاص تعظیم الہی پر دلالت کرتا ہے جیسے آیت

أَجَلٌ يَا اللَّهُ أَعْظَمُ يَا اللَّهُ حَسْبُدُّ يَا اللَّهُ الْأَكْبَرُ يَا اللَّهُ

الْكَلْبُ يَا لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا مُنْعِمُ اللَّهُ يَا الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا تَبَارَكَ اللَّهُ تَوَانِ

ان شاء سے بھی نماز کی ابتداء سوجائے گی مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے۔

نماز کے چھ فرض

نمائند کے حجب فرض ہے۔

۱- قیام ۲- قرأت ۳- رکوع ۴- سجده ۵- قعود ۶- خروج البصر

قیام

نہا کا پہلا فرق قیام ہے اس کی کم از کم حد یہ ہے کہ آفتاب پھیلنا سے پہلے

ایک منچیں۔

اسکے ساتھ ساتھ

سائل

• قیام اتنی دیر تک ہو جتنی دیر تک قرأت ہوئی ہے یعنی جتنی دیر میں قرأت  
فرمائی ہوئی اور تمام وقت میں ہو جتنی دیر ہوئی ہو۔

مدرس ہوائی ویرقیام فرغ ہے اور رشتہ داری میں قرأت واجب پڑھی جائے

اسی دیر واجب اور عینی دیر میں قرائت مسنون پر بھی حد ہے اسی دیر تک قیام مسنون ہے یہ حکم پہلی

راحت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ پہلی رگعت میں قیام فرض میں مقدار کچھ تحریر بھی شامل ہے اور

قیام مسنون میں شمار نہ ہو و تسبیح کی مقدار بھی داخل ہے۔

فرغن و تر و حدید بقدر قید و سنّت و فخر میں قیام فرغن ہے اگر بغیر عذر شرعی کے یہ نمازیں میٹھ کر پڑھی گئیں تو نہ ہو گئی۔

کپڑے میں لپیٹ کر رکھو۔

ایک پول پر کھڑا ہونا اور دوسرے کوز میں سے اٹھا لینا مکروہ تحریمی ہے اور اگر غور

یہ صحیح فی وجہ ہے ایسا کیا تو کوئی حرج نہیں۔

• اگر کوئی شخص قیام کر سکتا ہے مگر مسجد نہیں کر سکتا تو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ کچھ کرنا ہے



سے نماز پڑھے اور کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہے۔

• اگر کھڑے ہونے سے قطارہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے ایسا نہیں ہوتا تو اس پر فرض ہے کہ بیچ کر پڑھے بشرطیکہ کسی اور طریقہ سے روک نہ سکے اسی طرح اگر کھڑے ہونے سے بونٹھائی سطر کھل جاتی ہے یا قرأت بائیں زمر کے گاتو بیچ کر پڑھے اور اگر کھڑے ہو کر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی دیر برقرار ہو کھڑے ہو کر باقی بیچ کر۔

• کھڑے ہونے سے محض تکلیف پہنچاؤ غرض نہیں بلکہ قیام میں وقت ماقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا کھڑا ہونے سے مرض بڑھ جاتا ہے یا محنت میں تاخیر ہوتی ہے یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہوتی ہو تو ان صورتوں میں بیٹھ کر پڑھے۔

• اگر عشاء (لاٹھی) یا صوم یا دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنی دیر کھڑا ہو سکتا ہے کہ اللہ اکبر کہنے سے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا ہی کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔

• آج کل بعض علاقوں کی اکثر عوامی فرض واجب اور نفل سب نمازیں بغیر کسی عذر شرعی کے بیٹھ کر ہی پڑھتی ہیں و مردوں کی طرح عورتوں کے لئے بھی قیام فرض ہے اس لئے بیٹھ کر پڑھنے سے نفل نماز تو ہو جائے گی مگر فرض واجب اور سنت نمازیں ادا نہ ہوں گی ان کو ایسا خیال رکھنا چاہئے۔

نماز کا دوسرا فرض قرأت ہے۔

## قرأت

قرأت سے یہ مراد ہے کہ قرآن شریف کے تمام حروف صحیح ضابط سے پڑھے جائیں اس طرز پر کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضروری ہے کہ خود سنے اور اگر اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود بھی نہ سنا اور کوئی چیز سننے سے رکاوٹ بھی نہ تھی جیسے شور و غل یا نقلِ سماعیت (راوی سنانا) تو اس صورت میں نماز نہ ہوگی۔

• جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقر کیا گیا ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ کم از کم اتنا ہو کہ خود سن سکے جیسے طلاق دینے یا جانور ذبح کرنے میں۔

• مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں اور تیسرے وقت اور نوافل کی ہر رکعت میں  
 امام و منفرد ایک لاکھ پڑھنے والا پر فرض ہے اور مقتدی کو کسی نماز میں قرات جائز نہیں نہ سورۃ فاتحہ  
 نہ کوئی آیت نہ سورتی نماز میں نہ بھری نماز میں بلکہ دونوں نمازوں میں امام کی قرات مقتدی کے  
 لئے کافی ہے۔

• فجر و مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں اور جمعہ، عیدین، انوار و حج اور رمضان کی وتر میں  
 امام پر بھر آواز سے پڑھنا واجب ہے اور مغرب کی تیسری رکعت، عشاء کی تیسری اور  
 پونجھ کی رکعت اور ظہر و عصر کی سب رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔  
 • بھری نمازوں میں منفرد ایک لاکھ پڑھنے والا کو اختیار ہے خواہ زور سے پڑھے خواہ آہستہ  
 اور زور سے پڑھنا افضل ہے۔

• اگر منفرد تضا پڑھے تو ہر نماز میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (در مختار)  
 • نمازی آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص آکر شامل ہو گیا تو جو باقی ہے اسے بہر لغتی زور سے  
 پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اس کا ٹوٹا نہیں۔  
 • سورۃ غلا بھول گیا، رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورہ طہ کے پھر رکوع کرے  
 انہیں سجدہ سو کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (در مختار)  
 • حضر میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طویل مفصل (سورۃ بقرات  
 سے سورۃ بروج تک) کی سورتیں طویل مفصل میں، اور عصر و عشاء میں اوساط مفصل (سورۃ بروج  
 سے سورۃ الم یحی الذین تک) اور مغرب میں تضا مفصل پڑھے (سورۃ الم یحی سے  
 آخر تک تضا مفصل میں) امام بویا مقتدی (در مختار)

• سفر میں اگر من و قرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں سورۃ بروج یا اس کی مثل سورتیں پڑھے  
 اور عصر و عشاء میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں تضا مفصل کی چھوٹی سورتیں پڑھے اور جلدی ہو تو  
 ہر نماز میں جو چاہے پڑھے۔ (عالمگیری)

• وقت کے جاتے رہنے کا خوف ہو یا جو یا دشمن کا ڈر ہو تو جو چاہے پڑھے سفر ہو یا حضر  
 یہاں تک کہ اگر جماعت کی رعایت نہیں کر سکتا تو اس کی بھی اجازت ہے مثلاً فجر کا وقت اتنا تنگ

ہو گیا کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے تو یہی کرے۔ (دعوت، رد المحتار)

لیکن سورج بلند ہونے کے بعد یہی نمازوں کا اعادہ کرے یعنی دوبارہ پڑھے یہاں شریعت  
فجر کی سنت پڑھنے میں جماعت فوت ہو جانے کا اندیشہ ہوا صرف واجبات پر اقتصار  
کرے ہذا رد و تنوید کو چھوڑ دے اور رکوع و سجود میں صرف ایک ایک تہلیل پڑھے (دعوت)  
• وتر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں تسبیح استسحر  
ترتیلت الکرہی اور دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری رکعت میں الحمد عام  
کی جگہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھے۔

• قرآن شریف الٹا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے مثال کے طور پر پہلی رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور  
دوسری میں اَلَمْ يَكْرِفْ پڑھے، یہاں ترتیب کے لیکن اگر بھول کر اس طرح پڑھ دیا تو کوئی حرج نہیں  
• بچوں کی آسانی کے لئے پہلے علم ترتیب کے خلاف پڑھانے میں حرج نہیں۔  
• درمیان سے ایک سورہ چھوڑ کر پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر دو میان کی سورہ پہلی سے بڑی  
ہو تو چھوڑ سکتا ہے (دعوت وغیرہ)

• جمعہ و عیدین کی پہلی رکعت میں سورۃ النجم رکعت الاعدائے اور دوسری رکعت میں سورۃ قُلْ اَللّٰهُ

پڑھنا سنت ہے (دعوت)

• مستثنیٰ اور فضلوں کی دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے (غنیہ)  
• نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورہ پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورہ کو بار بار پڑھنا بلا  
کراہت جائز ہے (غنیہ)

قرأت قرآن میں غلطی ہو جانے کا ایک قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر  
یہی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ جائے تو نماز ناسد ہوگئی ورنہ نہیں  
ایک حرف کی جگہ دوسرے حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے بے کربان سے وہ حرف ادا  
ہوتا تو مجبور ہے اس کے لئے کوشش کرنا ضروری ہے اور اگر غفلت سے ہے میسے آج کل  
کے اکثر حفاظ و علماء ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں حرف بدل دیتے ہیں تو اگر معنی ناسد ہوں  
تو نماز نہ ہوئی اس قسم کی ٹپس ہوئی نمازوں کی نقصان لایم ہے۔

طاعت اس شخص، غرضاً، اسوج، غرضاً، ان حرفوں میں صحیح طور پر اختیار رکھیں ورنہ  
معنی ناسد ہوئے کی صورت میں نماز ہوگی اور بعض تو اس میں توجہ کی کمی بھی فرق نہیں  
کرتے۔ (بہار شریعت)

نماز کے باہر قرآن شریف پڑھنے کا بیان

ناجائز ہے بلکہ تجویز کے قواعد کی رعایت کر کے (دور مختار)

قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا یا پڑھنے سے فضل ہے (عالمگیری)

مستحب یہ ہے کہ با وضو قبلہ کی طرف رخ کر کے اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے اور

تلاوت کے شروع میں "عوذ باللہ پڑھنا واجب ہے اور سورۃ کے شروع میں "بسم اللہ پڑھنا

مستحب ہے ورنہ مستحب۔

اگر نیت پڑھنا چاہتا ہے اور اس نیت کے شروع میں ایسی ضمیر ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف

لوٹتی ہے جیسے "هو الله الذي لا اله الا هو" تو اس صورت میں "عوذ باللہ" کے بعد

بسم اللہ پڑھنے کا مستحب ہونا ہوگا کہ بیچ میں کوئی دنیوی کام کرے تو "عوذ باللہ" اور "بسم اللہ"

پھر پڑھے اور اگر دینی کام کیا جیسے سلام کا جواب دیا یا اذان کا جواب دیا سبحان اللہ کیا یا کلمہ

وغیرہ اذکار پڑھے تو "عوذ باللہ پڑھنا اس کے ذمہ نہیں۔ (غنی وغیرہ)

سورۃ برأت سے اگر تلاوت شروع کی تو "عوذ باللہ" اور "بسم اللہ" کہے، ہاں اگر سورۃ

برأت تلاوت کے بیچ میں آئی تو بسم اللہ پڑھنے کی ضرورت نہیں اور یہ جو مشہور ہے کہ اگر تلاوت

کی ابتدا سورۃ برأت سے کرے تب بھی بسم اللہ نہ پڑھے یہ بالکل غلط ہے اسی طرح یہ بھی

بے اصل ہے کہ اس کی ابتدا میں "عوذ باللہ" پڑھے (بہار شریعت)

تین دن سے کم میں ایک ختم بہتر نہیں۔ (عالمگیری)

جب قرآن شریف ختم ہو تو تین مرتبہ "قل هو اللہ احد" پڑھنا بہتر ہے۔

بیٹے کہ قرآن شریف پڑھنے میں حرج نہیں جب کہ پاؤں کٹے ہوں اور منہ کھلا ہو

اسی طرح چلنے اور کام کے دوران میں بھی تلاوت جائز ہے جب کہ دل نہ پلٹے، درنگ نہ



ہے۔ (تفسیر)

خصل خانہ اور نہایت کی جگہوں میں قرآن شریف پڑھنا جائز ہے (تفسیر بہار شریعت)  
جب بلند آواز سے قرآن شریف پڑھا جائے تو تمام حاضرین پڑھنا فرض ہے جب کہ  
وہ مجمع سننے کی غرض سے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگر پر اور لوگ اپنے کاموں میں  
ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ)

سب لوگوں کا مجمع میں زور سے قرآن شریف پڑھنا حرام ہے اگر چند آدمی پڑھنے والے  
ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (بہار شریعت)

بازاروں میں اور جہاں پر لوگ کام میں لگے ہوں زور سے قرآن شریف پڑھنا ناجائز ہے  
لوگ اگر دین میں گئے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے۔

تلاوت کے دوران کوئی معظّم، دینی بادشاہ یا عالم دین یا سرورِ استاذ یا پادشاہ کے لئے تلاوت  
کرنے والا اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو سکتا ہے۔ (بہار شریعت)

دیواروں اور محرابوں پر قرآن شریف لکھنا اچھا نہیں۔ (قانون شریعت)  
قرآن شریف پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے، قیامت کے دن اندھا کوڑھی ہو کر اٹھے  
گا۔ (قانون شریعت)

قرآن شریف کی پیٹھ نہ کی جائے نہ پاؤں پھیلایا جائے نہ پاؤں قرآن پاک سے اونچا کر لیا  
نہ کر لیں کہ خود اونچی جگہ ہو اور قرآن شریف نیچے ہو دیکھا لے مذکور)

قرآن مجید کے اوپر کوئی کتاب نہ رکھی جائے اگرچہ فقہ و حدیث کی ہو۔ (بحوالہ مذکور)  
قرآن شریف پر انابوسیدہ ہو جائے اور تلاوت کے قابل نہ رہے تو اس کو کسی پاک

پیرے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دیا جائے اور دفن کرنے میں اس کے لئے لحد یا لی  
جائے تاکہ اس پر پٹی نہ پڑے، جلایا نہ جائے۔

قرآن مجید میں صندوق میں ہو اس پر کپڑا وغیرہ نہ رکھا جائے۔  
لحاظ تیسرا فرض رکوع ہے۔

رکوع سے مراد یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک

پہنچ جائیں پھر گناہ کا کم سے کم درجہ ہے اگر اس سے کم جھکاؤ رکوع نہ ہو گا اور رکوع کی پوری کیفیت یہ ہے کہ بیٹھ سیدھی ہو جائے۔

• کوڑہ پشت و کبڑا جس کا کعب رکوع کی حد تک پہنچ گیا ہو، رکوع کے نئے سرے اشارہ کرنا نماز کا جو نقصان فرماتا ہے۔

**سجدہ** حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

”سب سے زیادہ قرب (نزدیکی) بندہ کو خدا سے حالتِ سجدہ میں ہے لہذا دعا زیادہ کر دے“ (مسلم شریعت)

سجدہ کہتے ہیں پیشانی کے زمین پر جتنے کو اوپاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین پر گنا شرط ہے تو اگر کسی غاری نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پیر زمین سے اٹھے رہے تو غار نہ ہوئی بلکہ اگر حرف انگلی کی نوک زمین سے ملے گی جب بھی نہ ہوئی اس مسئلہ سے غوناؤں کا غافل ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

• اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا تو صرف ناک سے سجدہ کرے اس میں بھی حرف ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی گنا ضروری ہے (عالمگیری)

• کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روٹی اور قالین وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی گم گئی یعنی اتنی بلی کہ اب دبائے سے نہ دبے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

**انتباہ!** اسپرنگ والے گدوں پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دیتی لہذا اس پر نہ ہوگی، ریل کے بعض دیووں میں اس قسم کے گدے ہوتے ہیں اس گدے سے انکر نماز پڑھی جائے۔

• سجدہ میں پاؤں کی انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا شرط ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ لگنا واجب۔ (بہار شریعت)

• اس جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی نسبت بارہ انگل سے زیادہ اونچی ہے تو سجدہ نہ ہوا اور اگر اس سے کم اونچی ہے تو ہو گیا۔

• ہر رکعت میں دو بار سجدہ کرنا فرض ہے۔

نماز کا پانچواں فرض قعدہ اخیرہ ہے۔

## قعدہ اخیرہ

قعدہ اخیرہ کہتے ہیں نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد انہی دو رکعتیں پڑھنا کہ اس میں انتہیات پوری پڑھی جائے، قعدہ اخیرہ فرض ہے۔

اگر پورا قعدہ اخیرہ سوتے میں گزر گیا تو بیدار ہونے کے بعد انہی دو رکعتیں پڑھنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

## مسائل

یعنی قیام، قرأت، رکوع اور سجود میں اگر شروع سے آخر تک سوتا ہی رہا تو بعد بیداری ان کا دوبارہ ادا کرنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی اور سجدہ سو بھی کرے عموماً لوگ اس مسئلہ سے غفلت برتتے ہیں۔

بعض انتہیات پڑھنے کے بعد ادا کیا کہ سجدہ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا ہے اور کرنا تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد پھر بعض انتہیات پڑھتے وہ سہلا قعدہ جانا رہا اگر وہ بارہ قعدہ نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی

یہ وہ سجدہ ہے جو کثرت سجدہ پڑھنے یا سننے سے واجب ہو

## سجدہ تلاوت

جنا ہے اس کا سنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

نماز کا چھٹا فرض خروج بطنہ ہے۔

## خروج بطنہ

قعدہ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا کام جو نماز کے منافی ہو قصد و ارادہ سے کرنا خروج بطنہ کہلاتا ہے اگر سلام کے سوا اور فعل منافی نماز جانا ہو جبکہ یا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہوگی اور نیز قصد و ارادہ کوئی منافی نماز فعل یا گیا تو نماز باطل ہو جائے گی۔

قیام رکوع، سجود اور قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جائز رہا اگر قیام کے بعد پھر رکوع کرے گا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں یوں ہی اگر رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد رکوع کیا

## مسائل

پھر سجدہ کر لیا تو نماز ہو جائے گی۔  
جو چیزیں فرض ہیں ان میں اہم کی متابعت متنبی پر فرض ہے یعنی ان میں سے کوئی فعل اہم

سے پہلے ادا کر چکا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز ہو گئی جیسے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کر لیا اور امام رکوع یا سجدہ میں آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھایا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا تو نماز ہو گئی وہ نہ نہیں۔

مقتدی کے لئے یہ بھی فرض ہے کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح جانتا ہو اور اگر کو اپنے نزدیک امام کی نماز بالکل تصور کرتا ہے تو اس کی نماز ہو گی اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو۔

بیکجیر تحریر حقیقاً شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ فصول نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال ہے اس وجہ سے فرائض نماز میں بھی اس کا شمار ہے اس صورت میں نماز کے فرض سات ہیں (اس کا بیان گزشتہ چکا ہے)۔

## واجبات نماز

نماز کے چھ واجبات یہ ہیں۔ ۱۔

۱۔ بیکجیر تحریر میں لفظ اللہ اکبر ہونا ۸ تا ۱۶۔ الحمد پڑھنا (یعنی اس کی ساتوں آیتیں پڑھنا) کہ اس کی ہر آیت مستقل واجب ہے ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ بھی چھوڑ دینا ترک واجب ہے ۹۱۔ سورہ طہ (یعنی ایک چھوٹی سورت جیسے انا اعطیک الکفراتین چھوٹی آیتیں جیسے یا ایک دو آیتیں تین چھوٹی آیتوں کے برابر پڑھنا جس میں انتہی خوف ہوں)۔

۱۱۔ ۱۰۔ نماز فرض میں پہلی دو رکعتوں میں قرأت واجب ہے ۱۲، ۱۳۔ الحمد ادا کر کے ساتھ سورہ طہ نماز فرض کی پہلی دو رکعتوں اور نفل و سنت اور وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔ ۱۴۔ الحمد کا سورہ سے پہلے ہونا ۱۵۔ ہر رکعت میں سورہ سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا ۱۶۔ الحمد اور سورہ کے درمیان کسی جنبی کا اصل ہونا، آئین تابع الحمد ہے اور ہم اللہ تابع سورہ یہ جنبی نہیں ۱۷۔ قرأت کے بعد تفسلاً رکوع کرنا ۱۸۔ ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا ۱۹۔ اس طرح کہ ہر دو سجدوں کے بیچ میں کوئی فرض نفل (ہو) ۱۹ تعدیل ارکان یعنی رکوع



مجدد، قوم اور جلسہ میں کم سے کم ایک بار جہان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ ۲۰۔ قوم یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ ۲۱۔ جلسہ یعنی مسجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ ۲۲۔ قعدہ اولیٰ اگر نماز نفل ہو۔ ۲۳۔ اور فرض و وتر و سونے کو کہہ ہیں، قعدہ اولیٰ میں انتحیات میں کچھ نہ پڑھنا۔ ۲۴، ۲۵۔ دونوں قعدوں میں پوری انتحیات پڑھنا اسی طرح جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پوری انتحیات واجب ہے ایک نفل بھی چھوٹے کا تو ترک واجب ہوگا۔

۲۶، ۲۷۔ لفظ السلام دو بار (لفظ عظیم واجب نہیں)۔ ۲۸۔ وتریں دعا کے قنوت پڑھنا۔ ۲۹۔ تکبیر قنوت۔ ۳۰، ۳۱۔ عیدین کی چھٹوں تکبیروں اور ٹیکہ گئی میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور ۳۲۔ اس تکبیر کے لئے لفظ اللہ گزرا ہونا۔ ۳۸۔ ہر سری نماز میں امام کو جہرا آواز سے قرائت کرنا اور ۳۹۔ سری نماز میں آہستہ۔ ۴۰۔ ہر واجب و فرض کا اس کی تکبیر پڑھنا۔ ۴۱۔ رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا۔ ۴۲۔ سجدے کا دوسرا بار ہونا۔ ۴۳۔ دوسری رکعت سے پہلے قعدہ کرنا۔ ۴۴۔ چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ ہونا۔ ۴۵۔ اہمیت سجدہ و پڑھی ہو تو مسجد تلووت کرنا۔ ۴۶۔ سو ہو یا ہو تو مسجد سو کرنا۔ ۴۷۔ دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین تسبیح کی مقدار و قضا نہ ہونا۔ ۴۸۔ امام جب قرائت کرے تو فرض بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ اس وقت مقتدی کا جب رہنا۔ ۴۹۔ سوا قرائت کے واجبات میں مقتدی کا امام کی اقتدا کرنا، ان واجبات میں سے کسی واجب کو اگر جان بوجھ کر چھوڑ دے گا تو نماز ٹوٹنا پڑے گی اور اگر کوئی واجب سوا حرکت ہو جائے تو مسجد سو کرنا واجب ہے۔

## نماز کی سنتیں

نماز کی نو سنتیں ہیں:-

۱۔ تکبیر تحریر کے لئے اٹھنا۔ ۲۔ باتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑ دینا یعنی نہ بالکل دھانے نہ نہ تکلف کھل رکھے۔ ۳۔ یہ مقتدیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قیود رہنا۔ ۴۔ تکبیر کے وقت سر نہ جھکانا۔ ۵۔ تکبیر سے پہلے اٹھنا۔ ۶۔ اسی طرح تکبیر قنوت اور ۷۔ تکبیرات عیدین

ہیں کالوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔

۸۔ عورت کے لئے سنت یہ ہے کہ موٹھوں تک ہاتھ اٹھائے، امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا اور۔ اے اللہ میں حمد اور ۱۱۔ سلام کہنا جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو، بغیر ضرورت آواز بہت بلند کرنا مکروہ ہے ۱۲۔ بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا اسی طرح کہ مردان کے نیچے دابنے ہاتھ کی، مچھلی یا مین کلائی کے بعد پردے کے چھٹکایا اور گونگٹھالی کے غل بٹل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر رکھائے اور عورت غنچی یا مین مچھلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر غنچی مچھلی کو رکھے۔

بعض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ سیدھا ٹھکا لیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہئے بلکہ ہاتھ کے نیچے لاکر باندھیں۔ ۱۳، ۱۴۔ شمار و تہود۔ ۵ تسمیہ و آئین کہنا اور ان سب کا آہستہ کہنا۔

۱۸۔ پہلے شمار پڑھے ۱۹ پھر تہود ۲۰ پھر تسمیہ اور ۲۱۔ ہر ایک کے بعد دوسرے کو بغیر وقفہ کے پڑھے تکبیر تحریر کے بعد فوراً شمار پڑھے اور شمار میں وجہ شمار تک نماز جنازہ کے بغیر نہ پڑھے اور اگر اذکار تکبیر تحریر کے بعد بوجہ احادیث میں آئے ہیں وہ سب نفل نماز کے لئے ہیں

امام نے ہر سے قرات شروع کر دی تو مقتدی شمار نہ پڑھے اور اگر امام مسئلہ پڑھنا ہو تو شمار پڑھے۔

• امام کو رکوع یا پہلے سجدہ میں پایا تو اگر غالب گمان ہے کہ شمار پڑھے کر پالے گا تو پڑھے اور اگر قعدہ یا دوسرے سجدہ میں پایا تو بہتر یہ ہے کہ بغیر شمار پڑھے شامل ہو جائے۔

• نماز میں اعوذ باللہ و بسم اللہ قرات کے تابع ہیں اور مقتدی ہر قرات نہیں بلند اتھوڑ و تسمیہ بھی اس کے لئے مسنون ہیں البتہ جس مقتدی کی کوئی رکعت چھوٹ گئی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت ادا کرے اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔

• اعوذ باللہ صرف پہلی رکعت میں ہے اور بسم اللہ ہر رکعت کے اول میں مسنون ہے سورہ فاتحہ کے بعد اگر اول سورۃ شروع کی تو سورۃ پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے، قرات خواہ بھری ہو یا سری مگر بسم اللہ ہر جالی آہستہ پڑھنی چاہئے۔

۱۲۔ حیدر میں تکبیر تحریر کے بعد ہی شمار (سبحان اللہ پڑھے) اور شمار پڑھنے وقت باتھ  
 ہاندہ سے اور ۱۳۔ اخوند باطنی تکبیر کے بعد کہے اور ۲۴۔ رکوع میں تیس بار سبحان ربی العظیم  
 کہنا اور گھٹنوں کو اٹھ سے پچھڑا اور ۱۴۔ انگلیاں ٹوب کھلی رکھنا یہ حکم مردوں کے لئے ہے اور عورتوں  
 کے لئے سنت گھٹنوں پر اٹھ رکھنا اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے ۱۵۔ حالت رکوع میں ٹانگیں  
 سیدھی ہونا اکثر لوگ گمان کی طرح پیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے ۳۰۔ رکوع کے لئے اللہ اکبر  
 کہنا۔

**انتباہ !** آج کل لوگ رکوع میں محض باتھ رکھ دیتے ہیں اور انگلیاں ٹاک کر رکھتے

ہیں یہ خلاف ہے۔

• بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے یعنی جب رکوع کے لئے جھکنا شروع  
 کرے تو اللہ اکبر شروع کرے اور ختم رکھنا پختہ تکبیر ختم کر دے اس صاف کو پورا کرنے کے لئے اللہ  
 کے لی کوڑھٹائے، اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ پڑھائے۔

۳۱۔ تکبیر میں اللہ اکبر کی مد کو جزم پڑھے۔

• کسی کئے والے کی وجہ سے رکوع یا قرات میں طول دینا مکروہ تحریمی ہے جب کہ اسے  
 پہچانتا ہو یعنی اس کی خاطر طوطا ہو اور اگر پہچانتا نہیں تو طول کرنا افضل ہے کیونکہ یہ نیکی پر امانت  
 و مدد ہوگی لیکن اس قدر طول نہ دے کہ مقتدی گھبرا جائیں۔

• مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا مسجد سے سر اٹھالیا تو

تو مقتدی پر امام کی توجہ واجب ہے اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھالیا تو مقتدی پر  
 ٹوٹنا واجب ہے نہ لوگے گا تو نہ گارہوگا

۳۲۔ رکوع میں پیٹھ خوب بھی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھیں تو

بکھر جائے اور نہ کوڑھٹائے نہ اونچا رکھے بلکہ پیٹھ کے برابر ہو، حضور اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی نماز کامل نہیں جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی

نہیں کرتا

۳۳۔ عورت رکوع میں حضور اچھکے یعنی صرف اس قدر کہ باتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں

پیشہ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ صرف ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں  
 ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے، مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے۔  
 ۳۴۔ رکوع سے جب اٹھے تو ہاتھ نہ باندھے رکھا ہو اچھوڑ دے سُبْحَ اللہ لَمَنْ جَمَعَهُ  
 تُو سَکُنِ تَرْتِیْنِ ہر رکعت ظاہر کر دے نہ دو کو بڑھائے۔

۳۶۔ رکوع سے اٹھنے میں امام کے لئے سَبَّحَ اللہ لَمَنْ جَمَعَهُ کہنا  
 اور قُتِبَ لَی کے لئے اَللّٰهُمَّ رَبَّ اَرْبَابِ الدُّنْیَا اَلْحَمْدُ لَکَ کہنا اور ۳۸ منفرد کو دونوں کہنا سنت  
 ہے۔ ۳۹۔ سجدہ کے لئے اور ۴۰ سجدہ کے لئے اٹھنے کے لئے اللہ اکبر کہنا اور ۴۱ سجدہ  
 میں کہ از کم تین مرتبہ سبحان بلی اللہ علیہ اور ۴۲ سجدہ میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا۔

۴۳۔ سجدہ میں جائے توجہ میں پر پیٹے گھٹنے رکھے پھر ۴۴۔ ہاتھ پھر ۴۵۔ ناک پھر  
 ۴۶۔ پیشانی اٹھا کر پھر ۴۷۔ ناک پھر ۴۸۔ ہاتھ پھر ۴۹۔ گھٹنے۔

۵۰۔ مرد کے لئے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے ملے ہوں جب کہ علیحدہ  
 نماز پڑھتا ہو اور اٹھنے والوں سے الگ ہوں اور کلائیائیں زمین پر نہ بچائے اور نہ کتے کی طرح  
 کلائیوں رکھے۔

۵۳۔ عورت سمٹ کر سجدہ کرے یعنی ۵۴ بازو کروٹوں سے ملائے اور ۵۵۔  
 پیٹ ۵۶۔ ران سے اور ۵۷۔ گال پٹیلیوں سے اور ۵۸۔ پٹیلیوں سے۔

۵۹۔ دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے ۶۰۔ دونوں سجدوں کے درمیان التیحات  
 کی طرح بیٹھا یعنی بائیں قدم چپا کر اور دایاں کھڑا رکھنا اور ۶۱۔ ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا ۶۲۔  
 سجدوں میں انگلیوں کا قبیلہ رو ہونا ۶۳۔ ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔

۶۴، ۶۵۔ سجدے میں سر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ کا زمین پر گھٹنا واجب ہے  
 اگر ایسا نہ کیا تو نماز کا دہرا ضروری ہے ورنہ گناہ ہوگا اور سجدے میں دونوں پاؤں کی دسوں  
 انگلیوں کے پیٹ کا زمین پر گھٹنا سنت ہے۔

۶۶۔ جب دونوں سجدے کرے تو رکعت کے لئے پنچوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ  
 کر اٹھے یہ سنت ہے اور کمزوری وغیرہ کسی عذرِ صحیح کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھا





وَسَخَّطَ اللَّهُ دُورًا كُنْتُ بِحُلَّةٍ وَابْنِي طَرَفٍ بِحُلَّةٍ طَرَفٍ -

• وہابی طرف منہ آنا پھر ہے کہ وہاں ٹھہار دیکھائی دے اور بائیں جانب ہیں بائیں منہ

• ۱۸ سنت یہ ہے کہ امام دونوں سلاک بند آواز سے کہے مگر دوسرا نسبت پہلے کے

کم آواز سے ہو

• اگر پہلے بائیں جانب سلام پھیر دیا تو دوسرا نسبت پہلے کے کم آواز سے ہو۔

• اگر پہلے بائیں جانب سلام پھیر دیا تو دوسرا طرف پھرے جب تک کلام نہ کیا ہو پھر بائیں

طرف سلام کے ٹوٹنے کی ضرورت نہیں اور اگر بائیں میں کسی طرف منہ پھرے تو دوسرے میں بائیں

طرف منہ کرے اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھولی گیا تو جب تک قیام کو پیچھے نہ ہوا کلام نہ کیا

ہو کہہ لے۔

• امام نے جب سلام پھیرا تو مقتدی بھی سلام پھیرے جس کی کوئی رکعت نہ چھوٹی ہو البتہ

اگر اس نے اختیارات پڑی نہ کی تھی کہ امام نے سلام پھیر دیا تو وہ امام کا ساتھ نہ دے بلکہ واجب

ہے کہ اختیارات کو لڑی کر کے سلام پھیرے۔

• پہلی بار سلام کہنے ہی سے امام نماز سے باہر ہو جاتا ہے مگر یہ علیکم نہ کہے۔

• امام دابنے سلام میں خطاب سے مقتدیوں کی نیت کرے جو وہابی طرف ہیں اور بائیں سلام

سے بائیں طرف والوں کی متوجہ توئی کی نیت نہ کرے اگرچہ وہ جماعت میں شریک ہوں، نیز

دونوں سلاموں میں کراہات تین اور ان فرشتوں کی حرمت کرے جو حکم الہی حفاظت کے لئے

مقرر ہیں۔

ہر آدمی کے ساتھ حفاظت کرنے والے فرشتے ہمیں ہوتے ہیں

ملائکہ محفوظہ

ایک وہابی جانب یکمیاں لکھنے والا اور ایک برائیاں لکھتا ہے

جو بائیں طرف ہوتا ہے ایک فرشتہ سامنے ہوتا ہے جو بھلائیوں کی تلقین کرتا ہے اور ایک پیچھے

جو تکلیف پہنچانے والی چیزوں کو دور کرتا ہے اور ایک پشتانی پر جس کا کام یہ ہے کہ بندہ جب

تواضع سے پیشیں آئے تو اس کو بلند کرے اور جب اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کبر و غرور دیکھے

اس کو رسوا و سفل کر دے اور وہ فرشتے دونوں ہونٹوں پر نظر میں ہیں جن کا کام صرف یہی ہے کہ

تک تارِ شریعت

بندہ جب بدگوار ملت میں بدیہ و دو سلام پیش کرے تو یہ اس کو محفوظ رکھتے ہیں اور ایک فرشتہ بندہ پر مقرر ہے جو اسے کو اندر داخل ہونے سے روکتا ہے اور دوسرے دونوں ہاتھوں پر میخیاں دس ہونے کی طرح دس رات کے کل دن و رات کے یہ فرشتے ہمیں ہوسکتے۔  
 • معتقدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور ان فرشتوں کی بیعت کرے نیز جس جانب امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی بیعت کرے اور ایسا پیش کرنے والا ان فرشتوں کی بیعت کرے۔

• ۱۰۔ سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام داہنی یا بائیں طرف پھر جائے اور اپنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی مذکر کے پیچھے سکتا ہے جب کہ کوئی معتقد ہی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو نہ اگلی صف میں نہ پچھلی صفوں میں۔

## مستحبات نماز

نماز کے چند مستحبات یہ ہیں۔

- ۱۔ قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنا ۲۔ رکوع میں پشتِ قدم راہ ۳۔ سجدہ میں ناک پر اور ۴۔ قعدہ میں گود پر نگاہ رکھنا ۵۔ پچھلے سلام میں داہنے شانے کی طرف ۶۔ دوسرے میں بائیں شانے کی طرف ۷۔ جہاں آئے تو منہ بند کئے رہنا اور جہاں نہ رکے تو ہونٹ و انت کے نیچے دباے اور اس سے بھی نہ رکے تو بجانبِ قیام دبائے ہاتھ کی پشت سے منہ دھکا لے یا دونوں مونٹوں میں ہستیں سے اور بغیر ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے منہ دھکا کر دے۔
- جہاں روکنے کا آزمودہ طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ اے یا علیہ السلام والسلام کو جہاں نہیں آتی تھی، یہ خیال کرتے ہی جہاں رک جائے گی، انبیائے کرام کو جہاں اس لئے نہیں آتی تھی کہ اس میں شیطان کا داخل ہوتا ہے اور یہ حضرات ہرگز چہرے سے اک ہونے میں جس میں شیطانی مداخلت ہو۔
- ۸۔ مرد کے لئے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کمر سے نہ اٹھائے۔

- ۹۔ عزت کے لئے کپڑے کے اندر بہتر ہے۔ ۱۱۔ جو ان تک مانگ ہوگی کسی کو دفع کرنا۔
- ۱۱۔ جمیع اقامت کرنے والی غلہ الفلاح کے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔
- جب بیکھر قد قامتہ الصلوٰۃ کہے تو امام نماز شروع کر سکتا ہے مگر:-
- ۱۲۔ بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔
- ۱۳۔ دونوں پنجوں کے درمیان بجاہت قیام چار انگلی کا صلہ ہوتا۔
- ۱۴۔ مقتدی کو امام کے ساتھ نماز شروع کرنا۔
- ۱۵۔ سجدہ زمین پر بغیر کسی عامل کے ہونا۔

## جن چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے

ان چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے :-

کلام :- جان بوجھ کر ہویا سہواً یا غلطاً غور سوتے میں ہویا جاگتے میں اپنی خواہش سے کیا یا کسی کے مجبور کرنے سے یا اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

خطائے معنی میں کثرت وغیرہ اور کار نماز کرنا چاہتا تھا غلطی سے کوئی بات زبان سے نکل گئی۔

سہوئے کے یہ معنی ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا یاد نہ رہا۔

مسئلہ کلام میں کم اور زیادہ کا فرق نہیں ہر صورت میں نماز باقی رہے گی اور یہی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاح نماز کے لئے ہویا نہ ہو، مثال کے طور پر امام کو بیٹھنا تھا مگر کھڑا ہو گیا، مقتدی نے بتانے کے لئے کہا بیٹھ جائیائوں، اگر کمال نماز باقی رہی۔

انتباہ ! وہ کلام ناگونی سد کرتا ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم خود کسی کے شریک کوئی رکاوٹ نہ ہو اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی اسی طرح جان بوجھ کر کلام سے اسی وقت نماز فاسد ہوگی جب کہ بغیر انقیات نہ بیٹھ چکا ہو اور اگر بیٹھ چکا ہے تو نماز ہوگی مگر اگر وہ بیٹھ کر



- سلام نذر پوری ہونے سے پہلے قصدِ اچھڑ دیا تو نماز جاتی رہی اور اگر بھول کر چھڑا تو نہ گئی۔
- کسی شخص کو سلام کی عمدہ یا سہواً نماز فاسد ہو گئی اور اگر بھول کر سلام کہا تھا اور حکیم نہ کہنے یا تھکر یا گایا کہ نماز میں سلام نہ کرنا چاہئے تھا اور چھپ ہو گیا تو گناہ نہ جاتی رہی۔
- مسبوق نے غفیل کو اس کے کہ امام کے ساتھ سلام بھیجنا چاہئے، سلام چھڑ دیا تو نماز فاسد ہوئی۔
- دوسری رکعت کو پوچھی رکعت خیال کر کے سلام چھڑ دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کر لے۔

نہی ہے کوئی چیز ایسی یا کوئی بات پر بھی، اس نے سرایا کھڑے ہو کر اشارہ کیا نماز فاسد نہ ہوگی، البتہ نماز مکروہ ہوئی۔

کسی کو چھپک آئی اس کے جواب میں نہی ہے پر چھپک اللہ کہا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر نہی کو چھپک آئی اور کسی دوسرے نے پر چھپک اللہ کہا اور نہی نے جواب میں آمین کہہ دیا تو نماز ہو گئی۔

نماز میں چھپک آئے تو خاموش رہے اور نماز سے فارغ ہو کر الحمد للہ کہہ لے اور اگر کہہ دیا تو نماز میں حرج نہیں۔

کسی نے آنے کی اجازت چاہی، نماز پڑھنے میں بلا ہر کرنے کو کہ وہ نماز میں ہے زور سے الحمد للہ یا اللہ اکبر یا سبحان اللہ کہہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔  
خوشی کی خبر سن کر جواب میں الحمد للہ کہا، نماز فاسد ہو گئی اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ بتانے کے لئے کہ نماز میں ہے تو فاسد نہ ہوئی، یونہی کوئی بری خبر سن کر الحمد للہ والیہ را جود کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

نماز میں اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو مقتدیہ

لقمہ دینے کے مسائل

تو نماز فاسد ہو گئی۔

جس کو لقمہ دیا جو وہ نماز میں ہوا نہ ہو، مقتدیہ ہو یا تنہا، پڑھنے والا ہو یا کسی اور کا امام ہو۔  
سب صورتوں میں لقمہ دینے والے کی نماز جاتی رہی۔  
امام کا اپنے مقتدیہ کے سوا دوسرے کا لقمہ لینے سے بھی نماز جاتی رہتی ہے، البتہ اگر

اس کے بتاتے وقت اس کو خود یاد آگیا اس کے بتانے سے نہیں تو نماز ادا ہو جائے گی۔

• فوراً ہی لغو دینا مکروہ ہے، مختار الوقت واجب ہے کہ بیدار امام خود مکمل سے، یونہی امام کو کہہ دے کہ مقتدی کو لغو دینے پر مجبور کرے بلکہ کسی دوسری سورۃ کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے اور اگر جہد حاجت پر نہ چکا ہے تو رکوع کر دے۔

• لغو دینے والے کا باطل ہونا شرط نہیں، امر باقی وجوہ قریب بالغ کے ہی بھی لغو دے سکتا ہے۔

• آہ، اوہ، آف، تلف، یہ الفاظ دردمصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حرف پیدا ہو گئے تو ان سب صوفیوں میں جاتی رہی اور اگر رٹنے میں صرف آئندہ نکلے تو حرج نہیں۔  
• لغو کی زبان سے بے اختیار آگے، اوہ نکلی تو نماز فاسد نہ ہوئی، یونہی چھیک، کھانسی، جھانسی اور دھماکی جتنے حرف مجبوراً نکلے معاف ہیں۔

• بہت وقوت کی یاد میں مذکورہ الفاظ کہے تو نماز نہ جائے گی۔

• بھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی مگر جہاں بوجھ کر نہ کر وہ ہے اور اگر وہ حرف پیدا ہو جائیں جیسے اف، تلف، وغیرہ تو نماز جاتی ہے۔  
• کھنگھاریں اگر وہ حرف ظاہر ہوں جیسے اج تو نماز فاسد ہو جاتی ہے بشرطیکہ نہ عذر ہو نہ کوئی مرض اور اگر عذر ہے بے مثلاً طبیعت کا نقصان ہو یا کسی صحیح غرض کے لئے جیسے آواز فضا کرنے کے لئے یا امام سے غلطی ہو گئی ہے اس لئے کھنگھارنا ہے کہ درست کر لے یا اس لئے کھنگھارنا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو جائے تو ان سب صوفیوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔

عمل کثیر اس کو کہتے ہیں کہ دور سے دیکھ کر اس کی نماز میں ہونے کا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ وہ کام کرنے

عمل کثیر و عمل قلیل

والا نماز میں نہیں ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شک و شبہ ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے۔

عمل کثیر کا حکم یہ ہے کہ وہ نماز کو فاسد کر دیتا ہے بشرطیکہ

دونوں کے احکام

وہ نماز کے اہل سے نہ ہو اور نہ اس کو نماز کی درستگی کے لئے کیا گیا ہو اور کل قلیل سے نماز قاصد نہیں ہوتی۔

• ناپاک جگہ پر بفر مائل کے سجدہ کرنے سے نماز قاصد ہو جاتی ہے اسی طرح سجدہ کی حالت میں ہاتھ یا گھٹنے ناپاک جگہ پر رکھے تو نماز قاصد ہو گئی۔

• نماز کے اندر گھانا پینا مسلمان نماز کو قاصد کر دیتا ہے جان بوجھ کر ہو یا بھول کر، ملاحظہ ہو یا زیادہ سستی کہ اگر کسی غیر سیدے نکل گیا یا کوئی قطرہ اس کے منہ میں گرا اور اس نے نکل دیا تو نماز جاتی رہی۔

• دونوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نکل دیا، اگر وہ چنے سے کم ہے تو نماز قاصد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوئی اور اگر چنے کے برابر ہے تو نماز قاصد ہو گئی۔

• نماز سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اس کے اجزاء نکل گئے تھے صرف لعاب ہیں (مغشوک) میں کچھ مستحکم کا اثر رہ گیا تھا تو اس کے نکلنے سے نماز قاصد نہ ہوگی۔

• عورت نماز پڑھ رہی تھی بچے نے اس کی چھانی چوسی، اگر وہ وہ نکل گیا تو نماز جاتی رہی۔

• نماز پڑھنے والے کو اٹھا لیا پھر وہیں رکھ دیا اگر نمازی کا سینہ قبلہ سے نہ پھر ان نماز قاصد نہ ہوئی اور اگر اسکو اٹھا کر سواری پر رکھ دیا تو نماز قاصد ہو گئی۔

• سانس بچھو مانہنے سے نماز نہیں جاتی جب کہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب (مار) کی حاجت ہو ورنہ نماز جاتی رہے گی مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز قاصد ہو جائے لیکن یہ یاد رہے کہ سانس بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے کہ سامنے سے گزرے اور اس سے ایذا پہنچنے کا اندیشہ ہو ورنہ مارنا مکروہ ہے۔

• ایک رکن میں تین بار کھجاندے سے نماز جاتی رہتی ہے یعنی یوں کہ کچھ کھچ کر ہاتھ ہٹا دینا پھر کھجایا اور ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کھائے گا اس سے نماز نہیں جائے گی۔

نماز کے آگے سے گزرتا بہت سخت گناہ

ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد

نمازی کے سامنے سے گزرتا

فرما بیکہ :-

وہ اس میں جو کچھ گناہ ہے اگر گزرنے والا جائے تو سو برس بکھر اڑتا ہے ایک

قدم چلنے سے ہنسنے لگتا :-

لیکن اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزر گیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔

قیام کی حالت میں جائے سجود کی طرف نظر رکھ کر توجہی دو رنگ نگاہ  
پچھلے وہ سوخا سجود ہے اس کے درمیان سے گزرنے کا توجہ ہے مکان

موضع سجود

اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں سے گزرنے کا توجہ نہیں اگر سترہ نہ ہو

بڑی مسجد :- بڑی مسجد وہ ہے جس کی لمبائی چالیس ہاتھ یا زیادہ ہو۔

چھوٹی مسجد :- چھوٹی مسجد وہ ہے جس کی لمبائی چالیس ہاتھ سے کم ہو۔

کوئی شخص بلندی پر نماز پڑھے، ہاں اس کے نیچے سے گزرنے کا توجہ نہیں جب

کہ گزرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو، چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے

آگے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر ان چیزوں کی اتنی بلندی ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ

ہو تو حرج نہیں۔

سترہ اس چیز کو کہتے ہیں جس کو نمازی کے آگے آکر گزرنے کی غرض سے  
رکھی جاتی ہے۔

سترہ

اس کام سے کم ایک ہاتھ سے اونچا اور انگلی کے برابر ٹوٹا ہونا چاہئے اور زیادہ سے

زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو، اگر کوئی شخص اس سترہ کے پاس سے گزرے تو اس کوئی حرج نہیں

سترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ دائیں یا بائیں بھڑیل کی سیدھ پر ہو اور دائیں کی سیدھ پر

فضل ہے۔

امام کا سترہ مقتدی کے لئے بھی سترہ ہے، اگر چھوٹی مسجد میں بھی مقتدی کے

آگے سے گزرنے جب کہ امام کے آگے سے نہ ہو تو حرج نہیں۔

بوقت ضرورت اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزرنے کا محتاج ہے تو اگر اس کے

پاس کوئی چیز سترے کے قابل ہو تو اس کو نمازی کے سامنے رکھ کر گزرنے والے کو پھری چیز کو



اٹھائے اور اگر دشمن گزرتا جاتے ہیں اور سترہ کے لاکھ کوئی چیز نہیں تو ان میں ایک نماز کے سامنے اس کی طرف پیچ کر کے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پیچ کر گزرتا جائے پھر وہ دوسرا اس کی پیچھے کے پیچھے نماز کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور گزرتا جائے پھر وہ دوسرا بدھ سے اس وقت آیا تھا اس طرف ہٹ جائے ۔  
 مسجد و محرم شریف میں نماز پڑھتا ہو تو اس کے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گنہگار ہیں ۔

**نماز کے مکروہات تحریمی**  
 نماز کے ۲۳ مکروہات تحریمی ہیں ۔  
 ۱۔ کپڑے یا وارھی یا بدن کے ساتھ کھینچنا ۲۔ کپڑا سینا، منشا مسجد سے ہیں جائے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھانا، اگر گھر سے جانے کے لئے اٹھایا ہو اور بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ ہے ۳۔ کپڑا لٹکانا منشا مسجد سے پاس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں ۔

• رومل یا شمال یا رضائی یا چادر یا کپیل کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں تو وہ مکروہ تحریمی ہے اور اگر ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا کنارہ ٹنگ رہا ہے تو حرج نہیں اور اگر ایک ہی مونڈھے پر ڈالا اس طرح کہ ایک کنارہ پیچھے پر ٹنگ رہا ہے دوسرا ریٹ پر جیسے اس زمانے میں مونڈھوں پر رومل رکھنے کا عوام طریقہ ہے تو یہ بھی مکروہ ہے ۔

۴۔ کوئی استین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو یا وارن سیٹے ہو تو بھی نماز مکروہ تحریمی ہوگی خواہ پہلے سے چڑھائی ہو یا نماز میں چڑھائی ہو ۔

• ۶۔ شدت سے پانچاں پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریح کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے ۔

• برفنا شروع کرنے سے پیشتر اگر پانچاں پیشاب یا ریح کا غلبہ ہو تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے ، قصائے حاجت مقدم ہے اگرچہ حاجت عاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر دیکھتا ہے کہ قصائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا ،

گفتن نہ شریعت

تو وقت کی رعایت مقدم ہے ایسی حالت میں نماز پڑھ لے اور اگر نماز کی حالت میں یہ صورت پیدا ہو جائے اور وقت میں گن گنش ہو تو توڑ دینا واجب ہے۔ اگر کسی طرح نماز پڑھ لی تو گنہ گار ہوا۔

۸۔ بڑا باندھنے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز میں جوڑا باندھنا تو نماز فاسد

ہوگئی۔

۹۔ کھنکریاں، ٹٹیاں، منکروہ تحریمی ہے مگر جب کہ پوسے طور پر سنت کے طریقہ سے سجدہ

ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کھنکریاں، ٹٹیاں کی اجازت ہے اور اس سے بچنا بہتر ہے اور اگر بغیر

ٹٹیاں کے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ٹٹیاں واجب ہے اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی ضرورت پڑے۔

۱۰۔ انگلیاں چٹھانا، ۱۱۔ انگلیوں کی پچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیوں دوسرے ہاتھ کی

انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز کے لئے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ وہ

چیزیں مکروہ ہیں۔

۱۲۔ اگر برہانہ رکھنا، ۱۳۔ ادھر ادھر منہ پھیر کر لیکن مکروہ تحریمی ہے، رکی چہرہ پھر

گیا ہو یا بعض اور اگر منہ پھیرے صرف کھنکریوں سے ادھر ادھر بلا ضرورت دیکھنے تو مکروہ تحریمی

ہے اور ۱۴۔ آسمان کی طرف نظر اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

۱۵۔ انتہائیت یا مسجدوں کے درمیان گھٹنوں کو سینے سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر

رکھ کر سر کے بل بیٹھنا، ۱۶۔ مرد کا مسجد سے میں گلابیوں کا پھانا، کسی شخص کے منہ کے سامنے

نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یونہی دوسرے شخص کو نماز کی طرف منہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے۔

۱۷۔ کپڑے میں اس طرح پست جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔ ۱۸۔ پگھلانی

سی ماں طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو ۲۰۔ ناک اور منہ کو چھپانا اور بے ضرورت کھٹکنا مکانا

۲۱۔ نماز میں جان بوجھ کر جہاں لینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر خود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا

منسحب ہے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ:

”جہاں شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں کسی کو جہاں آئے تو جہاں تک ممکن ہو دھکے“

بعض روایتوں میں ہے کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔ اور بعض میں ہے کہ شیطان دیکھ کر سنتا ہے۔  
 علماء کے کرام فرماتے ہیں کہ:-

در جو جہی میں منہ کھول دیتا ہے شیطان اس کے منہ میں حقوق دیتا ہے اور وہ پتہ پتہ قاتل کی آواز آتی ہے وہ شیطان کا قصہ ہے کہ اس کا منہ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے اور جو طوبت نکلتی ہے وہ شیطان کا حقوق ہے۔  
 ۲۷۔ جس کپڑے پر جائزہ کی تصویر ہو اس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، نماز کے علاوہ بھی ایسا لباس پہننا ناجائز ہے۔

۲۸۔ تصویر سازی کے سر یعنی چھت میں ہو یا ہلکی چوٹی ہو یا ۲۴۔ محل سجود میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہونہ نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔

اسی طرح نمازی کے آگے یا دائیں یا بائیں تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور چھت کے پیچھے تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اگرچہ ان تینوں صورتوں سے کم اور ان چار صورتوں میں نہایت اس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے، دائیں بائیں لٹکی ہوئی ہو یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش، اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں ہوتا تو اگر بہت نہیں اور اگر تصویر غیر جائزہ کی ہے جیسے سائر، دریا وغیرہ تو اس میں حرج نہیں۔

اگر تصویر ذیل چیز کی ہو جیسے جوتیاں، اٹا، سنے کی جگہ یا اور کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اسے دھرتے ہوں یا نیچے پر کہ رانوں وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں نہ اس سے نماز میں کراہت آتی ہے جب کہ سجدہ اس پر نہ ہو۔

جس تکبیر پر تصویر ہو اسے منسوب (کھڑا کرنا) پر ہوا نہ رکھنا تصویر کے اعزاز میں داخل ہے اس طرح ہونا بھی نماز کو مکروہ کرشمے گا۔

اگر ماتحت میں کیسٹنگ اور بدن پر تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا گھوٹلی پر چھپی ہو تصویر منقوش ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو عفا کی تفصیل نہ دکھائی دے یا پاؤں کے نیچے یا میٹھے کی جگہ پر تصویر ہو تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔

• تصور جس کا سر کشا ہوا اس کا چہرہ مٹا دیا جو جیسے کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر تھیں اس پر روشنی پھیر دی یا اس کے سر یا چہرہ کو کھرچ ڈالا یا دھو ڈالا تو کراہت نہیں۔

• تصویر کا صرف چہرہ مٹا دینا کراہت سے بچنے کے لئے کافی ہے اگر اس کے باوجود باقی ماندہ پاؤں جدا کر دیئے تو اس سے کراہت دفع نہ ہوگی۔

• نوٹ اور روپے کی تصویر کا حکم یہ ہے کہ تخیل یا حبیب میں تصویر جھپی ہو تو نماز میں کراہت نہیں مگر نوٹ اور روپے کا ہے۔

• یہ سب احکام تصویر بنانے کے ہیں اس کے علاوہ تصویروں کا رکھنا، اس کے متعلق صحیح حدیث شریف میں کیا ہے کہ:-

• جس گھر میں تصویر یا کتا (جاندار ہو) اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔  
تصویر اگر چھپی ہو یا انت و نشت کی جگہ میں ہو تو ملائکہ رحمت کی آمد کے لئے مانع نہیں پناچہ روپے، اشرفی اور دیگر سکہوں کی تصویروں کا بھی حکم ہے۔

• یہ حکم تصویر رکھنے کے بارے میں بیان ہوئے لیکن تصویر بنانا یا بنوانا، ہاتھ سے بنائی جائے یا کھنچوئی جائے بہر حال حرام ہے اس میں چھوٹی بڑی کا فرق نہیں۔

• ۲۹۔ الشافعی شریف پٹھنا، ۳۰۔ کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے، جیسے رکوع و سجود میں بیٹھ سیدھی نہ کرنا، یونہی قومہ و جلسہ میں سیدھا ہونے سے پہلے سجدے میں چلے مٹانا۔ ۳۱۔ قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پٹھنا یا ۳۲۔ رکوع میں قرائت ختم کرنا۔ ۳۳۔ امام سے پہلے مفتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانایا اس سے پہلے سر اٹھانا۔

• ۳۴۔ صرف پانچا مریہ تہنہ پس کرنا پڑھی اور کرنا یا چار سو جو ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور اگر دوسرا نہیں تو معاف ہے۔

• ۳۵۔ امام کا کسی آنے والے کے لئے نماز کو طویل کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

• ۳۶۔ جلدی سے صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا پھر صف میں داخل ہوا یہ مکروہ تحریمی ہے۔

• ۳۷۔ غصب (چھپائی ہوئی) مکی ہوئی زمین پر یا پرانے سکینٹ میں جس میں زراعت موجود



ہے ۲۹۔ ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، آخر کے سات گز ناغہ کر کے پچھلے کھیت کی طرف ہٹ کر پڑھ لے۔  
 ۳۰۔ کافروں کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کہ وہ شیطانی جگہ ہیں بلکہ ان میں جانا بھی منوع ہے۔

۳۱۔ اگر کسی نے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یا نہی انگوٹھے کے بند نہ باندھنا اور اچکن وغیرہ کے ٹخنہ نہ لگانا اور ۴۲۔ اچکن وغیرہ کے ٹخنہ نہ لگانا بشرطیکہ اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہ ہو جس سے سینہ نکلا رہے ورنہ مکروہ تنزیہی ہے۔  
 ہونا کسی مکروہ تحریمی کے ساتھ ادائیگی اس کا عائد یعنی دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ ورنہ گناہ ہوگا۔  
**انتباہ!**

نماز کے مکروہات تنزیہی یہ ہیں:-  
**مکروہات تنزیہی**  
 حدیث میں اس کو مرغی کی سی مٹونگ مارنا فرمایا گیا ہے لیکن اگر وقت کی تنگی یا ریل وغیرہ علی جانے کا اندیشہ ہو تو خارج نہیں۔

۱۔ کلام کاج کے کپڑوں میں نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ اس کے پاس اور بھی کپڑے ہوں ورنہ کرہ است نہیں۔  
 ۲۔ منہ میں کوئی چیز لے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ قرائت سے مانع نہ ہو اور اگر اس کی وجہ سے قرائت نہیں ہو پا رہی ہے مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن شریف کے نہ ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

۳۔ سستی سے نکلے سر نماز پڑھنا یعنی پہننا بوجہ معلوم ہونا ہو یا گرمی محسوس ہوتی ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہے اور اگر خشوع و حضور کے لئے سر پرستہ نماز ادا کی تو باعث ثواب ہے۔

۴۔ نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اس کو اٹھالینا افضل ہے جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑے تو چھوڑ دے اور اگر نہ اٹھانے سے خشوع و حضور مقصود ہو تو نہ اٹھانا افضل ہے۔

پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے جب کہ اس کی وجہ سے موقع پر قرآن مجید پڑھنا یا رکوع میں قرأت ختم کرنا ہے، اہم سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہیں بنانا یا اس سے بلکہ بعض مدنیوں میں غنڈہ نامل کا حکم ہے اور یہ کہ انگلیوں سے قیامت کے دن سوال ہوگا اور وہ بولیں گی۔

شمار کرنے کا ایک منہن طریقہ ہے جس کی تفصیل یہ ہے:-

### غنڈہ نامل

منبر کے تہ تیغ کی انگلی چھنگلیا بند کر لی جائے اس طرح کہ اس کا سر ہتھیلی نمبر ۳ کے لئے بیچ کی انگلی اور نمبر ۴ کے لئے چھنگلیا کھول دی جائے اور نمبر ۵ کے واسطے برابر والی بھی کھول دی جائے اور نمبر ۶ کے لئے بیچ کی کھول دی جائے اور چھنگلیا کے برابر والی بند کر دی جائے اس طرح کہ اس کے پورے کا سر بیچ ہتھیلی پر ہو اور نمبر ۷ کے لئے چھنگلیا کے برابر والی کھول کر چھنگلیا کو بند کر دیا جائے اس طرح کہ اس کا سر ہتھیلی کے کنارے کے قریب ہو اور نمبر ۸ کے لئے چھنگلیا کے برابر والی بند کر دی جائے اور نمبر ۹ کے واسطے بیچ والی کو الٹی کر کے عدویں انگلیوں کا سر ہتھیلی کی طرف رہے گا ناگہان سے ہتھیلی سے ششہ نہ ہوں اور نمبر ۱۰ کے لئے بیچت شہادت کے ناخن کے سرے کو انگوٹھے کے پورے کے بیٹ پر رکھا جائے اور نمبر ۱۱ کے لئے انگشت شہادت کے میسرے کے میسرے پورے کا کنارہ انگوٹھے کے ناخن کی پشت کے اوپر رکھا جائے اور نمبر ۱۲ کے لئے انگوٹھا کھڑا کر کے انگشت شہادت کے پورے کا سر اس کے ناخن کے کنارے پر رکھا جائے اور نمبر ۱۳ کے واسطے انگوٹھے کے ناخن کو بیچت شہادت کے میسرے پورے کی پشت پر رکھیں اور نمبر ۱۴ کے لئے انگشت شہادت کو سیدھا کر کے انگوٹھے کو خم دے کر اس کے ناخن کی پشت پر انگشت شہادت کے مقابل رکھیں اور نمبر ۱۵ کے واسطے انگوٹھے کو خم دے کر اس کے ناخن کی پشت پر انگشت شہادت رکھیں کے دونوں گردہوں کے باطنی حصے کو انگوٹھے کے ناخن کی پشت پر رکھیں اس طرح کہ انگوٹھا کا ناخن پورا رکھا رہے اور نمبر ۱۶ کے لئے انگوٹھے کو کھڑا کر کے انگشت شہادت کے پورے کا کنارہ انگوٹھے کے پورے کے جوڑ کی پشت پر رکھیں اور نمبر ۱۷ کے واسطے انگشت شہادت کے ناخن کے سر کو انگوٹھے کے دوسرے پورے کے جوڑ کے باطنی (اندرونی) حصے پر رکھیں

دائیں ہاتھ میں انگلی کی پونسل (۱۱) کے لئے ہے بائیں ہاتھ میں وہی ہینٹ (۱۰۰۰) کے لئے ہے اور جو (۲) کے لئے ہے وہ بائیں ہاتھ میں (۲۰۰۰) کے لئے اور جو (۳) کے لئے ہے وہ بائیں ہاتھ میں (۳۰۰۰) کے واسطے اسی طرح باقی یہاں تک کہ جو (۹) کے لئے ہے وہ بائیں ہاتھ میں وہی پونسل (۱۱۰۰) کے واسطے اور جو (۲۱) کے لئے ہے وہ بائیں میں (۲۰۰) کے لئے اور جو (۳۱) کے لئے ہے وہ بائیں میں (۳۰۰) کے واسطے اسی طرح باقی یہاں تک کہ جو (۹۰) کے لئے ہے وہ بائیں ہاتھ میں (۹-۱) کے واسطے اور (۱۰۰۰۰) کے لئے، انگوٹھے کے پورے کنارے کو انگشت شہادت کے تمام پورے کی طرف ساتھ ملایا جائے اس طرح کہ انگوٹھے کے ناخن کا سر اس کے ناخن کے سر کے برابر اور کنارہ کنارے کے برابر ہو جائے۔

۸۔ ہاتھ بائیں کے اشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے ۸۔ نمازیں بغیر غز چار زانو بیٹھا مکروہ ہے۔

۹۔ دامن یا مہنتین سے اپنے کو بواہنچا یا مکروہ ہے جب کہ دو ایک بار ہو اور پکھا جھینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ کپڑا عادت کی حد سے زیادہ دراز رکھنا، دامنوں اور پٹھوں میں زیادتی یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور استینوں میں زیادتی یہ ہے کہ انگوٹھوں سے نیچے ہوں اور عمامہ میں یہ کہ چھٹنے میں اس کا شلہ دے ۱۱۔ انگوٹھی لینا اور جان بوجھ کر کھانا یا ۱۲۔ کھانا اور مازنا میں تھوکن، یہ سب مکروہ ہے۔

۱۵۔ مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے جب کہ اگلی صف میں جگہ موجود ہو ورنہ صحیح نہیں۔

۱۶۔ فرض کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت اختیار میں مکروہ ہے۔ غز سے ہو تو حرج نہیں، ۱۷۔ یونہی سورۃ کو بھی بار بار پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۸۔ مسجد کے کو جانے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنا اور ۱۹۔ اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا بغیر غز مکروہ ہے۔

۲۰۔ رکوع میں سر کو پشت سے اونچا ینچا کرنا مکروہ ہے۔

۲۱۔ تیسرے اتھو بٹھار اور گھبراہٹ سے کھڑا اور ۲۲۔ اذکار نماز کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا مکروہ ہے۔

۲۳۔ بیک کسی عذر کے دیوار یا عصا پر ٹیک لگنا مکروہ ہے۔ ۲۴۔ امام کو سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا یا ۲۵۔ زمین سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا مکروہ ہے۔ ۲۶۔ بیتین کو بچھا کر مسجدہ کرنا کہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ ہے اور اگر گوی سے بچنے کے لئے کپڑے پر مسجدہ کرے تو حرج نہیں۔

۲۷۔ اہیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا تنہا نفل پڑھنے والے کے لئے جائز ہے اور ۲۸۔ امام و مقتدی کو مکروہ ہے۔

۲۹۔ دہننے یا مٹی چھوٹا مکروہ ہے اور بھی ایکٹ میں پڑو و کھڑا ہونا کبھی دوسرے پر کھڑا ہونا مکروہ نہیں بلکہ سنت ہے۔

۳۰۔ اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے اور مسجدہ کو جاتے وقت داہنی جانب زور دینا اور اٹھتے وقت بائیں پر زور دینا مستحب ہے۔ ۳۱۔ نمازیں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے مگر جب کھلی رہنے سے خشوع نہ ہونا ہو تو بند رکھنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔ ۳۲۔ مسجدہ وغیرہ میں انگلیوں کو پھیر دینا تہذیب کی طرف سے مکروہ ہے۔

انتباہ! بچوں یا پھر کھٹل جب ایذا دیتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں جبکہ علی کثیر شک نہ ہو۔

۳۳۔ امام کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر باہر کھڑا ہو اور مسجدہ محراب میں گیا یا امام تنہا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں۔

۳۴۔ اسی طرح اگر مقتدیوں پر مسجد ٹنگ ہو تب بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ ۳۵۔ امام کو دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے۔

۳۶۔ اسی طرح پہلی جماعت کے امام کو مسجد کے گوشہ و جانب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے اس کے لئے سنت یہ ہے کہ بیچ مسجد میں کھڑا ہو اور اسی بیچ کا نام محراب ہے خواہ وہاں



طاق وغیرہ ہوں یا نہ ہوں۔

۲۷۔ نام کا کیلا اونچی جگہ پر ٹکرا ہوا ہو، باندی اتنی ہو کہ کھینے میں اس کی اونچائی کا بلا اثر نہ ہو پھر باندی اگر قلیل ہو تو مکروہ تہنزیہی درجہ تحریمی ہے۔

۲۸۔ ہاتھ نیچے ہوا اور منہ تہی اونچی جگہ پر، یہ بھی مکروہ ہے۔  
۲۹۔ کعبہ کے اندر مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں ترکہ تنظیم مسجد لازم آتی ہے۔

۳۰۔ مسجد میں کوئی بگڑا ہوا یا غامض کر لینا مکروہ ہے، تلواری وغیرہ ٹکرا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے جب کہ ان کے ہٹنے سے دل بٹے ورنہ سرج نہیں اس طرح سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔

۳۱۔ جلتی ہوئی آگ کے آگے نماز پڑھنا مکروہ ہے، شمع یا چراغ ہونا کراہت نہیں، بلکہ میں کوئی ایسا بل بوتہ جس کے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے اس کو نہ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر جب ایسے مقام پر ہو کہ بغیر اس کے حفاظت ممکن نہیں تو مکروہ نہیں۔

۳۲۔ سامنے یا خانہ وغیرہ نجاست کا ہونا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا جہاں اس کا گناہ ہو مکروہ ہے۔

۳۳۔ مسجد میں ران کو پیٹ سے چپکاوٹنا یا ۳۴۔ ماتھے سے بغیر خد مٹکتی، پس تو اڑانا مکروہ ہے مگر گورت مسجد میں ران پیٹ سے ملائے اس کے لئے مکروہ نہیں۔

۳۴۔ قالین اور پچھونوں پر نماز پڑھنا سرج نہیں جب کہ اسے نرم اور مٹے نہ ہوں گرجے میں پیشانی نہ ٹھکے ورنہ نماز ہوگی۔

۳۵۔ ایسی چیز کے سامنے جوں کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے مثلاً زینت و آرائش اور کھیل کود وغیرہ اس طرح نماز کے لئے دوڑنا بھی مکروہ ہے۔

۳۶۔ عام گزراگاہ ۴۴۔ کوڑا ڈالنے کی جگہ، ۴۸۔ کیلا جہاں جانور ذبح کئے جاتے ہوں)

۳۶۔ قبرستان، ۵۰۔ قلعہ خانہ، ۵۱۔ حمام، ۵۲۔ مالہ، ۵۳۔ یونانی خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ، ۵۴۔ صیقل، ۵۵۔ پاخانہ کی چھت اور ۵۶۔ جگہ میں بلاسترے کے جب کہ خوف ہو کہ لوگ آگے سے گزریں گے ان سب مقامات میں نماز مکروہ ہے۔

۵۷۔ قبرستان میں جو جگہ نماز کے لئے خاص کر لی گئی ہو اور اس میں قبر نہ ہو تو نماز پڑھنے میں حرج نہیں۔

۵۸۔ ایک زمین مسلمان کی ہو دوسری کافی تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے بشرطیکہ اس میں کھیتی نہ ہو ورنہ راستے پر پڑھے گا فرک نہیں نماز نہ پڑھے اور اگر زمین میں زراعت دھیتی ہے مگر اس میں اور مالک زمین میں دھیتی ہے اس کو ناگوار نہ ہوگا تو پڑھ سکتا ہے۔

**نماز توڑنا مکب جائز ہے؟**  
سانپ وغیرہ مارنے کے لئے جبکہ ایذا پہنچنے کا صحیح اندیشہ ہو یا کوئی جانور بھگ گیا اس کو پکڑنے کے لئے یا بکریوں پر پھیر پڑے وغیرہ کے عمل کا خوف ہے ان سب حالتوں میں نماز توڑنا جائز ہے۔ یعنی اپنے یا پرانے کے ایک درہم یعنی سوا چار آنے اور تقریباً ایک پالی کے نقصان ہو جانے کا اندیشہ ہو مثلاً دودھ ابل جانے کا یا گوشت زنگاری اور روٹی وغیرہ کے جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور چکائے بھاگے تو ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔

**نماز توڑنا مکب مستحب ہے؟**  
یا نماز و مشابہ معلوم ہو یا ایک طے یا بدل میں انہی نجات مگر دیکھی کہ نماز کے لئے نافع نہ ہو یا اس کو کسی جنبی عورت نے چھو دیا تو نماز توڑنا مستحب ہے بشرطیکہ وقت جماعت نہ فوت ہو جائے اور یا نماز پیشاب کی حالت سخت ہو تو جماعت چلی جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا البتہ وقت نماز جانے کا لحاظ ہوگا۔

**نماز توڑنا مکب واجب ہے؟**  
کوئی معصیت زدہ فریاد کر رہا ہو کسی نمازی کو پکڑا رہا ہو مطلقاً کسی شخص کو پکڑتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو، یا کوئی لگ سے جل جائے گا یا کوئی اندھا مسافر کنویں میں گر چاہتا ہو تو ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے جب کہ یہ اس کو بچانے کی طاقت رکھتا ہو۔ اگر کسی شخص کا پیشاب نفل نماز پڑھ رہا ہو اور اس کو یہ معلوم نہیں کہ پیشاب نماز کی حالت میں ہے اور اس نے پکڑا تو بچنے کو حکم ہے کہ نماز توڑ کر ان کو جواب دیدے۔

## جماعت کا بیان

جماعت کی بہت تاکید ہے اور اس کا ثواب بہت زیادہ ہے یہاں تک کہ بے جماعت  
کی نماز سے جماعت ساد کی جانے والی نماز کا ثواب گھٹن زیادہ ہے۔

بجادی و سلم میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

کہ ان دونوں نازوں میں کیا اجر و ثواب ہے تو گھٹتے ہوئے چل کر ان میں شریک ہوئے۔

نیز ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

دفعہ ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے کہ میرا دل  
چاہت ہے کہ میں بکڑیاں حج کو نہ لاکھ دوں جب بکڑیاں جمع ہو جائیں تو غار کا حکم  
دوں کہ اس کی اذان دی جائے پھر کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو تیار پڑھائے  
پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نمازیں حاضر نہیں ہوتے یہیں تک کہ ان کے گھر  
کو جلا دوں (بخاری و مسلم)

مسائل

مردوں کو عیادت سے نماز پڑھنا واجب ہے بلا غرض ایک بار بھی چھوٹنے

جس کی گواہی قبول ہو رہا ہے اور اس کو سخت سزا دی جائے گی اگر پرمیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔

جمہ اور عیدین میں جماعت شرط ہے یعنی بغیر جماعت یہ نمازیں ہو سکتی ہیں۔  
نرا وک میں جماعت سنت کافی ہے یعنی محلہ کے کچھ لوگوں نے جماعت سے پڑھی

نزاوح میں جماعتِ منت کھایا ہے یعنی محلہ کے کچھ لوگوں نے جماعت سے پڑھی

توسب کے ذمے برائی جاتی رہی اور اگر سب نے جماعت چھوڑ دی تو سب نے برا کیا۔

• رمضان شریف کے دن میں جماعت مستحب ہے۔

• مسنوں اور نفلوں میں جماعت مکروہ ہے اور رمضان کے علاوہ دنوں میں بھی وجہ جماعت سے مکروہ ہے۔

• اگر جانتا ہے کہ اعضائے وضو تین تین بار دھونے میں رکعت چھوٹ جائے گی تو بہتر یہ ہے کہ تین بار دھوئے اور رکعت نہ جلنے دے اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ تین تین بار دھونے میں رکعت قبول جائے گی مگر عجیب اولیٰ تر پاسے گا تو تین تین بار دھوئے۔ (بہار شریعت)

• محلک مسجد میں کے لئے امام مقرر رہا محلہ کے امام نے اذان و اقامت کے ساتھ سنت کے مطابق جماعت پڑھ لی ہے تو اب دوبارہ اذان و اقامت کے ساتھ پہلے ہی کی طرح جماعت

قائم کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اذان جماعت دوبارہ کی تو حرج نہیں جب کہ محراب سے سٹ کر ہو اور اگر پہلی جماعت بے اذان ہوئی یا پسندہ اذان ہوئی یا غیروں نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت شایع ہوگی (درمختار)

ایسی بیماری کہ مسجد تک جانے میں مشقت و دشواری ہو

جن حالتوں میں جماعت واجب نہیں

بارش بہت کچھ بہت سردی بہت اندھیرا، آندھی، پافانہ، پیشاب، ریا ج کا بہت زور ہونا، ظلم کا خوف، قاطعہ چھٹ جانے کا ڈر، اندھا ہونا، اپانچ ہونا، آسا پور دھانا کہ مسجد تک جانے سے مجبور ہو، مال اکھانے کے ہلاک ہو جانے کا ڈر، مغلس کو قرض خواہ کا

خوف، بیمار کی تیمارداری کہ اگر چھوڑ کر چلا جائے گا تو بیمار کو تکلیف ہوگی یا گھبرائے گا، یہ سب جماعت چھوڑنے کے غدر میں یعنی ان حالتوں میں جماعت واجب نہیں۔

• عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، دن کی نماز ہو یا رات کی،

جمعہ کی ہر باعیدہ نذر عید کی، چاہے جوان عورتیں ہوں یا بڑھیا، یوشی و غشی کی مجلس میں بھی جانا

نا جائز ہے۔۔ (بہار شریعت، درمختار)

• ایک مقتدی ہو اگرچہ شرک ہو امام کے برابر وہی طرف کھڑ ہو، یا کسی جانب یا امام



کے کچھ کھڑا ہونا مکروہ ہے، دو مقتدی چھپے ہوں تو چھپے کھڑے ہوں برابر کھڑے ہوں مکروہ

ہے، دوست زیادہ کا امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ (بہارِ شریعت)

ایک آدمی امام کے برابر کھڑا ہوا تھا اور دوسرا تو امام آگے بڑھ جائے اور یہ آنے والا

اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے اور اگر امام آگے نہ بڑھے تو یہ مقتدی چھپے ہٹ جائے یا نہ

ہٹ آئے یا آنے والا اس کو چھپے کھینچ لے لیکن جب مقتدی ایک ہوں تو اس کا چھپے آجنا افضل

ہے اور اگر وہ ہوں تو امام کا آگے بڑھ جانا افضل ہے۔

صفیں میں بھی ہوں اور لوگ مل کر کھڑے ہوں یہاں تک کہ نہ رہے اور

سب کے منہ سے برابر ہوں اور امام آگے بچھیں ہو۔

پہلی صف میں اور امام کے قریب کھڑا ہونا افضل ہے لیکن جتنا یہاں پہلی صف میں ہونا

افضل ہے (درمختار بحوالہ قانونِ شریعت)۔

صفوں کی ترتیب اس طرح ہونی چاہئے، اگلی صفوں میں مرد اس کے بعد بچے اور سب

سے چھپے ہوں۔ (ہدایہ)

## امامت کے مسائل و احکام

نماز کا امام مسلمان مرد، عاقل، بالغ، نماز کے مسائل کا جاننے والا اور غیر مستور ہونا

چاہئے اگر امام میں ان چھٹوں باتوں میں سے کوئی بات چمکی گئی تو اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی۔

اگر امام دو مقتدی دونوں کو دو قسم کے خد ہوں مثلاً ایک کو بیاج کامرض ہے دوسرے

کو قطعہ آنے کا تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری)

یہ حکم کرنے والا دھوکہ دہنے والوں کا امام ہو سکتا ہے۔ (ہدایہ وغیرہ)

موزوں پر مسج کرنے والا سر دھونے والوں کی امامت کر سکتا ہے۔

کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیچہ کر پڑھنے والوں کی اقتدار کر سکتا ہے۔ (شرح و تالیف)

وہ شخص جو دو کوع و سجود کرتا ہے وہ اس کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا جو اٹھائے سے

پڑھتا ہے لیکن اگر امام و مقتدی دونوں اس سے پڑھتے ہیں تو اقتدار بجا نہیں ہے ،  
(ہدایہ، تشریح و تاویز)

- ننگا ستر چھپانے والے کا امام نہیں ہو سکتا (ہدایہ)
- بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو جیسے تفسیہ، اس کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے (عالمگیری)۔
- فاسق معلن جیسے شرابی، بھاری، زانی، سود خوار، چغلیز وغیرہ جو گناہ کبیرہ علی الاعلان کرتے ہیں انکو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعلاہ ہے (در مختار)
- وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو اس کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی، اس سے سخت تر حکم ان لوگوں کا ہے جو خود کو مسلمان کہتے ہیں بلکہ شیخ سنت جنتے ہیں اور اس کے باوجود بعض ضروریات دین کو نہیں مانتے اللہ و رسول علی صلاۃ و علیہ اللہ تعالیٰ عبید و سلم کی شان اقدس میں توہین کرتے یا کم سے کم توہین کرنے والوں کو مسلمان جانتے ہیں، ان کے پیچھے بالکل نماز جائز نہیں ہے۔

میسوق وہ ہے جو جماعت میں اس وقت شامل ہوا جب کہ کچھ رکعتیں امام پڑھ چکا تھا اور تو تک امام کے ساتھ رہا۔

## میسوق

منفرد وہ ہے جو اکیلا نماز پڑھے، جماعت کے ساتھ نہ پڑھے،  
میسوق نے امام کو قعدہ میں پایا تو اس طرح شامل ہو کہ پہلے قیامت کر کے کھڑا ہوا اور سیدھے کھڑے رہنے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہے، یا تکبیر تحریمہ کہہ کر پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے، اگر کوہ یا سجدہ میں پائے تب بھی پونی کرے، اگر پہلی تکبیر کہنے میں کوہ یا سجدہ کی حد تک جھک گیا تو نماز نہ ہوگی۔

## منفرد

• میسوق پھر رکعت والی نماز میں جو پہلی رکعت میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور ایک الحمد اور سورۃ کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے اور پھر کھڑا ہو جائے اور اس میں بھی الحمد اور سورۃ پڑھے اور اس رکعت پر قعدہ نہ کرے بلکہ ایک رکعت اور پڑھے صرف الحمد کے ساتھ اور اس آخری رکعت پر قعدہ وغیرہ کر کے نماز پوری کرے

یعنی علاوہ امام کے ساتھ دسے قعدہ کے اس کو دو قعدے اور کرنے ہونگے، ایک قعدہ ایک رکعت کے بعد اور دوسرا قعدہ اس قعدہ کے بعد دو رکعت اور پڑھ کر۔

• مسنون مغرب کی تیسری رکعت میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے، الحمد و سورۃ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کر کے پھر کھڑا ہو جائے اور الحمد و سورۃ پڑھ کر رکعت پوری کر کے اور قعدہ اخیرہ کر کے نماز ختم کرے یعنی اپنی دونوں رکعتوں میں ہر رکعت پر قعدہ کرے اور دونوں رکعتوں میں الحمد اور سورۃ پڑھے اس میں بھی دو قعدے ہوئے علاوہ امام کے قعدہ کے۔

• چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں شامل ہوا تو امام کے بعد دو رکعت اور پڑھے اور ان دونوں میں الحمد اور سورۃ ضرور پڑھے۔

• پہلی رکعت چھوٹ گئی تو امام کے بعد ایک رکعت پڑھے الحمد و سورۃ کے ساتھ۔  
• مسنون نے بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز گئی پوری کرے اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا ہے تو سجدہ سو بھی نہیں اور اگر امام کے ذرا دیر بعد پھیرا ہے تو سجدہ سو قضا ہے اور اگر قعدہ اسلام پھیرا پھر خیال یہ کیا کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہئے تو نماز جاتی ہی پھر سے پڑھے۔

## سب سے زیادہ امامت کا تہدار

سب سے زیادہ امامت کا سنی دلدوہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام و مسائل سب سے زیادہ جانتا ہو اگرچہ باقی علوم میں دست گاہ نہ رکھتا ہو بشرطیکہ اس کا قرآن یاد ہو کہ بظاہر مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف و مخارج سے ادا کرتا ہو اور مذہبی غرابی نہ رکھتا ہو اور خواہش سے بچتا ہو اس کے بعد وہ شخص جو تجوید و اقراءت کا علم زیادہ رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا ہو، اگر کسی شخص ان باتوں میں برابر ہو تو زیادہ علم والا یعنی جس کا زمانہ اسلام میں زیادہ گزرنا ہو اس میں بھی سب برابر ہوں تو جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں، اس میں بھی برابر ہوں تو

زیادہ وجاہت والا یعنی تنہد گزار کہ تمجد کی کثرت سے آدمی کا چہرہ زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔ پھر زیادہ خوبصورت ہوں تو زیادہ محسب والا، پھر وہ کہ باعتبار نفس کے زیادہ شریف ہو، پھر زیادہ مالدار، پھر زیادہ عزت والا، پھر وہ کہ جس کے کپڑے زیادہ صاف ستھرے ہوں۔ غرض چند شخص برابر کے ہوں تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہو زیادہ مقدار ہے اور اگر ترجیح نہ ہو تو قرعہ ڈالا جائے جس کے نام قرعہ نکلے وہ امامت کرے یا ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرے۔

## جن کی امامت مکروہ ہے

غلام و بھائی، ولد و لڑکا، مرد و عورت کے درمیان کو بیچ نہ سکی ہو، کوڑھی، فالج کی بیماری والے، برص والے کی جس کا برص ظاہر ہو، سفیر اسلحہ و قوف، کہ تصرفات منکرات و شر خرید و فروخت میں دھوکے کھاتا ہو، کی امامت مکروہ و تنہی ہے۔

اور کہ امامت اس وقت ہے کہ اس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر نہ ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہیں تو کہ امامت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو بہت خفیف کر دیتے (و غنما)۔  
**مسائل** | جس کو کم سمجھتا ہے وہ بھی اندھے کے حکم میں ہے۔ درہنگرا  
 • خاسق کی اقتدار نہ کی جائے مگر صرف مجوسی کہ اس میں مجبوی ہے

باقی نمازوں میں دوسری مسجدوں کو چلا جائے اور اگر جمعہ شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتدار نہ کی جائے، دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔  
 • عورت نجسی اور نابالغ کی اقتدار مرد بالغ کسی نماز میں نہیں کر سکتا یہاں تک کہ نماز چار تراویح اور نوافل میں اور مرد بالغ ان کا امام ہو سکتا ہے۔

## نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ ناری با وضو قیام و دوڑوں پاؤں کے پنجوں کے



گفتار شریعت

دو میان چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہوا اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے اس طرح کہ  
انگوٹھے کانوں کی کوئی جھوٹیاں اور انگلیاں ملی ہوئی نہ رکھے نہ خوب کھلی ہوئی رہیں بلکہ اپنی  
حالت پر رکھے اور پھیلیاں قبل کی طرف ہوں پھر تیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے  
اور زانف کے نیچے باندھ لے اس طرح کہ وہ بھی پھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو  
اور پنج کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھے اور چھ انگلیاں کلائی کے غل بغل پھر تینا  
پڑھے۔

ترجمہ ۱۱۔ اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا  
ہوں اور تیری حمد کے ساتھ شریعت کرتا ہوں  
اور تیرا نام برکت والے اور تیری عظمت بلند  
ہے اور میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

ثُمَّ رَكَعًا سَبَّحْتَ اللَّهُمَّ  
وَيَحْمَدُكَ وَيُبَارِكُ اسْمُكَ  
وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ  
غَيْرُكَ

پھر تعوذ یعنی :-

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

۱۔ قرآن شریف پڑھنے سے پہلے اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنا فاذ میں سنت ہے  
اور نماز کے باوجود واجب ہے شیطان فرشتوں میں معلوم اور ان کا حکم ہونے کے باوجود خدا کا بارگاہ  
سے مردود اس لئے ہو گیا کہ اس نے اپنے پروردگار کا حکم نہیں مانا تھا اس کی مخالفت کی تھی  
یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

اس واقعہ کے یاد آجانے سے قرائت کرنے والا اس نیت سے قرائت کرے گا کہ قرآن میں  
جو چیزوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے انکو بجالائے اور جن سے منع کیا گیا ہے ان سے پرہیز کرے  
رب کی مخالفت میں گرفتار نہ ہو۔

۲۔ چونکہ بندہ کے دل میں شیطانی خطرات اور دوسو سے آتے رہتے ہیں جن کے باعث کلام  
الہی کی تلاوت محسوس نہیں ہوتی اس وجہ سے اس کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ  
کی نیاہ میں آکر شیطانی خیالات اور دوسو سے محفوظ ہو جائے تاکہ کلام الہی کی تلاوت اپنے  
اند محسوس کر سکے۔

۲۔ قرآن پاک کے ہر کلمہ میں حقائق و معارف کے ذخیرہ ہیں جس تک اس قلب کی رسائی ہو سکتی ہے۔ ہر شیطان و وسوسوں سے پاک اور انہاس حق کی خوشبو سے معطر ہوا دیر و دہلوں پر ہیں۔ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" میں پوشیدہ ہیں۔

حدیث پاک میں ہے :-

وہ جب کوئی نماز شیطانی پر بعثت کرتا ہے تو شیطان اس کو مخاطب کر کے یوں کہتا ہے کہ تو نے ایک ملعون پر بعثت کی اور جب ملعون توڑ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے میری پیٹھ توڑ دی کیونکہ بندہ ان کلمات کے ذریعہ سے قاور مطلق کی پناہ میں آ جاتا ہے۔

نیز حدیث شریف میں مذکور ہے کہ :-

"جو شخص دن میں دس مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو اس شخص سے شیطان کو دفع کرتا رہتا ہے۔"

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ :-

وہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو شخص باہم سب و تم گالی گلوچ کر رہے تھے اور اس میں جد سے آگے بڑھ گئے تو رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر اس کو پڑھ لیں تو ان کا خدہ ٹھنڈا ہو جائے۔ جو شیطان کی مداخلت سے پیدا ہوتا ہے وہ کلمہ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" ہے۔

عبدلقد صحتی رسولی حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ :-  
 "حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور سورہ ہشتر کی آخری تین آیتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ مشرک از فرشتے مقرر فرمادیتا ہے جو اس کے لئے شام تک دعائے خیر کرتے رہتے ہیں اگر وہ شخص اس دن انتقال کر جائے تو درجہ

کتابخانه

شہادت دے گا اور جو شخص شام کو یہ عمل کرے تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ قرآن شریف کی مستقل ایک تہیت ہے کسی سورہ کا جزو نہیں۔ سورہوں میں فصل اور  
انفاز پیدا کرنے کے لئے اس کو نازل کیا گیا تھا، لہذا کہے بغیر جب کسی سورہ کو شروع سے پڑھے  
تو اس کا ٹھنڈا مسنون ہے اور اگر دو میان سے پڑھے تو اس کا ٹپھنا منتخب ہے۔

اس کے نازل ہونے سے پہلے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطوط وغیرہ کے

شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ

یَسْمِیْنَاللّٰہُ مَجْرِبًاۙ مِّنْ سُلٰہِہَاۙ نٰزِلٌۢ بِہِیْ تَوٰابٍۭ لِّیَسْمِیْنَاللّٰہُ لَعَنَہَاۙ

شروع کرو یا پھر جب آیت قُلْ اَدْعُوا اللّٰهَ اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰنَ نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھ لی کہ اے اللہ! میری دعا قبول فرما اور میری دعا کو قبول فرما۔

يسموا ذلك الترحمن الترحيم

مِنْ سُلَیْمَانَ وَرَأَتْهُ یُسَیْمُ اَللّٰہُ الرَّحْمٰنُ اَلْحَمْدُ لَہٗ لَیْسَ لَہٗ اِلٰہٌ سِوَہٗ اَللّٰہُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

لکھو نا اختیار فرمایا اور اسکی خیر و برکت کا اظہار کرے جو کہ اسکا شریک  
 مدبر ہم دوی شان کو اس سے شروع کی جائے تاکہ اس میں اللہ

دنیوی اور اخروی برکتیں عطا فرمائے اور اگر وہ سب سے شروع دیکھا گیا نوادہ ہے

دیکھو اور اس کو دیکھو یہی ہے کہ

یہودیوں نے فریاد کیا کہ ہم نے تم کو

وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے

کے اول میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے حروف میں سے کوئی حرف ہے جیسے لیمبر

سمیع، مالک، اللہ لطیف، ہادی، رزاق، علیم، باغ و بحیرہ، پس کسی  
 کام کو سیم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرنا ان تمام ناموں سے شروع کرنا فایز

یاد رہے اور ان تمام ناموں کے اثرات حاصل ہو جاتے ہیں اسی واسطے جسم

شریف کے پڑھنے سے طرح طرح کی برکتوں کا ظہور ہوتا ہے جن کو سن کر

لوگ متحیر ہو جاتے ہیں۔“

۱۰۰

# اولاد صالح پیدا ہو

مضو کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

وہ جب تم وضو کا ارادہ کرو تو بسم اللہ پڑھ لو اس وقت سے فارغ ہوئے تک صحافظ فرشتہ تمہارے دائرہ احوال میں نیکیاں لکھتا رہے گا اور جب اپنی بیوی سے مخصوص ملاقات کا قصد کرو تو بسم اللہ پڑھ لو تو اس وقت وصیحت سے کوئی بچہ پیدا ہوا تو تمہارے دائرہ احوال میں اس بچہ کے سانسوں کی تعداد کے برابر اور اس بچہ کی جتنی نسل ہوگی اس ساری نسل کے سانسوں کی تعداد کے برابر تمہارے دائرہ احوال میں نیکیاں لکھی جائیں گی، اسے ابو ہریرہ! جب تم کسی چوپایہ پر سوار ہو تو بسم اللہ اور الحمد کہہ لو تاکہ اس کے قدموں کی تعداد کے برابر تمہارے لئے نیکیاں لکھی جائیں اور جب کشتی پر سوار ہو تو بسم اللہ اور الحمد اللہ کہہ لو تاکہ اس کے قدموں کی تعداد کے برابر تمہارے لئے نیکیاں لکھی جائیں۔

شہنشاہ روم نے امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں درخواست کی کہ میرے سر میں درد رہتا ہے، جو کبھی بند نہیں ہوتا، میرے لئے کوئی دوا ارسال فرمائیں، عمر فاروق اعظم نے اس کے پاس ایک ٹوپی بھیج دی، بادشاہ روم جب اس کو سر پر رکھتا درد بند ہو جاتا اور جب اندر دیتا تو درد پھر ہونے لگتا، یہ چیز اس کے لئے نیکب خیر ہوئی تو اس نے اس ٹوپی کی تقفیش کی، اس میں سے ایک کاغذ نکلا جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا تھا، جب وہ بھگا کہ اس کی برکت سے سر کا درد بند ہو جاتا ہے۔

علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ۔

”اللہ تعالیٰ کے تین ہزار نام ہیں، ایک ہزار تو وہ ہیں جن کا علم صرف فرشتوں کو ہے اور ایک ہزار وہ ہیں جن کا علم انبیاء کے کرام کو ہے، تین سو تو رویت میں ہیں تین سو بخیل میں، تین سو پور میں، ۹۹ قرآن پاک میں ہیں اور ایک نام وہ ہے جس کا علم پھر اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں، بسم اللہ شریف میں تین نام مذکور ہیں، اللہ، رحمن، رحیم، ان تینوں میں تین ہزار ناموں کے معانی آجاتے ہیں تو جس کام کے شروع



بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا گیا تو ان فقیرانہ ہاتھوں کی بکریاں حاصل ہو گئی۔

حدیث شریف میں ہے:-

محبوب بکر یا سرد سرد سرا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ شب معراج میں میرے سامنے سب خلقیں پیش کی گئیں تو میں نے ان کے اندر چار نہریں دیکھیں، ایک پانی کی، دوسری دودھ کی، تیسری شراب کی اور چوتھی شہد کی ہیں، نے جبریل سے کہا کہ یہ کہاں سے آ رہی ہیں اور کہاں جا رہی ہیں؟ جبریل نے انہیں نے عرض کی جو عرض کوثر میں جا رہی ہیں۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ کہاں سے آ رہی ہیں آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیجئے تاکہ وہ آپ کو تادہ سے یا کھلا سے پہنچا کر آپ کے بارگاہِ خداوندی میں اس کے متعلق سوال کیا تو ایک فرشتہ حاضر ہوا اور حضور کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد عرض کی کہ تمہیں بند کر لیجئے، آپ نے انہیں بند کر لیں، پھر اس نے عرض کی کھول دیجئے، آپ نے انہیں کھول دیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں کھولنے کے بعد ایک درخت کے پاس غلاؤ یہاں نے سفید موتی کا ایک قیتہ دیکھا جس کا دروازہ سونے کا اور اس میں قفل لگھا ہوا تھا، وہ قتبہ میں تدرج تھا کہ اگر تمام جن وانس اس پر چڑھائے جائیں تو اس پر معلوم ہو جیسے کسی پر چڑھ کر ایک پتہ بیٹھا ہوا ہے، میں نے دیکھا کہ چاروں نہریں اس قتبہ کے نیچے سے نکل رہی ہیں جب میں نے واپس کا ارادہ کیا تو وہ فرشتہ بولا کہ اس قتبہ میں داخل کیوں نہیں ہوتے؟ میں نے کہا کس طرح داخل ہوں جب کہ اس کا دروازہ قفل ہے اور میرے پاس اس کی کئی نہیں، فرشتے نے عرض کی کہ کھلی کئی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے چنانچہ میں نے اس قفل کے قریب بکر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا تو وہ قفل خود کھل گیا، پھر میں اس قتبہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ چاروں نہریں اس قتبہ کے عمارتوں کو نشوں سے نکل رہی ہیں اور میں نے دیکھا کہ اس قتبہ کے پاروں کو نشوں پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا ہے، پانی کی نہر بسم اللہ کی میم سے اور دودھ کی اللہ کی ہ سے اور شراب کی حٹن کی میم سے اور شہد کی نہر حیم کی میم سے نکل رہی

ہے، نبی معلوم ہوا کہ ان نہروں کی اصل "بسم اللہ" سے ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے محبوبِ انہمازی امت میں سے جو شخص غلو میں قلب کے ساتھ اُتھائے گا اس کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کھجے کو یا کرے گا تو اس کو ان چاروں نہروں سے سیراب کر دیں گا۔

اس کے بعد عذریٰ الحمد پڑھے اور ختم پڑھ کر "آمین" کہے، پھر کوئی سورہ یا امین آیتیں پڑھے یا ایک آیت تین آیتوں کے برابر ہو۔

الحمد شریف کو سورہ فاتحہ بھی کہتے ہیں، اس میں سات آیتیں ساتیس سورۃ الحمد کے، اہم احواف میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ :-

”سورہ فاتحہ ہر مرض کے لئے شفا ہے، اسی لئے بزرگ عالم دین اور دویا کے کوہِ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مختلف طریقوں سے لکھ کر مریض کو پلاتے ہیں جس کے پینے سے مریض و بیمار کو بفضلہ تعالیٰ شفا حاصل ہوتی ہے۔“  
اسکی عظمت کا کچھ اندازہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک سے ہوتا ہے :-

”اگر یہ سورہ قہریت شریف میں ہوتی تو موسیٰ علیہ السلام کی قوم یہودیت اختیار نہ کرتی اور اگر انجیل میں ہوتی تو عیسیٰ علیہ السلام کی قوم نصرانی نہ ہوتی اور اگر یہ یسوع زبور میں ہوتی تو داؤد علیہ السلام کی قوم مسیح نہ کی جاتی اور بڑے مسلمان اسکو پڑھے تو اللہ تعالیٰ پورے قرآن پڑھنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور چار سو تین اور جملہ مومنات پر صدقہ کرنے کے برابر ثواب پائے گا۔“  
نیز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-

”سورہ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر جو دعا کی جائے، اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرماتا ہے۔“

## سورۃ فاتحہ ترجمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝  
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَالِکِ یَوْمِ  
 الدِّیْنِ ۝ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا  
 لَا تَسْبَحُوْا لَهُ اِلَّا بِحَمْدِ الصَّٰدِقِ  
 الْمُسْتَقِیْمِ ۝ وَبِحَمْدِ الَّذِیْنَ اَنْشَرْنَا  
 عَنْکُمُ الْعَقُوْبَ عَلَیْکُمْ وَآلِ الْمُنٰلِیْنَ ۝

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو مائے  
 عالم کا پروردگار ہے، بہت مہربان رحمت  
 والا، روز جزا کا مالک، ہم تجھی کو پوجیں  
 اور تجھی سے مدد مانیں، ہمیں سیدھا راستہ  
 چلا، ان کا راستہ ہم پر تو نے نہ عام کیا، نہ  
 ان کا ہم پر غضب ہوا اور نہ جسکے ہو دل۔

سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، ربوبیت، رحمت  
 مالکیت، استحقاقِ عبادت، توفیقِ خیر، بندوں کی ہدایت  
 توجہ الی اللہ، اختصاصِ عبادت، استعانت، طلبِ رشد، آدابِ دعا، صالحین کے صل  
 سے مواظقت، مگر اہوں سے امتیاز و نفرت، دنیا کی زندگی کا فائدہ اور جزا و سزا کا مقصود  
 اور مفصل بیان ہے اور حمد و مسائل کا اجمالاً ذکر ہے۔

## مضامین کی توضیح

ہر روزی شانِ کام کے شروع میں بسم اللہ کی طرح حمد الہی بھی کرنی چاہئے  
 مسائل کہیں حمد واجب ہوتی ہے جیسے خطبہ جمعہ میں اور کبھی مستحب جیسے  
 نکاح کے خطبہ میں اور دعائیں اور ہر کھانے پینے کے بعد بھی مستحب ہے کبھی حمد و ثناء  
 ملوکہ ہے جیسے چھبیک آنے کے بعد۔

سَبِّحِ الْعَالَمِیْنَ میں تمام کائنات کے عاوث و محتاج ہونے کی طرف اور اللہ تعالیٰ  
 کے واجب، قدیم، ازل، ابدی، حق و قیوم اور قادر و علیم ہونے کی طرف  
 اشارہ ہے، ان دونوں فقروں میں علم الہیات کے ہم مباحث طے ہو گئے۔

مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں ملک کے ظہور تمام کابیان اور یہ دلیل ہے کہ  
 اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے مستحق نہیں کیونکہ  
 اللہ تعالیٰ کے سوا سب اس کے ملوک ہیں اور ملوک مستحقِ عبادت نہیں ہو سکتا، اس سے معلوم

ہو کہ دنیا و دین کا عمل ہے اور اس کے لئے امتداد و فساد ہے پس دنیا کے مسئلہ کو اتنی دہائی کہنا باطل ہے، اختتام دنیا کے بعد ایک جزا کا ملن ہے اس سے معلوم ہوا کہ تنازع باطل ہے۔

ایٰ اَيُّهَا الْعِبَادُ میں اشارہ کیلئے ہے کہ عقیدہ عمل پر مقدم ہے اور عبادت کی مقبولیت عقیدہ کی صحت پر موقوف ہے اور اس میں شرک کا رد بھی ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کسی کے لئے نہیں ہو سکتی

اس میں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ استعانت خواہ پواسطہ ایسے

وَرَايَاكَ لَمَسْتَعِينُ واسطہ طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے حقیقی مستعان وہی

ہے، باقی آلات، مقام و اجنب وغیرہ سب اعانت اللہ کے منظر میں بندہ کو چاہئے کہ اس پر

نظر رکھے اس سے مطلب نکالنا کہ انبیا و اولیاء وغیرہم سے مدد مانگنا شرک ہے جیسے کچھ

کے بعض مذہب لوگوں کا عقیدہ ہے بالکل باطل ہے، خدا کے برگزیدہ و مقرب بندوں کی

اعادہ و عمل امداد دہی ہے، استعانت بالغير نہیں، اگر اس آیت کے وہ معنی ہوتے جو ان گناہوں

نے سمجھے تو قرآن پاک میں اِنْسْتَعِينُوا بِاللّٰهِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَالْمَلَائِكَةِ (پیش مدد طلب کر دھیر اور نماز سے)

کیوں فرمایا جاتا اور احادیث کثیرہ میں اللہ والوں سے استعانت کرنے کی تعلیم کیوں دی جاتی۔

لِهُدٰى نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں دعا کی تعلیم فرمائی گئی ہے اگر سے یہ

مسئلہ معلوم ہوا کہ بندہ کو عبادت کے بندہ

وہاں مشغول ہو جانا چاہئے، حدیث شریفہ میں بھی نماز کے بعد دعا کی تعلیم فرمائی گئی ہے،

سے مراد اسلام ہے یا قرآن یا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

صراط مستقیم اخلاقی، خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل و اصحاب مراد ہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراط مستقیم، اصل سنت کا راستہ ہے جو اہمیت اور سنت و قرآن اور

سوا و اعظم کو مانتے ہیں۔

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ چھ جہد کی تفسیر ہے کہ صراط مستقیم

سے طریق مسلمان مراد ہے اس

بہت سے مسئلہ حل ہونے میں کہ جن امور پر بزرگان دین کا عمل رہا جو وہ صراط مستقیم میں داخل ہیں



عَنِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّالِحِينَ  
 میں اس امر کی ہدایت ہے کہ  
 طالب حق کو دشمنانِ خدا سے

اجتناب اور ان کی رسم و راہ، انکی وجہ و اطوار سے پرہیز لازم ہے، ورنہ انکی شریف کی روایت  
 ہے کہ مغضوب علیہم سے بیوہ اور انصافین سے نصاریٰ ملو ہیں۔

مسئلہ دوم غیر المغضوب کو غیر المغضوب پڑھنے سے غارِ فاسد ہو جاتی ہے اور جو شخص  
 حق کی جگہ ٹا پڑھے اس کی امامت جائز نہیں۔ (محیط برہانی بجاۃ نظام شریعت)

یہ لفظ ”الحمد“ قرآن پاک کا جزو ہے اس سورہ الحمد پڑھنے والے  
 کے لئے ختمِ ام پر اس کا حصہ سنون ہے اس طرح ہوتا ہے اور یہ اس  
 امت کی خصوصیات سے ہے اس سے پہلے کسی کو نہیں دیکھا یہ سوائے حضرت بارون  
 علیہ السلام کے کہ انہوں نے ایک مرتبہ اس کا لفظ ضرور کیا تھا جب کہ حضرت یوحنا علیہ السلام نے  
 فرعون کے لئے بد دعا فرمائی تھی۔

- مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ :-
- ”آمین پروردگارِ عالم کی عطا کردہ مہربانی کے بندے اپنی دعاؤں کے آخر میں
- اس کو لکھائیں تاکہ انکی دعائیں ناکام و ناقبول ہونے سے محفوظ رہیں۔“
- حضرت سعید ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :-
- ”اس آمین کے کہنے والے کے لئے جنت کا ایک درجہ رکھا جاتا ہے۔“
- مشہور روایت اسلام و سبب ابنِ مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :-

”ہ آمین میں چار حرف ہیں، اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے ایک فرشتہ پیدا فرماتا

ہے جو کہ آمین کہنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہتا ہے۔“  
 پھر نماز پڑھنے والا الحمد شریف اور سورہ پڑھے کہ اللہ اکبر کتنا بار کہتا ہے اس کے اور گھٹوں  
 کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں تہ لیں کہ سب  
 انگلیاں ایک طرف ہوں اور نیلوں کہ چار انگلیاں ایک طرف ہوں اور دوسری طرف صرف انگوٹھ  
 ہو اور پچھلی ہو اور سر پٹ کے برابر ہو، اونچی نیچا نہ ہو اور کہ اگر کم ترین بار سبحان ربی اعظم کہے

إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 نمازی اَنْتَ حَیَاتٌ یَلِیْهِ وَالْقَلْبُ لَیْسَ بِالْقَلْبِ اَنْتَ اِسْمُ ارادہ سے کہے کہ وہ بارگاہ الہی  
 میں ان کلمات کے ذریعہ سے خود آداب بجا لارہا ہے یہ خیال نہ ہو کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم کے پیش کردہ آداب کی نقل کر رہا ہوں اور اَنْتَ لَمْ یَخْلُقْ اَیُّهَا اسْمِیْ وَ اَنْتَ حَمْدُ  
 اللہ و بِنِکَاتُہٗ بارگاہ رسالت میں سلام پیش کرنے کی نیت سے کہے اور اس ارادہ سے  
 ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سلام کی نقل کر رہا ہوں بلکہ ان کلمات کے کہنے سے پہلے محبوب خدا  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت پر پاک کا دل میں تصور کرے اور اَنْتَ لَمْ یَخْلُقْ اَیُّهَا وَ عَلٰی  
 عِبَادِہِ الصَّالِحِیْنَ کہتے وقت بھی یہ نیت نہ کرے کہ حضور کے کلمات کی نقل کر رہا  
 ہوں بلکہ یہ نیت کرے کہ اپنے لئے اور تمام صالحین بندوں کے لئے سلامتی کی دعا کر رہا ہوں  
 اور اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ  
 کہتے وقت یہ نیت نہ کرے کہ فرشتوں کے کہے ہوئے کلمات کی نقل کر رہا ہوں بلکہ خود الوہیت  
 اور رسالت کو اسی دینے کی نیت سے کہے۔

پھر اُتھیات کے بعد دو دہرہ بھی پڑھے اور وہ یہ ہے :-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْنَا مُحَمَّدٍ کَمَا  
 صَلَّیْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرٰہِیْمَ  
 وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْنَا اِبْرٰہِیْمَ  
 اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ اَللّٰهُمَّ  
 بَارِکْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی  
 اٰلِہٖ وَسَلِّمْنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ  
 عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرٰہِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ  
 وَسَلِّمْنَا اِبْرٰہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ  
 مُّجِیدٌ۔

اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے سردار  
 محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ہمارے  
 سردار محمد کی آل پر جیسی کہ تو نے رحمت نازل  
 فرمائی ہمارے سردار ابراہیم علیہ السلام اور  
 ہمارے سردار ابراہیم کی آل پر بے شک تو  
 تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے اے  
 اللہ! برکت دے ہمارے سردار محمد کو اور  
 ان کی آل کو جیسی تو نے برکت دی ہمارے  
 سردار ابراہیم اور ہمارے سردار ابراہیم کی آل  
 پر بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیب کی خبریں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ :-

## فضائل درود شریف

۱۔ اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ایسا ہے جس کے دو بازو اسٹنڈ بڑے ہیں کہ ایک بازو مشرق میں اور ایک بازو مغرب میں ہے اس کا سر عرش کے نیچے اور اس کے دونوں پاؤں ساتویں زمین کے نیچے اور اس کے پنجو فاق کی تعداد کے برابر جب میری امت کا کوئی مرد یا کوئی عورت مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ فرشتہ نور کے دریا میں غوطہ کھاتا ہے جو عرش کے نیچے ہے پھر نکل کر دونوں بازو کو بھارتا ہے تو ہر ایک پر سے ایک قطرہ ٹپکتا ہے اللہ تعالیٰ ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے ان فرشتوں سے پیدا ہونے والی مخلوق کی تعداد کے برابر فرشتے درود بھیجنے والے کے لئے قیامت تک دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

۲۔ عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور مجلسِ ذکر میں درود شریف پڑھنا واجب خواہ خود حضور پاک کا نام لے یا دوسرے سے سنے یا اگر ایک مجلس میں سو مرتبہ ذکر پاک کئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہئے۔

## مسائل

۱۔ ایک کو سودا دکھاتے وقت ناجر کا اس عرض سے درود شریف پڑھنا یا سبحان اللہ کہنا کہ اس چیز کی ملک اور چھائی ظاہر کرے یا جائز ہے، یونہی کسی پر سے کو دیکھ کر درود شریف پڑھنا اس خیال و نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر پہنچائے اسکی تعلیم کو اٹھائیں اور جگہ چھوڑ دیں یا ناجائز ہے۔

۲۔ جہاں تک ہو سکے درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور

## خاص اوقات درود

- ۱۔ جمعہ کے دن ۲۔ جمعہ کی رات میں ۳۔ صبح کے وقت ۴۔ قیام کو ۵۔ مسجد میں قیام کے وقت ۶۔ مسجد سے نکلنے کے وقت ۷۔ روزہ انور کی زیارت کے وقت ۸۔ صفا مروہ پر ۹۔ خطبے میں ۱۰۔ اذان کے جواب میں ۱۱۔ اقامت کے وقت ۱۲۔ دعا کے اذان و آخر اذان میں ۱۳۔ دعائے قنوت کے بعد ۱۴۔ حج میں لبیک سے فالخ ہونے کے بعد ۱۵۔ اجتماع





اس کے بل میں ترقی دے گا۔ اسکی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت رکھے گا۔ دشمنوں پر غلبہ دے گا۔ کسی روز خواہ میں سرکار قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ آتش اللہ ایمان پر نہ ہوگا۔ قیامت میں جہنم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس سے ایسا راہنی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا۔ درود شریف پڑھنے کے بعد نذی دعا پڑھے۔

## نماز کی دعائیں

ترجمہ : اے اللہ ہمارے پروردگار اہلبیت  
دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں  
بھلائی اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا  
حَسْبَتَكَ فِي الْاٰخِرَةِ حَسْبَتٌ  
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللہ! آپے شک میں نے اپنے اور  
بیت عظم کی اور بے شک گناہوں کو تو  
ہی معاف فرما ہے تو مجھے معاف فرما  
دے اور اپنے کرم سے مجھ پر رحم فرما کیونکہ  
تو مغفرت فرمائے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا  
كَبِيرًا وَاِنْكَ لَا تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ  
اِنَّكَ تَاْعُظُنِيْ بِمَغْفِرَتِكَ  
عِنْدَكَ وَاِنْ حَسْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ  
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

یا یہ دعا پڑھے۔

اے میرے رب! مجھے نماز کا پابند رکھ  
اور میری اولاد کو اسے پابند پروردگار!  
قبول فرما لے دعا کو، اے ہمارے رب! یا  
میری مغفرت فرما دینا اور میرے ماں باپ کی  
اور سب ایمان والوں کی جس دن حساب ہو

سَرِّتْ اِحْسَانِيْ مُقِيْمِ الصَّلَاةِ  
وَمِنْ ذُنُوْبِيْ سَرِّتْ رَبَّنَا وَنَهْبِكْ دُعَايَ  
رَبَّنَا اَعُوْذُ بِكَ يَا اِيْدِيْ وَ  
لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَكُوْمُ الْحِسَابُ

انتباہ! جو عریض عادتاً محال ہیں جیسے پہاڑ کا سونا ہونا یا پورے کاجوان ہونا یا جو چیزیں

شرعاً حلال ہیں جیسے خلوقات ہیں انبیاء کے کرام اور فرشتوں کے ماسوا کا معصوم ہو جانا انکی دعا  
سُن کر حرام ہے مثلاً یہ دعا کرنا کہ اے اللہ پہاڑ کو سونا کر دے یا میری بوڑھی بیوی کو جوان کر دے  
یا مجھے معصوم بنادے تو یہ حرام ہے۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد وہ اپنے سامنے کی طرف منکر کے السلام علیکم وعلیٰ آئینہ  
کے پیرائیں طرف سلام کرے۔

نامہ کے بعد طویل اذکار حدیث میں وارد ہیں وہ ظہر و مغرب و عشاء میں سنتوں کے بعد  
پڑھے جائیں قبل سنت مختصر دعا کرے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔

## مسجد کا بیان

بخاری و مسلم شریف میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

”جو شخص خدا کے تعالیٰ کی آؤٹھنوی کے لئے مسجد بنوائے گا تو خدا کے  
تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-  
”اللہ تعالیٰ کے نزدیک نام آبادیوں میں محبوب ترین جگہیں مسجدیں ہیں

اور میری جگہیں بازار ہیں“ (مسلم شریف)

بیہقی میں حضرت جمن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے اندر دنیا کی باتیں کریں گے تو

اس وقت تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا، اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کچھ

پرہیز نہیں“

## مسجد جانے کا طریقہ

محضر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر شخص گھر سے نماز کے لئے جائے اور حسبِ ذیل دعا پڑھے

تَوَاسَّلْ تَالِي اس کی طرف خاص توجہ فرماتا ہے اور مترنم وار فرماتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ وَ یَحْقُّ مَشَاشَیْ هَذَا فَاِیْیَ لَسْتُ اَخْرُجُ اَسْرَافًا لَا بَطْلًا وَلَا سِیَّآءًا وَلَا سُمْعَةً وَ حُرْجُثَ اِلَیْقَائِهِ سَمَّ حُلَّتْ وَ اَبْتِغَا سَمَّ حُلَّتْ فَاسْئَلُكَ اَنْ تُسَبِّحَ فِیْ مِیْنِ السَّائِرِ وَ اَنْ تُغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے بذریعہ حق سائلین جو تونے اپنے زمانہ گم پر رکھا ہے اور بسید اپنے چلنے کے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ میں گھر سے نہ نکل کر نہ گلا ہوں نہ ترانا ہوا نہ دکھانے کے لئے نہ سنائے کو اویں تیرے غضب سے بچنے اور تیری رضا طلب کرنے کے لئے نہ نکلا ہوں میں سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو دو دن سے پناہ میں رکھ اور میرے گناہ بخش دے اس لئے کہ گنہ گروں کی مغفرت تو ہی فرماتا

ہے نہ دینی ماجہ

مسجد میں داخل ہونے کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ پہلے داہنا پاؤں داخل کرے اور اس وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَشْكُرْ لِيْ اَمْوَالِيْ سَمَّ حُمْلَتِكَ (یعنی اے اللہ! تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔)

## ایک واقعہ

بغداد شریف کی ایک مسجد میں ایک صاحب نے باہر سے اگر قیام کیا شہر میں رفتہ رفتہ شہرت پھیل گئی کہ ایک بزرگ خاں مسجد میں تشریف لائے ہیں اور ان سے کرامتیں ظاہر ہو رہی ہیں، اس بزرگ خیر حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ تک پہنچی، آپ نے اپنے ایک رفیق سے شوقِ ملاقات کا اظہار کیا اور ان کو اپنے ساتھ لے کر ان بزرگ سے ملاقات کے لئے روانہ ہوئے، اتفاقاً وہ بزرگ کسی ضرورت سے مسجد سے باہر نکل کر بعد فراغت مسجد میں داخل ہو رہے تھے کہ حضرت جنید بغدادی وہاں پہنچے اور دیکھا

کہ ان بزرگ نے مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے ہاں قدم رکھا، حضرت نے دیکھ کر ان بزرگ سے ملاقات کئے بغیر واپس ہو گئے، پھر اسی نے عرض کی کہ آپ لو بڑے اشتیاق سے ملاقات کرنے آئے تھے اور اب یونہی بغیر ملاقات کئے واپس جا رہے ہیں آپ نے جواب دیا کہ وہ دیر سن کر حاضر ہوئے تھے کہ بزرگ واقف اسرار الہی ہیں لیکن شاہدے سے معلوم ہوا کہ یہ آداب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل نہیں اور جو آداب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ سمجھتا ہو وہ اسرار الہی کا حاصل نہیں ہو سکتا۔

خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرورِ کونین محبوبِ ربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہونے تو درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

سَبِّحْتَ اَخِيْزِيْ دُنُوْنِيْ وَ اَفْخَرْتَ اِيْ اَبْوَابِ سَمٰوٰتِيْ

ترجمہ: اے میرے پروردگار! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

### مسجد سے نکلنے وقت

مسجد سے باہر نکلنے وقت پہلے ہاں قدم نکالے تو درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھے، سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد سے باہر نکلے تو درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

سَبِّحْتَ اَخِيْزِيْ دُنُوْنِيْ وَ اَفْخَرْتَ اِيْ اَبْوَابِ سَمٰوٰتِيْ

ترجمہ: اے میرے پروردگار! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

### مسائل

مسجد میں کب بوسن اور کب پیار رکھنا یا لکھا کر جانا جائز نہیں جب تک اس کی بولائی رہے، اسی طرح وہ چیزیں جن میں بڑھو جیسے بٹری، بگڑیل اور بولی وغیرہ لکھا کر مسجد میں بنانا، پیر جس کو گندہ و مٹی کا مرض ہو یا کوئی بدبودار دوائی لنگائی ہو تو جب تک بدبودار نہ ہو جائے ان سب کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے، اسی طرح مسجد میں ایسی باجیس اور ویسلائی غذا نہ لکھ جس کے گر گرنے میں بولائی ہو منع ہے۔ (بہارِ شریعت)



- مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام ہے مگر جب کہ اسکی بوجھل دور کر دی جائے (فتاویٰ ضویہ ۳)
- مسجد سے متصل کوئی مکان مسجد سے بلند ہو تو حرج نہیں اس لئے کہ مسجد ان ظاہری دیواروں کا نام نہیں بلکہ اس جگہ کے محاذ میں ساتوں آسمانوں تک سب مسجد ہے، درختا میں ہے
- اِنَّكَ مَسْجِدٌ اِلٰى عِثَانِ السَّمَاءِ، رواہ ابن جریر ہے وَكَذَٰلِكَ اَتٰنَا فَهَيْبَتُ الْكَرَّمِ

## فضائل یوم جمعہ

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر مسجد میں آنے والوں کی حاضری لکھتے ہیں جو لوگ پہلے آتے ہیں انکو پہلے اور جو بعد میں آتے ہیں انکو بعد میں اور جو شخص جمعہ کی نماز کو پہلے گیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے مکہ شریف میں قرآنی کسے لئے اونٹ بھیجا، پھر جو دوسرے نمبر آیا اسکی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے گائے بھیجی، پھر جو اس کے بعد آیا وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے قرآنی کسے لئے اونٹ بھیجا، پھر جو اس کے بعد آیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے قرآنی بھیجی اور جو اس کے بعد آیا وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے اونٹ بھیجا، پھر جو با نام خطبہ کے لئے اٹھا ہے تو فرشتے اپنے کافرات لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں یہ "ابن جریر وسلم"
- حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے :-

"جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ و عید النضر سے بھی بڑا ہے اس میں پانچ خصوصیات ہیں :-"

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ۲۔ اور اسی میں زمین پر آنا اور  
۳۔ اسی میں انکو وفات دی اور ۴۔ اسی میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس  
پیر کا سوال کرے اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمائے گا بشرطیکہ حرام کا سوال نہ ہو ۵۔ اسی دن قیامت  
تاکم ہوگی مگر قرب فرشتگان الہی زمین و آسمان ہوا، پہاڑ اور دریا میں سے کوئی ایسا نہیں کہ جمعہ  
کے دن سے ڈرنا نہ ہو۔

• حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا کہ :-

”وتمنا ہے افضل دنوں سے جمعہ کا دن ہے اس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا  
کئے گئے اور اسی میں انتقال فرمایا اور اسی میں پہلی بار صومہ پھوٹا جائے گا اور اسی میں  
دوسری بار جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے  
لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس وقت حضور پر ہمارا درود کیونکہ پیش کیا جائے  
گا جب حضور وصل فرما چکے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء  
کا جسم کھانا حرام فرمایا ہے“

یعنی اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ رہتے ہیں اور زکوٰۃ روزی پہنچتی ہے :-

ابن ماجہ شریف میں ہے :-

”بے شک موت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی آتی ہے مگر صرف ایک ان کے  
لے دھیر پہلے کی طرح زندہ ہو جائے ہیں اور اپنی قبروں سے باہر نکل کر جہاں چاہتے  
ہیں تشریف لے جاتے ہیں عالم مختلف قسم کے تصرفات فرماتے ہیں اور جن کو خدا  
چاہتا ہے نظر بھی آتے ہیں دیکھ مذاقات نبوی ہے وہ باوجود جیت بھی فرماتے  
ہیں جیسے کہ حضرت امام سیوطی علیہ الرحمہ کو بیداری میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تھی اور انہوں نے حضور سے دریافت کر کے بہت  
سی حدیثوں کی صحت معلوم کی“

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

## جمعہ کے دن دعا قبول ہونے کا وقت

در جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ مسلمان بندہ اگر اس کو پلے اور اس میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو وہ اسے ضرور عطا فرمائے گا اور وہ ساعت بہت مختصر ہی ہے اس ساعت کے متعلق دو روایتیں ہیں، ایک یہ کہ امام کے خطبہ کے لئے بیٹھنے سے ختم نماز تک اور دوسری روایت یہ ہے کہ وہ جمعہ کی پہلی ساعت ہے، چونکہ ایک حدیث میں ہے کہ ”جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اسے عمر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو“

سرور کائنات، فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

## جمعہ کے دن بیارات میں مرنے کی فضیلت

ارشاد فرمایا کہ :-

”جو مسلمان مرد یا عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں انتقال کرے اس کو عذاب قبر اور قسمہ قبر سے بچالیا جاتا ہے اور وہ خدا سے اس مال میں ملے گا کہ اس پر کچھ حساب نہ ہوگا اور اس کے ساتھ گواہ ہونگے جو اس کے لئے گواہی دیں گے اور اس کے لئے شہید کا اجر و ثواب لکھا جائے گا“

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ :-

## نماز جمعہ کی فضیلت

وہ جس نے اچھی طرح دھو کیا پھر نماز کے لئے کیا اور خطبہ سننے کی حالت میں غوغا نہ کیا اور اس کے لئے مغفرت ہو جائے گی ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور فریقین دن کے گناہوں کی اور جس نے کنگری چھوئی اس نے لغو کیا یعنی خطبہ سننے کی حالت میں آنا کام بھی کیا لغویں داخل ہے کہ کنگری پڑی ہو اسے مٹا دے :-

نیز سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

دو پانچ بیگز میں جو ایک دن میں کرے گا اللہ عزوجل اس کو جنتی سمجھ دے گا اور بعض کی  
کی عیادت کو جائے ۲۔ مسلمانوں کے جہزہ میں حاضر ہو ۳۔ روزہ رکھے ۴۔ جمعہ کو  
جسے ۵۔ غلام آزاد کرے۔

مفسر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے  
ارشاد فرمایا ہے۔

### جمعہ چھوٹنے کی منزا

”اے لوگو! ہم نے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے دربار میں توبہ کرو اور مغفول ہونے سے  
قبل نیک کاموں کی طرف سبقت کرو اور یا خدا کی کثرت اور ظاہر پوشیدہ وحدت کی  
کثرت سے اپنے پروردگار کے ساتھ تعلقات قائم کرو، ایسا کرو گے تو تم کو روزی دی  
جائے گی اور تمہاری تنگی دو کی جائے گی اور جہاں تو اس جگہ اس دن اس سال میں قیامت  
کے لئے اللہ تعالیٰ نے تم پر نماز جمعہ فرض فرمائی ہے جو شخص میری (ظاہری)  
حیات میں یا میرے بعد نکھا جان کر اور بطور انکار جمعہ چھوڑے، اور اس حاکم کو کسی  
حاکمِ اسلام کے ماتحت ہونا اللہ تعالیٰ نے اس کی پریشانی و دفرائے گا اور اس کے  
کام میں برکت دے گا، آگاہ ہو جاؤ اس کے لئے نماز ہے نہ رکوع نہ سج نہ کچھ جب  
ایک توبہ دے اور جو شخص توبہ کرنا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔“

امام الانبیا سید المرسلین صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ

### جمعہ کے دن غسل کرنا اور خوشبو لگانا

”جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے ذیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہوا استعمال کرے  
پھر نماز جمعہ کو نیکے اور مسجد میں پہنچ کر دو بیٹھے ہوئے شخصوں کو پیش کرے چہچہ میں نہ بیٹھے  
اور جو نماز اس کے لئے مقرر ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ بچے تو اس  
کے لئے اٹھ گئے ہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان میں مغفرت ہو جائیگی۔“  
دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نہ

”جو جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب  
جمعہ کے لئے چلنا شروع کرے تو ہر قدم پر پینس سال کا عمل نکھاتا ہے اور جب



نماز سے فارغ ہونے والوں کو دو سو تیس کا اجر و ثواب عطا ہوتا ہے :

## شرائط نماز جمعہ

**پہلی شرط** نماز جمعہ کے لئے پہلی شرط مہر یا قنسے مصر ہے۔  
مصر وہ جگہ ہے جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق وہیات شمار کئے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے وجہ و مصلحت کے مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف جیسے پر قدرت کافی ہے اگرچہ وہ انصافی کرتا ہو اور پبلہ نہ لیتا ہو۔ مصر کے اس پاس کی جگہ جو مصر کی مصیبتوں کے لئے جو جیسے قبرستان، گھر و دار کا میدان، پھانسی کچھری، اسپتالیں، کیمپوں، شہر سے باہر ہوں تو قنسے مصر ہی اسکا شمار ہے اور وہاں جمعہ کی نماز جائز ہے۔

جمعہ شہر میں چھپا جائے یا قصبہ میں یا ان کی فنی میں، گاؤں میں جائز نہیں مگر آج کل عموماً گاؤں میں پہلے سے جمعہ ہوتا چلا آیا ہے اس کو بند نہ کیا جائے کیونکہ ایسے مقام پر وہ لوگ زیادہ ہوتے ہیں جو ہفتہ میں صرف جمعہ ہی میں شریک ہو جاتے ہیں، پانچوں وقت کی نمازیں نہیں ادا کرتے تو اگر گاؤں میں جمعہ بند کر دیا گیا تو وہ لوگ اس سے بھی جائیں گے۔

**مسائل** گاؤں کا رہنے والا شہر میں آیا اور جمعہ کے دن یہیں رہنے کا ارادہ ہے تو اس پر جمعہ فرض ہے اور اگر اس دن وہ ایسی کا ارادہ ہو تو دل سے پہلے

یہ اس کے بعد تو فرض نہیں مگر پڑھے گا تو مستحق ثواب ہے۔

• شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہو سکتا ہے خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ ہو مگر بلا ضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے کیونکہ بعد شعار اسلام میں سے ہے اور بہت سی مسجدوں میں جمعہ ہونے سے وہ اسلامی شوکت باقی نہیں رہتی جو اجتماع میں ہوتی ہے نیز دفعِ حرج کے لئے متعدد جگہ پر جائز رکھ لینا ہے خواہ مخواہ جماعت پر اگندہ کرنا اور جمعہ محلہ قائم نہ کرنا چاہئے۔

• ایک بہت سی ضروری بات جس کی جانب عام لوگوں کی توجہ نہیں وہ یہ کہ جمعہ کو اور نمازوں کی طرح مسجد رکھا ہے جس نے چاہا تو جمعہ قائم کر لیا اور جس نے چاہا تو ٹھیکہ دیا، یہ بات ناجائز ہے اس لئے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب و قائم مقام کا کام ہے، جہاں اسلامی حکومت درہو وہاں جو سب سے بڑا عالم سنی صحیح العقیدہ ہو وہ احکام شرعیہ جاری کرنے میں سلطان اسلام کا قائم مقام ہے لہذا وہی جمعہ قائم کرے بغیر اس کی اجازت کے نہیں ہو سکتا اور یہ بھی نہ ہوتا عام لوگ جس کو امام بنائیں اور عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے نہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کریں۔

سلطان اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہو

## دوسری شرط

• سلطان عادل ہو یا ظالم وہ جمعہ قائم کر سکتا ہے، یونہی اگر زبردستی بادشاہ بن بیٹھا یعنی شرعاً اس کو حق امامت نہ ہو مثلاً قرشی نہیں یا اور کوئی شرط مفضوہ ہو تو یہ بھی جمعہ قائم کر سکتا ہے یونہی اگر کوئی گوت بادشاہ بن بیٹھی تو اس کے حکم سے جمعہ قائم ہو گا خود قائم نہیں کر سکتی۔

## مسائل

• امام جمعہ کی اجازت کے بغیر کسی نے جمعہ پڑھ لیا اگر امام یا وہ شخص جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے شریک ہو گیا تو جمعہ ہو جائے گا ورنہ نہیں۔

• کسی شہر میں بادشاہ اسلام یا اس کا نائب جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے نہ ہو تو وہی حکم ہے جو اور بیان کیا گیا ہے۔

تفسیرِ می شرط

تیسری شرط وقتِ ظہر ہے یعنی وقتِ ظہر میں نماز جمعہ پوری ہو جائے تو اگر اتنا سے نماز میں اگرچہ تشدد کے بعد عصر کا وقت آگیا تو جمعہ باطل ہو جائے گا، اب ظہر کی قضا پڑھیں اسی طرح وقتِ ظہر سے پیشتر جمعہ پڑھنا تو نہ ہوا، حاصل یہ کہ جو وقت نمازِ ظہر کا ہے وہی نمازِ جمعہ کا ہے اور جو وقتِ تحبہ نہ رکھے ہے وہی جمعہ کے لئے بھی ہے۔

جو تھی شرط خطیب ہے اس میں یہ شرط ہے کہ وقت ہوا اور نماز سے پہلے اور ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لئے شرط ہے یعنی کم از کم خطیب

## جو تھی شرط

کے سوا تین مرد اور تین آؤلے سے ہو کہ پاس دہلے سن سکیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو اگر زوال سے پہلے خطیب ٹپھ لیا یا نماز کے بعد ٹپھ لیا یا تنہا ٹپھ یا جو تین بچوں کے سامنے ٹپھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا اور اگر بہروں یا سونے والوں کے سامنے ٹپھا یا حاضرین دور ہیں کہ سنتے نہیں یا مسکا بیداروں کے سامنے ٹپھا جو عقل و بالامرد ہیں تو ہو جائے گا۔

خطیب نوکر الہی کا نام ہے اگرچہ صرف ایک بار الحمد للہ یا سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کا نام ہے قدر سے فرض ادا ہو گیا مگر اتنے ہی پرکتفا کرنا مکروہ

## مسائل

- خطیب اور نماز میں اگر زیادہ خاصہ ہو جائے تو وہ خطیب کافی نہیں، دوبارہ ٹپھا جائے۔
- سنت یہ ہے کہ دو خطبے ٹپھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں اگر دولوں ملا کر طویل افضل سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے۔
- خطیب کے سامنے جو اذان ہوتی ہے مقتدیوں کو اس کا جواب سبب نہ دینا چاہیے کسی اخطا ہے (فتاویٰ رضویہ)
- خطیب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر انگوٹھے نہ چومے چیکم صرف خطیب کے لئے ہے ورنہ عام حالات میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی و اسم گرامی سن کر انگوٹھے چومنا مستحب ہے اور درود شریف حل ہیں پڑھے زبان کو بخش دے اس لئے کہ زبان سے سکوت فرض ہے (مقتلے رضویہ)

- غیر عربی زبان میں خطیب ٹپھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان کو بھی شامل کر لینا مکروہ ہے اور سنت متواتر کے خلاف ہے (ایضاً)

- خطیب کی اذان مسجد کے دروازے پر ٹپھنا صفت ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد مبارکہ میں خطیب کی اذان مسجد کے دروازہ ہی پر ہوا کرتی تھی اس لئے فقہار نے مسجد کے اندر

اذان دینے سے منع فرمایا۔

فتاویٰ قاضی خاں جلد اول مصری ص ۵۸، نقاشے عالمگیری جلد اول مصری ص ۵۵ اور  
بحر الرائق جلد اول میں ہے کہ **اَلْمَسْجِدُ** یعنی مسجد کے اندر اذان دینا  
منع ہے۔

ابھل جو عام رواج ہو گیا ہے کہ خطبہ کی اذان مسجد کے اندر دی جاتی ہے غلط ہے مسلمانوں  
کو پتا ہے کہ اس غلط رواج کو ترک کر کے حدیث و فقہ پر عمل کریں۔

خطبہ میں سنتیں یہ ہیں۔

### خطبہ میں سنتیں

۱۔ خطبہ کا پاک ہونا ۲۔ کھڑے ہو کر خطبہ دینا ۳۔ خطبہ  
سے پہلے خطبہ کا بیٹھا ۴۔ تحییب کا منبر پر ہونا ۵۔ سامعین کی طرف منہ اور ایقلہ کی طرف پیچ  
کرنا اور بتدریج ہے کہ منبر چوڑا کی بائیں جانب ہو ۶۔ حاضرین کی طرف متوجہ ہونا ۷۔ خطبہ سے  
پہلے اٹھو یا اللہ بسمت پڑھنا ۸۔ انہی ابتدا آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگو! میں ۹۔ خطبہ الحمد سے شروع  
کرتا ۱۰۔ اللہ عزوجل کی شاکرنا ۱۱۔ اللہ تبارک کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی رسالت کی گواہی دینا ۱۲۔ حضور پروردگار پر دعا پڑھنا ۱۳۔ کہ سے کہ ایک آیت کی تلاوت کرنا ۱۴۔ پہلے  
خطبہ میں غلط و نصیحت ہونا ۱۵۔ دوسرے میں حمد و ثناء، مشاہدات و درود کا اعادہ کرنا ۱۶۔  
دوسرے میں مسلمانوں کے لئے دعا کرنا ۱۷۔ دونوں خطبے یکے ہونا ۱۸۔ دونوں خطبوں کے درمیان  
بقدر تعین آیت پڑھنے کے بیٹھا بسمت یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بربست پہلے خطبہ  
کے بسمت ہو اور خلفائے راشدین و عین مکرین حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
کا ذکر ہو۔

پانچویں شرط جماعت ہے یعنی امام کے علاوہ کم از کم تین مرد۔

### پانچویں شرط

مسئلہ: خطبہ کے وقت جو لوگ موجود تھے وہ چلے گئے اور دوسرے  
تین شخص آگئے تو ان کے ساتھ امام بعد پڑھے یعنی جمعہ کی جماعت کے لئے انہیں لوگوں کا ہونا ضروری  
نہیں جو خطبہ کے وقت حاضر تھے بلکہ ان کے غیر سے بھی ہو جائے گا۔



چھٹی شرط اذان عام ہے یعنی مسجد کا دروازہ کھولا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کے لئے روک ٹوک نہ ہو تو اگر جامع مسجد میں لوگوں کے جمع ہونے کے بعد دروازہ بند کر کے مہر پڑھا تو نہ ہوا، لیکن عورتوں کو اگر جامع مسجد سے روکا جائے تو اذان عام کے خلاف نہ ہوگا۔

## چھٹی شرط

جمعہ فرض ہونے کی شرطیں ہیں اگر ان میں سے ایک بھی نہ پائی گئی تو جمعہ فرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مرد قتل بالغ کے لئے جمعہ پڑھنا افضل ہے اور عورت کے لئے

## جمعہ فرض ہونے کی شرطیں

۱۔ شہر میں مقیم ہونا ۲۔ تندست ہونا ۳۔ مریض کے لئے جمعہ فرض نہیں، مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجد جمہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلتا تو جائے گا مگر اس کا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا تو ایسے مریض پر جمعہ فرض نہیں اور شیخ غالی دسیت زیادہ بڑھا، مریض کے حکم میں ہے جو شخص مریض کا تیار ہو، جانتا ہے کہ اگر وہ جمعہ کو جائے گا تو مریض وقتوں میں پڑ جائے گا اور اس کا کوئی پرہیز حال نہ ہوگا تو اس تیار اور پڑ بھی جمعہ فرض نہیں ۳۔ آزاد ہونا، غلام پر جمعہ فرض نہیں ۴۔ مرد ہونا، عورت پر جمعہ فرض نہیں ۵۔ بالغ ہونا، نابالغ پر جمعہ فرض نہیں ۶۔ عاقل ہونا ۷۔ انکھیا را ہونا، اندھے پر جمعہ فرض نہیں، ایک چشم اور جس کی نگاہ گمزد ہو اس پر جمعہ فرض ہے یونہی ہو اندھا مسجد میں اذان کے وقت با وضو موجود ہو اس پر جمعہ فرض ہے اور وہ نابینا جو بلا تکلف بغیر کسی کی مدد کے مسجد میں جاسکتا ہے اس پر جمعہ فرض ہے ۸۔ چلنے پھرنے پر قادر ہونا لہذا پا رہی پر جمعہ فرض نہیں اور جس کا ایک پاؤں کٹ گیا ہو یا بالچ سے بیکار ہو گیا اگر مسجد تک جاسکتا ہو تو اس پر جمعہ فرض ہے ورنہ نہیں۔

۹۔ قید میں نہ ہونا مگر وہ شخص جو کسی دین کی وجہ سے قید کیا گیا اور ادا کرنے کی قدرت رکھتا ہے تو اس پر جمعہ فرض ہے ۱۰۔ بادشاہ یا چور یا کسی ظالم ذلیل کا خوف نہ ہونا لہذا انفس فرضدار کو اگر قید کا اندیشہ ہو تو اس پر جمعہ فرض نہیں ۱۱۔ بادش یا اندھی یا اڑے یا مریض کا ہونا یعنی اس قدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔

## مسئلہ

جمعہ کی امامت ہر وہ شخص کر سکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہو اگرچہ جمعہ

اس پر فرض نہ ہو جیسے مریض، مسافر، غلام یعنی جب کہ سلطان اسلام یا اس

کا نائب یا اس کو اس نے اجازت دی ہے بیمار ہو یا مسافر ہو تو یہ سب نماز پڑھا سکتے ہیں

یا انہوں نے کسی مریض یا مسافر یا غلام یا کسی لائق امامت کو اجازت دی ہو یا ضرورت عام لوگوں

نے کسی ایسے امام کو مقرر کیا ہو جو امامت کر سکتا ہے، یہ نہیں ہو سکتا کہ بطور خود جس کا بھی

چاہے جمعہ پڑھا دے کہ یوں جو نہ ہو گا، گاؤں میں جو کہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان و

اقامت کے ساتھ باجماعت پڑھیں۔ دعا لگی رہی!

جمعہ کے بعد چار رکعت نماز اس نیت سے ادا کرنا کہ سب میں پچھلی ظہر جس کا وقت

پایہ پڑھی اس کو ظہر اعتیاطی کہتے ہیں، یہ صرف ان خاص لوگوں کے لئے ہے جن کو فرض جمعہ

ادا ہونے میں شک ہو، غلام کے لئے نہیں اور اسکی چاروں رکعتیں بھری پڑھی جائیں گی، بہتر

یہ ہے کہ جمعہ کی چار سنتیں پڑھ کر ظہر اعتیاطی پڑھیں پھر دو سنتیں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

## نماز استسقام

کہ :-

”جو لوگ ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں وہ قحط، شدت موت اور ظلم بادشاہ

میں گرفتار ہوتے ہیں اگرچہ پکے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی۔“

امام ابوینین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ لوگوں نے حضور

کی خدمت میں حاضر ہو کر قحط کی شکایت کی، حضور نے حکم فرمایا کہ :-

”منبر عید گاہ میں رکھنا جائے اور ایک مقرر فرمادیا جس میں سب لوگ وہاں

چلیں، جب آفتاب طلوع ہو گیا اس وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

لے گئے اور منبر پر بیٹھ کر تکبیر کی اور عبد اللہ بجالائے، پھر ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں

نے اپنے ملک کے قحط کی شکایت کی اور یہ کہ بارش اپنے وقت پر نہیں ہوتی اللہ

تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے وعدہ فرمایا ہے

کہ تمہاری دعا قبول کرے گا۔“

اس کے بعد فرمایا:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ كَاِلَيْكَ يَرْجِعُ الْعِبَادُ ۝  
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَ لَحْنُ الْغَنِيِّ اَنْ  
اَنْزِلَ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَ اَجْعَلْ مَا اَنْتَ قُدْرَتُكَ بَلَدًا اِلٰى حَبِيْبٍ -

ترجمہ ”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔

رحمن و رحیم ہے، فی امت کے دن کا مالک ہے، اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت  
نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، یا اللہ! تو ہی لائق عبادت ہے تیرے سوا کوئی  
معبود ہی نہیں، یا اللہ! تو ہی معبودِ حق ہے، تیرے سوا کوئی معبود ہی نہیں  
نوعنی ہے اور ہم محتاج ہیں، ہم پر دیندہ بادشہ! انا اور جو کچھ تو نازل فرمائے  
اس کو ہمارے لئے قوت اور ایک وقت تک پہنچنے کا سبب رکھئے۔“

یہ دعا پڑھنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل  
کی سفیدی ظاہر ہوئی، پھر لوگوں کی طرف پشت کی اور چار مبارک لوٹ دی، پھر  
لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے ہر کرد و رکعت نماز پر بھی اللہ تعالیٰ  
نے اس وقت ابر پید کیا وہ گر جا اور چکا اور اتنا برس کہ لوگ سائبان کی طرف  
بادشہ سے بچنے کے لئے دوڑنے لگے تو حضور بیٹھے اور فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں  
کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔“

نماز استسفار کے لئے پرانے یا پونڈ لگے کپڑے پہن کر متقل  
اور خشوع اور تواضع سے حضور کے ساتھ نکلے سر پیدل جائیں اور گئے

مسائل

پیر ہوں تو بہتر ہے اور جانے سے پہلے خیرات کریں، کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں کیونکہ حضور  
رحمت کے لئے جا رہے ہیں اور کافروں پر لعنت اترتی ہے، تین روز پیشتر سے روزے  
رکھیں اور توبہ و استغفار کریں پھر میدان میں جائیں اور وہاں توبہ کریں اور جن کے حقوق ان کے  
ذمہ ہوں انکو ادا کریں، یہ عفاف کرائیں، کمزوروں، بوڑھوں، بوڑھیوں اور بچوں کے توسل سے

دعا کریں اور سب آمین کہیں، حدیثِ غیرت میں ہے، اگر جوان نخواستہ کھلے والے، چوپائے  
 بچرے والے، بوڑھے رکوع کرنے والے اور بچے دودھ پینے والے نہ ہوتے تو تم پر شدت سے  
 عذاب کی بارش ہوتی، اس وقت بچے اپنی ماؤں سے علیحدہ رکھے جائیں اور عورتیں بھی ساتھ سے  
 جائیں، غرضیکہ رحمتِ خداوندی کو مستوجب کرنے کے لئے جس قدر وسائل واسباب ممکن ہوں، فراہم  
 کریں اور زمین، دن، برابر جنگل کو جائیں اور دعا کریں اور دعا ہی پر انکار کریں یعنی نماز پڑھیں اور یہ بھی  
 ہو سکتا ہے کہ امام و رکعت بھر کے ساتھ پڑھا لے اور بعد نماز زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے  
 اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے اور خطبہ کے درمیان چادر لوٹ دے یعنی اوپر کا  
 کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کرے تاکہ حال بدلنے کی نال ہو پھر خطبہ سے فارغ ہو کر لوگوں کی  
 طرف پیچھے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا کرے اور دعائیں سب اطفال کو بلند کریں اور پشت  
 دست آسمان کی جانب رکھیں۔

• کثرت سے بارش ہوتو اس کو روکنے کے لئے دعا کر سکتے ہیں جب کہ اس سے نقصان کا اند  
 ہو، اس کی حدیث میں یہ دعا ہے :

ترجمہ : اے اللہ! ہمارے اس پاس برا  
 اور ہمارے اوپر نہ برا اور ہمارے اوپر  
 نہ برا اے اللہ! بارش کو شیوں اور ہمارے  
 پر اور نالوں میں اور درختوں کے اگنے کی  
 جگہوں پر۔

اَللّٰهُمَّ زَحِّرِ الْيَمَّ وَلَا تَهْلِكْنَا  
 اَللّٰهُمَّ عَلَيَّ اَلْاَكَامِ وَالْخَطَايَا  
 وَ تَبْلُغْنِي الْاٰفَاقَ مَيِّتَةً وَمَيِّتًا  
 الشَّجْوٰی۔

## نمازِ سراج گمن

ایک بار سورج گمن لگا تو حضور مسجد میں تشریف

لے گئے اور بہت طویل قیام و رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھی، میں نے اس طرح نماز پڑھتے کبھی  
 نہ دیکھا تھا، پھر فرمایا :-

”اللہ تعالیٰ کسی کی موت و حیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا  
 جبکہ عمرِ جاہلیت میں لوگوں کا خیال تھا کہ کسی بڑے شخص کی موت پر گمن لگتا ہے“



مگر اللہ تعالیٰ ان نشانیوں سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے لہذا جب ان میں سے  
 کچھ دیکھو تو ذکر کرو، دعا و استغفار کی طرف گھبرا کر اٹھو۔  
 حضرت امین عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ اس نماز گسن کے بعد لوگوں نے  
 عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے حضور کو نماز کی حالت میں دیکھا کہ کسی چیز کے پالنے کا قصد فرماتے  
 ہیں، پھر پیچھے ہٹتے دیکھا، حضور نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ:-  
 میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر لے لیتا تو جنت  
 ایک دنیا باقی رہتی، تم اس سے کھاتے، اور دفع کو دیکھا اور آج کی طرح کوئی خوشہ  
 منظر کبھی نہ دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر پہنچتی ہو رہی ہیں، عرض کی ایسا کیوں؟  
 یا رسول اللہ! فرمایا (خوشیوں) اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہیں اور احسان کا کفران  
 کرتی ہیں، مگر تم اس کے ساتھ کمر بھرا احسان کرو پھر کوئی بات بھی (معاذ اللہ) آج  
 دیکھو تو فوراً گسے گی، میں نے کبھی کوئی بھلائی تم سے دیکھی ہی نہیں:-

مسائل | گسن کی مذہب جماعت سے پرکھنی بہتر ہے کہ تہمتا بھی ہو سکتی ہے لیکن

اگر جماعت سے پرکھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائط جو اس کے لئے شرط ہیں وہی شخص  
 اسکی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جمعہ کی کر سکتا ہے وہ نہ ہو تو تہمتا پڑھیں۔  
 گسن کی نماز اسی وقت پڑھیں جب سورج گسن ہو یا گسن ختم ہو جانے کے بعد نہیں، اور  
 گسن دو پونا شروع ہو گیا مگر بھی باقی ہے تو اس وقت بھی نماز شروع کر سکتے ہیں اور گسن کی حالت  
 میں اگر اس پر ایسا جائے تب بھی نماز شروع کریں۔

ایسے وقت گسن لگھا کہ اس وقت نماز پڑھنا منع ہے تو نماز پڑھیں بلکہ مشغول رہیں۔  
 یہ نماز اور نوافل کی طرح دو رکعت پڑھیں یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں  
 اس میں اذان ہے نہ اقامت نہ ہند آواز سے قرائت، پھر نماز کے بعد عاکریں بہانہ کہ  
 آفتاب گسن سے کھل جائے اور دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں خواہ دو دو رکعت پر  
 سلام پھریں یا چار پر۔

- سوچ گمن کے وقت اگر چارہ آبلے تو پہلے نماز چارہ پڑھیں۔
- چاند گمن کی نماز میں جماعت نہیں امام موجود ہو یا نہ ہو ہر حال ایکلے ایکلے پڑھیں۔

## اندھی وغیرہ کی نماز

جب آندھی وغیرہ آئے یا دن میں سخت اندھیرا چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا کفار کثرت سے میدان پر سے یا بکثرت اوسے پڑیں یا آسمان سرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بکثرت تانے ٹوٹیں یا طاعون یا کوئی وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمنی کا خوف ہو یا اور کوئی دہشتناک حادثہ آئے تو ان سب کے لئے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔

## نماز خوف

نماز خوف جائز ہے بشرطیکہ دشمنوں کا قریب میں ہونا یقین کے ساتھ ہو کہ ہو اور اگر یہ گمان تھا کہ دشمن قریب میں ہیں اور نماز خوف پڑھی جائے تو لوگ ان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مقتدی نماز کو ٹائیں یونہی مگر دشمن دور ہو تو یہ نماز جائز نہیں یعنی مقتدی کی نہ ہوگی اور امام کی ہو جائے گی۔

نماز خوف کا طریقہ یہ ہے کہ جب دشمن سامنے ہوں اور یہ اندیشہ ہو کہ سب ایک ساتھ نماز ادا کریں گے تو دشمن حملہ کریں گے، ایسے وقت میں امام جماعت کے دو حصے کر دے اگر کوئی اس پر راضی ہو کہ ہم بعد کو پڑھ لیں گے تو اس کو دشمن سے مقابلہ کے لئے کر دے اور دوسرے گروہ کے ساتھ پوری نماز پڑھ لے، پھر وہ گروہ جس نے نماز نہیں پڑھی اس میں کوئی امام ہو جائے اور یہ لوگ اس کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ لیں اور اگر دونوں میں سے بعد کو پڑھنے پر کوئی راضی نہ ہو تو امام ایک گروہ کو دشمن کے مقابل کرے اور دوسرا امام کے پیچھے نماز پڑھے جب امام اس گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکے یعنی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھائے تو یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں اور جو لوگ وہاں تھے وہ چلے آئیں اب ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے مگر مقتدی سلام نہ پھیریں بلکہ یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں یا نہیں اپنی نماز پوری کر کے جائیں اور لوگ آئیں اور ایک رکعت بغیر قرائت پڑھ کر تشہد کے بعد سلام پھیریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ گروہ یہاں نہ آئے بلکہ وہیں اپنی نماز پوری کرے اور دوسرا گروہ اگر نماز پوری کر چکا ہے تو بہتر ہے ورنہ اب پوری کرے خواہ

وہیں پر یہاں اگر اور یہ لوگ قرائت کے ساتھ اپنی ایک رکعت پڑھیں اور بعد تہجد سلام پھریں یہ طریقہ دو رکعت والی نماز کا ہے، جیسے فجر و عید و جمعہ یا مسافر ہونے کے بعد چار کی دو ہو گئی ہوں اور اگر چار رکعت والی نماز ہو تو ہر گروہ کے ساتھ امام دو رکعت پڑھے اور مغرب میں پہلے گروہ کے ساتھ دو اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھے اگر پہلے کے ساتھ ایک پڑھے گا اور دوسرے کے ساتھ دو تو نماز جاتی رہے گی لیکن مذکورہ بالا احکام اس صورت میں ہیں جب امام وقتہ کی سب مقیم ہوں یا سب مسافر یا امام مقیم ہے اور وقتہ کی مسافر اور اگر امام مسافر ہو اور وقتہ کی مقیم تو امام ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھے کہ سلام پھیر دے پھر پہلا گروہ آئے اور تین رکعتیں بغیر قرائت کے پڑھے پھر دوسرا گروہ آئے اور تین رکعتیں پڑھے پہلی میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھے اور اگر امام مسافر ہے اور وقتہ کی بعض مقیم ہیں اور بعض مسافر تو مقیم مقیم کے طریقہ پر عمل کریں اور مسافر فرما کے۔

### مسائل

۱۔ ایک رکعت کے بعد دشمن کے مقابلہ میں جانے سے مراد یہی جانا ہے اگر سواری پر جائیں گے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

• اگر خوف شدید ہو تو سواری پر نہ سناٹنا اٹھائے سے جس طرف بھی منہ نہ کر سکیں اس طرف نماز پڑھیں، سواری پر جماعت سے نہیں ہاں اگر ایک گھوڑے پر دو سواریوں کو بچھلا لگے شخص کی اقتدار کر سکتا ہے اور سواری پر فرض نماز اسی وقت جتنا رہے جب کہ دشمن ان کا تعاقب کر رہا ہو۔

• نماز خوف میں صرف دشمن کے خوف میں مقابلہ میں جانا اور وہاں سے امام کے پاس صف میں آیا یا دھڑکا جانا یا تو وضو کے لئے چلتا معاف ہے اس کے علاوہ جتنا نماز کو فاسد کر دے گا۔

### قضا نماز پڑھنے کا طریقہ

غزوہ خندق میں حضور پرصلی اللہ علیہ وسلم کی چار نمازیں منکبین کی وجہ سے جاتی رہی

نہیں یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا، حضرت جلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا انہوں نے اذان و اقامت کی، حضور نے ظہر کی نماز پڑھی پھر اقامت کی تو عصر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کی تو مغرب کی پھر اقامت کی تو عشاء کی نماز پڑھی۔

بغیر عذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے اس پر فرض ہے کہ اس نماز کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے یہ گناہ تو بڑا سچ مقبول سے صاف ہو جاتا ہے لیکن توبہ اسی وقت صحیح ہے کہ قضا پڑھے اگر نماز قضا نہ پڑھے اور توبہ کے بدلے توبہ تو بیجا نہیں کیونکہ جو نماز اس کے ذمہ تھی اسکو نہ پڑھنا تو وہ اب بھی اس کے ذمہ باقی ہے اور جب گناہ سے باز آیا تو پھر توبہ کیسی، حدیث شریف میں ہے کہ:-

”گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنے پروگرام سے ہٹ کر رہتا ہے۔“

فرض کی قضا فرض ہے، واجب کی واجب اور سنت کی قضا سنت مسائل یعنی وہ سنتیں جن کی قضا ہے جیسے فجر کی سنتیں جب کہ فرض کے ساتھ فوت ہوئی ہوں اور ظہر کی پہلی سنتیں جب کہ ظہر کا وقت باقی ہو اور باقی سنتوں کی قضا نہیں۔ نماز قضا کے لئے کوئی وقت عین نہیں مگر پھر میں جب بھی پڑھی جائیں گی بری الذمہ ہو جائے گا لیکن اوقات مندوہ میں نہ پڑھیں۔

ایسا مضر کہ شام سے سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پونے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں انکی قضا واجب نہیں۔

جو نماز جیسی فوت ہوئی اسکی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی، مثلاً سفر میں قضا ہوئی تو قضا ادا کی جائے گی اور حالت اقامت میں فوت ہوئی تو پھر رکعت و لکن قضا رچا رکعت ہے اگر یہ حالت سفر شرعی میں پڑھے۔

پانچوں فرضوں میں باجم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے یعنی پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشاء، پھر وتر خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض آدا اور بعض قضا ہوں، مثلاً ظہر کی نماز قضا ہو گئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر پڑھے یا نماز وتر قضا ہو گئی تو اسے پڑھے



- فجر پڑھے اگر بامدھوتے ہوئے عصر اور نحر کی پڑھ لی تو ناجائز ہے ۔
- نغضا نمازیں تو افضل سے اچھ ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھنا ہے ان کی جگہ نغضا نمازیں ادا کئے تاکہ بری الذمہ ہو جائے ، البتہ تراویح اور ۱۲ رکعتیں مستحب ہو کہ وہ نہ چھوڑے ۔
- کسی شخص کی ایک نماز نغضا ہو گئی اور یہ یاد نہیں کہ وہ کونسی نماز تھی تو ایک دن کی کل نمازیں پڑھے یونہی اگر دو نمازیں دو دن میں نغضا ہوئیں تو دونوں دنوں کی سب نمازیں پڑھے یونہی لیکن دن کی نہیں نمازیں اور پانچ دن کی پانچ نمازیں ۔

## نماز کا فدیہ

جس کی نمازیں نغضا ہو گئیں اور اس کا انتقال ہو گیا تو اگر وصیت کر گیا ہے اور مال بھی چھوڑا ہے تو اس کی تنہائی سے ہر فرض اور ہر وقت کے بدلے دو ستر تین چھٹا تک نشتی بھرا اور پیرگیوں صدقہ کئے جائیں یا اس کے دولے جو چاہا وغیرہ اور اگر مال نہیں چھوڑا اور اس کے وارث فدیرہ دینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پس سے یا فرض سے کر سکیں پر یہ بیتہ فدیرہ صدقہ کر کے اس کے قبضہ میں دے دیں اور مسکین اپنی طرف سے اس وارث کو تہہ کر دے اور یہ وارث اس پر قبضہ بھی کر لے پھر یہ وارث مسکین کو صدقہ کر دے یونہی لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب کا فدیہ ادا ہو جائے ۔

• بعض ناواقف لوگ یہ بھی فدیہ ادا کرتے ہیں کہ فدیہ کی قیمت لگا کر سب کے ہر ایک قرآن پاک دے دیتے ہیں اس سے کل فدیہ ادا نہیں ہوتا بلکہ صرف اتنا ہی ادا ہو گا جس میں یہ قرآن پاک ہے ۔

• نغضائے عمری جو شبِ تقدیر آخری جمعہ رمضان میں جماعت سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی نغضائیں اسی ایک سے ادا ہو گئیں یہ باطل محض ہے ۔

## نمازِ ربیع

حدیث شریف میں ہے کہ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں سوال کیا، حضورؐ نے ارشاد فرمایا:-

”کھڑے ہو کر پڑھو اگر اس پر قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر اس کی بھی

طاقت نہ ہو تو لیٹ کر، اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ

تکلیف نہیں دیتا :-

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مہینے کی عبادت (مراجہ پرسی) کو تشریف لے گئے، دیکھا کہ وہ سجدہ پر سجدہ کرتا ہے آپ نے اس کو پھینک دیا، اس نے ایک انکڑی لی کہ اس پر سجدہ کرے، اسے بھی لے کر شاد باد فرمایا کہ زمین پر نماز پڑھے اگر قدرت ہو ورنہ اٹھائے سے پڑھے اور سجدے کے اشارے کو رکوع کے اشارے سے پیست کرے۔

## مسائل

۱۔ جو شخص بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں اس لئے کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے مرض لاحق ہو گا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیریں اچھا ہو گا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے قطرہ آئے گا یا بہت شدید در نفاقل برداشت پیدا ہو گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔  
• کھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع اور سجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً معلق وغیرہ میں پھوٹا ہے جو سجدہ کرنے سے بے گانہ بیٹھ کر اٹھائے سے پڑھے۔  
• اگر عمر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز سا قطع ہے اسکی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا لبوں یا دل کے اشارے سے پڑھے۔

• ایسا مریض جو رکوع و سجود کی تعداد یا دن نہیں رکھ سکتا تو اس پر ادھر ضروری نہیں۔  
• جنوں یا بیہوش اگر پوئے چھ وقت کو گھیرے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں۔ اگرچہ بیہوش آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اگرچہ وقت سے کم ہو تو قضا واجب ہے۔  
• شراب یا بھنگ پی اگرچہ دکانی غرض سے اور عقل بجاتی رہی تو قضا واجب ہے اگرچہ بے عقل کہتے ہی زمانے تک ہو، یونی اگر دوسرے نے مجبور کر کے شراب پلا دی جب بھی قضا مطلقاً واجب ہے۔

اختیار! نماز کے متعلق ان اہم احکام و مسائل کے باوجود آج کل مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ نماز کو یا سخت دروہا یا کوئی کچھوڑا یا پھنسی نکل جاتی، سر میں دروہا، زکام کی شکایتیں ہوتی تو نماز چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ مذکورہ بالا احکام سے یہ مسئلہ بھی طرح واضح ہو گیا ہے کہ جب تک اشارے سے نماز پڑھ سکتے ہیں نماز پڑھنا فرض ہے، اللہ تعالیٰ ہم کو نماز کا پابند بنائے اور دیگر تمام ارکان و عبادات کو بحال لانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

## مسافر شرعی

جو شخص اپنی دن کی راہ تک جانے کے ارادے سے مسرت سے باہر ہوا اسکو شرعی مسافر کہتے ہیں۔

**مسائل** ۱۔ دن سے مراد سال کا سب سے چھوٹا دن ہے اور تین دن کی راہ سے یہ مراد نہیں کہ صبح سے شام تک چلے کیونکہ کھانے پینے نماز اور دیگر ضروریات کے لئے عذر نہ ضروری ہے بلکہ یہاں مراد دن کا اکثر حصہ ہے مثلاً شروق سے صبح صادق سے دوپہر ۳ بجے تک چلا، پھر عظم گیا، پھر دوسرے دن اور تیسرے دن یونہی گیا تو اتنی دور تک کی راہ کو مسافت سفر کہیں گے اور چلنے سے مراد معتدل (درمیانی) چال ہے، تیز نہ ہو نہ سست نہ خشک میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی رفتار کا اعتبار ہے اور پہاڑی راہ میں بھی حساب سے چاروں کے لئے مناسب ہو اور دریا میں کشتی کی چال اس وقت کی ہو کہ ہوا یا مکمل نہ ہو نہ بالکل تیز۔

مسافر میں کس کا اعتبار نہیں کیونکہ کس کہیں چھوٹے ڈھولے ہیں کہیں بڑے تین فزوں کا اعتبار ہے اور خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ۳، ۵ میل ہے۔

**مسائل** کسی جگہ جانے کے دور سے ہیں ایک سے مسافت سفر ہے دوسرے سے نہیں کو جس راستے سے جائے گا اس کا اعتبار ہے۔ صرف نیت سفر سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ نیت کی تبادلی سے

ہے باہر ہو جائے شہر میں ہے تو شہر سے اور دیہات میں ہے تو دیہات سے اور شہر والے  
کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے ملی ہوئی ہے اس سے بھی باہر  
ہو جائے، پیشکش جہاں آبادی ہے باہر ہوں تو پیشکش پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا جب کہ  
مسافت سفر تک جائے گا ارادہ ہو۔

• ریلوے طراز میں گاڑو اور انجن ڈرائیور وغیرہ کی ٹولی اگر مسافت سفر تک یا اس سے زائد  
کی ہے تو وتر عام قوافل و رز نہیں۔

مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کو سے یعنی چار رکعت والے فرض  
نماز سفر کو رو پڑھے اس کے حق میں دو رکعتیں پوری نماز ہے اور اگر جان بوجھ کر  
چار رکعتیں پڑھیں اور دو رکعت پر قصد کیا تو فرض ہو گئے اور باقی پچھلی دو رکعتیں نفل ہوں گی مگر  
گنہ گار ہو گا کیونکہ واجب ترک کیا اس لئے تو برک سے اور اگر دو رکعت پر قصد نہ کیا تو فرض ادا نہ  
ہوئے اور وہ نماز نفل ہوئی

• سنتوں میں قصد نہیں بلکہ پوری پڑھنی چاہیے گی البتہ خوف اور روا داری کی حالت میں معاف  
ہیں اور امن کی حالت میں انکو نہیں چھوڑ سکتا۔

• مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا کسی آبادی میں  
پہنچے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے۔

• نیت اقامت (ٹھہرنا) صحیح ہونے کے لئے چھ شرطیں ہیں :-

۱۔ پیندا کر کہ کر دے اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہ ہو گا  
۲۔ وہ جب کہ اقامت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو لہذا جنگل یا دریا یا غیر آبادیوں میں اقامت  
کی نیت سے مقیم نہ ہو گا۔

۳۔ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو، اگر دو موضوعوں میں ۱۵ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو  
مقیم نہ ہو گا۔

۴۔ ۱۵ دن اقامت کی نیت ہو، اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہو گا۔

۵۔ اپنا ارادہ مستقل رکھنا یعنی کسی کا تابع نہ ہو جیسے عورت شوہر کی تابع ہے جیسے اس کا



میر تقی شہر کے ذمہ باقی نہ ہو اس کو نیت کی اپنی نیت بے کار ہے یہی طرح لو کہ وہ اپنے آقا کا تابع ہے اور نہ کہ جس کو استاد کے یہاں سے کھانا ملتا ہے اپنے استاد کا تابع ہے اور نہ ایک بیٹا اپنے باپ کا تابع ہے ان سب کی اپنی نیت بیکار ہے۔

۱۶۔ اس کی حالت اس کے ارادے کے منافی نہ ہو جیسے حج کو نہ گیا اور شروع ذوالحجہ میں ۱۵ دن مکہ شریف ٹھہرے گا ارادہ کیا تو یہ نیت بے کار ہے کیونکہ جب حج کا ارادہ ہے تو عرفات بھی کو ضرور جائے گا پھر اس نے دنوں مکہ مکرمہ میں کیسے اقامت کر سکتا ہے اور مٹی سے واپس اگر نیت کرے تو صحیح ہے۔

• اگر کوئی فراموش ہو تو مفہیم اس کی اقتدار کر سکتا ہے مگر نام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دو کیفیتیں پڑھ لے اور ان کیفیتوں میں قرأت بالکل نہ کرے بلکہ تقدیر سورۃ فاتحہ خاموش پکھڑا رہے اور اگر نام مفہیم ہے اور مسافر تقدیر تو اس صلوٰۃ میں مسافر چار رکعت پڑھے گا۔

وطن اصلی اور وطن اقامت

وطن اصلی وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہ سکونت کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا، وطن اقامت وہ جگہ ہے کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہو۔

مسائل

۱۔ مسافر جب اصلی وطن میں پہنچ گیا تو سفر ختم ہو گیا اگرچہ اقامت کی نیت نہ کی ہو۔

• ایک جگہ آدمی کا وطن اصلی ہے اب اس نے دوسری جگہ وطن اصلی بنالیا اگر پہلی جگہ بال بچے موجود ہوں تو دونوں اصلی ہیں ورنہ پہلا اصلی نہ رہا خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔

• کوئی بیابان کے کسی سرال گئی اور وہاں رہنے سے نہ گئی تو میکہ اس کیلئے موطن اصلی نہ رہا۔

## نماز تہجد

نماز عشا کے بعد اور فجر صادق سے پہلے اس درمیان میں سونے کے بعد جو نازل پڑھے جائے

ان کو تیار نہ ہونے دیتے ہیں، کم سے کم اس کی دو گھنٹیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ، امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیق پر چار چار کر کے پڑھنا افضل ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ نماز فرض تھی، امت پر فرض نہیں بلکہ سنت ہے۔

### فتویٰ

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں کسی مقام پر تہجد پڑھنے والوں کا تذکرہ فرمایا، اکیسویں پارے سورہ سجدہ کے دوسرے کھج میں اس طرح حکم فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے:-

”یعنی رات میں ان کے پہلو بستروں سے جدا ہو جاتے ہیں ناراضگی کے خوف اور رست کی طبع میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور ہماری دینی دولت سے ہماری راہ میں خروج کرتے ہیں تو آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی نعمتیں جو ان کے واسطے پوشیدہ رکھی گئی ہیں، ان کا کسی نفس کو علم نہیں ہوتی کہ فرشتے بھی ان سے یہ خبر ہیں۔“

حدیث شریف میں وارد ہے کہ:-

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب تمام اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا تو ندا دینے والا ایسی آواز سے ندا دے گا جس کو تمام مخلوق سنے گی کہ ابھی سب کو معلوم ہوا جاتا ہے کہ آج سورے غزل کے کرم کا زیادہ مستحق کون بندہ ہے پھر خدا ہی واپس آکر کہے گا کہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کے پہلو رات میں بستروں سے علیحدہ ہو جاتے تھے، ایسے بندوں کی تعداد کم ہوگی، پھر لوٹ کر ندا دے گا، وہ لوگ بھی کھڑے ہو جائیں جو ننگ دستی اور سیاہی میں خداوند قدوس کی بارگاہ میں علی درجہ کا کلنگہ پیش کیا کرتے تھے، یہ بھی تبدیل ہوں گے، پھر ان سب کو جنت میں لے جائیں گے، اس کے بعد لوگوں کا حساب ہوگا (تفسیر کشاف بحوالہ نظام الشریعت) دوسری حدیث میں ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-

”شیطان سوتے وقت گدی پر نہیں گرہیں لگا دیتا ہے، اسی طرح وہ بھی جبکہ یہ کہنے پر تہہ چڑھ کر دم کر دیتا ہے، عَلَیْکَ نِیْلٌ طَوِیْلٌ فَتَأْمُرُکَ

یعنی رات لمبی ٹری ہے ستوارہ میں اگر بندہ رات میں بیدار ہو اور ذکر الہی کیا تو نواہی کرے  
کس جی ہے پھر وہ کہہ گا تو دوسری گز کھل جاتی ہے، پھر صبح کو بندہ پیش ہو جائے  
اور اگر شب میں بیدار نہ ہو تو قلب میں انقلاب اور طبیعت کسل مند ہو جاتی ہے۔  
 نیز فرمایا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے :-

”اے ابوہریرہ! تم جانتے ہو کہ حالت حیات و ممات، قبر میں اور قبر سے  
اٹھنے وقت قیمت کے دن فرما لے گا کی رحمت ہو تو رات میں اٹھ کر سنا  
یہ وردہ گارو راضی کرنے کے لئے نماز پڑھو، اے ابوہریرہ! اپنے گھر کے کونوں  
میں نماز پڑھو تو تمہارے گھر کا نور اسکان میں پہنچے گا جیسے کہ ستاروں کا نور زمین و آسمان  
کو محسوس ہوتا ہے۔“

ایک اور حدیث میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-  
”رات کی نماز اختیار کرو کہ یہ تم سے پہلے نیک بندوں کا طریقہ ہے اور قریب  
خداوندی کے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے، گناہ و منافی ہونے کا سبب اور بدن  
کی بیماریاں دور ہونے کا موجب اور گناہوں سے باز رکھنے والا ہے۔“

نیز فرمایا جناب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ :-  
”اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے شب میں اٹھ کر نماز پڑھی  
پھر اپنی بیوی کو جگایا تو اس نے بھی نماز ادا کی اور اگر بیوی اٹھا کر اس کے  
چہرے پر پانی چھڑک دے، اسی طرح عورت کے لئے بھی دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ  
اس عورت پر رحم فرمائے جس نے رات میں بیدار ہو کر نماز پڑھی پھر اپنے شوہر کو  
بیدار کیا تو اس نے بھی نماز ادا کی اور اگر شوہر اٹھا کر اسے تو عورت اس کے پیچھے  
پانی چھڑک دے۔“ (نظام شریعت)

تہجد نفل کا نام ہے اگر کوئی نفل رکھے بعد سو رہا پھر اٹھ کر قضا پڑھی تو اس

مسئل کو تہجد کہیں گے

جو شخص دو تہائی رات میں سوتا چاہے اور ایک تہائی عبادت کرنا، اس کے لئے افضل ہے

جسے پہلی اور پھلی ٹٹائی میں سوئے اور بیچ کی ٹٹائی میں عبادت کرے اور اگر نصف شب میں سوتا چاہتا ہے اور نصف میں جاگن تو یہ پھلی نصف میں عبادت کرے یہ افضل ہے کہ صبح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ :-

”ربنا عزوجل ہر رات میں جب پھلی ٹٹائی باقی رہتی ہے تو آسمان دنیا پر پھلی ٹٹائی فرماتا ہے اور فرماتا ہے کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اسکی دعا قبول کروں ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کروں ؟ جسے کوئی کمزورت چاہئے والا کہ اس کی بخشش کروں :-“

• جو شخص تہجد کا عادی ہو بلا عذر اسے چھوڑنا مکروہ ہے کہ صحیحین میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد فرمایا :-

”اے عبد اللہ! تو ظلم کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اٹھ کر نماز پھر چھوڑ دیا“

• عبید بن اور پندرہویں رات شعبان اور رمضان کی آخری ۱۰ راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے، اگر شخص میں جاگنا بھی شب بیداری ہے (مسائل شریعت) صبح بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے :-

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ

ترجمہ : الہی ! تیرے لئے حمد ہے آسمان و

زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا تو قائم

رکھنے والا ہے اور تیرے لئے حمد ہے

آسمان زمین اور جو کچھ ان میں ہے قرب

کا نور ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے آسمان

زمین اور جو کچھ ان میں ہے نوسب کا بارش

ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے تو تو ہی ہے

اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملنا (حق)

حق ہے اور حقیقت حق ہے اور دروغ حق ہے

فِيهِمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَ

مَنْ فِيهِنَّ وَذَلِكَ الْحَمْدُ أَنْتَ

لَهُمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ

فِيهِنَّ وَذَلِكَ الْحَمْدُ أَنْتَ وَلَكَ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ فِيهِنَّ

وَذَلِكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ

وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاكَ

الْحَقُّ وَفَوْقَ ذَلِكَ الْحَقُّ



وَالْجَنَّةُ حَيْثُ كَانَ أَرْسُلَ الْوَحْيِ وَاللَّيْلُ حَيْثُ  
 أُسْرِيَ وَمُتَّقِدًا مِنْ وَالِ السَّاعَةِ حَيْثُ  
 أُنْزِلَتْ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ  
 أَسْتَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ  
 أَسْتَعِيذُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ  
 لَكُنْتُ فَأَعِذْنِي بِمَا قَدْ مَرَّ  
 وَمَا آخَرُتُ وَمَا أَسْرَمْتُ  
 وَمَا أَغْنَيْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ  
 وَيَحْيَى أَنْتَ الْمُتَعَذِّرُ وَأَنْتَ  
 الْمَوْجُودُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ -

اور نبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
حق ہیں اور قیامت حق ہے، اے اللہ!  
تیرے لئے میں اسلام لایا اور تجھ پر ایمان  
لایا اور تجھے پرنوکی کیا اور تیری طرف رجوع کیا  
اور تیری ہی مدد سے غصہ و حسرت کی کوڑ تیرے ہی  
لئے نمیدلا دیا پس تو بخش دے میرے لئے  
وہ گناہ جو میں نے پہلے کیا اور بھیجے کیا اور  
بھیجا کر کیا اور علانیہ کیا اور وہ گناہ جس کو تو  
مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی انکسیر طمان  
والا اور تو ہی سمجھے بہت نے والا ہے اور  
تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

نماز استخاره

حدیث شریف میں ہے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے تھے جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے، فرماتے ہیں کہ جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے :-

وَأَسْأَلُكَ فِي اسْتِغْفَارِكَ بِعَمَلِكَ  
وَأَسْأَلُكَ بِعَفْوِكَ بِعِزِّكَ  
وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ  
فَإِنَّكَ تَقْدِيرُ وَلَا أَقْدِيرُ وَتَعْلَمُ  
وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ  
أَعْلَمُ بِكَ كُنْتُ لَعَلُّ لَمْ أَعْلَمْ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے استعاذ کرتا ہوں نیز سے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ اور تجھ سے قدرت اللہ کے ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اُس لئے کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور زحمتا ہے اور میں شعیس جانتا اور تو

هَذَا الزَّائِرُ خَيْرٌ لِّي فِي دِينِي  
وَمَعَاشِي وَآخِرَتِي وَأَعْمَلِي  
أَمْرِي وَأَجَلِي كَأَنِّي لَمْ يَكُنْ  
لِي شَرٌّ بَالٍ لِي خَيْرٌ وَأَنْ كُنْتُ  
لَكُمْ أَنْ هَذَا الزَّائِرُ شَرٌّ لِي فِي دِينِي  
وَمَعَاشِي وَآخِرَتِي وَأَعْمَلِي  
أَمْرِي وَأَجَلِي فَاصْطَرَفَ عَنِّي  
وَأَصْرَفَ عَنِّي هَذَا وَأَقْدَرُ لِي الْخَيْرُ  
حَيْثُ كَانَ ثُمَّ سَجَدَ بِيَدِهِ -

فیہوں کا جاننے والا ہے، اسے اللہ  
اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے لئے  
بہتر ہے میرے دین اور معیشت اور انجام  
کار میں اور اس وقت اور آئندہ کے لئے تو  
اس کو میرے لئے تقدیر کر دے اور آسانی  
کر چھو میرے لئے اس میں برکت دے اور  
مجھ کو اس سے بچھو اور میرے لئے خیر کو متروک  
فرما جس میں ہو پھر مجھے اس سے راضی کر  
دے۔

اور اپنی حاجت کا ذکر کرے خواہ بچائے ہذا الزائِر منسہر اپنی حاجت کا نام لے  
یا اس کے بعد حاجت کا ذکر کرے۔

مستحب یہ ہے کہ نماز استغفار کی پہلی رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ  
اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ پڑھے اور اس دعا کے اول آخر  
اکھڑے تشریف اور دو دُشربیف پڑھے بہتر یہ ہے کہ بار استغفار کرے کیونکہ ایک حدیث میں  
ہے سُبِّحَ اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا :-

### مسائل

”اے انسان! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اپنے رب سے اس کام  
میں، تمہارا استغفار کرو پھر دیکھو اس کام کے متعلق تمہارے دل میں کیا حیا  
ہو، اس خیال میں مجھتی ہے :-  
اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ :-

”تذکرہ دعا پڑھ کر با وضو قبلہ رو سوئے اگر خواب میں سفیدی یا سرخی  
دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے۔ اس سے بچو۔“  
یہ بات یاد رہے کہ استغفار کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رات  
پوری نہ جمع ہو چکی ہو۔

وضو کے بعد اٹھنا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا  
مستحب ہے اس نماز کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں، وضو کے بعد فرض

## تحیۃ الوضو

وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضو کے جو جائیں گے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-  
”جو شخص فجر کی نماز یا جماعت سے کچھ کر ذکر الہی

## نماز اشراق

کر نماز ایسا ملک کہ سورج بلند ہو گیا یعنی طلوع آفتاب کو ۲۰ منٹ گزر گئے  
پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے صبح و عمر کا ثواب ملے گا اس کو نماز اشراق  
کہتے ہیں۔“

نماز چاشت کی کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں  
ہیں اس کا وقت سورج بلند ہونے سے تشرعی نصف ایسا تک

## نماز چاشت

ملک ہے اور ہنریہ ہے کہ پونھائی دن چڑھے پھر چڑھے  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”اگر کسی پر اس سکے ہر گز کے بدلے صدقہ کرنا ہے اور بدن میں کل ۳۶۰  
جوڑ ہیں ہر تسبیح صدقہ ہے ہر حمد صدقہ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ صدقہ ہے  
اور اللہ تعالیٰ کثیر کثرت صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے (اور بری بات  
سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے ۲۰ رکعتیں چاشت کی کفایت  
کرتی ہیں۔“

سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھونچھ کر جاسے اس نماز کو  
نماز سفر کہتے ہیں، حدیث شریف میں ہے کہ :-

## نماز سفر

ملک کسی نے اپنے اہل کے پاس ان دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا جو بوقت  
ارادہ سفر ان کے پاس پڑھیں۔“

سفر سے واپس ہو کر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرے اس نماز کو  
نماز واپسی سفر کہتے ہیں۔

## نماز واپسی سفر

اس نماز میں پے استغاثہ کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ نماز تعلیم

صلوة النبي

قوله: *وَأَمَّا الْفُلُ فَإِنَّا مُتَجِدُونَ* -

پڑھ سکتا تو ہر جگہ میں ایک بار اور گریہ بھی نہ ہو سکے تو ہر صلیب میں ایک بار اور گریہ بھی نہ کر سکتا تو سال میں ایک بار اور گریہ بھی نہ ہو سکے تو ہر صلیب میں ایک بار پڑھنا صلوٰۃ التبلیغ کی چار کشتیں ہوتی ہیں۔

مسئلہ التبیح کی چار کتبیں ہوتی ہیں۔

چهار رکعت مسطورۃ البقیع کی نیت باندھ کر شکر پڑھے پھر ۵۰ بار

طے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

بسم الله الرحمن الرحيم

وَاللَّهُ أَكْبَرُ، پھر تلوذہ تسلیم اور سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر ابار بھی فرمادے۔  
پھر کوٹ اور کوٹ میں ابار پڑھے، پھر کوٹ سے سر اٹھائے اور سورۃ الحمد للہ لے کر  
حسد نہ کرنے کے بعد ابار کرے، پھر مسجد کو جائے اور اس میں ابار پڑھے  
اسی طرح چار رکعت پڑھے، حرکت میں دے، یا تسبیح اور چاروں رکعت میں تسبیح پڑھیں  
اور کوٹ و چورس میں شُبْحَنَ تَرْتِی الْأَعْلٰی کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔

حضرت شاہین عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ کو معذوم،

کہ اس نماز میں کونسی سیدۃ طہی جیسے؟ فرمایا:۔

مسائل

- نیسے، سیکلیوں پر نہ گئے بلکہ جو اسکے نو دل میں شمار کرے در نہ سیکلیں دبا کر۔
- یہ نماز اوقاتِ سکھ و سب کے علاوہ ہر وقت پڑھ سکے ہیں اور یہ ستر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔

صحابی رسول حضرت عبدالغنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی دھم امر پیش آتا تو

## نماز حاجت

آپ نماز پڑھتے اس کو نماز حاجت کہتے ہیں اس کے لئے دو بار چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں، حدیث شریف میں وارد ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ نوح اور آیت میں مرتبہ آتہ انکسج اور باقی تین رکعتوں میں



سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص اور سورۃ قلن اور سورۃ ناس ایک ایک بار پڑھے۔

حضرات مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔  
ایک حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

”جس کی کوئی حاجت اللہ کی طرف ہو یا کسی بی بی آدم کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے ان دو رکعتوں میں جو سورۃ چاہے پڑھے پھر سلام پھیرنے کے بعد اللہ عز و جل کی حمد کرے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْخَیْرَ الَّذِیْ لَیْسَ بِکَیْفٍ  
سُبْحَانَکَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَظِیْمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ  
اَسْئَلُکَ الْخَیْرَ الَّذِیْ لَیْسَ بِکَیْفٍ  
وَعَنْکَ اَمَّ مَعْنٰی ذٰلِکَ وَالْخَیْرَ الَّذِیْ لَیْسَ  
بِکَیْفٍ بِرَحْمَۃِکَ مِنْ کُلِّ اَمْسٍ  
وَلَا مَدَّ عَرِیْ وَ لَا تَبَا وَ لَا اَعْقَر وَ لَا  
هَضَلَا وَ لَا فَرَجَسَ وَ لَا حَاجَہٌ یُّهَمُّ  
لَکَ رِیْضٌ اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ  
الرَّحِیْمِیْنَ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو  
علیم و کریم ہے، پاک ہے اللہ عز و جل کا  
مالک تمام خوبیاں ہیں اللہ کے لیے جو پڑے گا  
بے سارے عالم کا، اے اللہ! میں تجھ  
سے تیری رحمت کے سبب مانگتا ہوں اور  
تیری بخشش کے طور پر طلب کرتا ہوں اور  
ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے حفاظت  
و سلامتی میرے لیے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ  
چھوڑے اور ہر ظلم کو دور کرے اور جو حاجت  
تیری رضا کے موافق ہے اسے پوری کر دے  
اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربانی فرمانے

والے“

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی کہتے ہیں کہ:-

”ایک صاحب نامی بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ!  
اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے عاقبت سے حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم جاؤ  
دعا کروں اور چاہو تو صبر کرو اور صبر کرنا تمہارے لیے بہتر ہے، انہوں نے عرض

کی حضور اہل عاقرین تو آپ نے ان کو حکم فرمایا کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو پھر دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو :-

اَللّٰهُمَّ رَافِعِ اسْتَنْسَلْتُ وَاقْتَضَيْتُ  
وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِسِتِّينَ مَحْوِي  
بِسُجْدِ الشَّخْصَةِ يَا سَمِيعُ اَللّٰهُ  
اِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلَى مَا فِي فِي  
حَاجَتِي هَذِهِ لِتُعْطِيَنِي لِحَب  
اَللّٰهُمَّ فَشَقِّقْهُ فِي -

ترجمہ : اے اللہ! میں تجھ سے سوال  
کرتا ہوں اور توسل کرتا ہوں اور تیری طرف  
متوجہ ہوتا ہوں نیز سے نبی صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے ذریعہ سے جو نبی رحمت ہیں  
اے اللہ کے رسول! میں تجھ کے ذریعہ  
سے اپنے رب کی طرف اس حاجت کے  
پائے میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت  
پوری ہو، اے اللہ! انکی شفاعت میرے حق  
میں قبول فرما۔

اس واقعہ کے راوی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-  
”خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں بھی کر رہے تھے کہ دو صاحب  
حضور کا فرمودہ عمل کرنے کے بعد ہمارے پاس آئے ان کو دیکھا گیا کہ راہ کبھی  
اندھے بھی نہیں تھے اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی برکت سے انہیں فوراً آنکھ  
والا کر دیا۔“

یہ نماز جو کہ حضور سیدنا خورشید محمد شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے منقول ہے اس لئے اس کا نام نماز غوثیہ رکھا گیا۔  
بعد نماز مغرب پنتی پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور الحمد کے  
بعد ہر رکعت میں ۱۱، ۱۱ بار قل ہو اللہ پڑھے، سلام کے بعد حضور

نماز غوثیہ

ترکیب

صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ۱۱ مرتبہ ہدیہ درود پیش کرے اور گیارہ بار یوں کہے :-  
يَا سَمِيعُ اَللّٰهُ يَا سَمِيعُ اَللّٰهُ اَعِزَّنِي  
فَاَمْدُدْنِي فِي فَصَاءِ حَاجَتِي

ترجمہ : اے اللہ کے رسول! اے اللہ  
کے نبی میری مدد کو پہنچے اور میری حاجت

یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ - فرمائیے اسے تمام حاجتوں کے پورا کر دالے

پھر عراق کی طرف گیارہ قدم چلے، ہر قدم پر یہ کہئے :-

يَا عَزَّ وَجَلَّ الْعَالَمِينَ يَا كَرِيمًا تَرْجَم : اے جی دنس کے فریاد رس باؤر

الْعَزِيزُ الْغَنِيُّ وَالْمُؤْتَمِرُ اے دونوں طرف (دیں باپ) سے نزدیک میری

فِي مَقَامِكَ حَاجَتِي يَا قَاضِي فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجئے میری حاجت

الْحَاجَاتِ - پوری ہونے میں اے حاجتوں کے پورا

کرنے والے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے وسیلہ سے دعا کرے۔

## نمازِ توبہ

علیہ اقل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں :-

”حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب کوئی بندہ گناہ کوستے پھر وضو کر کے نماز پڑھے پھر استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ

اس کے گناہ بخش دے گا یہ اس کو نمازِ توبہ کہتے ہیں۔

”صلوۃ اوبین“ کی پچھ رکعتیں ہیں۔

## صلوۃ اوبین

حضرت ابوسریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”بیشخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور نیکو درمیان میں کوئی بڑی

بابت نہ کہے تو بارہ برس کی عبادت کے برابر کی جائیگی۔“

ان ۶ رکعتوں میں اختیار سے کہ سب ایک سلام سے پڑھے یا دو سے

تین اور میں سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھر پانچ رکعت ہے۔

## مسئلہ

## بیماری

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا :-

”مسلمان کو جو ذہنیت و تکلیف پہنچتی ہے مرض ہو یا اس کے سوا کچھ اور اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو دور فرماتا ہے جیسے درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔“

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتر آئے انہی مالتوں کے پاس تشریف لے گئے، فرمایا تمہیں کیا ہوا جو کانپ رہی ہو انہوں نے عرض کی حضور! بھلا کس نے تمہارا اس میں برکت نہ کرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔  
”بھلا کو ہرگز کو کہو کیونکہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی کو سہ کے میل کو۔“

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

## مریض کی مزاج پرسی

”جو مسلمان کسی مسلمان کی عبادت (مزاج پرسی) کے لئے صحیح کو جائے تو شام تک ستر بستر فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جاتے تو صبح تک ستر بستر فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے بدلے میں اس کو جنت میں ایک باغ بھی دیا جائیگا۔“  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عبادت کو تشریف لے گئے اور حضور کی عادت یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عبادت کو تشریف لے جاتے تو یہ کلمات فرماتے تھے:۔

”اے اللہ! اس کو بخش دے اور اس کو اللہ تعالیٰ

”یعنی کھرج کی بات نہیں، اللہ اللہ! یہ مریض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔“  
بجایا اعرابی سے یہی فرمایا، نیز فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔  
”بہترین عبادت (مزاج پرسی) یہ ہے کہ مریض کے پاس سے جلد اٹھ گئے زیادہ دیر نہ بیٹھئے۔“

نیز فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم:۔  
”جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے لئے دعا کرنے کی درخواست



کر دیکھو کہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی مانند ہے۔

جب مریض کے پاس جانا تو عمر کے بائیسے ہیں دل کو خوش کرنے والی بات کرو کیونکہ یہ بات کسی چکرور نہ کرے گی اور اس کے جی کو اچھا معلوم ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں سرور کوئی بھی جسے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

”جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے لو سات باریہ و عاقر ہے۔“

اسئلہ اللہ انکھظیم سربت ترجمہ میں اللہ بزرگ دہرے سے سوال کرنا ہوں

انقریش النکیم امس جو عرض کریں گا ملک ہے اس بات کا کہ تجھے

بشفیعت شفا عطا فرمائے۔

## موت کے وقت

بندہ مومن کو چاہئے کہ دنیا میں گرفتار نہ رہا اور نہ اس قسم کے تعلقات دروالبط پیدا کرے جو منزل مقصود کو پہنچنے میں حائل ہو جائیں اور موت کو کثرت سے یاد کرے اور بڑی سے بڑی عیبت اپنے پر بھی موت کی تائید کرے کیونکہ اس کی راحت اُنی ہے بلکہ صبر و ضبط سے کام لے اللہ تعالیٰ اس پر بڑا اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور اگر مجبوراً کرنی ہے تو اس طرح کہے، الہی مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لئے خیر ہو اور موت دے جب میرے لئے ہمت ہو۔

مسلمان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھے اسکی رحمت کا امیدوار رہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

”کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو

کیونکہ ارشاد الہی ہے اَنَّا كَيْفُئْتُمْ هَٰذَا عَبْدُہٗیْ فِیْہِ یعنی میرا بندہ مجھے

سے جیسا گمان رکھتا ہے میں اسی طرح اس کے ساتھ پیش آتا ہوں۔“

ایک جوان کے پاس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور وہ فریٹے کھتے، فرمایا تم اپنے آپ کو کس حال میں پاتے ہو عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ سے امید ہے اور

اپنے گناہوں کا خوف، حضورؐ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں امید و خوف اس وقت جس بندے کے دل میں ہوں گے اللہ تعالیٰ اسے وہ دے گا جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اس چیز سے اس میں رکھے گا جس سے خوف کرتا ہے۔

روح قبض ہونے کا وقت بہت سخت وقت ہے کیونکہ اس پر سائے غل کا دار و مدار ہے بلکہ ایمان کے تمام اخروی نتائج اس پر ترتیب ہوتے ہیں، کیونکہ اعتبارِ خدا کے کا ہی ہے اور شیطان یقین ایمان جیسے کی فکر میں ہے جس کو اللہ تعالیٰ اس کے مکر و فریب سے محفوظ رکھے اور ایمان پر خاتمِ نصیب فرمائے۔ وہی کامیاب ہوگا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:-  
”بئس کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا“

جب موت کا وقت قریب آئے اور اس کی علامتیں پائی جائیں تو مستندہ مسئلہ ہے کہ مرے بعد کو داہنی کروٹ پرٹ کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں اور ہاتھ کی حالت میں جب تک روح گئے کو نہ آئی ہو اس کے پس بند آواز سے اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ پڑھیں مگر اس کے کہنے کا اس کو حکم نہ کریں خود پڑھیں جائیں اور جب وہ کلمہ پڑھ لے تو پڑھنا بند کر دیں تاکہ اس کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ ہو جائے۔

موت کے وقت قبض و نفاس والی عورتیں اس کے پس حاضر ہو سکتی ہیں مگر جس کا قبض و نفاس منقطع ہو گیا اور ابھی غسل نہیں کیا اسے اور جنب جس پر غسل فرض ہو کو انا نہ چاہئے اور کوشش کی جائے کہ مکان میں کوئی تیار تصویر نہ ہے اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں کیونکہ جہاں یہ ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، نزع (جہاں کئی) کے وقت اپنے اور اس کے لئے دعا کے غیر کرتا نہیں اس وقت کوئی برا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کیونکہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں نزع میں سخت دیکھیں تو سورہ یس شریف اور سورہ مدثر پڑھیں اور مرنے والے کے پس خوشبو ہو مستحب ہے اس لئے لہان یا اگر قبیلہ

سیکا دیں۔

• روح نکلنے کے بعد اسلامی طریقہ یہ ہے کہ ایک چوڑی پٹی جڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گھر دے دیں تاکہ منہ نکلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دیں اور انگلیاں اور ماتھے سیدھے کر دیں۔  
• یمنیں آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھی جائے :-

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ وَلَتَرْ  
مَسْئُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ  
عَلَيَّ اَمْرًا وَّ لَا تَهَيِّئْ لِيْ  
مِنْ اَعْدَاءِكَ وَّ لَا تَجْعَلْ لِيْ  
وَاِجْعَلْ لِيْ مَخْرَجًا اَللّٰهُمَّ  
مَسْأَلِيْ خَيْرًا عِنْدَكَ

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت پر آنکھیں بند کرتا ہوں۔  
اے اللہ! اس کے کام کو اس پر آسان کر اور اس کے مانع کو اس کے لئے سہل کر اور اپنے دیندار سے تو اسے نیک بخت کر اور اس کی طرف نکلا یعنی آخرت اسے اس سے بہتر کر جس سے نکلا یعنی دنیا۔

• میت کے لئے بدن کو کسی کپڑے سے چھپا دیں اور اس کو چار پائی یا تخت وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں تاکہ زمین کی سیل نہ پہنچے۔  
• مرتے وقت دعا لے لیں اس کی زبان سے کہہ کر نکلا تو کفر کا حکم نہ دینا جائے کیونکہ ممکن ہے موت کی سطح میں غفل جاتی رہی ہو اور بیوقوفی میں یہ کلمہ زبان سے نکل گیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی پوری بات سمجھ میں نہ آئی ہو۔

• میت کے ذمہ قرض ہو یا کسی قسم کا دین، جلد سے جلد ادا کریں کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ میت کی روح مقید رہتی ہے جب تک دین ادا نہ کیا جائے۔

• غسل و کفن و دفن میں جلدی چاہئے کیونکہ حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔  
• پڑوسیوں اور اس کے دوست و احباب کو بذریعہ اعلان عام بانہر کر دیا جائے اس سے غازیوں کی کثرت ہوگی اور اس کے لئے دعا کریں گے اس لئے کہ ان پر حق ہے کہ اس کی نماز پڑھیں۔

• عورت مرنے اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے تو بائیں جانب سے پیٹ چاک کر کے نکالا جائے اور اگر عورت زندہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ مرنے لگا اور عورت کی جان پر ہتی

ہو تو بچہ کاٹ کر نکالا جائے اور بچہ بھی زندہ ہو کو کسی بھی تکلیف ہو بچہ کاٹ کر نہ نکال جائے نہیں۔  
**میّت کا غسل** تو سب کے ذمہ سے ساقط ہو گیا۔

## غسل کا طریقہ

غسل کا طریقہ یہ ہے کہ جس تختے پر نہلانے کا ارادہ ہے اس کو تین یا پانچ یا سات بار دھوئی دیں پھر اس پر میّت کو نہلا کر اس کے گھٹوں تک کسی کپڑے سے چھایا دیں پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پیٹے اور کرائے پھر ناز کا سا دھوکہ لے یعنی منہ پھر کہیںوں سمیت ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں مگر میّت کے وضو میں گھٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا اور دھوئی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے ہاں کوئی کپڑا اور دھوئی کی پھر بری جگہ کو دانستوں اور سوراخوں اور بونٹوں پر پھیر دیں پھر سر اور واٹرھی کے بال ہوں تو گل خیر و سے دھوئیں یہ نہ ہو تو پاک صابون اسلامی کا رخانے کا بنا ہوا یا پسین یا کسی اور چیز سے ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے پھر بائیں کروٹ پرٹ کر اسی طرح کریں اور بری کے پتے جوش دیا سو پانی نہ ہو تو غصے پانی جوش دیا ہوا کافی ہے پھر ٹھیک ٹھاک کر جھانکیں اور نری کے ساتھ نیچے کر پیشہ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلے تو دھو لیں وضو غسل کا اعادہ نہ کریں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کا نور کا پانی بہائیں پھر اس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ سے پونچھ دیں

ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت، جہاں غسل دیا جائے مستحب یہ ہے کہ پردہ کر لیں تاکہ نہلانے والوں کے اور مددگاروں کے علاوہ دوسرے نہ لکے نہلانے وقت خواہ اس طرح ٹائیں جیسے قبریں رکھتے ہیں یا قبلہ کی طرف منہ کر کے یا جو آستان ہو کریں۔

بہتر یہ ہے کہ نہلانے والا میّت کا سب سے زیادہ قریبی دار ہو وہ نہ ہو یا نہلا نا نہ جانتا ہو تو کوئی اور شخص جو انانت دار اور پرہیزگار ہو نہلانے والا باطلارت ہو، جنب یا حیض والی عورت نے غسل دیا تو کراہت ہے مگر غسل ہو جائے گا اور بے وضو نہ لایا تو کراہت بھی نہیں۔



نہلانے والا معتد شخص ہو کر پوری طرح غسل دے اور جو اچھی بات دیکھے مثلاً چہرہ چمک اٹھا یا میت کے بدن خوشبو آئی تو اس کو لوگوں کے سامنے بیان کرے اور اگر کوئی بری بات دیکھے مثلاً چہرے کا رنگ سیاہ ہو گیا یا بدبو آئی یا صورت اعضا میں تبدیلی پیدا ہوئی تو کسی سے نہ کہو اور ویسی بات کہنا جائز بھی نہیں، حدیث میں آیا ہے کہ اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کر دو اور ان کی برائیوں سے باز رہو۔

اگر کوئی بدنہیب یا بے دین مرد اور اس کا رنگ سیاہ ہو گیا یا اور کوئی بری بات ظاہر ہوئی تو اس کو لوگوں میں بیان کرنا چاہئے تاکہ لوگوں کو اس سے عبرت ظاہر ہو۔

عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جب کہ موت سے پہلے یا بعد کو لیسا امر نہ واقع ہوا ہو جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے۔

عورت مرد جائے تو شوہر نہ اسے غسل دے سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے، اس کو دیکھنا منع نہیں۔

انتہابا! عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازے کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ اس کو قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے یہ محض غلط ہے صرف نہلانے والا اس کے بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

**میت کے لئے تیمم**  
عورت کا انتقال ہوا اور وہاں کوئی عورت نہیں کہ اس کو نہلائے تو تیمم کرایا جائے، پھر تیمم کرانے والا محرم ہو تو باقی تیمم کرانے اور اجنبی ہو اگرچہ شوہر ہو تو باقی پکڑا لپیٹ کر جنس نہ دیکھ جائے اور تیمم کرانے مرد کا انتقال ہوا اور وہاں نہ کوئی مرد ہے نہ اس کی بیوی تو جو عورت وہاں ہے اس کو تیمم کرانے اگر وہ عورت محرم ہے تو تیمم میں ہاتھ پکڑا لپیٹ کر تیمم کرانے۔

**مسائل**  
ایسی جگہ انتقال ہو کہ وہاں پانی نہیں ملتا تو تیمم کرائیں اور غار پر تھیں اور اگر غار کے قبل وہاں پانی مل جائے تو نہلا کر نماز کا اعادہ کریں  
غرضی شکل کا انتقال ہوا تو اسے نہ مرد نہلا سکتا ہے نہ عورت بلکہ تیمم کرایا جائے اور تیمم کرانے

والا اجنبی ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے اور کھانسیوں پر نظر نہ کرے۔ لونی خنثی شکل کسی مرد یا عورت کو غسل نہیں دے سکتا۔ ہاں اگر خنثی شکل چھوٹا بچہ ہو تو اسے مرد بھی نہلا سکتا ہے اور عورت بھی۔ کسی مسلمان کا آؤٹھے سے زیادہ دھڑلا تو غسل دکن دیں گے اور جنازے کی نماز پڑھیں گے اور نماز کے بعد وہ باقی ٹکڑا بھی ملا تو اس پر دوبارہ نماز پڑھیں گے اور آؤٹھا دھڑلا تو اگر اس میں سر بھی ہے جب بھی یہی حکم ہے اور اگر سر نہ ہو یا طول میں سر سے پاؤں تک واسنایا یا ایک جانب کا حصہ ملا تو ان دونوں صورتوں میں غسل ہے نہ کفن بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔

**انتخاب کا اہمیت کے دونوں ہاتھ کر دلوں میں رکھیں، سید پرندہ کہیں کہ یہ کفارہ**

کا طریقہ ہے (در مختار مع رد المحتار ج: ۱ ص: ۶۰۰)

**میت مسلم ہے یا کافر** | معلوم نہیں کہ میت مسلم ہے یا کافر تا اگر اس کی وضع قطع مسلمانوں کی ہو یا کوئی علامت ایسی ہو جس سے

اس کا مسلمان ہونا ثابت ہو تب ہی مسلمانوں کے محلہ میں ملا تو غسل دس اور نماز پڑھیں ورنہ نہیں، کافر مردہ کے لئے غسل دکن نہیں بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر کسی گڈھے میں ڈال دیں یہ بھی اس وقت کریں جب کہ اس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا اسکو نہیں لے جا رہے ورنہ مسلمان اسکو ہاتھ نہ لگاتے و اس کے جنازے میں شریک ہو اور اگر قریبی قربت کے سبب شریک ہو تو دور دور رہے اور اگر مسلمان ہی اس کا شریک ہے اور اس کا ہم مذہب کوئی نہ ہو یا لے نہیں جاتے اور بالآخر قربت غسل دکن و دفن کر لے تو جائز ہے مگر کسی امر میں سنت کا طریقہ نہ ہو بلکہ سخت دھونے کی طرح اس کو پانی بہا کے اور چھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڈھے میں دبا دے یہ حکم کافر اہل کے لئے ہے اور مرد جیسے قادیانی، دہلی، دیوبندی، دسترخویل محمد بن عبداللہ دہلی نجدی کے پیر و کار حضور کو گالیاں لکھ لکھ کر گتہ میں چھاپنے والے وغیرہ کا حکم یہ ہے کہ سلفائے ائمہ اہل دکن بلکہ کئے طرح کسی تنگ گڈھے میں ڈھکیل کر مٹی سے غیر مال کے پاؤں پر بعض مقامات پر قادمہ ہے کہ عام طور پر میت کو نہلانے کے لئے کوئے گھڑے اور بدھنے لائے ہیں، اس کی کچھ ضرورت

**غسل کے برتن**

نہیں، گھر کے استعمال کے گھرے اور لوٹے وغیرہ سے بھی غسل دے سکتے ہیں اور بعض لوگ یہ جہالت کرتے ہیں کہ غسل کے بعد ان کو تھوڑا ملتے ہیں یہ فعل ناجائز و حرام ہے کیونکہ مال ضائع کرنا ہے اور اگر یہ خیل ہو کہ نجس ہو گئے تو یہ بھی فضول سی بات ہے۔

## کفن

میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے کفن کے تین درجے ہیں :-  
۱۔ کفن ضرورت ۲۔ کفن کفایت ۳۔ کفن سبقت۔

مرد کے لئے کفن سنت میں کڑے ہیں ۱۔ چادر ۲۔ تہبند ۳۔ کفن عورت کے لئے پانچ کڑے ہیں تین یہ اور اور کفن سبب بند۔

مرد کے لئے دو کڑے ہیں چادر اور تہبند اور عورت کے لئے اور کفن یا چادر یا کفن۔

## کفن کفایت

چادر کی مقدار یہ ہے کہ قدم سے اس قدر زیادہ ہو کہ تہبند سے قدم تک یعنی چادر سے اتنا چھوٹا جو بندش کے لئے زیادہ تھا اور کفن کرنا

## کفن ضرورت

سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ اس کے اوپر بھیجے دونوں برابر ہو۔  
انتباہ :- (جاہلوں میں جو رواج ہے کہ میچھے کم رکھتے ہیں یہ غلطی ہے، چاک اور آستین اس میں مذہبوں میں کفایت کے لئے چھوٹی سے قدم تک ہونا چاہئے یعنی لحاف سے اتنا چھوٹا جو بندش کے لئے زیادہ تھا، بعض لوگ جو ناف سے ہڈی تک رکھتے ہیں یہ صحیح نہیں۔  
مرد و عورت کی کفن میں فرق اس قدر ہے کہ مرد کی کفن نوٹھ پر چاک کر دیں اور عورت کے لئے سینے کی طرف۔

اور کفن نہیں اچھا کی جونی چاہئے یعنی ڈیرہ گز۔

سبب بند پین سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو  
کفن اچھا ہونا چاہئے یعنی مرد عید و بقر عید اور جد کے لئے جیسے کپڑے پہنا کرتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میچے جانی تھیں اس قیمت کا ہونا چاہئے حدیث شریف میں ہے کہ ”مردوں کو کفن اچھا دو کیونکہ وہ آپس میں ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے خوش ہوتے ہیں۔“

سفید کفن بہتر ہے کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”اپنے مرنے سے سفید کپڑے میں کفناؤ۔“

کسم یا عفران میں رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کے لئے منوع اور عورت کے لئے جائز ہے۔

چونا، بلغ، حد، شہوت کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو

### نابالغ کا کفن

کفن میں جتنے کپڑے دیئے جاتے ہیں اس کو بھی دیئے جائیں گے، حد، شہوت کو پہنچنے کا اندازہ ۱۲ سال اور بکلیوں میں ۱۵ سال ہے اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک پٹر اور چھوٹی لڑکی کو دو دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے دیئے جائیں تو بہتر ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو۔

یہ ہے کہ متلانس کے بعد کسی پاک کپڑے سے آمینہ

### کفن پہنانے کا طریقہ

سے پونچھ لیں تاکہ کفن توند ہو، اس کے بعد کفن کو ایک

پانچ یا پانچ یا سات مرتبہ دھونی دے لیں، پھر کفن اس طرح بچھا لیں کہ پہلے چادر پھر تہ بند پھر کفن پھر میت کو اس پر رکھیں اور اس کو کفن پہنائیں، دارھی اور اس کے تمام بدن پر خوشبو لیں اور پیشانی، ناک، اعضاء، گھٹنے اور قدم پر کافی لگا لیں پھر تہ بند لیں، پہلے جانب، بائیں سے پھر داہنی طرف سے، پھر چادر لیں پہلے بائیں جانب سے پھر داہنی طرف سے، ننگے دامنا حصہ اوپر ہے اور سر سے اور پاؤں کی طرف باندھ دیں۔

عوات کو کفن پہنانا کہ اس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی نصف پشت کے نیچے پھرا کر سر پر لاکر مثل نقاب کے ڈال دیں اور کیونکہ اس کی لٹائی نصف پشت سے سینہ تک ہے اور چوڑائی ایک کی نو سے دوسرے کان کی نو تک ہے اور بچہ لوگ کہہ کر تے ہیں کہ زندگی کی طرح اوڑھاتے ہیں یہ محض بے جا و خلاف سنت ہے پھر بدستور سابق تہ بند و چادر لیں پھر سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لاکر باندھ دیں۔

ہمارے ملک میں عام و اچ ہے کہ کفن سقن کے علاوہ اوپر سے ایک چادر اور اوڑھانے میں وہ نکیہ دار یا کسی غریب

### چادر اور چار نماز



صکین کو دے دی جاتی ہے اور ایک جنازہ جوتی ہے وہ حد تک دیتے ہیں خواہ امام ہو یا کسی اور کو، اگر یہ چاروں جنازہ میت کے مال سے نہ ہو بلکہ کسی نے اپنی طرف سے دی ہے اور عاتق آدمی دیتے جس نے کفن دیا ہے بلکہ کفن کے لئے جو کچھ دیا جاتا ہے وہ اس حساب سے لایا جاتا ہے جس میں یہ دونوں بھی ہو جائیں اس صورت میں تو ظاہر ہے کہ اس کی اجازت ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر میت کے مال سے ہو تو دوسو تھما ہیں :-

ایک یہ کہ وارث سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو مگر اجازت نہیں تو جائز نہیں دوسری صورت یہ ہے وارثوں میں کل بعض نابالغ ہیں تو اب وہ دونوں میں سے چاروں اور چار غائب ترکہ سے ہرگز نہیں دی جاسکتیں مگر چار اس نابالغ نے اجازت بھی دے دی ہو کہ نہ دیا کے مال کو صرف کرنا ہے ۔

**جنازہ** جنازہ کو کاندھا دینا عبادت ہے ہر شخص کو چاہئے کہ عبادت میں کوتاہی کرے، سنت یہ ہے کہ چار اشخاص جنازہ اٹھائیں ہر شخص یکے بعد دیگر چاروں پالوں کو اس طرح کندھا دے کہ پہلے داہنے سر کے کندھا دے پھر دھننی پانکتی پھر بائیں سر کے پھر بائیں پانکتی اور ہر تیرہ دس دس قدم چلے تو کل ۱۰۰ قدم ہوں گے، حدیث شریف میں ہے کہ :-

جو جنازہ کے چاروں پالوں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی مغفرت فرمائیگا

**مسئلہ** چھوٹا بچہ شیرخوار یا بھی دو دو چھوٹا بویاں سے کچھ بڑا اس کو اگر ایک شخص ہاتھ پراٹھا کر چلے تو سرج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں اور اگر کوئی شخص سوار پر ہو اور اتنے چھوٹے جنازے کو ہاتھ پر لئے ہو تب بھی حرج نہیں اور اگر اس سے بڑا مرد ہو تو اس کو چد پالی پر لے چلیں، جنازہ نہ بہت دھیرے نہ بہت تیز بلکہ درمیانی رفتار سے لے کر چلیں تاکہ میت کو جھٹکانے لگے اور ساتھ جانے والوں کے لئے افضل یہ ہے کہ جنازہ سے پیچھے چلیں، داہنے یا بائیں نہ چلیں اور اگر کوئی آگے چلے تو اس کو چاہئے کہ اتنے فاصلے پر رہے کہ ساتھیوں میں شہادہ کیا جائے اور اگر سب کے سب جنازہ کے آگے ہوں تو مکروہ ہے ۔

- کھڑوں کو جنازہ کے ساتھ جانا جائز ہے
- جنازہ لے چلتے میں سر ہٹا آگے ہونا چاہئے، جنازہ کے ساتھ آگ لے جانے کی ممانعت ہے۔

• جنازہ کے ہمراہ چلتے والوں کو سکوت اور خاموشی میں ہونا چاہئے، وہ موت و قبر کے حالات و احوال پیش نظر رکھیں، دنیا کی باتیں کریں نہ نہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو جنازہ کے ساتھ چلتے دیکھا تو فرمایا: "تو جنازہ میں جہنم ہے، تجھ سے کبھی کلام نہ کروں گا۔"

- اور اگر ذکر کرنا چاہیں تو دل میں کریں اور بلند آواز سے ذکر کرنے کی بھی ممانعت ہے۔
- جنازہ جب تک نہ رکھا جائے مسافروں کو بیٹھنا مکروہ ہے اور رکھنے کے بعد بے ضرورت کھڑا نہ رہے اور اگر لوگ بیٹھے ہوں اور نماز کے لئے وہاں جنازہ لایا گیا تو جب تک رکھا نہ جائے کھڑے نہ ہوں، یوحیٰ اگر کسی جگہ بیٹھے ہوں اور وہاں سے جنازہ گزرا تو کھڑے ہونا ضروری نہیں، ہاں جو شخص ساتھ جانا چاہتا ہے وہ اٹھے اور جائے، جب جنازہ رکھا جائے تو وہیں نہ رکھا جائے کہ قید کو پاؤں ہوں یا سر بکھڑا رکھیں کہ وہاں پہنچ کر وہاں کی طرف ہوں۔
- جنازہ اٹھانے پر ہرجت لینا دینا جائز ہے جب کہ اور اٹھانے والے بھی موجود ہوں مگر جو ثواب جنازہ لے چلتے پر حدیث میں بیان ہوا وہ اس کو ترٹے گا کیونکہ اس نے بدل لے لیا۔

- جو شخص جنازہ کے ساتھ ہوا سے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہئے اور نماز کے بعد میت کے ولیوں سے اجازت لے کر واپس ہو سکتا ہے اور دفن کے بعد اولیاء کی اجازت کی ضرورت نہیں۔

میت اگر تروسی یا مشتہ دار یا کوئی ایک شخص ہو تو اسکے جنازہ کے ساتھ نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی اگر ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پہنچی تو نہ گزار

نماز جنازہ

ہوا اس کے لئے جماعت شرط نہیں، نمازِ جنازہ واجب ہونے کے لئے وہی شرائط جو اہل نمازوں کے لئے ہیں یعنی قاور، بالغ، عاقل اور مسلمان ہونا ایک بات اس میں زیادہ ہے یعنی اس کی موت کا خبر ہونا۔

• نمازِ جنازہ میں مصیبت کے متعلق وہی شرائط ہیں جو علق نماز کے لئے ہیں یعنی مصیبت کا نجاست، حکم و تحقیق سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور لنگہ کا پاک ہونا، ستر عورت، قبلہ کو منہ ہونا، نیت اس میں وقت شرط نہیں اور کچھ تحریر دکن ہے شرط نہیں۔  
• بعض لوگ جوتے پہنے اور بہت لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں اگر جو تپتے پڑھی تو چونا اور اس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے اگر جوتے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے ورنہ نماز نہ ہوگی، نمازِ جنازہ میں میت چھوٹے نیچے کے ہاں باپ دونوں مسلمان ہوں یا ایک مسلمان ہے اس کی نماز پڑھی جائے اور دونوں کافر ہیں تو نہیں۔

ہر مسلمان کی نماز پڑھی جائے اگرچہ وہ جن کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے

کیا یہی گناہ ہو مگر چند قسم کے لوگ

ہیں کہ انکی نماز نہیں۔

- ۱۔ باغی جو امام برحق پر ناسحق خروج کرے اور اسی لجاوت میں مارا جائے۔
- ۲۔ ڈاکو جو ڈکے میں مارا گیا وہ ان دونوں کو غسل نہ دیا جائے نہ انکی نماز پڑھی جائے مگر جب کہ بادشاہ اسلام نے ان پر قابو پایا اور اس کو قتل کیا تو نماز و غسل ہے یا وہ نہ کچھ گئے نہ مارے گئے بلکہ دیسے ہی مرے تب بھی غسل و نماز ہے۔
- ۳۔ جو لوگ ناسحق پاسدار سے لڑیں بلکہ جو ان کا تمنا نہ دیکھتے تھے اور ان کو پتھر مار کر لگا اور مر گئے تو ان کی نماز نہیں ہاں ان کے متفرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے۔
- ۴۔ جس نے کئی آدمیوں کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔

- ۵۔ جس نے اپنے ماں باپ کو مار ڈالا اس کی بھی نماز نہیں (عالمگیری و سائر شریعت)۔
- ۶۔ جو لوگ شہر میں رات کو مستحضر رہے کہ چلیس لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ٹاس حالت میں ملے جائیں تو ان کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔
- ۷۔ جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اسی حالت میں مارا گیا اس کی بھی نماز نہیں۔
- غائب کی نماز** | غائب کی نماز نہیں ہو سکتی، حضور پر کار و دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض اشخاص کی غائبات نماز پڑھی تھی مگر یہ آپ کی خصوصیات سے ہے، عامیہ لئے جائز نہیں۔

## نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ

نماز جنازہ میں دو قسم ہیں۔ (۱) چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔ (۲) قیام، بغیر غزیرہ کے یا سوار یا پر نماز جنازہ پڑھی نہ ہوئی اور اگر دی یا امام بیچارہ تھا اس نے بیٹھ کر پڑھا لی اور مقتدیوں نے کھڑے ہو کر پڑھی تو ہو گئی، نماز جنازہ میں پھر میں سنت مؤکدہ ہیں ۱۔ اللہ عزوجل کی شمار ۲۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو مرتبہ ۳۔ میت کے لئے دعا۔

نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ لاں تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے حسب دستور بازو لے اور شمار پڑھے یعنی سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰی جَدُّكَ وَ تَجَلَّ شَأْنُكَ وَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور دو بار بھی جو نماز میں پڑھا جاتا ہے پڑھے، پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے پھر اپنے اور تمام مومنین و مومنات کے لئے دعا کرے، دعا یہ ہے:-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَاتِنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيرِنَا وَ كَبِيرِنَا وَ ذَكَرْنَا وَ اُنْشَاْنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّْا فَاحْيِهِ عَلٰی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّْا فَتَوَفَّهُ



عَلَى الْإِيْمَانِ الْإِيْمَانُ لَا تَخِيْنَا مَنَا اَنْجَرَا -

اگر میت عزت کی ہو تو آنجن ہا پڑھے وَلَا تَغْنِيْنَا بَعْدَكَ اگر عزت ہو تو یقیناً

کہیں اگر میت مجنون نہ بنائے گا ہو تو تیسری تکبیر کے بعد بگورہ دعا کی جگہ یہ دعا پڑھے -  
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا قَرِيْبًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَحْرَقًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا مُّشَفَّعًا

اور اگر رک کی ہو تو دونوں جگہ جَعْلُہَا اور شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا کے، مجنون سے مراد وہ ہے جو بالغ ہونے سے پہلے مجنون ہو اور اگر مجنون عارضی ہے تو اس کے لئے وہی دعا ہے جو اوڑھ کے لئے کی جاتی ہے۔

دعا پڑھنے کے بعد چوتھی تکبیر کہے اور ماتہ کھول کر سلام پھیر دے سلام میں میت اور فرشتوں اور حاضرین نماز کی نیت کرے اس طرح جیسے اور نمازوں کے سلام میں نیت کی جاتی ہے یہاں یہ بات زیادہ ہے کہ میت کی بھی نیت کرے تکبیر و سلام کو امام کے ساتھ کہے باقی ثناء اور ورد شریف اور دعا آہستہ پڑھی جائے نماز جنازہ میں بہتر یہ ہے کہ م صغیر کریں حدیث پاک میں ہے :-

یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا نَزَّلْنَا صَفْوٰتٍ لِّمَنْ یُّرِیْہَا

شرعاً امامت کا حق بادشاہ اسلام کو ہے پھر قاضی شریعہ پھر امام جمیعہ پھر امام محلہ پھر ولی کو امام محلہ کا ولی پر مقدم کرنا مستحب ہے اور یہ بھی اس وقت جب کہ امام محلہ ولی سے افضل ہو، ورنہ ولی بہتر ہے۔

## مسائل

میت کا ولی اقرب دس سے نزدیک رشتہ دار موجود نہیں اور ولی البعد (دور کا رشتہ دار) حاضر ہے تو یہی ولی البعد فذ پڑھائے، نماز ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اتنی دور ہے کہ اس کے آنے کے انتظار میں حرج ہو۔  
عزت کا کوئی ولی نہ ہو تو ذوی الارحام ہوں تو شوہر نماز پڑھائے، وہ بھی نہ ہو تو پڑوسی، یونہی مرد کا ولی نہ ہو تو ذوی الارحام تو پڑوسی اور ولی پر مقدم ہے۔  
عورتوں اور بچوں کو نماز جنازہ کی ولایت نہیں اور ولی اور بادشاہ اسلام کو اختیار ہے

کہ کسی اور نمازِ خیارہ پڑھانے کی اجازت سے دیں۔

• میت نے وصیت کی تھی کہ میری نمازِ فلاں پڑھائے یا مجھے فلاں شخص غسل دے تو یہ وصیت باطل ہے اس سے ولی کا حق نہ جائے گا ہاں ولی کو اختیار حاصل ہے کہ وہ خود نماز پڑھائے یا اس سے پڑھوا دے۔

• منتخب یہ ہے کہ امام میت کے بیٹے کے سامنے کھڑا ہو اور میت سے دور ہو، یہ حکم اس وقت ہے جب کہ ایک ہی میت کی نماز پڑھانی ہو اور اگر میت چند ہوں تو ایک کے بیٹے کے مقابل اور قریب کھڑا ہو۔

• نمازِ خیارہ میں کوئی شخص اس وقت ایک کو بغیر تکبیر کی پوچھکی میں تو فوراً شامل نہ ہو اس وقت ہو جب امام تکبیر کہے اور اگر انتظار کیا بلکہ فوراً شامل ہو گیا تو امام کے تکبیر کہنے سے پہلے جو کچھ ادا کیا اس کا اعتبار نہیں اور اگر وہیں موجود تھا مگر تکبیر تکبیر کے وقت امام کے ساتھ انتظار کیا نہ کیا خواہ غفلت کی وجہ سے دیر ہوئی یا ابھی نیت ہی کرتا رہا تو یہ شخص اس کا انتظار نہ کرے کہ امام دوسری تکبیر کہے تو اس کے ساتھ شامل ہو بلکہ فوراً ہی شامل ہو جائے۔

• جو قطعی تکبیر کہنے کے بعد شخص آیا تو جب تک امام نے سلام نہ پھیرا شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر کہہ دے۔

• اگر کوئی جناحے جمع ہوں تو ایک ساتھ سب کی نماز پڑھ سکتا ہے یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیت کرے اور افضل یہ ہے کہ سب کی علیحدہ علیحدہ پڑھے اور جب اس طرح پڑھے تو ان میں جو سب سے افضل ہو اس کی پہلے پڑھے پھر اس کی جو اس کے بعد سب میں افضل ہے اگر میت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا تو اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں جب تک پھٹنے کا گمان نہ ہو اور مٹی نہ دی گئی ہو تو نکالیں اور نماز پڑھ کر دفن کریں اور قبر پر نماز پڑھنے میں دونوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کہ کتنے دن تک پڑھی جائے کیونکہ یہ موسم اور زمین اور میت کے جسم و عرق کے اختلاف سے مختلف ہے، اگر مٹی میں لاش مٹی پھٹی گی اور جاڑے میں بہت دیر سے یا شور زمین میں بولہ خشک ہو گا اور غیر شور میں دھچ سے اور دفن پر جسم جلد پھٹے گا اور لاغر دیر میں۔

• مسجد میں نمازِ خیارہ مطلقاً مکروہ تحریمی ہے خواہ میت مسجد کے اندر ہو یا باہر سب نمازی

مسجد میں ہوں بعض احادیث شریف میں مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت لگی ہے شامی عام اور دوسرے کویں پر نماز جنازہ پڑھنا منع ہے جب کہ زمین کا مالک منع کرتا ہو۔  
جمو کے دن کسی کا انتقال ہوا تو اگر قبل جمعہ تہنیز تک نہیں ہو سکے تو پہلے ہی کر لیں اس خیال سے جنازہ روکنا کہ جمو کے بعد صبح زیادہ ہوگا، مکروہ ہے۔

مغرب کی نماز کے وقت آیا تو فرض اور سنتیں پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں، یونہی کسی اور فرض نماز کے وقت آیا اور جماعت تیار ہو تو فرض و سنت پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں بشرطیکہ نماز جنازہ کی تہنیز میں جسم خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

نماز عید کے وقت جنازہ آیا تو پہلے عید کی نماز پڑھیں پھر جنازہ پھر خطبہ اور گھن کی نماز کا وقت آیا تو پہلے جنازہ پھر گھن کی نماز پڑھیں۔

بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ اس کی صلفیت تمام ہو یا نام، بہر حال اس کا نام رکھا جائے قیمت کے دن اس کا حشر ہوگا۔

مسلمان بچہ کا قرہ کے پیٹ سے پیدا ہوا اور وہ اس کے نکاح میں نہ تھی یعنی وہ بچہ زنا کا ہے تو اس کی نماز پڑھی جائے۔

## قبر و دفن

میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے اور یہ جائز نہیں کہ میت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے ہند کر دیں جس جگہ ہو انتقال اس جگہ دفن نہ کریں کیونکہ یہ انبیاء کے کرام کے لئے خاص ہے بلکہ مسلمانوں کے قبوتان میں دفن کریں۔

قبر کی لمبائی میت کے قد کے برابر ہو اور چوڑائی آٹھ قد کے برابر اور گہرائی کم از کم قد اتنی اور بہتر یہ ہے کہ گہرائی میت کے قد برابر ہو اور اوسط درجہ یہ کہ سیدہ تک ہو اس سے مراد یہ ہے کہ محد یا حندق اتنا ہو یہ نہیں کہ جہاں سے کھودنی شروع کی وہاں سے آخر تک یہ مقدار ہو۔

قبر دو قسم کی ہوتی ہے۔  
اولیٰ محد کہ قبر کھود کر اس میں قبیلہ کی جانب میت کے رکھنے کی جگہ کھودیں، دوم

صندوق جو ہندوستان میں عام طور پر رائج ہے، اُحد سنت ہے اگر زمین اس قابل ہو اور زمین ہو تو صندوق میں عروج نہیں۔

- قبر کے اندر چٹائی وغیرہ بچھانا ناجائز ہے کیونکہ یہ سب مل ضائع کرنا ہے۔
- تابوت کو میت کو کھڑی وغیرہ کے صندوق میں رکھ کر دفن کریں یہ مکروہ ہے مگر حسب ضرورت جیسے زمین بہت تر ہے تو عروج نہیں اور اس موت میں سنت یہ ہے کہ اس میں مٹی کا بچھا دیں اور مابین بائیں اینٹیں لگا دیں اور اوپر کھل لگا دیں وغیرہ کیلئے اندر کا حصہ مثل اُحد کے ہو جائے اور اسے کاناوت مکروہ ہے۔

• قبر کے اس حصہ میں کہ میت کے جسم سے قریب ہے پچی اینٹ لگانا مکروہ ہے کیونکہ اینٹ الگ سے پختی ہے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو الگ کے اثر سے محفوظ رکھے۔

• قبر میں اترنے والوں کی کوئی ادا و معذور نہیں اور انہیں جو مناسب ہوں انہیں بہتر یہ ہے کہ قبر میں اترنے والے قوی، نیک و ایمان ہوں کہ اگر کوئی بات نامناسب دیکھیں تو اس کو لوگوں پر ظاہر نہ کریں

• جنازہ قبر سے قبل کی جانب رکھنا مستحب ہے کہ میت قبلہ کی جانب سے قبر میں اُٹاری جائے یونہی کہ قبلی پائنتی رکھیں اور سر کی جانب سے قبر سے ملائیں۔

• کھولت کو اس کے قریب کے رشتہ دار، بہتہ ہوں تو دوسرے رشتہ دار، یہ بھی نہ ہوں تو پر پڑکارا جہنی کے اتارنے میں ممانعت نہیں۔

• میت کو قبر میں رکھنے وقت یہ دعا پڑھیں :

یعنی اللہ ہی کے نام سے ہم تم کو رکھتے ہیں اور رسول اللہ کی ملت پر سپرد کرتے ہیں۔

• میت کو داہنی طرف کر دٹ پرٹائیں اور اس کا منہ قبلہ کی طرف کریں اگر قبلہ کی طرف کرنا محول گئے اور تختے لگانے کے بعد یاد آتو نہیں۔

• میت کو قبر میں رکھ کر کفن بند کھول دیں اور اگر تہ کھولا تو عروج نہیں، قبر میں رکھنے کے بعد اُحد کو کچی اینٹوں سے بند کر دیں اور زمین نرم ہو تو تختے لگانا بھی جائز ہے، تختوں کے درمیان بھری رہ گئی تو اس کو ڈھیلے وغیرہ سے بند کر دیں۔



• عورت کا سزا دہ ہو تو قبر میں انا رنے سے نکلے گئے تک قبر کو کپڑے وغیرہ پھاڑے رکھیں۔  
 • شجرہ یا قد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں (ابہار شریعت)

• میت کی پیشانی یا کفن پر قد نامہ کا کھانا بہتر ہے۔  
 • پیشانی پر اسم اللہ شریف یا سینہ پر کلمہ طیبہ رکھنا بھی جائز ہے مگر ملامت کے بعد کفن پانے سے پہلے گھر کی انگلی سے رکھیں (روانجام دہ)

• مستحب یہ ہے کہ سر ہانے کی طرف دونوں طرف سے تین بار مٹی ڈالیں۔  
**مٹی دینے کا طریقہ** پہلی بار کہیں مینہ خاک فکھ کر دوسری بار کہیں مینہ نعیمہ کھڑ اور تیسری بار کہیں مینہ کھڑ تاکہ آخری مٹی چھوٹے وغیرہ سے قبر میں ڈالیں اور چھٹی مٹی قبر کے محل میں سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔

• قبر کو کفی نہ بنائیں بلکہ اس میں ڈھال رکھیں جیسے فرش کا کون اور اس پر پانی چھڑکنا بہتر ہے اور اس کی اونچائی ایک بالشت یا کچھ زیادہ ہو۔  
 • جنازہ پر انتقال ہوا اور کنارہ قریب نہ ہو تو غسل و کفن دے کر نماز جنازہ پڑھیں اور مسند میں ڈال دیں۔

• دفن کے بعد قبر کے سر ہانے اذن پڑھنا عینا مکمل ہے۔  
 • علمائے مسلمات اور شائخ کرام کی قبروں پر قصبہ یا عمارت بنانا جائز ہے۔ (روانجام دہ)

**قبروں پر قصبہ**  
 • اسی کے کرام کی انطاہر خلعت کے لئے ان کے فرلوات پر چادر ڈالنا، پھول رکھنا اور ان کے حرکات کے قریب چراغ روشن کرنا جائز ہے (علامہ گیری وغیرہ)۔  
 • دفن کے بعد مستحب ہے کہ قبر پر سورہ بقرہ کا اول سر ہانے پڑھیں یعنی اتم سے مضمون تک اور سورہ بقرہ کا آخری پانچ پڑھیں یعنی اتم اور سورت سے ختم تک بعد دفن قبر کے پس اتنی دے

نہ ۱۔ اس چیز سے ہم نے تم کو یہ کیا ۲۔ اور اسی میں تم کو لوٹائیں ۳۔ اور اس سے دوبارہ تم کو نکالیں گے۔ ۱۲

مٹھ سے منتخب ہے، غنئی و ریاضت و پرجہ کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے کیونکہ لوگوں کے مٹھ نے سے میلیت کو انس ہوگا اور بیکریں کا جواب دینے میں وحشت و گھبراہٹ نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوتِ قرآن اور سیت کے لئے دعا و استغفار کریں۔

• قبر پر چھینا، سونا، چھنا، پانی نہ پاشیا پکڑنا حرام ہے۔  
• قبرستان میں جو زیارتہ نکال لگیا، اس سے گزرنا ناجائز ہے، خواہ نیا ہو یا اس کو معلوم ہو یا اس کا مکان ہو اور اگر اپنے کسی رشتہ دار کی قبر تک چلا، چاہتا ہے مگر قبر پر سے گزرنا چاہے گا تو منع ہے، دور ہی سے فاتحہ پڑھ دے۔

• ایک شخص کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوتے پہنے دیکھا تو فرمایا: "جو تھے (مارو، مارو) نہ قبر دوسے کو تم ایذا دو، نہ وہ تمہیں" (ابن ماجہ و بیہقی)

قبر پر قرآن پڑھنے کے لئے حافظہ مفقود کرنا جائز ہے مگر اجرت پر نہیں کیونکہ اجرت پر قرآن پڑھنا اور پھونانا دونوں ناجائز ہے اور اگر اجرت پر پڑھوانا چاہے تو اس کے لئے حید شرعی یہ ہے کہ اپنے کام کاج کے لئے کو کو رکھے پھر اس سے یہ کام لے۔

نوح یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو یمن کہتے ہیں بالاجماع حرام ہے (بہار شریعت)۔  
• بحوالہ جوہر: گریبان بچھڑانا، منہ کھولنا، بال کھولنا، سر مٹھی ڈالنا، ران پر ہاتھ مارنا اور سینہ کوٹنا سب جاہلیت کے کام ہیں نہ جائز و گناہ ہیں (فتاویٰ عالمگیری ج ۱۱)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔  
"اے اللہ کے بندو! اپنے مڑوں کو تکلیف نہ دو جب تم روتے لگتے ہو تو وہ بھی روتا ہے" تیر فرمایا:۔

میں شخص مرنے پر اور رونے والا اسکی خوبیاں بیان کر کے روتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میت پر دو فرشتے مقرر فرمادیتا ہے جو اس کو کو پکچھے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا تو ایسا تھا؟

اور اسے رو مانع ہے اور آواز بند نہیں ہو تو اس کی ممانعت نہیں۔ (بہار شریعت)

## تغیریت

تغیریت مسنون ہے اور اس کا وقت موت سے تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے اور اگر کوئی موجود تھا تو بعد میں حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

تغیریت میں یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مرنے والوں کی مغفرت فرمائی اور اس کو اپنی رحمت میں پناہ دے اور تم کو صبر کی توفیق دے اور مصیبت پر ثواب عطا فرمائے یا سنی قسم کے دوسرے جملے کہے جس سے اس کا قلب پاک ہو میت کے گھر والے نیچے کے دن یا اس کے بھیت کے ایصال ثواب کے لئے فقیر اور مسکینوں کو کھانا کھلائیں تو بہتر ہے لیکن دوست احباب اور عام مسلمانوں کی دعوت کریں تو اجازت و بدعت فقیر ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے نہ کہ غم کے وقت فتاویٰ عالمگیری ج ۱، ص ۵۵، میں ہے:-

لا یباح التخاذل الضیافة عند ثلاثة ایام کذا فی التتار خانیة  
اور رواج تاریخ اولی الخراج قدیر ج دوم میں ہے:-  
ویکرة اتخاذ الضیافة من الطعام من اهل المدينة لانه مشروع  
فی السروس لافى الشرع وھی بدعة مقبحة۔

نیچے وغیرہ کا کھانا اکثر میت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے اس میں یہ کھانا ضروری ہے کہ وارثوں میں نابالغ نہ ہو ورنہ سخت حرام ہے لیکن اگر بالغ اپنے حصے سے کرے تو حرج نہیں (بہار شریعت)

## زیارت قبول

قبروں کی زیارت مستحب ہے، ہر جنت میں ایک دن زیارت کرے، جمعہ، جمعرات یا سبت یا پیر کے دن میں سب ہے اور سب میں افضل جو کا دن صبح کا وقت ہے، اولیائے کرام کے مزارات علیہ السلام پر سفر کر کے جانا بہتر ہے، وہ اپنے زائرین کو بے تعلیقیت سے حاضر ہوتے ہیں نفع پہنچاتے ہیں، اور اگر وہاں کوئی بات خلاف شرع ہو جیسے کھانوں سے اخلاط اور دیگر غیر شرعی امور تو اس کی وجہ سے زیارت ترک نہ کی جائے کیونکہ ایسی باتوں سے بیک کام ترک نہیں کیا جاتا بلکہ اسے ہر جہاں ہو تو بری بات دور کر کے جگہوں کے لئے بھی زیارت قبول

جائز ہے گمراہ اور غیاط و حفاظت اس میں ہے کہ وہ بد جائیں۔

قبول کی زیارت کا طریقہ ہے کہ پانچ کی جانب سے جا کر صاحب  
 قبر کے سامنے کھڑا ہو، سر اپنے سے دائیں کو قبر والے کے لئے

## زیارت کا طریقہ

باعث تکیف ہے کیونکہ اس کو گردن پھیر کر دیکھنا چاہئے تاکہ کوئی ایسا ہے پھر یوں کہے:-

اَللّٰهُمَّ هَلِّكُمُوْا دَاسَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَ اَنَا اِنْ شَاَءَ اللّٰهُ سَيِّدُ اَلْاَحْيُوْنَ

سلام ہو تم پر اے قوم مؤمنین اور ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

پھر ناخبر چمکے اور بیٹھا چاہے تو اتنے فاصلے پر بیٹھے جتنے فاصلے پر زندگی میں

بیٹھ سکتے تھے۔

## فاتحہ

اگر ایدہ مولانا محمد شریف اور عالم سے غفلت نہ نکالے اور آیت الکرسی اور ائیں ایشول

سے آخر سورۃ تک اور سورۃ یٰسین اور تبارک الذی اور سورۃ الفکائر

ایک ایک مرتبہ قل ہو اللہ گیارہ بار پڑھے اور ان سب کا ثواب اموات کی روح کو پہنچائے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو ۱۱ بار قل ہو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب اموات کو پہنچائے

تو اموات کی تعداد کے برابر اس کو ثواب ملے گا اور اگر یہ سب یا نہ ہو تو جو یا ہو اسے پڑھ کر بھلا

ثواب کہے۔

• نماز روزہ حج، زکوٰۃ اور ہر قسم کی عبادت اور ہر نیک عمل فرض و نفل کا ثواب زندوں اور

مردوں دونوں کو پہنچا سکتے ہیں، ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی بلکہ

اس کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے گا۔

ایصالِ ثواب کا طریقہ یہ ہے کہ بارگاہِ خداوندی میں پوچھا

## ایصالِ ثواب کا طریقہ

عرض کرے:-

”اے اللہ! جو کچھ میں نے قرآن پاک اور دین شریف وغیرہ پڑھا ہے اس

میں جو غلطی و لغزش ہوئی ہو اس کو اپنے فضل و کرم سے صاف فرما کر اس کا ثواب

اور حاضر جس چیز کا ثواب پہنچا چاہتا ہے، کا ثواب عطا فرما اور اس کو اپنے

پاپے عیب و محبوب اور ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



کی روح پاک کو پہنچا دے اور حضور رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ و طہقین میں تمام انبیاء کرام و رسل عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہوں میں اور خلفائے راشدین اصحابِ سابقین اولین، عشرہ مبشرہ و جملہ صحابہ کرام الحبیبیتِ عظامہ اہل بیت المؤمنین اور اوجِ عظمت، انصار و مہاجرین، مجاہدین و شہداء کے بدرائشدا کے احد و شہداء کے کردار خصوصاً سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خدمت میں تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین خصوصاً حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خدمت میں جملہ سلسلوں جملہ عالیہ قادریہ، چشتیہ، نظامیہ، سمروریہ اور نقشبندیہ کے شاخ و ادنیار و درگاہان دین اللہ والوں سے خاص طور پر سے ثواب پاک سینا شیخ عبدالقادر جیلانی، بندہ ادنیٰ رضی اللہ عنہ کی ارواحِ طیبہ کو، آپ کے والدین کریمین اور ارواحِ صالحہ اور تمام اہل سلسلہ کی خدمت میں خصوصاً خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی، امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں آپ کے والدین کریمین اور اہلیہ مخمّرہ اور جملہ وابستگان سلسلہ سرمدی و معتقدین و اہلِ بصیرت کی پاک ارواح کو اور جملہ مؤمنین و مومنات و مسلمین و مسلمات احیاء و اموات کی خدمات میں خصوصاً اہل ابن فلاں کی روح کو اس کا ثواب پہنچے۔

مَرْبَا تَقْبَلَنَّ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَبِئْسَ عَلَيْكَ إِنَّكَ أَنْتَ الثَّوَابُ الرَّحِيمُ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَفَاسِدِ سَوِيءِ دُفْعِهِ وَتَوَدَّ عَنْ شَيْبَةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَآصْحَابِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ وَابْنِهِمْ وَآهْلِهِ بِمِلَّتِهِ وَأُصُولِهِ وَفُرُوقِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

نووی شرح مسلم جلد اول میں ہے :-

”اگر میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو میت کو اس کا ثواب ملے گا اور ثواب

پہنچتا ہے اسی پر مدار کا اتفاق ہے۔

• ثواب بخشنے کے الفاظ زبان سے ادا کرنا صحابی کی سنت ہے۔

• کھانا یا شیرینی وغیرہ کو سامنے رکھ کر ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے اس لئے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارۃً قریب کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا *هذین یرحمہم* یعنی یہ کنواں سعد کی مال کے لئے ہے یعنی اسے اللہ! اس کنویں کے پانی کا ثواب میری مال کو عطا فرما، اس سے معلوم ہوا کہ کنواں ان کے سامنے تھا۔

• کسی چیز پر میت کا نام آنے سے وہ چیز حرام برگزیدہ ہوگی، مثلاً حضورؐ کے پاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بکرا اور غازی میاں علیہ الرحمہ کا مرغ وغیرہ، اس لئے کہ اس سے مقصود صرف ان بزرگوں کے نام ایصالِ ثواب کرنا ہوتا ہے نہ کہ ان کا نام لے کر ذبح کرنا۔

## شہید

ترمذی وابن ماجہ میں حضرت مقداد بن سعدؓ پر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسولِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ۱۔

”مقاتلے کے ذمہ کرم پر شہید کے لئے چھ باتیں ہیں۔ پہلی ہی مرتبہ یعنی خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اسے بخش دیا جائے گا اور اس کا ٹھکانہ جنت میں دکھایا جائے گا، ۲۔ عذابِ قبر سے محفوظ رکھا جائے گا، بڑی گھبراہٹ سے محفوظ و مامون رہے گا، ۳۔ اس کے سر پر وقار کا تاج ایسا رکھا جائے گا جس کا یاقوتِ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا، ۴۔ اس کے نکاح میں بڑی بڑی آنکھوں والی ۷۲ عورتیں دی جائیں گی، ۵۔ اور اس کے عزیزوں میں سے ستر آدمیوں کے لئے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔“

خود کی اصطلاح میں شہید اس مسلمان، عاقل، بالغ، عطا ہو کر کہتے ہیں جو بطور ظلم کسی اور سے قتل کیا گیا اور نفسِ قتل سے مالِ راجب نہ ہوا اور اس نے دنیا سے قطع بھی نہ کیا، اس پر ایسے شہید کا حکم ہے کہ اس کو غسل دیا جائے دیسے ہی خونِ سمیت دفن کر دیا جائے۔

جس مقتول میں یہ آٹھ ہائیں پائی جائیں گی وہ شہید ہے اور اگر ان میں سے ایک یا ان سے بھی زیادہ پائے گئے تو وہ شہید نہیں مگر شہید نہ ہونے کا مطلب صرف اتنا ہے کہ اس کو غسل دیا جائیگا یہ نہیں کہ شہادت کا ثواب بھی نہ پائے بلکہ لغوی شہید کے سوا ۲۶ اشخاص اور میں جن کو آخرت میں شہادت کا ثواب ملے گا، بلکہ بعض اوقات آخرت سے پہلے ہی دنیا میں ان کی امتیازی شان و عظمت ظاہر کر دی جاتی ہے، اس کے سوا پچیس شہید یہ ہیں :-

- ۱۔ جو طاعون سے مرا ۲۔ جو ڈوب کر مرا ۳۔ جو ذات الجنب و منویہ میں مرا ۴۔ جو پیٹ کی بیماری میں مرا ۵۔ جو جل کر مرا ۶۔ جس پر دیار و غیرہ گھر پڑے اور مر جائے ۷۔ وہ کونٹ
- کہ کچھ ہونے یا کنوار پن میں مر جائے ۸۔ سفر میں مر جائے ۹۔ سب کی بیماری میں مرا ۱۰۔ سواری سے گر کر یا مگر سے مرا ۱۱۔ بیمار میں مرا ۱۲۔ نال ۱۳۔ ایسا جان ۱۴۔ یا نال ۱۵۔ یا کسی کے حق بچانے میں قتل کیا گیا ۱۶۔ عشق و محبت میں مرا، بشرطیکہ پاکدامن ہو اور چھپا یا ہو، اگر کسی نے اپنے چچا کو قتل کر رکھا یا ۱۸۔ بادشاہ نے ظلم سے مارا اور مر گیا ۱۹۔ کسی موتی جانور کے کاٹنے سے چمڑا کر رکھا یا ۱۸۔ بادشاہ نے ظلم سے مارا اور مر گیا ۱۹۔ کسی موتی جانور کے کاٹنے سے مرا ۲۱۔ علم دین کی طلب میں مرا ۲۲۔ مؤذن جو ثواب کے حصول کے لئے اذان کہتا ہو۔
- ۲۳۔ سچ بولنے والا ناجو ۲۴۔ جس کو سند میں متلی اونٹنی آئی اور مر گیا ۲۵۔ جو اپنے بل بوتوں کے لئے سعی و جہد و جہد کرے ۱۱۔ میں احکام الہی قائم کرے ان کو حلال کھلائے ۲۶۔ جو روزانہ پچیس بار یہ پڑھے **اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ اَلْمَوْتِ وَفِيْ مَا بَعْدَ اَلْمَوْتِ**
- (یعنی اے اللہ! میرے لئے موت میں برکت عطا فرما اور موت کے بعد میں (برکت دے) )
- ۲۷۔ جو چاشت کی نماز پڑھے اور ہر پینے میں تین روئے رکھے اور دو کو سفر و حضر میں کبھی ترک نہ کرے ۲۸۔ خدا وامت کے وقت سنت پر عمل کرنے والا بلکہ اس کے لئے شوشیدوں کا ثواب ہے ۲۹۔ جو مرض میں آگاہ لہذا اَلَا اَنْتَ سُبْحَنَاتِ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
- چالیس بار کہے اور اس مرض میں مر جائے تو شہید ہے اور اگر اچھا لگتا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی ۳۰۔ گھار کی سرحد پر گھوڑا باندھنے والا ۳۱۔ جو ہرات میں سورہ طہ پڑھے ۳۲۔ جو باطنارت سویا اور مر گیا ۳۳۔ جو حضور نبی کریم **صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم** پر توم تبرہ درود شریف پڑھے ۳۴۔ جو صدق دل سے یہ سوال کرے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے جائیں،

۳۶۔ جو جہد کے دن مرے ۳۶۔ جو صبح کو آعودُ بِنَالْتِهِ السَّحَابُ مِنَ الشَّيْطَانِ  
 اللہ جیسے تین بار پڑھ کر سورہ ہشر کی کھینچ لیں، تین پڑھے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے  
 مقرر فرمائے گا کہ اس کے لئے شام تک استغفار کریں اور اگر اس دن مرنا تو شہید ہے اور جو  
 شخص شام کو یہ مل کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کریں گے اور اگر اس  
 درمیان میں مر گیا تو شہید ہے۔

تصورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو غلاموں میں مرے ان کے دربار میں  
 اللہ تعالیٰ کے دربار میں مقدمہ پیش ہوگا، شہید کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں  
 یہ وہی ہے جسے قتل کئے گئے جیسے ہم، پھرنوں پر وفات پانے والے کہیں گے یہ  
 ہمارے بھائی ہیں، یہ اپنے بستروں پر مرے جیسے ہم، اللہ تعالیٰ فرمائے گا  
 کہ ان کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم مقبولین کے مشابہ ہیں تو یہ بھی ہیں، اور  
 انہیں کے ساتھ ہیں، دیکھا جائے گا تو ان کے زخم شہید کے زخم کے  
 مشابہ ہوں گے، اسی وجہ سے شہیدوں میں شامل کر دیئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

**شہید کا مرتبہ قرآن میں** | ترجمہ: جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے

ہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے یہاں زندہ ہیں انکو تمہیں خبر نہیں :-

اور فرماتا ہے جل مجدہ :-

جو لوگ راہِ خدا میں قتل کئے گئے انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ اپنے پروردگار

کے یہاں زندہ ہیں، انہیں روزی ملتی ہے اللہ نے اپنے فضل سے جو

انہیں دیا ہے اس پر خوش ہیں اور جو لوگ بعد ولے ابھی ان سے نسلے

ان کے لئے خوشخبری کے طالب کہ ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ ٹھگیں ہوں

گے، اللہ کی نعمت اور فضل کی خوشخبری چاہتے ہیں اور یہ کہ ایمان والوں کا

اجر اللہ ضائع نہیں فرماتا :-





• جو بچے روزہ رکھ سکتے ہیں ان کو رکھنا چاہئے اور قوی و مضبوطی کے رکھنے کو مار مار کر رکھنا چاہئے۔ (در مختار)

• شریعت میں روزہ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی نیت سے صبح صادق سے لے کر سورج ڈوبنے تک کھانے پینے اور جناب سے اپنے کو روک رکھنا، روزہ کے لئے عبادت کا جیسا و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے یعنی جیسا و نفاس کی حالت میں روزہ صحیح نہیں جیسا و نفاس والی پر فرض ہے کہ وہ پاک ہونے کے بعد ان دنوں کے روزہ کی قضاء رکھے۔

• ابانی پر روزہ فرض نہیں۔ (طحاوی ۳۸۰)

• یکم شوال اور ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کو روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے اور ناجائز ہے۔  
• احتلام ہو جانے یا بستر کی طرف کے بعد غسل نہ کیا اور اسی حالت میں پورا دن گزر گیا تو وہ نمازوں کے چھوڑ دینے کے سبب سخت گناہ ہو گا مگر روزہ ادا ہو جائے گا۔  
• بعض کو مرض پڑھ جائے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمان غالب ہو تو روزہ توڑنے کی اجازت ہے۔

• گمان غالب کی تین صورتیں ہیں ۱۔ اس کی طبیعت ثانی، پائی جاتی ہے ۲۔ یا اس شخص کا ذاتی تجربہ ہے ۳۔ یا کسی سنی مسلمان طبیب حاذق مستورا عمل یعنی غیر ناسق نے اس کو خبر دی ہو اور نہ کوئی علامت ہو نہ تجربہ، نہ اس قسم کے طبیب نے اسے بتایا بلکہ کافر یا سنی یا بد مذہب ڈاکٹر یا طبیب کے کہنے سے روزہ توڑ دیا تو کفارہ لازم آئے گا۔ (بہار شریعت)  
• جو شخص رمضان میں بلا عذر علانیہ قضا اٹھا لئے ہے تو بادشاہ اسلام اسے قتل کرے۔

(شامی، بہار شریعت)

• معیشت کے سوا دوسروں کو مسجدوں میں روزہ افطار کرنا، کھانا پینا جائز نہیں اور مختار فتاویٰ رضویہ، لہذا دوسرے غیر معیشت لوگ اگر مسجد میں افطار کرنا چاہتے ہیں تو حکام کی نیت سے مسجد میں جائیں، کچھ ذکر یا درود شریف پڑھنے کے بعد اب کھالی سکتے ہیں مگر اس صورت میں بھی مسجد کا احترام ضروری ہے، آج کل اکثر شہروں کی مسجد میں بیکو بیشتر وہیاتوں میں بھی افطار کے ذلت مسجدوں کی بڑی بے حرمتی کی جاتی ہے جو ناجائز و حرام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکعت شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار اعیید کرو اور اگر آبر ہو تو شعبان کی گنتی قیس پوری کرو۔ (بخاری و مسلم)

## رویت ہلال

پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے شعبان، رمضان، شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ، (فتاویٰ رضویہ)

## مسائل

شعبان کی انتہیں کو شام کے وقت چاند دیکھیں، دکھائی دے تو کل سے روزہ رکھیں۔  
در شعبان کے تیس دن پورے کر کے رمضان کا مہینہ شروع کریں۔ (عالمگیری وغیرہ)  
مطلع صاف نہ ہو یعنی ابر و غبار ہیں صرف رمضان کا ثبوت ایک مسلمان غافل بالغ مستوف جس کا ظاہر حال شرح کے مطابق ہے مگر باطن کا حال معلوم نہیں ایسا عادل کی گواہی سے ہو جائے ہے چاہے مرد ہو یا عورت اور رمضان کے سوا باقی تمام مہینوں کے چاند کے لئے دوسرا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں اور سب عادل ہوں اور اس طرح گواہی دیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود چاند دیکھا، ثبوت چاند کا ثبوت ہو گا۔ (بدایہ وغیرہ)

عادل کے یعنی میں کہہ کر گواہیوں سے بچتا ہو اور وغیرہ پر اصرار نہ کرنا ہو اور ایسا کام نہ کرنا ہو جو مروت کے خلاف ہو، مثلاً بازاروں میں کھانا۔  
گاؤں میں چاند دیکھا اور ہاں کوئی شرعی قاضی و حاکم نہیں جس کے پاس گواہی دے تو گاؤں والوں کو جمع کر کے شہادت ادا کرے اور اگر یہ عادل سمجھے لوگوں پر روزہ رکھنا لازم ہے۔

جب مطلع صاف نہ ہو تو عید کے چاند کا ثبوت غافل، بالغ، عادل و مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے ہو گا۔ (بدایہ وغیرہ)  
اگر مطلع صاف ہو تو عید کے چاند کا ثبوت جب تک بہت سے لوگ شہادت نہ دیں، چاند کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ (چاہے رمضان کا ہو یا عید کا یا اور کسی مہینہ کا)  
اگر کچھ لوگ آکر یہ کہیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا بلکہ اگر گواہی بھی دیں کہ فلاں فلاں نے دیکھا بلکہ اگر شہادت دیں کہ فلاں فلاں جگہ کے قاضی نے روزہ یا افطار کے لئے لوگوں

ست کہا یہ سب طریقے کافی ہیں (در مختار وغیرہ)

• کسی شہر میں چاند ہوا اور وہاں سے متعدد جماعتیں دوسرے شہر میں آئیں اور سب نے خیر دی کہ فلاں جگہ چاند ہوا ہے اور تمام شہر میں یہ بات مشہور ہے اور وہاں کے لوگوں نے رویت کی بنا پر فلاں دن سے روئے شروع کئے تو یہاں والوں کے لئے بھی ثبوت ہو گیا۔ (در المختار ج ۱ از تالون شریعت)

• تمار شیخون۔ ریڈیو شیخوئین سے چاند دیکھنا ثابت نہیں ہو سکتا اس لئے کہ اگر نہیں ہر طرح صحیح مان بھی لیا جائے جب بھی یحییٰ ایک خبر ہے شہادت نہیں، اسی طرح بازاروں و افواہوں، جھڑپوں اور اخباروں میں شائع ہونے سے بھی چاند کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔

• ہلال دیکھ کر ہر کی طرف انگلی سے اشارہ کرنا مکروہ ہے اگرچہ دوسروں کو بتانے کے لئے ہو (عالمگیری، بہار شریعت)

سحری کھانا مسنون و باعث برکت ہے اگر بھوک و بھی موٹب بھی ہفت  
اداکر نے کئے ایک دو تھے کھانا چاہئے یا کم از کم دو گھونٹ  
پانی پی لے سحری کا وقت صبح صادق تک رہتا ہے اس وقت تک جو کچھ بھی کھانا پینا  
چاہیں کھاپی سکتے ہیں اور اگر خداوند متعال دے تو سحری کھانے کے لئے ایسے وقت میں آئے  
کہ تہجد کی نذر پڑھے اور سحری کھائے اور صبح فجر تک یا الہی میں مشغول رہے۔

## سحری

نَوَيْتُ أَنْ أَصُومَ عِدَّةَ أَيَّامٍ شَهْرِيَّهِمْ هَذَا  
یعنی میں نے کل اس رمضان کے روزہ رکھنے کی نیت کی۔

## روزہ کی نیت

سوچ ڈھونڈنے کے بعد جب مرغی سیاہی سے بھلے گئے  
اس وقت روزہ افطار کریں۔

## افطار

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَ بِكَ اَمْسْتُ وَ عَلَيْكَ  
اَتَوَكَّلْتُ وَ عَلَيَّ يَرْزُقُنِيْ افْطَرْتُ۔

## افطار کی دعا

”یعنی اے اللہ! میں نے روزہ رکھا اور تجھ پر امان دیا اور تیرے اوپر بھروسہ کیا اور



تیرے ہی زندگی سے افطار کیا۔

اگر روزہ کی حالت میں قصداً دھان بوجھ کر کچھ کھاپی لیا یا پیری سے بھاگ  
و محسوس کر لیا تو روزہ جائز رہا اور اس پر کفارہ واجب ہو گیا۔

## مسائل

رمضان شریف کے بعد دو مہینے تک برابر روزہ رکھے یا ۲۰ مساکین  
کو دونوں وقت پیٹ بھر کھانا کھائے اگر دو ماہ کے اندر بلا قصد شرعی  
روزہ ترک کر دیا تو پھر دو ماہ تک مسلسل روزہ رکھنا پڑے گا پہلے کے روزے نماز نہ ہونگے۔  
رات سمجھ کر سحری کھالی پھر معلوم ہوا صبح سو گئی تھی یا سوچ ڈوب جانے کا گمان ہوا  
بعد میں پتہ چلا کہ ابھی دن تھا، ایسی صورت میں کفارہ نہیں ادا کرنا پڑے گا بلکہ صرف نیت سے  
کی قضاء لازم آئے گی۔

عورت سے جماع محسوس ہونے سے ذوالہ  
یعنی نکلے یا نکلے یا پیشاب یا پاخانہ کے مقام

## روزہ توڑنے والی چیزیں

سے دو اڈالنے سے اپنی شرمگاہ میں ایک بد سے زیادہ اٹھکی ڈالنے سے، مرد کا روزہ  
کی حالت میں اپنے ہاتھ سے منی نکالنے سے، انگلی ڈال کر فتنے کرنے سے، حقے طعن  
میں لوٹا لینے سے، کان یا ناک میں دو لٹالنے سے، خضوک کے ساتھ خون نکلنے سے، قطرہ  
بھر کچھ پینے سے یا پادری بھر کچھ کھانے سے، خضوک منہ میں جمع کر کے نکلنے سے، حقہ، بیڑی  
اور گریٹ وغیرہ پینے سے، ناک میں ہلاس (سولہ) لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جب  
کہ یہ سب چیزیں جان بوجھ کر کی گئی ہوں ورنہ نہیں۔

عورت کا بوسہ لینا، شہوت کے ساتھ شرمگاہ  
یا سینه دیکھنا، کھانے پینے کی کسی چیز کا منہ

## روزہ میں جو چیزیں منع ہیں

چکھنا، غیر عزت پر نظر کرنا، گانہ سنا، گالی گلوچ یا بدکلامی کرنا، تعقیبہ، سبقت اور تماشہ دیکھنا  
کوئی چیز کا دانت صاف کرنا، بار بار غسل یا کلی کرنا، جلدی جلدی خضوک نکلنے دان تمام چیزوں  
سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

منہ دھونے کے بعد پانی کی سرخی لگی رہ گئی یا ذرا سا پانی وغیرہ لگا رہ گیا یا منہ کے برابر

گوشت یا کوئی چیز کی روگنی یا ذرا سا پان وغیرہ لگا رہ گیا غذا طہتِ حلق کے اندر پہنچ گئی تو روزہ نہیں ٹوٹتا، یہی طرح خوشبو یا عطر یا سر یا سر میں تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

یہ نہایت فضیلت والی رات ہے اس میں عبادت کرنے کا ثواب **شب قدر** ہزار بیسے کی عبادت سے افضل ہے اکثر علماء کے کرام کے نزدیک ماہِ رمضان شریف کے آخری عشرے کی طاقی راتوں یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ کی راتوں میں شبِ قدر ہوگی اللہ تعالیٰ راتوں میں پوری مستعدی کے ساتھ عبادت میں مشغول رہنا چاہئے خاص کر ستائیسویں رات میں۔

**اعتکاف** عبادت کے ارادہ سے مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں رمضان شریف کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت ہو کہ علی الکفایہ سے یعنی جتنی میں اگر ایک شخص بھی کرے گا تو سب گناہ سے بچ جائیں گے درجہ سب ہی ترکِ سنت کی وجہ سے گناہگار ہوں گے۔

اعتکاف میں بیٹھنے کا بڑا ثواب ہے جس میں مسنون یہ ہے کہ ۲۰ رمضان کو قبلِ غروب آفتاب تک صاف روزہ کی حالت میں اعتکاف کی نیت سے مسجد میں چلا جائے اور عید کا چاند دیکھنے تک وہیں رہے اور دنیاوی کام یا مکمل ترک کر دے ہاں اپنا پیٹ پانا خانہ وغیرہ یا ناز و جدوجہد کرنے کی غرض سے باہر مکمل سکتا ہے جو نہیں اپنے گھر میں کسی پاک جگہ پر پردہ ڈال کر اعتکاف کی نیت سے پابندی کے ساتھ بیٹھیں اور ذکر و عبادت میں مشغول رہیں اور وہیں سوئیں۔

**چند نفل روزوں کی فضیلت** عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ اور بہتر یہ ہے کہ نویں کو بھی رکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ خود رکھا اور اس کے رکھنے کا لوگوں کو حکم دیا اور فرمایا کہ: ”رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے۔“ بخاری و مسلم لا یوردو و ترمذی اور فرمایا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے:-  
”عاشورہ کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔“ (مسلم شریف)

عمر

یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
سعد کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:-

”رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفہ کے روزہ کو ہزار دن کے برابر  
بتاتے مگر حج والے کو جو عرفات میں ہے اسے اس روزہ سے منع فرمایا۔“

(یعنی وطیرانی وغیرہ)

شوال کے چھ روزے

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-  
میں نے رمضان کے روزے رکھے

پھر اس کے بعد چھ دن شوال کے رکھے تو ایسا ہے جیسے ہمیشہ روزہ رکھا۔ (مسلم ابوداؤد)  
مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ یہ روزے متفرق رکھے جائیں اور اگر حین کے بعد لگنا رکھیں  
دن میں ایک ساتھ رکھ لے جب بھی حرج نہیں (درمختار و بہار شریعت)

شعبان کا روزہ اور پندرہویں شعبان کی فضیلت  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

”جب شعبان کی پندرہویں رات آئے تو اس رات کو تيام یعنی نفل نماز پڑھا کرو۔“

اور دن میں روزہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ سوچ ڈھبنے کے بعد نئے آسمان و بھار

خاص تجل فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے

بخش دوں ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اسکو روزی دوں ہے کوئی

گرفتار محبت ہے کہ اس کو رہائی دوں ہے کوئی ایسا ہے کوئی ایسا ہے اور یہ اس

وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔ (ابن ماجہ)

اور فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے:-

”شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی طرف تجل فرماتا

ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر کافر اور عداوت والے (وطیرانی و ابن حبان)

یعنی ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵ تاریخوں کے روزے حضور اقدس  
ایام بیض کے روزے

”ہر مہینہ تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے ہمیشہ کا روزہ“ زنجاری و مسلم  
اور ترمذی و دیگر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ :-

”جس سے ہوسکے ہر مہینہ میں تین دن کے روزے رکھے، ہر روزہ دس  
گناہ شانا سے اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو دھو لے“

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-  
دوشنبہ اور جمعرات کا روزہ

ہوتے ہیں تو میں پسند کرنا ہوں کہ میرا عمل اس وقت پیش ہو کہ میں روزہ دار  
ہوں۔“

اور فرمایا کہ :-

”ان دونوں دنوں میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر ان  
دو آدمیوں کی جنہوں نے آپس میں جدائی کر لی ہے ان کے بارے میں فرشتوں  
سے کہتا ہے انہیں چھوڑ دو جب تک یہ صلح نہ کریں۔“ ترمذی و ابن ماجہ  
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

”جو بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھے اس  
کے لئے دوزخ سے چھٹکارا لکھ دیا جائے گا جو بدھ اور جمعہ کا روزہ رکھے

اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک ایسا مکان بنائے گا جس کا باہر حصہ  
اندھ سے دکھائی دے گا اور اندر کا باہر سے“

مسئلہ : خاص طور پر جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے الہذا آگے یا پیچھے او

اور روزہ ملا کر رکھے کہ نفل و سنت کا روزہ تشاکر وہ ہے۔

نماز تراویح مزد عورت دونوں کے لئے سنت ہو کہ ہے اس کا چھوٹا  
تراویح

جائز نہیں اس میں جمہور کے مذہب کے مطابق میتیں رکھتے ہیں اور یہی



عدوئوں سے ثابت ہے یہ نماز رمضان شریف میں مشاء کی فرض نماز کے بعد ہر رات میں پڑھی جاتی ہے، ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور ہر چار رکعت کے بعد چار رکعت کی نماز کی ادائیگی کے وقت بتنا بیٹھے اور یہ تسبیح پڑھے۔

ترجمہ: پاک ہے ملک و ملکوت والا پاک ہے عزت و بزرگی والا اور ہمہیت قدرت و جہروت والا۔ پاک ہے بادشاہ و خزانہ ہے، جود سونگہ ہے اور نہ اس کو موت ہے، پاک مقدس بنا اور فرشتوں اور روح کا مالک، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سے ہم مغفرت چاہتے ہیں، تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

سُبْحَنَ دِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ  
سُبْحَنَ دِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ  
وَالْقُدْرَةِ وَالْقُدْرَةِ الْكُفْرِيَّةِ  
وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَنَ الْمَلِكِ  
الْحَقِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَلَا يَمُوتُ  
سُبْحَنَ مَنْ لَا يَمُوتُ وَلَا يَمُوتُ  
الْمَلِكُ وَالْمَلَكُوتِ وَالْمَلِكُ  
اللَّهُ تَسْتَعِينُ اللَّهُ وَتَسْتَعِينُ  
الْجَنَّةَ وَتَعُوذُ مِنَ النَّارِ

یہ ہے کہ شب و روز میں کل بیس رکعت فرض و واجب، سنہرے رکعت فرض اور

### بیس رکعت تراویح کی حکمت

رکعت و تراویح رمضان میں ۲۰ رکعت تراویح مقرر کی گئی ہے تاکہ فرض و واجب کے مابین اور بڑھ جائیں اور ان کی خوب تکمیل ہو جائے جیسا کہ بحوالہ ائق جلد دوم میں علامہ علی علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا کہ تراویح کے ۲۰ رکعت ہونے میں یہ حکمت ہے کہ واجب اور فرض جو دن رات میں کل ۲۰ رکعت ہیں انہیں کی تکمیل کے لئے سنتیں مشروع ہوئی ہیں۔

تراویح میں ایک بار قرآن شریف ختم کرنا سنت محمدیہ ہے اور اگر کسی وجہ سے ختم قرآن نہ ہو سکے تو سونو

### تراویح میں ختم قرآن مجید

پڑھوایں اور اس کے لئے بعض علماء نے یہ طریقہ لکھا ہے کہ سورۃ النور سے آخر سورۃ الناس تک دوبارہ پڑھنے سے تراویح پوری ہو جائے گی۔

آج کل عام رواج چڑھ گیا ہے کہ لوگ حفاظ کو اجازت دے کر قرآن تراویح میں پڑھولتے

میں: ناجائز ہے اجرت دینے والے اور لینے والے دونوں گنہگار ہیں۔  
**صدقہ فطر** جس قسم کا وہ کھانا ہو یا اس کا گنا متوا اناج جیسے جو، چناؤ وغیرہ

اس کی قیمت مقداروں کو دیں۔  
 بہتر یہ ہے کہ نماز سے قبل صدقہ فطر ادا کر دے اگر ایسا نہیں کر سکا تو پھر بعد نماز ادا کرے۔  
 عورت صرف اپنی طرف سے اگر صاحب نصاب ہے، تو صدقہ فطر ادا کرے۔

## عیدین کا بیان

عید کے دن یہ کام مستحب ہیں: جہاد نہوانا، من زرشوانا، غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے (نیانہ ہونو) پہنا دھنا، ہوا پہنا، خوشبو لگانا، صبح کی نماز محلہ مسجد میں پڑھنا، عید گاہ سویسے جانا، نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا، عید گاہ تک پہنچ جانا، دوسرے راستے سے واپس آنا، نماز کے لئے جانے سے قبل طاق یعنی تین یا پانچ یا سات کھجوریں کھالینا اور اگر کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالینا، خوشی ظاہر کرنا، آپس میں مبارک باد دینا، کثرت سے صدقہ دینا، عید گاہ و قار و اطمینان کے ساتھ نیچے لنگاھ کئے جانا۔  
 عید کی نماز کا وقت سوائیزے پر سورج بلند ہونے کے وقت سے

**وقت** نصف النہار شرعی تک ہے

• عید الفطر میں ملتے میں نیچے نیچے آواز سے کہے  
 • عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں کے احکام ایک ہی ہیں صرف بعض احکام میں فرق ہے وہ یہ ہیں:-  
 ۱۔ عید الاضحیٰ میں مستحب یہ ہے کہ نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ غریب نہ کر لی ہو اور اگر کھالیا تو کراہت نہیں۔

۲۔ راستے میں بھیج دیا آواز سے کہتا ہوا جاکے۔  
 ۳۔ ۹ رذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز چھگنانے کے بعد جو عبادت منسوبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے بیکر کہنا واجب ہے اور تیس مرتبہ افضل اس کو بیکر تشریف کہتے ہیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَلِمَةُ الْاِيمَانِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَلِمَةُ الْاِيمَانِ  
 ترجمہ: اللہ بڑا ہے، اللہ بڑا ہے، نہیں کوئی لائق عبادت مگر اللہ اور اللہ بڑا ہے، اللہ بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے تمام نعمتیں ہیں۔

**ترکیب نماز عیدین**  
 عیدین کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے :-  
 پہلے اس طرح نیت کرے، نیت کی میں نے دو رکعت نماز واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے مقتدری انا اور پڑھا میں، پیچھے اس امام کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے، پھر کانوں تک ہاتھ لے جائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر شمار پڑھے، پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہنا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے اس کے بعد امام آہستہ اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر بلند آواز سے سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی دوسری سورۃ پڑھے پھر رکوع اور سجدہ کرے، دوسری رکعت میں پہلے الحمد شریف اور کوئی سورۃ پڑھے پھر تین بار کانوں تک ہاتھ لے جائے اور ہر بار اللہ اکبر کہے اور کسی بار ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بشیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہنا ہوا رکوع میں جائے اور باقی دوسری نمازوں کی طرح حسب دستور پڑھ کرے، سلام پھیرنے کے بعد امام دو خطبے پڑھے، پھر دعا مانگے۔

خطبہ مناسبت ہے اسے نہایت خاموشی کے ساتھ سننا چاہئے۔ اس وقت کسی قسم کی بات چیت کرنا منع ہے، چاہے خطبہ سنائی دے یا نہ دے۔  
**مسائل**  
 عیدین کی نماز کے بعد مصافحہ و معانفہ کرنا جیسا کہ مسلمانوں میں طرح ہے بہتر ہے اس لئے کہ اس میں اطمینان و مسرت ہے۔

• عورتوں کے لئے عیدین کی نماز جائز نہیں اس لئے کہ عید گاہ میں مردوں کے ساتھ اختلاط پیدا ہوگا۔

## زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ کی فضیلت قرآن مجید سے ثابت ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-  
 اقْتُمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ  
 یعنی اسے مسنونہ انداز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-

”جو شخص سوئے یا چاندی کے شرعی نصاب کا مالک ہو اور وہ اس کا حق یعنی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لئے اس سوئے اور چاندی کی سلیں بنائی جائیں گی اور انہیں آگ میں ڈال دیا جائے گا، پھر تشنیں سلوں سے اس کے پہلو پشینی اور پیٹھ کو داغ دیا جائے گا اور ہمیشہ اسی طرح رہے گا۔“

زکوٰۃ اس مسلمان پر فرض ہے جو ساڑھے باون ٹولہ یا ساڑھے سات ٹولہ سوئے یا چاندی کا مالک ہو ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے سامان

مسائل

نجات کا مالک ہو اور سلوں کی چار چوبیس جہت اصلہ سے زائد اور دین و فقر سے ناخوش اور دن پر ایک سال کر گیا ہو، اس شخص پر مال کا چالیسواں حصہ برائیت ادا کے زکوٰۃ فقہاء و مساکین اور غنیوں وغیرہ کو دینا فرض ہے

• اگر فقر الٰہی مذکورہ پائے جانے پر اگر سو روپے بھی نقد کسی کے پاس موجود ہوں تو اس میں سے دھائی روپے دینا چاہئے، اسی حساب سے ہر سیکڑہ میں سے نکال کر ادا کرے یا اتنے روپے کی قیمت کا سوٹا یا چاندی یا زیور وغیرہ ہو اس میں بھی یہی حساب ہوگا۔  
 • زکوٰۃ دینے والے کے اعزہ و اقارب زکوٰۃ کے سب سے زیادہ حق دار ہیں اس کے بعد ان لوگوں کا جن کا بیان اوپر گندہ چکا ہے، ان لوگوں کو زکوٰۃ دے جن پر صدقہ منقطع



زکوٰۃ کی ادائیگی میں، خیر کرنے والا گناہگار مرد وواشمناد فاجسے (بہارِ شریعت بحوالہ انوارِ محدث)  
 زکوٰۃ کا روپیہ مسجد و مدرسہ کی تعمیر میں نہیں لگایا جاسکتا، فاقے عالمگیر جی جی اول شہر  
 میں ہے۔

وایضاً ان میں سے بائزکوۃ المسجد وکذا الحج وکل ما رخصتک فیروز بھیجت  
 ان میکن بہامیت ولا یقضى بہا دین السیت کذا فی التبیین ملخصاً  
 ہائی زکوٰۃ اگر مسجد و مدرسہ وغیرہ کی تعمیر میں صرف کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی غریب  
 آدمی کو دے دیں پھر وہ صرف کرے تو ثواب دونوں کو ملے گا (رواحد، بہارِ شریعت بحوالہ  
 انوارِ محدث)

• صحابیوں، مجاور، باجرہ دھان اور برہمن کے غلے اسی کسم، اخروٹ، بادام اور  
 برہمن کے میوے، ردی، پھول، گنا، خربوز، تربوز، کھجور، لکڑی و لکڑی اور برہمن کی ترکاریاں  
 سب میں عشر واجب ہے، مختار اس پر اس پر زیادہ (عالمگیری، بہارِ شریعت)  
 • جو کھیت یا شہر یا لے لے کے اپنی سے سیراب کیا جائے اس میں عشر یعنی دسواں  
 حصہ واجب ہے اور جس کی آبپاشی چر سے یا ڈول سے ہو اس میں نصف عشر یعنی  
 پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہے اور اگر پانی خرید کر آبپاشی کی جب بھی بیسواں حصہ واجب  
 ہے (در مختار وغیرہ)۔

• جس چیز میں عشر یا نصف عشر واجب ہو اس میں کل پیداوار کا عشر یا نصف عشر دیا  
 جائے گا کھیتی کے اخراجات یعنی بل، بیل، حفاظت کرنے والے اور کام کرنے والے  
 کی مزدوری یا بیج وغیرہ کی قیمت ان میں سے کوئی چیز بھی عشر میں وضع نہیں کیا جائے گا  
 (در مختار بہارِ شریعت)

بخاری و مسلم و ترمذی و سنائی و ابن  
 خزیمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

### زکوٰۃ اور صدقہ دینے کی تفصیلات

علم سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-  
 ”جو شخص کھجور کے برابر عدا ل کائی سے صدقہ کرے اور اللہ انہیں قبل فرما

دست راست سے پھر اسے اس کے ہاتھ کے لئے چودش فرمائے جیسے تم سے  
کوئی اپنے پچھڑے کی تربیت فرمائے یہ بیان کہ کردہ صدقہ سارے کے بار ہوتا ہے  
طبرانی نے اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

”جو میرے لئے چھ چیزوں کی کفالت کرے میں اس کے لئے جنت کا خاص  
ہوں میں نے عرض کیا وہ کیا ہیں؟ یا رسول اللہ! فرمایا نماز، زکوٰۃ، امانت اور حرم  
کی حفاظت، شکم و زبان“

## حج و زیارت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:-

”حج اور عمرہ کو یکے بعد دیگرے ادا کرو یعنی قرآن کا احرام باندھو یا بخل دونوں  
کو مستلزم کرو اس لئے کہ یہ دونوں افلاس اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں  
جس طرح بھی تو ہے، چاندی اور سونے کے میل کو دور کر دیتی ہے اور حج مقبول  
کا بدلہ صرف جنت ہے“ (ترمذی و تہذیب)

نبی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”میں نے حج کیا اور رفت یعنی بخش کام نہ کیا اور فسق نہ کیا تو وہ گناہوں سے  
پاک ہو کر ایسا ہوتا جیسے اس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا نیکو شریف و فقیہ“

جس مسلمان عاقل، بالغ، مرد و عورت، آزاد و غلام، مسکین کے پاس حج کے  
وقت میں اتنا مال ہو کہ وہ سواری پر جا سکے اور راستہ محفوظ ماعول ہوا و

## مسائل

واپس ملک کے لئے اپنے اہل و عیال کو خرچ دے جائے تو اس پر عمر میں ایک بار حج بیت اللہ  
کر فرض ہے۔ جب تک ہاتھ کر یا قرض لے کر حج نہ کر سکیں، ماں باپ کوئی اپنی خوشی سے  
حج کر اسے یا پھر خرچ اپنے پاس سے دے تو اس میں کوئی حرج نہیں

حکومت پر چ فرم ہونے کی دعا اور فرماؤ مذکورہ ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ اپنے شوہر یا کسی  
محرّم یعنی اس شخص کے ساتھ بدنئے جس کے ساتھ اس کا نکاح کبھی جائز نہیں، جیسے باپ  
بھائی، دادا وغیرہم، اگر اس نے ایسا نہیں کیا اور نہ یا غیر محرّم کے ساتھ کچھ کچھ گئی تو سخت  
گرم گناہوں کی سنگج کا فرم اور اس پر جانے گا، حکومت خواہ جوان ہو یا چھوٹا دونوں ہی کے لئے یکساں  
حکم ہے۔

دیکھو دے کے لئے کچھ کرنا اور نال حرام سے کچھ کے لئے جانا حرام ہے (در مختار، ج ۱، ص ۲۶)  
کچھ کرنے کے لئے تصویر اور نوٹ لکھنا ناجائز نہیں خواہ کچھ فرض ہو یا نفی اس لئے کہ  
گناہ سے بچنا کسی نیکی کے اکتساب (اصل کرنے) سے اہم و افضل ہے۔ فتاویٰ رضویہ ج ۲  
ص ۲۶ میں لکھا ہے: اعتزلوا الشرع یا العتصیات اشد من  
اعتزلوا بالناموس وراثت۔

جس نے پاک نال، پاک کمالی اور پاک نیت سے کچھ کیا اور اس میں شرابی، جھگڑا، مہر قسم کے  
گناہ و ناموسانی سے بچا پھر کچھ کے بعد فوراً مگر یہی نیت ہی صحت نہ ملی کہ جو حقوق اللہ یا حقوق العباد  
اس کے ذمہ تھے انہیں ادا کرنا یا ادا کرنے کی فکر کرنا تو کچھ مقبول ہونے کی صورت میں امیدوار  
ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے تمام حقوق کو معاف فرما دے اور حقوق العباد کو اپنے ذمہ گرم پہلے  
کرتی والوں کو قیامت کے دن راضی کرے اور حکومت سے نجات بخشنے واجب الاعداد  
مستغنی امام احمد رضا رحمہ اللہ انوار مکتبہ دہلی

اور اگر کچھ کے بعد زندہ رہا اور حتی الامکان حقوق کا تدارک کر لیا یعنی سالہ سے گذشتہ کی  
باقی زکوٰۃ ادا کر دی پھولی ہوئی نماز اور روزہ کی قضاء کی جس کا حق مار لیا تھا اس کو یا مرنے کے  
بعد اس کے وارثین کو دے دیا جسے تکلیف پہنچانی تھی اس سے معاف کر لیا، جو صاحب حق  
نہ رہا اس کی طرف سے صدقہ کر دیا، اگر حقوق اللہ اور حقوق العباد میں سے ادا کرنے کو تے کچھ رہ  
رہ گیا تو موت کے وقت اپنے مال میں سے نیکی ادا کیگی گی دھیت کر گیا، غلام صید کر حقوق  
اور حقوق العباد سے چھٹکائے کی ہر ممکن کوشش کی تو اس کے لئے بخشش کی اور زیادہ امید  
ہے۔ (الحکم بالاعداد)

ہاں اگر حج کے بعد قدرت ہونے کے باوجود ان امور سے غفلت برتی نہیں ادا کیا تو یہ سب گناہ از سر نو اس کے ذمہ ہوں گے اس لئے کہ حقوق اللہ و حقوق العباد تو باقی ہی تھے ان کی ادائیگی میں تاخیر کرنا پھر تازہ گناہ ہوا جس کے نزالہ کے لئے وہ حج کافی نہ ہو گا اس لئے کہ حج گزشتہ گناہوں میں سے بعضی وقت پر نماز روزہ وغیرہ ادا کر کے کی تقصیر کو دھوٹا ہے، حج سے قضا شدہ نماز اور روزہ بگزشتہ نہیں معاف ہوتے اور آئندہ کے لئے پروا نہ آتا وہی قضا ہے بلکہ قبول حج کی نشانی ہی یہی ہے کہ حاجی پہلے سے اچھا ہو کر واپس ہو۔ (اعجاب الاملا)

## حاضری مدینہ منورہ

- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے" (داکٹری بیٹی)
- بیڑائی سے روایت ہے فرمایا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے: "مکس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات و زبوی! میں زیارت کی"
- پیر رسول دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: "جس نے حج کیا اور میرے روضہ کی زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا"
- زیارت اقدس قریب الواجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ • حج کے لئے جانا اور نہ کرنا اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ نور

کی زیارت نہ کرنا بدعتی کی علامت ہے۔

انتباہ! بہت سے لوگ دوست بن کر طرح طرح سے ڈرتے ہیں کہ راہ میں خطرہ ہے وہاں بیماری ہے، ایسے وہ ہے، خبردار! کسی کی بات نہ سناؤ و نہ محرومی کا داعی نہ کرو واپس آؤ گے، جان ایک دن ضرور جانی ہے تو اس سے بہتر کیا ہے کہ ان کی راہ میں جائے اور تجربہ ہے کہ جو ان کا دامن بھام لیتا ہے اسے اپنے سایہ کرم میں بار آور لیتا ہے



## فضائل مدینہ طیبہ

حضور سرور کوئی رحمت داریں صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-  
 ”مدینہ کی تکلیف و سختی پر میری امت میں سے جو کوئی صبر کرے گا قیامت  
 کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔“ (صحیح مسلم و ترمذی)  
 مسلم شریف کی ایک اور روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-  
 ”مدینہ کو کون کے لئے بہتر ہے اگر چاہتے مدینہ کو جو شخص بطور اہل بیت چھوڑے  
 گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے لائے گا جو اس سے بہتر ہوگا، اور  
 مدینہ کی تکلیف و مشقت پر وثاقت قدم رہے گا قیامت کے دن میں اس کا  
 شفیع یا شہید ہوگا۔“

مداہنت : بخوف طوالت اس کتاب میں حج و زیارت کے احکام و مسائل کو تفصیلاً  
 نہیں پیش کیا جا رہی ہیں اس کے لئے فقہ کی مشہور کتاب مہذب الشریعت حصہ ششم کا مطالعہ فرمائیے

## قربانی و عقیقہ

**فضیلت** قربانی کرنے کا اللہ تعالیٰ نے بڑا ثواب عطا فرمایا ہے صحابہ کرام کے  
 سوال کے جواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا :-  
 ”قربانی کے جانور کے جسم میں جتنے بل ہیں ہر بل کے بدلے ایک نیکی ہے“  
 قربانی کرنے والے کے لئے

خصی، بکرا، دنبہ وغیرہ حلال جانور قربانی کے جانور ہیں، بہتر یہ ہے کہ قربانی  
**مسائل** کے دو چار روز پہلے قربانی کا جانور خرید لیں اور گھرا پالتو جانور قربانی کریں

نوادر بھی بہتر ہے  
 چھوٹے جانور جیسے خنسی، بکھے وغیرہ میں صرف ایک نام سے قربانی ہو سکتی ہے اور

بڑے جانور جیسے بھینس اونٹ وغیرہ میں سب سے اہم خاص کے نام قربانی ہو سکتی ہے یعنی اس میں سات حصے ہوں گے۔

قربانی کے جانور کی سبک ٹولی نہ ہو اور نہ کان وغیرہ کاٹا ہو اور نہ بھم و پیر میں چوڑے بازخم ہو

لولا اور ٹکڑا نہ ہو اندھا اور کاٹا نہ ہو گرم لب سے واقف نہ کیا ہو و بیار زیادہ لاغر اور پٹھانہ نہ ہو، بالکل نندست ہو، بکرا بکری، بیدلٹھا وغیرہ ایک سال کا ہونا چاہئے بھینس وغیرہ دو سالہ اور اونٹ پانچ سال کا ہو۔

دس ذی الحجہ کو بعد نماز صبح شروع ہوتا ہے اور بارونہ لکھ سورج ٹوہنے سے پہلے تک و شب سے گھر پہلے دن کرنا افضل

## قربانی کا وقت

ہے اس کے بعد دوسرے دن پھر تیسرے دن ۔

• دیہاتوں میں دسویں ذی الحجہ کو طلوع صبح صادق کے بعد ہی سے قربانی کرنا جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ سورج نکلنے کے بعد کوئے شہر میں نماز عید سے پہلے قربانی کرنا چاہئے (مستحب)۔

• جو مالک نصاب اپنے ہم سے ایک بار قربانی کر چکا ہے اگر دوسرے سال بھی وہ صاحب نصاب ہے تو پھر اپنے نام سے قربانی واجب ہے اور یہی حکم ہر سال کا ہے۔

• اگر کوئی صاحب نصاب اپنی طرف سے قربانی نہ کر سکے دوسرے کی طرف سے کرے اور اپنے نام سے قربانی واجب ہے تو سخت گناہ ہو گا لہذا اگر دوسرے کی طرف سے بھی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ایک دوسری قربانی کا انتظام کرے۔

• بعض لوگوں کا ہویہ خیال ہے کہ اپنی طرف سے زندگی میں صرف ایک بار قربانی واجب ہے شرعاً غلط اور بے بنیاد ہے۔

حرم قربانی کا چھڑا یا گوشت یا اس میں کوئی چیز نصاب یا ذبح کرنا اسے کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔

• حرم قربانی کسی غریب محتاج ایوہ یا یتیم وغیرہ کو دے دے دینی و مذہبی مدارس میں بھی

اسے کہتے ہیں اپنی بہن یا بیٹی وغیرہ کو نہیں دے سکتے جیسا کہ آج کل بعض جہاد کرتے ہیں۔  
**قربانی کرنے کا طریقہ** قبلہ کی طرف ہو اور اپنا دایا پاؤں اس کے بائیں پہلو پر  
 اس طرح ٹائیں کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو اور اپنا دایا پاؤں اس کے پہلو پر رکھیں اور بڑھ  
 سے پہلے یہ دعا پڑھیں :-

رَبِّیْ جِبْرِائِلُ وَجِبْرِائِلُ قَطَعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
 حَافِظًا قَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ  
 وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ كَذَلِكَ أَمَرَ اللَّهُ  
 وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 پڑھتے ہوئے تیز چھری سے ذبح کریں، قرانی اپنی طرف سے ہو تو یہ دعا پڑھیں :-  
 اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیلِكَ إِسْحَادُ أَهْلِهِمْ  
 عَلَیْهِ السَّلَامُ وَحَبِیلِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور اگر  
 دوسرے کی طرف سے قربانی کر رہے ہو صحت کی جگہ صوفی غلام بن غلام یعنی اس قربانی کرنے  
 والے کا نام لے۔

قربانی ہونے کے تو خود کمرے ورنہ دوسرے سے کرائے لیکن سامنے کھڑا ہے، ذبح میں  
 جانور کا سر نہ ہلکے بلکہ نصف سے کچھ ڈانڈ کٹے، اگر گلا کٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا  
 تو یہ مکروہ ہے اور برا ہے جب جانور ٹھنڈا ہو جائے تو اس کا سر علیحدہ کر لیا جائے اور کھل  
 وغیرہ جدا کر لیں۔

**قربانی کا گوشت** قربانی کے گوشت میں تین حصے کر ڈالیں ایک حصہ فقیروں  
 میں تقسیم کریں اور ایک حصہ اپنے گھر کے لئے رکھ لیں لیکن اگر گھر میں کھانے والوں کی تعداد  
 زیادہ ہو تو پھر دست احباب اور عزیز واقارب کو بزدلیں اور اپنے گھر والوں کو کھلائیں۔  
 قربانی کا گوشت کافر کو دینا جائز نہیں۔

• قربانی پس منہ دل کے نام سے بھی کرا سکتے ہیں۔

### حقیقہ

بچہ کی پیدائش کے بعد اس کے سر سے ہلانا کر جو بکرا ذبح کیا جاتا ہے اس کو حقیقہ کہتے ہیں یہ مستحب ہے، بچہ پیدا ہونے کے ساتویں دن اگر ساتویں دھو سکے تو چوبیس دن یا کیسویں یا جب ہو سکے کریں مگر ساتویں دن کا لحاظ رکھیں اس کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں البتہ ساتویں دن سے پہلے کرنا درست نہیں اگر اس کے حقیقہ میں دو بچے اور لڑکی کے حقیقہ میں ایک بکری ذبح کرے اور اگر دو بچوں کی طائفت نہ ہو تو پھر ایک ہی بکرا ذبح کریں، حقیقہ کا کیکڑا ایک سال سے کم اور عیب دار نہ ہو نیز خوش طبع اور صفیٰ ذہنی کے جانور میں ضروری ہیں وہی حقیقہ کے جانور میں بھی ضروری ہیں حقیقہ کے جانور میں یا وہ کی کوئی شخص نہیں، حقیقہ کا جانور بچے کا باپ خود ذبح کرے تو بہتر ہے ورنہ چچا، دادا جو چاہے ذبح کرے، ذبح کے وقت یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَقِيقَةٌ يُبْنِیْ فُلَانٍ ذِمَّتُهَا بِحَبِیْبٍ  
وَلَسْتُ بِهَا بِحَبِیْبٍ وَ عَظَمْتُهَا بِعَظَمٍ وَ جَلَلْتُهَا  
بِجَلَلٍ وَ شَعَرْتُهَا بِشَعْرِیْ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهَا صِحَّتِیْ وَ  
وَاجْعَلْهَا اَنْزِلًا لِّیْ مِنْ اَمَّاہِیْ بِمَنْ اَتَقَرُّ اَنْتَ اَلْحَمْدُ

اگر لڑکے کا باپ خود ذبح کرے تو یہ دعا الفاظ نظر پڑھے البتہ ظلال کی جگہ اپنی اور اگر لڑکی ہو تو انہی کی جگہ بیٹی کے اور دعائیں یہ صبح وغیرہ کی جگہ بدھا وغیرہ کہا جائے اور اگر ذبح کرنے والا باپ کے علاوہ کوئی اور ہو تو انہی خداداد کی جگہ ابن فُلان یعنی بچے کا اور بچے کے باپ کا نام لے اور تَقَبَّلْهَا صِحَّتِیْ کی جگہ تَقَبَّلْهَا صِحَّتِیْ اور فِدَا اُمِّ لَبْنِیْ کی بجائے فِدَا اُمِّ لَبْنِیْ کے اور اگر لڑکی کی جگہ بیٹی کی جگہ بِرَبِّتِیْ فُلَانَتْ کے اور غمیرس ٹوٹ کی لائے اور سر رز عفران یا صندل یا کوئی دوسری خوشبودار چیز ملیں اور جانور کو سونے یا چاندی سے تول کر بال زمین میں دفن کر دیں اور سوا یا چاندی ہند کے



نام پر خیرات کر دیں، وحیام کو اجرت میں نزوں بلکہ اس کو انگ سے کچھ دیدیں، پھر اسی دن بچے کا اچھا سا مبارک نام رکھیں، پیدائش کے ساتویں دن نام رکھنا سنت ہے۔  
 قربانی کے گوشت کی طرح حقیقہ کے گوشت کے بھی تین حصے کئے جائیں، ایک حصہ فقیر و  
 محتاجوں میں تقسیم کر دیں، ایک حصہ خود کھائیں اور ایک حصہ اپنے عزیزوں و مسایلوں اور دوست  
 و احباب خواہ کچا دے دیں یا پکا کر کھلائیں، قربانی اور حقیقہ کا حکم ایک ہی طرح کا ہے تو جس طرح  
 قربانی کا گوشت مال باپ، نانہائی، نانہا اور دادا دادی سب کھا سکتے ہیں کوئی مخالفت نہیں اسی  
 طرح حقیقہ کا گوشت بھی یہ سب کھا سکتے ہیں۔  
 حقیقہ کا گوشت یا چتر اصاب وغیرہ کو اجرت میں دینا جائز نہیں، حقیقہ کی کھال یا مری  
 پالیوں کو ذبح کر دینا درست نہیں۔

اچھے بڑے نام | جب بچہ پیدا ہو تو اس کو سلام اچھا کر سفید کپڑے پہنا دیں پھر  
 اس کے دلہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت  
 پڑھیں کہ مسلمان بچوں کے کانوں میں اذان و اقامت کہنے سے مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے  
 وہ آواز پڑھے وہ خدا اور رسول کے ناموں کی برکت و رحمت والی آواز ہو جس سے شیطان دوڑ جائے  
 بے اور آفت و ملامت دور ہوتی ہے، کانوں میں اذان و اقامت کہنے کے بعد گورو یا شہید یا اور  
 کوئی بیٹھی چیز جس کو الگ کا انتر نہ پہنچا ہو کوئی ٹبر لاڑ یا کوئی دیندار اپنے منہ میں چپ کر منہ کے اندر  
 لو میں لگائے، پھر ساتویں دن اس کا حقیقہ کرے اور اسی دن بچہ کا برکت والا اچھا سا نام  
 رکھے، بہتر یہ ہے کہ اس کا نام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام مبارک پر چھنکا رکھے اور  
 اور پکارنے کے لئے کوئی دوسرا نام رکھ دے کہ چونکہ آج کل لوگ پکارنے میں احتیاط و ادب  
 سے کام نہیں لیتے جس سے مبارک بزرگ ناموں کی بے ادبی ہوتی ہے۔  
 بچہ، نگو، جعفرانی اور شہرانی جیسے ناموں سے پرہیز کرے کیونکہ ناموں کا اخلاق و عادات  
 پر اثر پڑتا ہے۔

بخاری و مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ کلمہ دو عالم صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔

میرے نام پر نام رکھو۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

”جس شخص کے تین بیٹے پیدا ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام بھی رکھیں  
 نہ رکھے تو وہ یقیناً ایمان و خلاق کے تقاضے سے اجاہل و سبے خیریت۔ (طبرانی کبیر)  
 جس کا نام عبدالرحمن، عبدالخالق، عبدالمعبود، عبد القدوس یا عبدالقیوم ہو اس کو  
 رحمن، خالق، معبود، قدوس یا قیوم کہنا و پکارنا حرام ہے اس لئے کہ ان ناموں کا اطلاق  
 غیر اللہ پر ناجائز ہے، ان اگر عبدالرحیم، عبدالحکیم، عبدالغفر کے قسم کا نام ہو تو جو کریم کریم اور  
 عزیز کہہ سکتے ہیں

عبدالمصطفیٰ، عبدالرسول، عبدالنبی نام رکھنا جائز ہے کہ اس نسبت کی شرافت  
 مقصود ہے اور عبدیت کے حقیقی معنی یہاں مقصود نہیں رہی، عبد کی اضافت غیر اللہ  
 کی طرف تو یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ (بہار شریعت)  
 محمد بنی، احمد بنی، محمد رسول، رسول اللہ، نبی اللہ، یا نبی الزماں نام رکھنا حرام ہے  
 کہ ان میں حقیقتاً اوعلئے ضرور ہے نہ ہونا مسلم و مشرک حال کفر ہوگا مگر صحت ادا حضور  
 ہے اور وہ یقیناً حرام ہے (احکام شریعت و بہار شریعت کجائز الوار حدیث)

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بیویوں  
 اور فرکیوں نیز صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مبارک تنجیدہ اور پردہ فارنام چھوڑ کر آج کل  
 لوگوں نے بزاری عورتوں کے بھڑک و لڑنام پر اپنی فرکیوں کا نام رکھنا اختیار کر لیا ہے  
 جیسے نجد، نثریا، مشتہری، کمکشال، زہرہ اور پردین و دہلیس وغیرہ ایسا ہرگز نہ کرنا  
 چاہئے۔

# نکاح کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

”اے نوجوانو! ہم میں سے جو شخص نکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے (یعنی عورت کی طرف سے) نگاہ کو روکنے والا اور سر نگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہ ہو وہ روزے رکھے اس لئے کہ روزہ شہوت کو توڑتا ہے“ (بخاری و مسلم)

مسلم شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”ساری دنیا ایک متاعِ زندگی ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے“

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”یہ چار چیزیں پیغمبروں کی سنت ہیں ۱۔ حیا کرنا ۲۔ خوشبو لگانا ۳۔ مسواک کرنا ۴۔ نکاح کرنا۔“

نکاح کا اعلان کرنا نکاح کے پہلے خطبہ پڑھنا، حجۃ کے دن نکاح کرنا، وکیل کا دین دار ہونا گواہوں

## مستحباتِ نکاح

کا عادل ہونا۔  
بیجاب کی صورت یہ ہے کہ مرد یا عورت کہے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا اور قبول کیا۔ عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو بیجاب یا قبول کا حق ہے مگر مند و ستان میں عموماً بیجاب عورت کی طرف سے اور قبول مرد کی طرف سے ہوتا ہے۔

**نکاح کے گواہ** | نکاح میں گواہوں کا ہونا ضرط ہے بغیر اس کے نکاح نہ ہوگا  
 نکاح کا گواہ قفل یا بلع مسداں ہو سکتا ہے خواہ فاسق ہو  
 یا اس پر زنا وغیرہ کی حد لگائی گئی ہو، کافر، غلام، مجنون و کما مسدا توں کے نکاح کے گواہ نہیں  
 ہو سکتے

**مسائل** | ایک شخص نے اپنی نالذرت کی کے نکاح کا زید کو ولی بنایا، زید نے  
 صرف ایک گواہ کی موجودگی میں اس کا نکاح کر دیا تو اگر ولی نکاح کے  
 وقت موجود تھا تو نکاح درست ہو گیا، ولی کو نکاح پڑھانے کے والا قرار دیا جائے گا۔

**نکاح کے ولی کون کون ہیں؟** | نکاح کے ولی یہ ہیں۔  
 بیٹا، پوتا، وغیرہ، پھر باپ، دادا، پردادا  
 وغیرہ، یہ لوگ نہ ہوں تو حقیقی بھائی، پھر سوتیلے بھائی، پھر بیٹا بھتیجی اور اس کی مذکر اولاد  
 پھر سوتیلے چچا، پھر اپنے چچا کا بیٹا پوتا وغیرہ، پھر دادا بھی نہ ہو تو باپ کا اپنا چچا، پھر سوتیلے  
 چچا، پھر باپ کے اپنے چچا کا بیٹا پوتا وغیرہ، پھر باپ کے سوتیلے چچا کا بیٹا پوتا وغیرہ  
 پھر دادا کا اپنا چچا، پھر سوتیلے چچا، یہ لوگ بھی نہ ہوں تو ماں، پھر دادی، پھر نانی، پھر پوتی  
 پھر پوتی، پھر نواسی، پھر اپنی بہن، پھر سوتیلی بہن، پھر بھوپھی پھر ماموں پھر خالہ وغیرہ۔

**جن عورتوں سے نکاح حرام ہے** | جن عورتوں سے شریعت نے  
 نکاح حرام کر دیا ہے وہ یہ ہیں۔  
 ماں، نانی، پردادی، پر نانی، دادی اور چچا، بیٹی، پوتی اور ان کی اولاد نیچے تک

بہن، چچا سے حقیقی ہو چاہے اغیانی ہو یا علاقائی ہو اور ان کی اولاد نیچے تک، بھتیجی اور  
 بھانجی اور ان کی اولاد نیچے تک، بھوپھی چچا سے حقیقی ہو چاہے اغیانی یا علاقائی اس طرح  
 ماں باپ، نانا، ماموں، نانی، دادا، دادی کی خالہ، رضاعی، نانی، دادی اور ان کی اولاد  
 رضاعی بہن۔ بیوی کی ماں، نانی، دادی سے اور چچا اور بیوی کی بیٹی، پوتی اور ان کی  
 اولاد نیچے تک (جب تک بیوی سے جماع کو چکا ہو) ورنہ بیوی کو چھوڑ دینے یا اس کے  
 مرنے کے بعد اس کی بیٹی پوتی سے نکاح جائز ہوگا۔



بیٹے پوتے کی بیوی سے نکاح حرام ہے اور تہنی و منہ بولاٹیا کی بیوی سے جائز ہے۔  
 باپ، مانا اور دادا وغیرہ نے جس عورت سے صرف نکاح کیا ہو اس سے نکاح  
 کرنا ناجائز و حرام ہے۔

دو مہنوں کو نکاح میں جمع کرنا یا ایک مہن کی عدت ختم ہونے سے پہلے دوسری  
 مہن سے نکاح کرنا جائز ہے اسی طرح ایسی دو عورتوں کو جمع کرنا نکاح میں اگر ان میں  
 کسی ایک کو مرد فرض کر لیا جائے تو دوسری سے نکاح ناجائز ہو یعنی ان کے درمیان وہ  
 حرمت پیدا ہو جائے جس کی تفصیل اوپر بیان کی گئی ہے۔

## طریقہ نکاح

جب لڑکی بالغ ہو تو نکاح کے وکیل کو چاہئے کہ دو گواہوں کے ساتھ لڑکی سے  
 اجازت لے کر پھر لڑکے کے پاس جا کر مجمع عام میں اس بات کا اظہار کرے کہ فلاں لڑکی  
 جو فلاں کی لڑکی ہے نے مجھ کو تمہارے ساتھ نکاح کر دینے کا وکیل بنایا ہے جس کے پر دو  
 گواہ ہیں، پھر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے۔

اس کے بعد لڑکے (دولہ) کو قبلہ رخ بٹھائے اور اس سے تمام غفرہ و کیم و گندہ  
 سے توبہ کرانے پھر اس سے پانچوں کلمے پڑھوائے، پھر ایمان، محمل و ایمان، نفقہ، پر کئے  
 اگر یہ سب کلمے نہ پڑھائے تب بھی کوئی خراج نہیں صرف کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
 پڑھا دے، اس کے بعد تین غزنیہ گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کرائے اور اس  
 میں لڑکی کے مقرر کئے ہوئے دین مہر اور نان نفقہ کا بھی ذکر کر دے۔ دولہا آخری غزنیہ  
 قبول کر لی میں کرے یعنی غلبت کے توبہ تر ہے ویسے صرف ایک غزنیہ ایجاب و قبول  
 کافی ہے۔

اس کے بعد طبق چھوہار سے یا دام یا شیرینی کا منگو کر حاضرین کو گلوں میں ٹائے یا  
 تقسیم کرے تاکہ دولہا کی طرف توجہ ہو کر یہ کلمے: بِاتِّمَّتْ اَلْبَتَّ لَكَ وَ تَامَّتْ  
 اَلْبَتَّ عَلَيْكَ وَ حَمَمَتْ بَيْتَکَ تَارِفَ حَسَنَہ اور دیگر حاضرین مجلس بھی یہی کہیں

اور دولہا دامن کے حق میں دعائے نیک کریں اور غلط رسم و رواج جو شرعاً و دیناً نہیں ان سے مکمل پرہیز کرے۔

## مسائل

جو شخص مرد و نفقہ کی قدر رکھتا ہو اس کے نکاح کرنے کی تفصیل یہ ہے کہ اگر اسے یقین ہو کہ بھالتی تحریر بغیر بیوی کے اودھنا کی مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا تو نکاح کرنا فرض ہے اور اگر اس کا یقین نہیں بلکہ صرف اندیشہ ہے تو نکاح کرنا واجب ہے اور شوہر کا جنت نہ دے وہ غلبہ نہ ہو تو نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے اور اگر اس بات کا اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا نکاح کے بعد جو فرض متعلقہ ہیں انہیں پورا نہ کرے گا تو نکاح کرنا مکروہ ہے اور اگر ان باتوں کا اندیشہ ہی نہیں بلکہ یقین ہو تو نکاح کرنا حرام ہے (دو ٹیٹا، رد المحتار، مہذب شریعت)۔  
بعض لوگ بیوہ عورتوں کا نکاح کرنا حاذقان کے لئے عارض خیال کرتے ہیں یہ سخت ناجائز و گنہ ہے۔

مترد مترد ہونے نکاح کسی صحیح نہیں ہو سکتا نہ مسلمان سے نہ کافر سے نہ مترد و مترد سے (مہذب شریعت)۔

پورے ہندوستان میں عام طور پر جو رائج ہے کہ عورت یا ولی سے ایک شخص اجازت لے کر آتا ہے جس کو وکیل کہتے ہیں وہ نکاح پر ٹھہرنے والے سے کہہ دیتا ہے کہ میں فداں کا وکیل ہوں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ نکاح پڑھا دیجئے، یہ طریق شخص غلط ہے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ اس کام کے لئے دوسرے کو وکیل بنا دے اگر ایسا کیا گیا تو نکاح فاسد ہوا، عورت کی اجازت پر بوقوف ہو گا اجازت سے پہلے مرد و عورت ہر ایک کو ٹور دینے کا اختیار حاصل ہے، لہذا یوں چاہئے کہ جو نکاح پڑھانے والا ہو عورت یا اس کے ولی کا وکیل بنے۔ (ایسا شریعت بحوالہ الزوار الحدیث) یا پھر عورت کا وکیل اس بات کی بھی اجازت حاصل کرے کہ وہ نکاح پڑھانے کے لئے دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے۔

بعض لوگ ایجاب و قبول کے الفاظ بہت آہستہ بولتے ہیں اگر اس قدر آہستہ بولے کہ حاضرین میں سے دو آدمیوں نے بھی ایجاب و قبول کے الفاظ نہ سنے تو نکاح

مہوار

نکاح سے پہلے مہر کی اور نکاح کے کوکھ طیبہ اور ایمان محکم و مفضل پڑھنا جیسا کہ رائج ہے بہتر ہے۔

مہر کم سے کم یعنی ابتدائی مہر دس درہم ہے یعنی دو تولہ ۱۱ ماشہ چاندی جس کی قیمت پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے چودہ روپے فضاویں پیسے مقرر ہوئی اور چاندی کا سمجھاؤ ۱۶ روپے ہو جائے تو دس درہم کا ساڑھے سترہ روپیہ ہو جائے گا، خلاصہ یہ کہ چاندی کے نرخ کی کمی بیشی پر روپیہ سے ابتدائی مہر کی مقدار کی کمی بیشی ہوتی ہے گی لہذا اگر اس گرائی کے زمانہ میں مہر کی کم سے کم مقدار تین روپے ساڑھے دس آنہ سمجھنا غلطی ہے۔

زیادتی کی جانب مہر کی کوئی مقدار مقرر نہیں، ہزار دس ہزار ایک چالیس پچاس ہزار اور اس سے زیادہ بھی مہر مقرر کر سکتے ہیں لیکن بہت زیادہ مہر باندھنا بہتر نہیں۔

مہر کی تین قسمیں ہیں :-  
**مہر کی قسمیں** ۱۔ مؤویل ۲۔ معجل ۳۔ مطلق

مہر مؤویل : وہ مہر ہے جو غلوت سے پہلے دینا قرار پایا ہو۔  
 مہر مؤویل : وہ مہر ہے جس کی ادائیگی کے لئے کوئی مبیعا و مقرر ہے۔  
 مہر مطلق : وہ مہر ہے کہ غلوت سے پہلے دینا قرار پایا ہو اور نہ کوئی مبیعا و مقرر ہو اور یہی ہمارے ملک میں عام طور سے رائج ہے۔

خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر دس درہم یعنی ایک سو ساڑھے سو تولہ چاندی تھی۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد سوم ص : ۴۴۷ میں ہے :-  
 نقل ابن القسٹام أَنَّ حَدَّثَنَا قَاطِلَةُ كَانَ أَمَّا بَعْدُ سَائِدَةٌ دُوسْتِہِمْ  
 حضرت امام ابنِ الہمام صاحبِ فتح القدیرؒ نے نقل فرمایا کہ حضرت فاطمہ کا مہر دس

اشھد علیہا جلد ثالث ص ۳۴ میں ہے کہ

”میر غاظر الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا چار صد درہم بود“

انتہایا! ہمارے ملک میں امام دستور ہے کہ عورت جب مرنے لگتی ہے تو ہر معاف کرا لیتے ہیں مگر عرض الموت میں معافی دیگر ورثہ کی اجازت کے بغیر معاف نہیں ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام **دعوت ولیمہ** دے لایم نے فرمایا کہ یہ

”ولیمہ کرو مگر یہ ایک ہی بکری کا ہونا بخاری و مسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”نسب سے برا کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں عرف مالدار لوگ ملے جن میں اور غریب و محتاج لوگوں کو نہ پوچھا جائے“ بخاری و مسلم

## حقوق زوجین

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”مگر میں کسی کو مکہ دنیا کہ وہ خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو ضرر دے دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے (لیکن چونکہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا حرام ہے) اس لئے ایک عورت اپنے شوہر کو سجدہ تو نہیں کر سکتی البتہ اس کے لئے شوہر کی اطاعت کا حکم ضرور ہے“ (ترمذی شریف)

ترمذی شریف میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں انتقال کرے کہ اسکا شوہر اس سے رضی خوش و عورت صحت میں ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-



مسلمانوں میں کامل الایمان و شخص ہے جو اپنے اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تمہارے ریدہ بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے لئے سب سے بہتر ہوں۔

حضرت حکیم بن معاذ پیشیری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کس کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ فرمایا کہ: "جب تم نکلاؤ تو اس سے کھلاؤ اور جب تم بہنو تو اس سے پیٹو اور اگر کسی شخص شرعاً بات پر سزا دینی ہو تو اس کے منہ پر نہ مارو اور اس سے برا نہ کہو اور اس سے نہ چھوڑو مگر گھڑی" (ابوداؤد و مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ: جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان عدل و انصاف نہ کرے تو قیامت کے دن اس سال میں اٹھے گا کہ اس کے جسم کا ایک دھڑانک ہو گیا ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف)

ابوداؤد و مشکوٰۃ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ

### مرد و عورت کی خاص باتیں

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-

"تم میں سے کوئی شخص جب اپنی بیوی کے ساتھ بہتری کرنا چاہے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ هِمَّتَنَا

"یعنی اے اللہ! تو ہم کو شیطان سے بچا اور جو اولاد ہمیں عطا ہو اس

کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ، پھر اگر عورت مرد کے درمیان اس صحبت میں لڑکا پیدا ہونا مقرر ہو گیا (یعنی عمل) قرار کیا تو شیطان اس لڑکے کو کبھی ضرر

نہیں پہنچائے گا۔"

نیز انہی سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کی یہ تفسیر کی گئی

نِسَاء كُنَّ حَرَّت لَكُنَّ  
یعنی تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی میں تم اپنی  
کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آگے سے آؤ اور پیچھے سے آؤ  
لیکن پیچھے کے مقام میں صحبت کرنے سے بچو اور حالت حیض میں بہت ساری سے پرہیز  
کرد۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
”جو شخص اپنی بیوی سے اس کے پیچھے کے مقام میں صحبت کرے  
وہ ملعون ہے“ (داہم)

## عورت کو اجنبی مرد اور مرد کو اجنبیہ عورت کا دیکھنا جائز نہیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول و جہاں علیہ الصلوٰۃ  
والسلام نے ارشاد فرمایا:-

”عورت، عورت ہے (یعنی پردہ میں رکھنے کی چیز ہے) جب وہ باہر نکلتی  
ہے تو شیطان اس عورت کو گھوڑتا ہے (یعنی کسی اجنبی عورت کو دیکھنا شیطانی  
کام ہے) (ترمذی شریف)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت محمد ﷺ کی خدمت  
میں حاضر تھیں کہ ایک (نا بیباک) بی، حضرت ابن ام کلثوم سامنے سے حضور کی خدمت  
میں آکر بے تحاشے تو سر کار نے ہم دونوں سے فرمایا کہ:-

”پردہ کر لو! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ نا بیباک نہیں ہیں، وہ  
ہیں نہیں دیکھ سکیں گے حضور نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نا بیباک نہیں؟  
کیا تم انہیں نہ دیکھو گی؟ (احمد ترمذی والبوداؤد)

یعنی مرد کے لئے جس طرح اجنبی عورت کو دیکھنا ناجائز ہے اسی طرح عورت کے لئے  
اجنبی مرد کو دیکھنا بھی ناجائز نہیں۔

حضرت جریر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی عورت

پر ایک نظر چاہنے کے متعلق سوال کیا تو حضور نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم فرمایا اور مسلم شریفین! حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو رم اللہ تعالیٰ و ہر سے فرمایا کہ :-

”اے علی! اجنبیہ عورت پر اپنی نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت ڈالو کہ ایک چڑھانے والی پہلی نگاہ تمہارے لئے عذاب ہے دوسرے دیکھنا جائز نہیں (ترمذی شریف)“

## اجنبیہ کے ساتھ تنہائی

• حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میرا ردو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

”خبردار کوئی مرد کسی خبیثہ (شادی شدہ عورت) کے پاس رات نہ گزیرے گو صرف اس حالت میں کہ وہ مرد یا تو اس عورت کا شوہر ہو یا محرم (مستحب شہریت)۔“

• ترمذی شریف میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :-

”کوئی مرد کسی اجنبیہ عورت کے ساتھ تنہائی میں نہیں جمع ہو، مگر اس حال میں کہ وہاں دو کے علاوہ تیسرا شیطان بھی ہوتا ہے۔“

## زنا اور لواطت

• بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ :-

”زنا کرنے والا جس وقت زنا کرنا ہے اس وقت ہومن نہیں جہتا۔“

یعنی ہومن کی صفات سے محروم ہو جاتا ہے۔

• حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ

نہ لے اچھے دھرم کو فرماتے ہوئے سنا کہ :-

قبیل جس قوم میں نا پھیل جاتا ہے وہ قوم قحط سالی میں ضرور مبتلا کی جاتی ہے اور جس قوم میں رشوت عام ہو جاتی ہے وہ اپنے دشمن کے خوف میں گرجتا رہتی ہے۔ (احمد مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ :-  
ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے کوڑے لگوائے پھر خبر دی گئی کہ وہ محسن (شادی شدہ) ہے تو حضور نے اس کو سنگسار کر دیا، یعنی لوگوں نے پتھروں سے مار مار کر اسے ہلاک کر دیا۔ (البیہقاؤد شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ  
لواطت (اعلام باری) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ :-  
جس شخص کو ہم (حضرت) لوط علیہ السلام کی قوم کا عمل کرتے ہوئے پاؤ  
تو قاتل اور مقول دونوں کو قتل کر دو۔ (ترمذی شریف)

تیسرے حضرت ابن عباس و ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور  
اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-  
”جو شخص قوم لوط کا عمل کرے (یعنی اعلام باری کا ارتکاب) وہ ملعون

ہے :-

لواطت یعنی اعلام باری کرنے والے جسمانی طور پر بھی سخت سزا کے مستحق ہیں کہ حضرت  
علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے انہیں جلادیا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان  
پر دیوار گرا دی اور ایک روایت کے مطابق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا کہ انکو قتل کر دو  
اس سے معلوم ہوا کہ یہ فعل نہایت مجہیز ہے بلکہ زنا سے بھی بدتر ہے۔  
اس دور میں لواطت کے قاتل اور مقول کے متعلق یہ حکم ہے کہ مسلمان ان سے پورے طور پر



تعلق مٹا کر دیں اور اس نصیبت و باعہت عدت سے باز آجانے کے لئے ان پر اپنی طاعت  
بھرتی مٹتی کریں کہ وہ اپنے اس گندہ اور انتہائی مذموم خلاف فطرت فعل سے باز آجائے  
اگر مسلمان اپنی غفلت سے کام لے کر غاموشی اختیار کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔  
اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس نصیبت و غم سے محفوظ و مامون رکھے اور ظاہری و  
باطنی ہر قسم کی طہارت و پاکیزگی اختیار کرنے کی توفیق فرمے۔ آمین

## طلاق

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا کہ :-

”عورت کسی عہد کے بغیر شوہر سے خلاق مانگے اس پر حجت کی خوشبو

حرام ہے۔“ (ترمذی و ابوداؤد)

حضرت محمود بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
کو نبی دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں، یہ سنتے ہی حضور اکرم  
غضب ناک ہو کر کھڑے ہو گئے، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کھیل گیا جانا  
ہے حالانکہ میں تمہارے اندر موجود ہوں۔“ (نسائی شریف)

ان احادیث کو میرے لئے معلوم ہوا کہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینی حرام ہیں، مرقاۃ  
اسی حدیث کے تحت ہے جس کا ملاحظہ یہ ہے کہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینا حرام ہے

طلاق کی تین قسمیں ہیں :-

۱۔ رجعی ۲۔ بائن ۳۔ مغلطہ

مسائل

وہ طلاق ہے کہ شوہر یہ طلاق دینے کے بعد بھی عدت کے  
اندراجات کر سکتا ہے عدت راضی ہو یا نہ ہو اور عدت گزار جائے

طلاق رجعی

پر عدت کی مرضی سے نکاح کر سکتا ہے۔ (طلاق کی ضرورت نہیں)  
یہ ہے کہ عورت کی مرضی سے شوہر عدت کے اندر نکاح کر سکتا ہے

طلاق بائن

اور عدت کے بعد بھی حلالہ کی ضرورت نہیں

یہ ہے کہ عورت بغیر حلالہ کے شوہر اول کے لئے جائز نہ ہوگی

**طلاق مغلطہ** حلالہ، حلالہ کی صورت یہ ہے کہ اگر عورت مذکورہ ہے تو عدت پوری کرنے کے بعد کسی سے نکاح کرے اور یہ دوسرا شوہر اس سے طلق بھی کرے اب دوسرے شوہر کی موت یا طلاق کے بعد عدت پوری ہونے پر پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے اور اگر عورت مذکورہ نہیں ہے تو پہلے شوہر کے طلاق دینے کے فوراً بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے اس لئے کہ غیر مذکورہ کے لئے عدت نہیں (مغلیبی) بہانہ شریعت وغیرہ

• طلاق دینا جائز ہے لیکن بغیر وجہ شرعی منوع ہے۔

• وجہ شرعی ہو تو طلاق دینا مباح ہے بلکہ اگر عورت شوہر کو یا دوسروں کو تکلیف دیتی ہو یا جائزہ چڑھتی ہو تو طلاق دینا مستحب ہے (بہانہ شریعت)

• اگر عورت کا شوہر نامزد ہے یا اس پر کسی نے جادو کر دیا ہو کہ بہت ساری نہیں کرے یا اور اس کے ذرا دور کر کے بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو ان صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے اگر طلاق نہیں دے گا تو گنہ گار ہوگا (بہانہ شریعت بحوالہ دیندار)

جس عورت کو طلاق دی گئی اور وہ حاملہ ہے تو اس کی عدت طبع حمل

**عدت** ہے جیسا کہ ۲۸ روئے بارہ رکوع ۱۸ میں مذکور ہے، اور طلاق والی مذکورہ عورت اگر گنہ گار یعنی حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت تین ماہ ہے جیسا کہ قرآن شریف کی سورت طلاق میں ہے۔

اور طلاق والی مذکورہ عورت اگر حاملہ نہ ہو یا بچہ نہ ہو بلکہ حیض والی ہو تو اس کی عدت تین حیض (ماہواری) ہے خواہ یہ تین حیض یا تین ماہ یا تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں جب تک کہ کام مجید کے بارہ ۲ رکوع ۱۲ میں ہے، اور طلاق والی غیر مذکورہ عورت کے لئے کوئی عدت نہیں (جب تک کہ قرآن شریف پ ۱۲۲ ع ۳ میں ہے)۔

(انتباہ) عوام میں جو مشورہ ہے کہ طلاق والی عورت کی عدت تین مہینہ اور تیرہ دن ہے بالکل غلط اور بے بنیاد ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

## شادی بیاہ کی بعض خلاف شرع رسمیں

آج کل عام طور پر جاہل مسلمان شادی بیاہ کی ناجائز و خلاف شرع رسمیں ادا کرنے کے لئے دھرم کچہ گر گزرتے ہیں جو ان کو آخرت کی جواب دہی کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی تباہی و بربادی سے دوچار ہوا پڑتا ہے۔ رافضیوں کے بعض دنیوی عزت کے لئے اگر روپیہ پس نہیں ہے تو ہرجا جنوں سے سو دیر دیر یہ حاصل کرتے ہیں اور اللہ و رسول جل جلالہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لعنت و ملامت کی مستحق ہوتے ہیں اور بچائے شادی بیاہ کی عمارت بربادی کا سامان فراہم کرتے ہیں، سودی فرقہ کے اکثر گھر ٹیلا م سو جلتے ہیں، باب دادا کی دولت و عزت چھوٹے و قدر کی خاطر دیدہ و دانستہ خاک میں ملا دیتے ہیں اور دنیا کی دولت و رسوائی کے ساتھ ساتھ اپنے سر آخرت کا وبال بھی مول لیتے ہیں، اکثر گھروں میں رواج ہے کہ محلہ اور رشتہ کی عورتیں جمع ہو کر گائی بجاتی ہیں جو بالکل حرام ہے کہ اول تو ڈھول بجانا بھی ناجائز و حرام پھر عورتوں کا گانا مزید برآں عورت کی آواز ناچنے والوں کو پہنچانا اور وہ بھی گانے کی اور وہ بھی عشق و محبت و ہجر و وصال کے اشتعال یا نفسی فحش گیت ہو تو عورتیں اپنے گھروں میں زور سے لون اور چلانا پسند نہیں کرتیں اس موقع پر وہ بھی شریک ہو جاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب نہیں، ایسے گانوں میں جو ان کنواری بچکیاں بھی ہوتی ہیں جن کے اخلاق و عادات پر ان گانوں سے برا اثر پڑتا ہے، و بے ہوشے جنسی جذبات ابھر آتے ہیں گلگلے کہتے ہیں صبح مسجد میں طاق بھرنے جاتی ہیں، فاتحہ و نیا ڈگھر میں بھی ہو سکتی ہے اور اگر مسجد ہی میں ہو تو کیا یہ ضروری ہے کہ عورتیں ہی لے جائیں، امر و بھی تو مسجد میں لے جا سکتے ہیں، صبح کے وقت چراغ جلاتی ہیں وہ بھی گھی کا دلال نور و شنی کے وقت چراغ کی کوئی ضرورت نہیں رہتی، دوسرے گھی کا چراغ جلاتا اور مٹی کے چراغ کی جگہ آٹے کا چراغ بنا کر روشن کرنا سب اسراف و بے جا و فضول خرچی ہے، دھول کا ہندسی لگانا اور ریشمی کپڑے پہنا نا حرام ہے۔

بعض مرد تو اتنے جری اور بے باک ہونے میں کہ اگر شادی و بیاہ میں یہ حرام نہ جائے  
 ہمیں نہ ادا کی جائیں خصوصاً گانے بجانے اور ناچ و گنگ کا شور و غلب نہ ہوتا اس کو  
 غمی اور حجازہ سے تعبیر کرتے ہیں یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک لوگناہ اور شریعت منہرہ کی مخالفت  
 ہے دوسرے مال کی بربادی تیسرے نام و تشائیوں کے گناہ گار ہونے کا بھی سبب  
 ہے اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر مصیبت کا بوجھ ظ  
 خدا محفوظ رکھے اس بلا سے

تندھے، آتش باری چھڑائے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کبھی کسی کے کپڑے  
 جلتے ہیں کسی کے مکان یا چھپر میں لگ لگ جاتی ہے کوئی جل جاتا ہے ان سب خرابیوں  
 کے ساتھ ساتھ وہ ہمہ جہہ بلا وجہ ضائع ہوتا ہے

بازار میں جن فوجیں بدکاریوں اور بے حیائیوں کی باتیں ہوتی ہیں وہ ناقابل بیان  
 ہیں انہی گندی محفلوں سے نوجوانوں میں آوارگی اور اپنی شریعت و نیک عورتوں کو چھوڑ کر  
 بازاری عورتوں کے بلا خانے آباد کرنے لگتے ہیں یہی نہیں بلکہ اس کے بہت سے بے  
 اور نفاہ کن اثرات و نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔

مسند انوار اہل بیت میں آواز دہارنا بیچ اسلام کے ذریعہ صفحات پر شہزادی اسلام حضرت  
 خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح و حیرت کا حال معلوم کرو کہ  
 کس سا دل کے ساتھ نبوت رسول صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نکاح حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ  
 کے ساتھ ہوتا ہے اور کتنے مختصر جہیز کے ساتھ دونوں جہاں کے سردار ملک و خفاہر کرب  
 ابد قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا شہ نہ نبوت سے نصرت ہوتی ہے

شاہ کوثرین و فخر دین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی کی رخصتی پر جو  
 جہیز نہایت فرمایا وہ یہ ہے:

چھٹے کاؤٹشک، چھٹے کا کعبہ، چھٹے کا محاف جس کے اندر اون یا شیم یا رولی کی  
 بجائے خرمہ کی چھال بھری ہوئی تھی  
 چھل، مشکیزہ، بکری کا پایہ، نغری کی انگلیں، ہاتھی دانت کا بار، کھڑاؤں کا بوڑا اور حضرت



علی مرتضیٰ شیر خوار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو حکومت دلیمر کی اس میں صرف اس سیرتجو کی روٹیاں  
کچھ پیادہ تھوڑے سے خرچے تھے۔

## لڑکیوں کی تعلیم

اپنی لڑکیوں کو شریف، شائستہ اور عفت و حیا کا پیکر بنانے اور ان کا مستقبل سنوارنے کے  
لئے سب سے پہلے ان کو وہ علم و ہنر سکھایا جائے جو ان کی آنے والی زندگی میں کارآمد ہو ان  
کے حق میں راج کل کی انگریزی تعلیم اور کالج و اسکول کا اعلیٰ بلاشبہ تباہ کن ہے جس کا آنے  
والا مشاہدہ و تجربہ ہوتا رہتا ہے۔

لڑکیوں کو وہ کی پیدی حیض و نفاس کے ضروری مسائل و احکام ایمان و عقیدہ  
نماز، روزہ اور حج و عمرہ وغیرہ کی کتابیں پڑھائی جائیں، قرآن شریف کی تعلیم دی جائے ان  
کے اخلاق و عادات پر اچھا اثر ڈالنے والے صحابہ کرام و اویس کے قصص و واقعات  
ذہن نشین کرائے جائیں۔

سیدہ فاطمہ الزہراء اور ائمہ مات المؤمنین کی پاکیزہ و مقدس اور عالی سیرت پر عمل کرنے  
کی کوشش کی جائے، شوہر کے حقوق بجالانے، بچوں کی تعلیم و تربیت اور مسائل میں اس  
نندوں سے اخلاق و صحبت سے پیش آنے کے طریقے سکھائیں، کھانا پکانے کا ڈھنگ  
سیٹھ پرانے اور دوسری زنانہ دستکاریوں کا ہنر سکھائیں، تحریب الاخلاق ناعمل افسانے  
کی کتابیں اور فلمی رسالے ان کے قریب نہ آتے دیں، مینیا اور تھیمپرو دیکھنے کے لئے ہرگز  
نہ جائیں اس پر نہایت سختی سے پابندی لگائیں اور نہ غیر محرم لوگوں کے ساتھ آزادانہ گھومنے  
پھرنے کی اجازت دیں۔ لڑکیوں کو آوارہ اور بد مذہب انسانوں سے کسی حالت میں بھی تعلیم  
نہ دلائیں، ان کو خبردار! بھگوانہ سکھانا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
فرماتے ہیں:

لَا تُسْكَنُ مَوْحِنٌ الْعُرْوَةُ الْعَلْمَىٰ  
یعنی خواتون کو کھوتوں پر نہ رکھو اور ان کو

الکتابۃ وعلومہ  
الغزل و سیرۃ النبی

لکھنؤ سکھانہ کتب خانہ  
نور علی تعلیم

ورنہ تمہاری لڑکیوں کی عزت و آبرو خطہ میں بڑھائے گی ان کی زندگی ان کے حق میں موت  
سے بدتر ہو جانے کی اور تم دنیا و آخرت میں کہیں منہ دکھانے کے قابل نہ رہ جاؤ گے۔  
(احادیث اللہ تعالیٰ سے)

تعلیم لڑکیوں کی ضروری تو ہے مگر  
تصویر خانہ ہوں وہ مہساکا پر ہی نہ ہوں

## نیا فیشن اور پردہ

آج کل نئی تعلیم اور جدید فیشن کا اتنا زور ہے کہ اکثر مسلمانوں میں بھی اسلامی صورت و  
سیرت کا نام و نشان نظر نہیں آتا، مغربی تہذیب میں اپنے کو بری طرح فٹا کر رہے ہیں، مردوں  
کو دیکھئے تو پتھر نہ ڈر بھی ہے نہ ٹوپیچہ اور اگر ٹوپیچہ ہے تو لمبی جو خلاف شروع ہے، انگیر کی  
عباس کوٹ پتوں، بیش مشرٹ اور ٹیڈی ڈریس اختیار کر کے بالکل انگیز کی اولاد بن رہے  
ہیں، اپنی نوجوان لڑکیوں اور عورتوں کو بے پردہ کلیوں، ہوشیوں، پائیکول، سینما نظیروں  
اور دیگر تفویج گاہوں میں سیر کراتے ہیں، غیر محرم مردوں کے ساتھ غلامی نہیں اور ہاکی فٹ  
کھیلتی ہیں اور اگر کوئی پابند شروع و شریعت و سنجیدہ انکو کوکتے ہے، اسلامی وضع اور مذہبی  
زندگی اختیار کرنے پر زور دیتا ہے، قرآن و حدیث کی باتیں سنا رہے تو ان کو دشمن یا مسجد  
کا ملل، پرانی بیکر کا فقیر اور پرانے ٹائیکے کا بے وقوف آدمی کہہ کر مذاق اڑایا جاتا ہے  
ایسی باتوں پر ہتھ مڑ کر ہنستے ہیں، اپنی آزادی اور آوارگی پر قرار کھنے کے لئے اخباروں  
اور رسالوں میں برابر پڑنے کے خلاف مضامین چھاپ رہے ہیں، قرآن پاک کی تفسیر  
اور احادیث کریمہ کو پردہ کے خلاف کھینچ کر چسپاں کیا جا رہا ہے، ایسا وقت اس  
کے پلٹ میں نادال عوام بھی آجاتے ہیں۔

اس نئے فیشن کی وجہ سے جو فرامیاد ہو چکی ہیں اور اب بھی ہیں اس کا مسئلہ جاری ہے  
 آپ کے سامنے ہے یہ دوسری بات ہے کہ آپ ان خرابیوں اور برائیوں ہی کو ترقی کا اور  
 تہذیب کا درجہ دے دیں لیکن اگر مذہب اسلام اور اس کے مقرر کردہ اصول و طرز معاشر  
 سے واقف ہیں تو آپ ہی کو کیا ہر شراف و مذہب انسان کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسلام ہوا اسلامی  
 زندگی دنیا و آخرت کی ہر گھمبالی اور نفع خوار و بیہود کا ضامن ہے  
 عورتوں کے لئے حجاب و پردہ اور اسلامی لباس و وضع کی جو اہمیت ہے اس سے  
 کسی وقت انکار نہیں کیا جاسکتا، یہ نام نہاد آزادی اور نواگئی ہی کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کا وہ  
 مذہب و شریف و طہیف جو پیکرہ زندگی اور امن و امان کی نقادوں میں رہنے کا خواہشمند ہے آج اس  
 کے لئے زبردست مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔

## اسلامی صورت

حضرت منیر بن شعبہ صحابی رسول علیہ السلام نے ایک بار ان کی مونچھیں کچھ بڑھ  
 گئیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھ کر فرمایا :-  
 ”اے منیر! تیری مونچھیں بڑھ گئیں، کاٹ لو، انہوں نے خیال کیا کہ گھر  
 جا کر قینچی سے کاٹ دوں گا، مگر حضور کا حکم ہوا کہ جاری مسواک کو اس پر بٹھے  
 ہوئے بڑھے جوئے بال رکھ کر چھری سے کاٹ دو۔  
 یعنی حضور نے اتنی ہمت بھی گوارا نہ فرمائی کہ وہ گھر جا کر قینچی سے کاٹیں، دنیا میں بڑا  
 لاکھوں پیغمبر تشریف لائے مگر کسی پیغمبر نے نہ وار بھی منڈائی اور نہ مونچھیں دکھائیں معلوم ہوا  
 کہ وار بھی فطرت یعنی سنتِ انبیاء ہے۔

حدیث شریف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

”وارٹھبیاں بڑھاؤ اور مونچھیں پست نہ کرو۔“

ناخن بڑھانا منع ہے اسی طرح سرو نیل و زیر ناف کے بالوں کو ہم روز سے زیادہ

چھوڑنا بھی منع ہے۔

نہیں تراشے۔ ہر شخص میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ترتیب مروجی ہے کہ دامنے ہاتھ کے کھڑکی انگلی سے شروع کرے اور چھوٹی انگلی پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے انگوٹھے پر ختم کرے پھر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشے۔ (بہار شریعت)

آج کل فیشن زدہ اور مغربی تہذیب کی ولد اور وہ عورتیں تہذیب جدید کی تقلید میں سر کے بال کٹ کر ٹیڈوں کی شکل بنا رہی ہیں یہ سخت ناجائز و گناہ ہے حضور پر کار و عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

سنت یہ ہے کہ مرد پورے سر کے بال منڈائے باہر جائے اور مانگ نکالے آقا عالمگیری اور تفسیرات اجماعیہ میں اس کی تصریح مذکور ہے۔

مسلم شریف کی ایک حدیث میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مونچھ اور ناخن ہر جمعہ کو کاٹتے تھے اور ہر بیس روز پر مونچھوں کو زبردستی مونڈتے تھے اور ہر چالیس روز پر بٹل کے بال دوں فرماتے تھے۔

آج کل بہت سے فیشن زدہ مسلمانوں نے داڑھی میں قسم قسم کی عجیب و غریب تراش فراش نکالی ہے اکثر لوگ تو بالکل صفا چٹ کر دیتے ہیں میں بعض لوگ تھوڑی پر تراسی رکھتے ہیں بعض لوگ ایک دو انگلی پر کٹھنکے ہوتے ہیں اور خود کو متبع شریعت خیال کرتے ہیں حالانکہ داڑھی بالکل منڈوا دینے والے اور ایک نشست سے کم رکھنے والے دونوں عند اللہ تعالیٰ یکساں ہیں۔

اشتہا اہتمامات جلد اول میں ہے جس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے :-

داڑھی منڈانا حرام ہے اور انگریزوں اور ہندوؤں اور ظندریوں کا طریقہ ہے اور داڑھی کو ایک نشست چھوڑ دینا واجب ہے اور جن فقہانے ایک داڑھی رکھنے کو سنت قرار دیا تو اس وجہ سے نہیں کہ ان کے نزدیک واجب نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ ایک نشست کا واجب ہونا حدیث سے ثابت ہے



جیسا کہ نماز عید کو سنوں قریب : (علاوہ نماز عید واجب ہے)

و بخندار مع رد المختار علیہ دوم اور مخطوئی وغیرہ میں ہے :-

در بعضی جب کہ ایک مشقت سے کم ہو تو اس کو کاشنا جیسا کہ بعض مغربی اور  
زمانے میں گننے کرتے ہیں کسی کے نزدیک جائز ہیں اور کل (درہی کا مصلحا مگر تائید کام)

یہودیوں اور ایران کے مجوسیوں کا ہے :-

حدیث شریعہ یعنی ایک مشقت سے کچھ زائد (درہی رکھنا جائز ہے لیکن ہمارے تائم و جمہور  
مدار کے نزدیک اس کا طول فاحش کہ جو عقد تا سب سے خارج اور باعث انگشت نمائی  
ہو مکرہ واپسندیدہ ہے (لغذا انصفا)

الوداد شریف میں ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :-

**خضاب**

سب سے اچھی چیز جس سے سفید بالوں کا رنگ بدلا  
جائے عمدی اور کٹم ہے :-

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت سے حضور اقدس صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو سیاہ خضاب لگائیں گے جیسے کہوتہ کے

پوٹے وہ لوگ نیست کی خوشبو نہیں پائیں گے :- (الوداد و نسائی)

طبرانی نے کبیر میں اور حاکم نے مستدرک میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی :-

”مومن کا خضاب زردی ہے اور مسلم کا خضاب سرخی ہے اور کافر کا خضاب

سیاہی ہے :-

صحیح بخاری و مسلم میں عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”اللہ کی لعنت اس عورت پر جو بال ملائے یا دوسری سے بال ملائے

اور گونے والی اور گوندلے والی پر :-

## لباس کا بیان

ہنرمیں وقفہ لباس مفید رنگ کا ہے اور سیاہ کپڑے بھی بہتر ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جس نے جب تک نفع میں تشریف لائے تو سیاہ لباس پہنا اور سیاہ لباس پہن کر کھڑے رہے تو اسے اللہ تعالیٰ سے بہت نearer ہے۔ (بہارِ شریعت)

پانچواں مہم دو عورتوں کے لئے بہتر لباس ہے کیونکہ اس سے پردہ پوشی بھی ہوتی ہے، یہی لباس انبیائے کرام کا بھی تھا اس کو سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہنا ہے اور وہوں کے لئے کھانا پہنا سجدہ ہے جسے سب سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام نے زیب تن فرمایا، لہٰذا کپڑے میں نانا بانا دونوں ریشم کے ہوں مردوں نامالک اور بچوں کے لئے ناجائز و حرام ہے، اسی طرح وہ ریشمی کپڑے بھی ناجائز ہے جس کا نانا سوت کا اور یا ناریشم کا جو گونا گونا ریشم اور نانا سوت جو نرم دونوں کے لئے جائز ہے اور عورتوں کے لئے لٹیموں قسم کے ریشمی کپڑے ناجائز ہیں۔

• بالکل سرخ، زرد، اور زعفرانی رنگ کے کپڑے بھی مردوں کے لئے منع ہیں اور عورتوں کے لئے جائز ہیں۔

• جس کپڑے میں کسی جاندار کی تصویر بنی ہو، مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہے۔  
 • ننگی یا پانچواں اتنا بچا ہو جس سے بزرگ کے ٹخنے چھپ جائیں منع ہے۔  
 • کپڑے جو تے اور موٹے داہنے سے پہننا شروع کرے اور بائیں طرف سے اتارے۔

• عمامہ ہاتھ نہا سنت ہے خصوصاً نماز میں کہ جو نماز عمامہ کے ساتھ پڑھی جاتی ہے اس کا ثواب بہت زیادہ ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔  
 ”عمامہ باندھا کرو کہ یہ فرشتوں کی نشانی ہے اور سکو پیٹھ کے پیچھے لٹکاؤ“  
 نیز فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ:۔

”جہاد سے اور مشرکین کے درمیان یہ فرق ہے کہ ہمارے علماء و فقیہوں پر ہوتے

ہیں“

• جو لوگ تہذیب و تمدن کو اپنا شعار سمجھتے ہیں کہ گھیسٹے ہوئے چلتے ہیں ان کے متعلق حضور  
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ :-

”جو شخص شجر کے طور پر تہذیب گھیسٹے ہیں یعنی اتنا نیچا ہو کہ زمین سے لگ  
جاسے اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا“ (بخاری و مسلم)

• آج کل عموماً مغربی اور دکھائیائیں، سیلون، ہینون اور اسی قسم کے دوسرے کشف  
کپڑے پہنتی اور ہنسی میں چوکیاں کپڑوں سے بدن کے انصاف دکھائی دیتے ہیں اور ستر پوشی  
برائے نام ہوتی ہے اس لئے ان کا استغفار جائز نہیں، امام مالک عقیقہ بن عقیقہ سے وہ  
اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ حفصہ بنت عبد الرحمن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
عنہا کے پاس باریک دوپٹہ اوڑھ کر آئیں، حضرت عائشہ نے ان کا دوپٹہ سچاڑ دیا اور  
مڑا دوپٹہ دے دیا۔

• حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا باریک کپڑے پہن کر حضور کے سامنے آئیں حضور  
نے دیکھا تو منہ پھیر لیا اور فرمایا ”اے اسماء! جب عورت باطن ہو جائے تو اس کے بدن  
کا کوئی حصہ دکھائی نہ دینا چاہئے سوا منہ اور ہتھیلیوں کے“ ابو داؤد و ترمذی و ابوداؤد و ترمذی  
• ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، وہ کہتی ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

”عائشہ! اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو دنیا سے اتنے ہی پرہیز کرو جتنا  
• سوار کے پاس توشتہ ہو تا ہے اور مالداروں کے پاس پیچھنے سے بچو اور  
کپڑے کو پرانا نہ سمجھو جب تک پیوند لگا لگا

امام احمد و داؤد و ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”جو شخص شہرت کا لباس پہنتے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلت

کا کپڑا پہنانے کا۔

بہاؤ شریعت سے مراد یہ ہے کہ کپڑے کے طور پر کپڑے پہننے جس سے لوگ اس کے درویش سمجھیں یا عالم نہ ہو اور ملہار کے سے کپڑے پہن کر لوگوں کے سامنے اپنا عالم ہونا بتانا ہے یعنی کپڑے سے مفسود کسی نفی کا اظہار ہو۔

اس زمانہ میں بہت سے مسلمان باجمہ کی جگہ جا گیا انیکر یا فانیٹ پہننے لگے ہیں اس کے ناجائز ہونے میں کیا کلام کر گھٹنے کا کھلا ہونا حرام ہے، عورتوں کو عینوں کے حجب اورنگ لباس جس سے ان کے اعضاء نمایاں اور ابھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں بالکل غیر اسلامی اور ناجائز لباس میں اسی طرح مردوں کے لئے بھی اس قسم کے لباس منع ہیں کیونکہ اول تو یہ لباس غیر مسلم قوم کے ہیں دوسرے ان کے پہننے سے اچھی طرح منظر پوشی نہیں ہوتی صرف فیشن جی نہیں ہے۔

ریشم کا لفاف اور ٹھکانا جائز ہے کیونکہ یہ بھی لباس (پہننے) میں داخل ہے، ریشم کے پردے دروہوں پر ٹھکانا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت)

ریشم کا کم بند منوع ہے۔ (بہار شریعت)

ریشم کے مصلے پر نماز پڑھنا حرام نہیں (رواجدار) مگر اس پر پڑھنا نہ چاہئے۔  
جس کے یہاں میت ہوئی اسے اظہار غم میں سیاہ کپڑے پہنانا جائز ہے (حاکم)  
سیاہ تے لگانا بھی ناجائز ہے اولاً تو وہ سوگ کی صورت ہے دوم یہ کہ نصاب کا طریقہ ہے (بہار شریعت)

ایام محرم یعنی پہلی محرم سے بارہویں محرم تک تین قسم کے رنگ نہ پہننے جائیں۔  
۱۔ سیاہ اکبر یا فانیٹوں کا طریقہ ہے۔

۲۔ ۳۔ سبز اور سرخ کہ یہ غازیوں کا طریقہ ہے کہ وہ معاذ اللہ اظہار مسرت کے لئے سرخ پہننے میں۔ (در علی حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز بحوالہ بہار شریعت)

۴۔ باجمہ یا بند بہت اونچا پہننا بالکل رواہیوں کا طریقہ ہے لہذا آٹا اونچا بھی نہ پہننے کہ دیکھنے والا دباٹی سمجھے۔ (بہار شریعت)



• تاک منہ پوچھنے کے لئے رومال رکھنا یا وضو کے بعد ہاتھ منہ پوچھنے کے لئے رومال رکھنا جائز ہے، اسی طرح پسینہ پوچھنے کے لئے رومال رکھنا جائز ہے اور اگر براؤ بکتر ہو تو منع ہے (حاکمگیری بحوالہ مہار شریعت)

## انگوٹھی، زیورات اور تبرتوں کا بیان

صحیح مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ ارادہ فرمایا کہ سری اور قیر و نجاشی کو حطوط لکھے جائیں تو کسی نے عرض کی کہ وہ لوگ نیزہ ہر کے حط قبول نہیں کرتے، حضور نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں یہ تھا: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**، امام بخاری کی روایت میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطر میں تھا: ایک سطر میں محمد، دوسری سطر میں رسول تیسری میں اللہ۔

بخاری شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نیکہ بھی تھا۔

• ابو داؤد و نسائی نے بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص تیل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے، حضور نے فرمایا کہ تم سے بہت کی بوائی ہے، انہوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی، پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے، فرمایا کیا بات ہے کہ تم جہنیوں کا زیور پہنے ہوئے ہو اسے بھی پھینکا اور عرض کی یا رسول اللہ! کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ فرمایا چاندی کی بنواؤ اور ایک شتقال پورا نہ کرو یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم کی ہو، ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ وہ لوہے کے بعد سونے کی انگوٹھی پہن کر آئے، حضور نے فرمایا کیا بات ہے کہ تم جہنیوں کا زیور پہنے دیکھنا ہوں یعنی سونا تو اہل جنت جنت میں پہنیں گے۔

• انگوٹھی صرف چاندی کی ہی پہنی جاسکتی ہے۔

مسائل

• دوسری دھات کی انگوٹھی پہننا حرام ہے مثلاً لوہا، پتھر، تانبا، جست وغیرہ، ان دھاتوں کی انگوٹھیاں مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہیں فرق ضرر

- اتنا ہے کہ عورت سونا بھی پہن سکتی ہے اور مرد نہیں پہن سکتا۔
- انگوٹھی سے مراد عقد ہے، نگینہ ہر قسم کے پتھر کا ہو سکتا ہے، عقیق، یاقوت، زمرد وغیرہ وغیرہ سب کا نگینہ ہا کر ہے، درختدار، جواں، شریعت (ہدایہ)
- مرد کو یہ ہے کہ اگر انگوٹھی پہنے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھے اور عورتیں نگینہ ہاتھ کی پشت کی طرف رکھیں کہ ان کا پہننا زینت کے لئے ہے اور زینت اس صورت میں زیادہ ہے کہ نگینہ باہر کی جانب رہے۔ (ہدایہ)
- داہنے یا بائیں ہاتھ جس میں چاہیں انگوٹھی پہن سکتے ہیں اور چھنگلیاں میں نہیں جائے۔ اور مختار و رد المختار

- انگوٹھی پہنی جائے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی ایک نگینہ کی ہو اور اس میں کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو مرد کے لئے ناجائز ہے (رد المختار) اسی طرح مردوں کے لئے ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا یا چھلے پہننا بھی ناجائز ہے کیونکہ انگوٹھی نہیں چھلے پہن سکتی ہیں۔
- لڑکوں کو سونے چاندی کے زیور پہننا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا اور سونا سونے چاندی کے برتن میں کھانا اور انکی پیالیوں سے شیل لگایا یا ان کے عطردان سے عطر لگایا یا ان انگوٹھی سے بھڑکنا منع ہے اور یہ ممانعت مرد و عورت دونوں کے لئے ہے، عورتوں کو ان کے زیور پہننے کی اجازت ہے، زیور کے سوا دوسری طرح سونے چاندی کا استعمال مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہے۔

- سونے چاندی کے چھپے سے کھانا ان کی سلائی یا سر مردانی سے سر مرہ لگانا، ان کے آئینہ میں منہ دیکھنا، ان کے قلم و دوات سے لکھنا، ان کے لوٹے یا پشت سے دھوکنا یا ان کی کرسی پر بیٹھنا مرد و عورت دونوں کے لئے منوع ہے۔ (رد المختار)
- چائے کے برتن سونے چاندی کے استعمال کرنا ناجائز ہے اسی طرح سونے چاندی کی گھر سی اتھ میں باندھنا بلکہ اس میں وقت دیکھنا بھی ناجائز ہے (رد المختار)

## حقوق والدین

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-  
 "جس نے اس حال میں صبح کی کہ ماں باپ کے پاس میں اللہ تعالیٰ کا فریاد ہو  
 رہا تو اس کے لئے صبح ہی کو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین  
 میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ  
 والدین کے پاس میں خدا کا فریاد بند رہا تو اس کے لئے صبح ہی کو جہنم کے دروازے  
 کھل جاتے ہیں اور ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے، ایک شخص نے عرض کی، اگرچہ  
 ماں باپ اس پر ظلم کریں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ ظلم کریں!  
 اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں۔ بہیقی مشکوٰۃ

"مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ جہانم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی  
 یا رسول اللہ! میرا رواد ہے جہاں میں جانے کا، حضور سے مشورہ لینے حاضر ہوا  
 ہوا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تیری ماں ہے؟ عرض کی  
 ہاں! فرمایا اس کی خدمت اپنے اوپر لازم کر لو کہ جنت ماں کے قدموں کے تلے۔"

## اولاد کے حقوق

بہیقی اور مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابوب بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
 ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-  
 اولاد کے باپ کا عطیہ اچھی تربیت سے مہر نہیں ہے۔  
 حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ:-

جو شخص تین لڑکیوں یا تین بیٹوں کی پرورش کرے، پھر ان کو ادب سکھائے  
 اور ان کے ساتھ مہربانی کرے یہاں تک کہ خدا ان کو مستغنی کر دے (یعنی وہ بانی

ہو جائیں اور ان کا نکاح ہو جائے تو پرورش کرنے والے پر اللہ تعالیٰ رحمت  
کو واجب کر دے گا، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور دو بیٹوں یا دو  
بہنوں کی پرورش پر کیا ثواب ہے؟ حضور نے فرمایا دو کا ثواب بھی یہی ہے راوی  
کا بیان ہے، اگر صاحب ایک بیٹی یا ایک بیٹے کے بارے میں سوال کرتے تو ایک  
کی نسبت بھی حضور یہی فرماتے، (مشرح المسئلة بمسئلة شریعیہ)

### ہدایات

بچہ کو اسکی ماں یا کسی نیک عماری عورت کا دو سال تک دودھ پلوانے  
علائق و طبیب کمالی سے انکی پرورش کرے ناپاک مال کے استعمال  
سے ناپاک عاتق پیدا ہوتی ہیں بچوں کو اس سے بچائے اور خود بھی اس سے پرہیز کرے  
اس میں برکت بھی نہیں، ان کو کھینچنے کے لئے وہ چیزیں دیں جو شریعت میں جائز ہے پلوانے  
کے لئے ان سے بھوٹا اور غلط وعدہ نہ کرے، جب کچھ پوشیاری ہو کو کھانے پینے اٹھنے،  
میٹھنے چلنے پھرنے، ماں باپ، استاد، بزرگوں کی تعظیم کا طریقہ بتائے، نیک استاد کے  
پس قرآن پاک کی تعلیم دلا سکے، اسلام و سنت سکھائے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کی تعظیم و محبت ان کے دل میں ڈالے کہ یہی اصل ایمان ہے، جب بچہ کی عمر سات برس  
کی ہو جائے تو اس کو نماز کی تاکید کرے اور جب عمر دس سال کی ہو جائے تو نماز کے لئے  
اس پر سختی کرے اور اگر نہ پڑھے تو مار کر پڑھائے، وضو غسل اور نماز وغیرہ کے مسائل بتائے  
لیکھنے اور پڑھنے کی تعلیم دے، فہم سپہ گری سکھائے، برے لوگوں اور بری صحبتوں سے  
بچائے، ہمتیہ ناول اور گندے افسانے وغیرہ ہرگز نہ پڑھنے دے، جب جوان ہو جائے  
تو نیک شریف نسب لڑکی سے شادی کر دے اور وراثت سے ہرگز محروم نہ کرے، اگر کوئی  
کو سینا پر دانا اور کھانا پکانا وغیرہ سکھائے سورۃ نور کی تعلیم دے ان کو لیکن ہرگز نہ سکھائے  
کہ فتنہ کا احتمال غالب ہے، بیٹوں سے زیادہ ان کی دجولی کرے، ابرس کی عمر سے  
انکی خاص نگہداشت شروع کرے، شادی بارات میں جہاں ناچ گانا ہو وہاں ہرگز نہ جانے  
دے، ریڈیو سے بھی گانا بجانا ہرگز نہ سننے دے جب بالغ ہو جائے تو نیک شریف نسب  
لڑکے کے ساتھ نکاح کر دے خاص فاجر خصوصاً مذہب کے ساتھ ہرگز نکاح نہ کرے۔



## بھائی وغیرہ کے حقوق

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بڑے بھائی پر ایسا ہے جیسے باپ کا حق ہے پر (یعنی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

”جو بہادرے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہائے بڑوں کی عزت نہ کرے نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے درو کہے وہ ہم میں سے نہیں تیرندی شریف“

شرح استہ میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”جو شخص عقیق کو اپنے کھانے میں شریک کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت واجب کر دے گا“

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

”وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوس اس کی آفتوں سے محفوظ نہ ہوگا“ (مسلم شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ :-

”وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے“ (یعنی و شکوہ)

بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :-

”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ بندہ اس وقت“

”کس مومن نہیں رہتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے بھی دبی پسند نہ کرے جس کو وہ خود اپنے لئے پسند کرتا ہے“

## میاں بیوی کا آپس میں سلوک

• حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ۱۔

”اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرے تو حکومت کو ضرر حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے (لیکن چونکہ غیر خدا کو سجدہ حرام ہے) اس لئے ایک عورت اپنے شوہر کو سجدہ تو نہیں کر سکتی البتہ اس کے لئے شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم ضرور ہے۔“ (ترمذی شریف)

• ترمذی شریف میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ۱۔

”جو عورت اس حال میں دنیا سے انتقال کرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو تو وہ عورت جنتی ہے۔“

• حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۔

”مسلمانوں میں کامل الایمان وہ شخص ہے جو اپنے اخلاق میں سب سے بہتر ہو اور تم میں سب سے زیادہ اچھے وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں سب سے بہتر ہوں۔“ (ترمذی)

• ابو داؤد مشکوٰۃ شریف میں حضرت حکم بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پاس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟

فرمایا: جب تم کھاؤ تو اس کو کھلاؤ اور جب تم پہنو تو اسے پہناؤ اور اگر کسی خلاف شریعت بات پڑے اور دینی ہو تو اس کے منہ پر تھ مارو اور اسے پراکھو اسے چھوڑ دو مگر گھر میں۔

جس کی دو بیویاں ہوں اس کے بائے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا:-  
بعض شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان عدل و انصاف نہیں کرتے تو قیامت کے دن وہ اس حال میں اٹھے گا کہ اس کے جسم کا ایک دھڑلگ ہو گیا ہو گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

## رزقِ حلال

حلال ہے وہ ہے جس کو شریعت نے جائز کیا ہے۔

طیب ہے وہ ہے جس پر دل کو اطمینان ہو۔ حلال و طیب نماز کے استعمال سے قلبِ نغمہ یوں پیدا ہوتا ہے اچھے اخلاق کا صدور ہوتا ہے اس کے برعکس اپنی شغاف و تہمتی ہے جو آدمی حلال روزی اور رزقِ طیب کی بجائے حرام روزی حاصل کر کے لاتا ہے اس میں نہ صرف یہ کہ برکت نہیں ہوتی بلکہ اس کے گھر میں طرح طرح کی بلائیں نازل ہوتی رہتی ہیں اور اس کے بال بچوں کے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں، خیالات میں گندگی پیدا ہو جاتی ہے ایسا شخص کبھی خوشحال نہیں رہتا ہمیشہ قرض کی ذلت میں گرفتار رہتا ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حرام روزی سے بچنے اور اس سے گریز و نفرت کرنے کی توفیق بخشے اور ان کو خیر و برکت سے معمور رزقِ حلال و طیب عطا فرمائے۔

• بقیہ و مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-

”متر بیت کے دیگر، فروغِ حق کے علاوہ حلال روزی حاصل کرنا فرض ہے۔“

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس بدن کو حرام غذا دی گئی وہ جنت میں داخل نہ ہوگا (یعنی مشکوٰۃ)  
 صحیح بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم  
 رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

”ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جب کوئی اس بات کی پروا نہ کرے گا کہ اس  
 نے جو مال کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام ؟“

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ سرکارِ دو عالم  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

**اچھا تاجر**

”بہت سچے اور دیانتدار تاجر کا شتر بیوں، صدیقیوں اور شہیدوں کے  
 ساتھ ہوگا“

بعض لوگ گائے، بکری یا بٹی پر دیتے ہیں کہ جتنے بچے پیدا ہوں گے  
 انہیں نصف نصف لے لیں گے یہ اجارہ فاسد اور ناجائز ہے بچے

**مسائل**

اسی کے ہیں جس کی گائے اور بکری ہے (بہار شریعت حصہ چہارم)  
 کسی کو مرغی دی کہ جتنے انڈے دے گی دونوں نصف نصف تقسیم کر لیں گے یہ اجارہ  
 بھی فاسد اور ناجائز ہے (انڈے کسی کے ہیں جس کی مرغی ہے) بہار شریعت حصہ منکذ  
 ”ٹالہوں، جھیلوں کا مچھلیوں کے شکار کے لئے ٹھیکہ دینا جیسا کہ ملک میں رائج ہے ناجائز  
 ہے۔ (بہار شریعت)

## سود کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے سود لینے والوں، سودی دستاویز رکھنے والوں اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور  
 فرمایا کہ وہ کب (گناہ میں برابر کے) شریک ہیں  
 حضرت عبداللہ بن جعفر (طیلس الماسک) رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-



سود کا ایک درہم جس کو آدمی جان بوجھ کر کھائے اس کا گناہ ۳۶۵ روزا کرنے سے زیادہ ہے اور مشکوٰۃ شریف

ابن ماجہ و ترمذی میں ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”جو شخص کسی کو قرض دے اور پھر قرضدار قرض دینے والے کے پس کوئی ہدیہ اور تحفہ بھیجے یا سواری کے لئے کوئی جانور پیش کرے تو اس پر سواری نہ جواز اس کا ہدیہ و تحفہ قبول نہ کرے البتہ اگر قرض دینے سے پہلے اس قسم کا معاملہ ہوتا رہا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں“

مسائل | سود قطعی حرام ہے اس کی حرمت کا منکر کافر ہے حرام سمجھ کر سود لینے والا لافاسق مرد و النساءوت ہے (بہار شریعت)۔

• ملک کے غیر مسلموں کا مال چوری ہوا کہ اور دھکاری و فریب سے حاصل کرنا جائز نہیں۔  
• حکومت کی طرف سے جگہ جگہ جب تک قائم ہیں و اس سے سود پر روپیہ یا کوئی سامان لکھا د اور قلعہ وغیرہ لانا جائز نہیں۔

• بیک خواہ ملک کا یا غیر مسلم حکومت کا ہو یا کسی کافر عربی کا اس پر نفع دریافت ائمہ عا سود نہیں ہی طرح غیر مسلم حکومت یا کافر عربی کا مسلمان ملازمین کو فائدہ کا جو نفع غائب ہے وہ بھی سود نہیں البتہ مسلم بیک کا نفع سود ہے۔

فتاویٰ عزیزیہ جلد اول ص ۲۹ پر ہے :-

”مگر فقہ سود از حرباں بایں وجہ حلال است کہ مال حربی مباح است اگر در ضمن آن نقص عمد نہ باشد و حربی ہوں خود بخود بد بد یا مشبہ حلال خواہ بود“  
یعنی غیر مسلم حربی سے نفع حاصل کرنا اس طور پر حلال و جائز ہے کہ اس کا مال مباح ہے اگر اس میں بد عمدی نہ ہو اور حربی جیب خود اپنی خوشی سے نفع دے (سود) تو بلاشبہ حلال ہوگا۔“

## پوری

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”جو پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے : یا بخاری و مسلم  
حضرت فضالہ بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس  
ایک چور لا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا، پھر حضور نے فرمایا کہ وہ سٹھوا اٹھ دس کی گردن میں لٹکا دیا  
جائے۔ (ترمذی شریف)  
انتساب : اگر آج اسلامی حکومت ہوتی تو چور کا ہاتھ کاٹا جاتا۔

## شراب نوشی

• حدیث شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

”میں باپ کی نافرمانی کرنے والا، جو اُکھینے والا، احسان جتانے والا اور  
شراب کا عادی جنت میں داخل نہ ہو گا۔“

• حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :-

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے میری عزت کی جو میرا بندہ شراب کا ایک گھونٹ  
بھی پیئے گا میں اس کو اس کے مثل پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے  
شراب نوشی ترک کر دیگا میں اس کو مقدس حوضوں سے شراب بطور پلاؤں گا۔ (مسند احمد)  
• حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
”جو شراب پیئے اس کے دسے مارو اور جو شخص چوتھی مرتبہ شراب پیئے  
اسے قتل کر دو۔“ (ترمذی شریف)

شراب پینے والے کو اتنی دیر سے مارے جائیں، جو کہ وہ موت  
**مسئلہ شریعیہ** میں ان کے لئے یہ حکم ہے کہ مسلمان ان نئے تعلقات جنم لیں  
 ان کے ساتھ کھانا پینا اور نشست و برخاست اور کسی قسم کا اسلامی تعلق رکھیں جب تک کہ وہ  
 شراب پینے سے نوکر کر لیں اور اپنے برے اعمال سے کنارہ کشش نہ ہو جائیں۔

## جھوٹ

مسلم شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-  
 ”صبح کو ناسکی ہے اور نہ کسی جنت میں لیجاتی ہے اور جھوٹ بولنا فسق و فجور  
 ہے اور فسق و فجور دوزخ میں لے جاتا ہے۔“

بیہقی اور مشکوٰۃ میں حضرت عروان بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونساں بڑول ہوتا ہے؟ حضور نے جواب میں فرمایا  
 ہاں! پھر عرض کیا گیا، کیا وہ نیک بن سکتا ہے؟ فرمایا ہاں! پھر حضور سے پوچھا گیا کہ کیا  
 مومن جھوٹا ہوتا ہے؟ فرمایا نہیں۔

## غلیب

بخاری و مسلم میں ہے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-  
 ”جو چغل خور جنت میں نہیں جائیگا۔“

نیز ارشاد فرمادیا ہے کہ :-

اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ لوگ ہیں جو چغلی کھاتے پھرتے ہیں اور  
 دوستوں کے درمیان جدائی و تفریق ڈالتے ہیں۔ (احمد و بیہقی)

سنن بیہقی میں ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-  
 ”تم لوگ ناجز کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو سراسر اس کو لوگ کیسے پہنچائیں  
 گئے، ناجز کی برائیاں بیان کیا کرو تاکہ لوگ اس سے احتساب کریں۔“

**مسائل** | افہامی مسکن یا بد مذہب کی برائی بیان کرنا جائز ہے بلکہ اگر لوگوں کو اس کے شر سے بچانے مقصود ہو تو ثواب ملنے کی امید ہے۔ (مبارک شریعت)

جو شخص علے الاعلان برا کام کرتا ہو اور اس کو اس بات کی پرواہ نہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے تو اس شخص کی اس بری حرکت کا بیان کرنا غیبت نہیں مگر اس کی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں ان کا ذکر کرنا غیبت ہے (مبارک شریعت)

## زبان کی حفاظت

مؤثر مذہبی شریعت میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :-

”جو شخص خاموش رہا اس نے نجات پائی“

**انتباہ** | پیغمبر اسلام کے اس ارشاد مبارک کا حاصل مطلب یہ ہے کہ بری بات زبان سے نکالنے یا بے موقع بات کر کے جس سے دل دکھے یا اس کے اس کے نتیجے میں اس کو کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو

## تنہائی

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ :-

”عزالت نشین (تنہائی) پر سے ہم نشین سے بہتر ہے اور اچھا ہم نشین تنہائی  
 دھن سے بہتر ہے اور بھلائی کی تعلیم دینا خاموشی سے بہتر ہے اور برائی سکھانے  
 سے خاموش رہنا بہتر ہے۔“ (مشکوٰۃ شریف)

## گالی

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



نے ارشاد فرمایا :-

مسلمان کو گالی دینا فسق و گناہ ہے اور تمہاری دین اسلام

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ پیغمبر خدا  
 علیہ التحیۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب فسق کی تعریف  
 کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور فسق کی تعریف سے عرش الہی کو نیلے  
 گاتے ہیں (یعنی)

## فسق

ابوداؤد شریف کی حدیث ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-  
 "فسق سے پرہیز کرو اس لئے کہ حد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح  
 آگ لکڑی کو" (ابو داؤد کرم اللہ وجہہ)

## دو مسلمانوں میں ناراضگی و جدائی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ :- "کسی مسلمان کو جان نہ دیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان کو دشمنی سے چھوڑے  
 رکھے، اگر تین دن گزر جائیں تو اس کو جد ہونے کہ اپنے بھائی سے مل کر سلام کرے، اگر وہ  
 سلام کا جواب دے تو مصالحت، ثواب میں دونوں شریک ہیں اور اگر سلام کا جواب نہ دے  
 تو جواب نہ دینے والا گناہ کار سوا اور سلام کرنے والا ترک تعلقات کے گناہ سے بری ہو گیا  
 (ابوداؤد و مشکوٰۃ)

## غصہ

بیوقوفی میں ہے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ :-  
 "غصہ ایمان کو ایسا برباد کرتا ہے جس طرح ایوا ایک نہایت کڑوا پھل آتشند

خواب کر دیتا ہے :-

یز فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے :-

”ہمارے وہ نہیں ہے جو پہلوان ہو اور دوسرے کو چھپا دے بلکہ ہمارے

وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ کو قابو میں رکھے :- (بخاری و مسلم)

## عفو و درگزر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-

”حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کی اے میرے پروردگار! کون بند سے

تیرے نزدیک زیادہ عزت والا ہے ؟ واللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ بندہ میرے

نزدیک زیادہ عزت والا ہے جو انتقام کی طاقت رکھنے کے باوجود افسوس

معاف کر دے :- (مشکوٰۃ شریف) :-

## شکر

مسلم شریف میں ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ :-

”جو شخص شخص کے دل میں رائی بوا بر بکیر (عز و گھمٹ) ہو گا وہ جنت میں نہ

جائے گا، ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! آدمی اس چیز کو پسند کر لے

کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کا جوتا اچھا ہو، کیا یہ بھی شکر میں داخل ہے

حضور نے ارشاد فرمایا، خدائے تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال ذات آرائش، کو

محبوب رکھتا ہے اس لئے کہ آرائش و جمال کی خواہش شکر نہیں اور البتہ بکیر

حق کو قبول نہ کرنا اور لوگوں کو حقیر و ذلیل سمجھنا ہے :-

## تواضع و انکسائی

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ :-

”اے لوگو! تواضع (عاجزی و انکساری) اختیار کرو میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے تواضع کرتا ہے خدا نے اسے بند فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو چھوڑنا سمجھتا ہے مگر لوگوں کی نظروں میں وہ برا سمجھا جاتا ہے اور جو تکبر و عزوں کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو نیکی کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل و خوار رہتا ہے اور اپنے تئیں اپنے آپ کو بڑا گمان کرتا ہے حالانکہ اس کے نتیجے میں ایک روز وہ لوگوں کی نگاہوں میں کتے اور خنزیر سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔“ (بیہقی)

## ظلم و ستم

بخاری و مسلم میں ہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
 ”ظلم و ستم بروز قیامت تاریکیوں اور صیروں کا سبب ہو گا۔“  
 حضرت اوس بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور پر خیر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔  
 جو شخص ظالم کو قوت دینے کے لئے اس کا ساتھ دیتا ہے تو وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے یعنی یہ ایک مسلمان کا گناہ نہیں؟“ (بیہقی)

## منفلس کون ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

”کیا تم کو معلوم ہے منفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی ہم ہیں منفلس وہ شخص ہے جس کے پس پیسے ہوں نہ سامان حضور اکرم نے فرمایا میری امت میں وہاں منفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے اس حال میں کہ اس نے کسی کو گالی دی ہو یا کسی پر ہمت لگائی ہو یا کسی

کمال کھا یا سو کسی کا ناشاقون ہمایا ہوا کسی کو مارا سو نواب نہیں بنی کرنے  
کے لئے اس شخص کی نیکیاں ان مظلوموں کے درمیان تقسیم کی جائیں گی پس اس  
کی نیکیاں ختم ہو جانے کے بعد بھی اگر لوگوں کے حقوق اس پر باقی رہ جائیں گے  
تو اب مفاداروں کے گناہ لاو دیئے جائیں گے یہاں تک کہ اسے دوزخ میں  
ڈال دیا جائے گا۔

بہداریت: مسلمان بندوں پر دو قسم کے حقوق عائد ہوتے ہیں اب اللہ تعالیٰ  
کے حقوق اور بندوں کے حقوق ان دونوں حقوق کو ادا کرنا ضروری ہے مگر ان میں حقوق العباد  
کی اہمیت بہت بڑی ہے اس لئے کہ خدائے تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اگر چاہے تو  
اپنے حقوق کو معاف فرما دے لیکن بندوں کے حقوق کو اللہ تعالیٰ ہرگز معاف نہیں فرمائے  
گا جب تک وہ خود معاف نہ کریں۔

لہذا حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ حقوق العباد کو بھی ادا کرنے میں لگا رہے  
ورنہ قیامت کے دن سخت عذاب میں گرفتار کیا جائے گا۔

## حرص و طمع

مال و اقتدار وغیرہ کی حرص و طمع بہت ہی بری بلا ہے انسان اس میں مبتلا ہو کر سب کچھ  
مبھول جاتا ہے اور انجام کار حسرت و نامراد اس کے سوا اور کوئی چیز باعث نہیں آتی، حدیث شریف  
میں اس کی بڑی مذمت آئی ہے اور مسلمانوں کو اس سے احتراز کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔  
بخاری و مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”اگر دنیا دار آدمی کے پاس مال سے بھرے ہوئے دو جنگل ہوں جب  
بھی وہ تیسرے جنگل کی خواہش کرے گا اور ایسے دلاچی یا آڈی کا پیٹہ قبر کی  
مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔“

ترمذی شریف میں ہے حضور اکرم نے فرمایا:



”دو بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال اور مرتبہ کی تلاش انسان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔“

## دنیا

مسکوٰۃ شریف میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-  
دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔“

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور خذ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:-  
میں جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے (وہ محبت جو خدا و رسول کی محبت پر غالب آجائے) تو وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے تو مٹ جانے والے شے کو قرآن کر کے باقی اور ہمیشہ رہنے والی چیز کو اختیار کرو تو مسکوٰۃ شریف:-

ترجمہ شریف میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-  
”کان کلکول کرس نوادیا ملعون ہے اور جو چرس اس میں ہیں وہ بھی ملعون ہیں مگر ذکر الہی اور وہ چرس جنہیں رب تعالیٰ محبوب رکھتا ہے اور عالم متعالم بھی۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-  
”دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے یا تو مسلم شریف:-

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-  
”افضل مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس مومن سے افضل کوئی نہیں ہے جس نے خدائے تعالیٰ کی تسبیح و تکبیر اور اسکی عبادت و تحسین کے لئے اسلام میں زیادہ عمر پائی۔“ (احمد و مشکوٰۃ)۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-  
”جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے اس کے لئے ایک عظیم نعمت

مالدار ہونا کوئی حرج نہیں اور پرہیزگار آدمی کیلئے مالدار ہونا سنتی مالدار سے بہتر ہے اور خوشدلی بھی عدائے تقاضے کی نعمتوں میں سے ایک نعمت عظیم ہے نہ مشکوٰۃ

## مال و دولت

مشکوٰۃ شریف میں ہے حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ اگلے زمانے میں مال کو جہدِ خیال کیا جاتا تھا لیکن آج کل مال عموماً کی دھواں ہے اور فرمایا کہ اگر یہ زبردِ ایتاد ہلے پس نہ ہوتے تو بادشاہ ہم لوگوں کو ذلیل و خوار سمجھتے اور فرمایا کہ جس شخص کے پاس کچھ مال ہو اسے چاہئے کہ تمہیک سے رکھے دینی مال میں شہادت وغیرہ کے ذریعہ اضافہ کرتا ہے اس لئے کہ ایسا زمانہ ہے کہ اگر کوئی محتاج ہو جائے گا تو وہی سب سے پہلے اپنے پیسے کو دنیا کے لئے بیچ ڈالے گا اور فرمایا کہ حلال مال فصولِ غریبی میں فدا کیے نہیں ہوتا

## أمر بالمعروف ونهى عن المنکر

(بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا)

اس آخری امت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ امتیازی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ (اے امت محمد رسول اللہ!) تم تمام امتوں میں بہترین امت ہو، لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے باز رکھتے ہو، یعنی ایک بندہ مومن خود بھی پاکیزہ و پسندیدہ زندگی گزارتا ہے اور دوسرے لوگوں کو اپنی نصیحت و تبلیغ سے خداوند تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کر لے والی زندگی اختیار کرنے کے لئے جہدِ کدورتا ہے جس کے باعث معاشرہ و سماج میں ہر طرف اور ہر وقت امن و امان کا دور دورہ رہتا ہے اور ہر انسان راحت و آرام کے ماحول میں رہتا ہے۔ مسلمانوں کے فرائض میں ایک اہم فرض یہ بھی ہے کہ وہ خود نیک بنے اور لوگوں کو بھی نیک بنانے کی کوشش کرے اس کے متعلق متعدد حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں جن میں سے

بعض یہ ہیں :-  
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

”جو شخص کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اسکو اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر ہاتھ سے روکنے کی قوت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے منع کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو اس امر کو کون سے براہ راست اور یہ درجہ سے کم تر بیان کرے۔“ (مسلم شریف)۔

یعنی یہ وسلم میں ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-  
مقامت کے دن ایک شخص کو لاکھ قسم میں ڈال دیا جائے گا تو اس کی آیتیں اسی دم پیٹ سے باہر اگر گریں گے تو نہیں پڑیں گی، چہرہ انہیں سے گاہنی سکے گرد چکر کاٹے گا جیسے پیچنی لگا دھا آٹا پیستا ہے تو دوزخ میں دیکھ کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے اسے خداں! تیرا کیا حال ہے یعنی تو یہ کیا کر رہا ہے؟ کیا تو ہم کو نیک کام کرنے اور برے کام سے باز رہنے کا حکم نہیں دیتا تھا، تو بولے کہ میں تم کو نیک کام کا حکم دیتا تھا اور خود نیک کام نہیں کرتا تھا اور برے کاموں سے تمہیں منع کرتا تھا اور خود اس سے باز نہیں آتا تھا۔“

## توکل

عنور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-  
”جو شخص اللہ پر توکل بھروسہ کرے اور اپنے تمام کاموں کو اس کے سپرد کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔“ (ابن ماجہ)  
حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ نے فرمایا :-  
”اگر تم لوگ خدا کے لئے پر توکل کرو جیسا کہ توکل کا حق ہے تو وہ تم کو

اس طرح روزی دے گا جس طرح پرندوں کو روزی دیتا ہے کہ وہ صبح کو بھوکے  
 نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر واپس ہوتے ہیں: روزی شریف!

## ترک دنیا

نبی کریم ﷺ نے شہادہ فرمایا:۔  
 تلاش کو اپنے اوپر حرام کر لینے اور مال کو ضائع کر دینے کا نام ترک دنیا میں  
 بلکہ دنیا سے بے رغبتی یہ ہے کہ جو کچھ (مال و دار) تیرے قبضہ میں ہے اس  
 پر چھوڑ دے کہ جو خدا اُسے تقاضے کے مستحق قدرت میں ہے: روزی شریف!

## اخلاقِ حسنہ

مسلم شریف میں ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:۔  
 اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور مہربانی کرنے والے کو پسند فرماتا ہے۔  
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے  
 تقاضے علیہ وسلم نے فرمایا:۔

رحم و مہربانی

شرم و حیا

”شرم و حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان والا جنت میں داخل ہوگا اور حیا  
 و شرم کوئی برائی کا حصہ ہے اور برائی والا جہنم میں جائے گا: (احمد و ترمذی)  
 موافق اور مشکوٰۃ شریف میں ہے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
 ارشاد فرمایا:۔

خلقِ متحسن

”میں حسنِ اخلاق (اچھی عادات کے قدروں) کی تکمیل کے لئے مہوش کیا  
 گیا ہوں“

نیز فرمایا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے:۔

”مسلمانوں میں کامل الامان وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں (ابوداؤد)۔



## مسکراتا

بخاری شریف میں ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کھل کر ہنسنے کو دیکھا کہ ان کا ناؤ منظر آجائے آپ صرف تبسم مسکراہٹ فرمایا کرتے تھے۔  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

## ہنستا

”زیادہ نہ ہنسو کہ اس لئے زیادہ ہنستا دلوں کو مردہ بنا دیتا ہے (احمد ترمذی)“  
بخاری شریف میں انہی سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم لوگ ان حقیقتوں کو جان لو جنہیں میں جانتا ہوں تو تم بہت زیادہ روؤ اور کم ہنسو۔“

## علم اور علماء کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو باتیں مجھ سے موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں۔  
”علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اور نا اہل کو علم سکھانے والا ایسا ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جو اہر ات، موتی اور سونے کا ہار پہنا دیا جائے“ (ترمذی)  
مسلم اور مشکوٰۃ میں ہے حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ”یہ علم یعنی قرآن و حدیث کو جاننا، دین ہے اس لئے کہ تم جان لو کہ پناہ دین کس سے مل کر ہے ہوتا“

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کا ایک ایک عالم اور عابد تھا اور دوسرا عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-  
”عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسی کہ میری فضیلت تمنا سے ایک آدمی کو درجہ آدمی پر پھر حضور نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو بھلائی سکھانے والے پر

اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے حق میں فرشتے نیز زمین و آسمان کے رہنے والے یہاں تک کہ چوہنٹیلے اپنے سوراخوں میں اور چھپدیاں پانی میں ادا ملے بغیر کرتی ہیں (ترمذی و مشکوٰۃ)

ترمذی، ابوداؤد و مشکوٰۃ میں ہے حضرت کثیر بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :-

طالب علم

”میں حضرت ابوالدرداء کے ساتھ دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ اے ابوالدرداء! بے شک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ سے پرس کر آیا ہوں کہ آپ کے پاس کوئی حدیث ہے جسے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور میں کسی دوسرے کام کے لئے نہیں آیا ہوں۔ حضرت ابوالدرداء نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص علم و دین حاصل کرنے کے لئے سفر کرتا ہے تو خدا اسے تعالیٰ سے جنت کے راستے میں سے ایک راستے پر چلائے گا اور طالب علم کی رضا حاصل کرنے کے لئے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو زمین و آسمان میں ہے یہاں تک کہ چھپدیاں پانی کے اندر عالم کے لئے دلائل ہستیا کر رہی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی کہ چودہویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر اور علماء اہل علم کے کرام کے وارث و جانشین ہیں، انہی کے کرام کا ترکہ دینار و درہم نہیں ہیں، انہوں نے وراثت میں صرف علم چھوڑا ہے تو جس نے اسے حاصل کیا اس نے پورا حشر پایا۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ:-  
”رات میں ایک گھڑی علم دین کا پڑھنا پڑھانا رات بھر کی عبادت سے افضل ہے۔“ (داہمی مشکوٰۃ)

ترمذی و مشکوٰۃ میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

”ایک فقیر معنی عالم دین شیطان پر ہزاروں عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔“  
 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اس علم کی حد کیا ہے  
 جسے آدمی حاصل کرے تو ختم معنی عالم دین ہو جائے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم نے فرمایا کہ :-

”جو شخص میری امت تک پہنچانے کے لئے دینی باتوں کی ہم حدیثوں کو یاد  
 کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو خیمت کے دن عالم دین کی حیثیت میں اٹھائے  
 گا اور بروزِ حشر میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں اٹھاؤں  
 گا“ (مشکوٰۃ شریف)

ابوداؤد اور مشکوٰۃ میں حضرت ابوداؤد سے روایت ہے انہوں نے پنا  
 عالم مجدد  
 کیا کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو باتیں میں نے معلوم کی  
 ہیں ان باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ ہر حدی (۱۰۰ ہوں) کے خاتمہ پر اس امت کے لئے اللہ  
 تعالیٰ ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس کے لئے اس کے دین کو ستارہ نکھارتا رہے گا۔  
 (یعنی سنت کو زندہ کرے گا، دینی باتوں کو صحیح انداز میں پیش کرے گا) (ابوداؤد و مشکوٰۃ)  
 بدایت اعراب و عجم کے علماء و مشائخ کے متفقہ فیصلہ سے جو دہویں حدی کے  
 مجدد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ ہیں اور حدیث کے مطابق آپ کی ذات  
 و طرزِ زندگی میں وہ تمام خوبیاں اور جلیلہ اوصاف موجود تھے جو ایک عالم مجدد کا خاصہ ہیں۔  
 ابوداؤد و مشکوٰۃ میں ہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

علم سے دنیا طلبی  
 نے ارشاد فرمایا کہ :-  
 ”جو شخص نے ایسے علم کو سیکھا جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کی  
 جاتی ہے، مگر اس نے صرف اس غرض سے حاصل کیا کہ اس سے منافع  
 دنیا طلب کرے تو قیامت کے دن اس کو جنت کی خوشبو تک میسر نہ ہوگی۔“

اعل علم کون ہیں؟  
 حضرت سفیان ثنی اللہ تعالیٰ اعزہ سے روایت ہے کہ  
 حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ اہل علم کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ جو اپنے علم کے موافق عمل کریں، پھر آپ نے سوال کیا کہ عاملوں کے دلوں سے کونسی چیز علم کو نکال لیتی ہے؟ جواب دیا کہ لالچ! (دوامی و مشکوٰۃ)

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

**علما ہر مسموم** ۱۔ گناہ ہو جاؤ کہ ہر دلوں میں سب سے زیادہ برے علماء ہوتے ہیں اور اچھوں میں سب سے بہتر علماء بھی ہوتے ہیں۔

## کھانے پینے کے آداب!

کھانے پینے سے قبل اور بعد میں بھی دونوں ہاتھوں کو دھوئے اور تہیہ مرتبہ کلی کرے اس سے محتاجی دور ہوگی، کھانے کے بعد ہاتھوں میں جو تیزی ہو اس کو آنکھوں پر پھیرے تاکہ آنکھوں کی روشنی قائم رہے، کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھے۔

• حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”جس نے کھانے پر بسم اللہ پڑھی جائے اس نے کھانے کو شیطان اپنے لئے جلال سمجھتا ہے۔“ (مسلم شریف)

• حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ:

”تم میں سے جب کوئی شخص کچھ کھانے کا ارادہ کرے تو دہسنے ہاتھ

سے کھائے اور جب کوئی چیز پینا چاہے تو دہسنے ہاتھ سے پئے مسلم شریف“

کھانے کے لئے بیٹھنے کے دو سنون طریقے یہ ہیں:

۱۔ دونوں پاؤں کھڑے رکھے ۲۔ ایک پاؤں کھڑے اور دوسرے کو گرائے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں دونوں طریقوں پر بیٹھ کر کھاتا سول فرمایا کرتے

تھے ان کے علاوہ جو بیٹھنے کے طریقے ہیں وہ غیر مسنون ہیں۔

کھانے کے دوران مکی باتیں کرنا یا چپ رہنا منع ہے اچھی باتیں اور بزرگان دین و



صالحین بندوں کا تذکرہ زیادہ بہتر ہے، روٹی بائیس ہاتھ میں رکھے اور داہنے ہاتھ سے  
محکمہ توڑ کر کھائے اور دسترخوان پر گرے ہوئے دانے یا روٹی کے ٹکڑے کو اٹھا  
کر کھالینا سنت ہے اس کا کھانے والا عیش و آرام کی زندگی گزائے گا، اولاد کو عاقبت  
ملے گی بے وقوفی سے محفوظ رہے گا اور اس کے جسم پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائیگی۔  
کھانے پینے اور کسی اچھے کام کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے۔ بسم اللہ میں  
اولاد و آخرت، حرام چیز پر بسم اللہ نہ کہے، کھانے کے بعد انگلیوں اور رکابی کو اچھی طرح چاٹ  
لے پھر یہ دعا پڑھے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا  
وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنْ  
الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِنَا  
فِیْ طَعَامِنَا وَسَقَاتِنَا۔

ترجمہ: تمام تعریف ہے اس اللہ کے  
لئے جس نے مجھ کو کھلایا اور پلایا اور مجھ کو  
مسلمان بنایا، اے اللہ میرے کھانے  
پینے میں برکت عطا فرما۔

سونے چاندی اور پتیل کے برتنوں میں کھانا، جو تھے پھینے ہوئے کھانا، کھاتے وقت زور  
سے ہلانا، نکیہ لگا کر یا لیٹ کر کھانا، گرم کھانا، روٹی پر پیالہ وغیرہ رکھنا، کھاتے وقت ادھر  
ادھر ناکا، بہت زیادہ منہ کھول دینا، چھری کاٹنے سے کھانا، روٹی میں انگوٹھ پھینا، کھانے کو  
منہ سے پھونکنا اور نہ کھانا، رکابی کے پتے کی چیز کو پہلے کھانا، دوسرے کے آگے کی چیز کھانا  
جب کہ برتن میں ایک قسم کا کھانا ہو، اگر چند قسم کے ہوں تو بجا رتبہ اسی طرح کھڑے ہو کر یا چپتے  
ہوئے بارستے میں کھانا، خمر، خوں یا مشک و صراحی یا گھڑے وغیرہ میں منہ لگا کر پانی پینا، آہا  
زمرم اور خوشبو کو قبول نہ کرنا، ذرا کھا کر سو جانا، جھاڑو سے خللا کرنا منع ہے، بیشکر و دونوں  
ہاتھ لگا کر تین سانس میں پینا چاہئے اور پانی چوس چوس کر پیتے۔

## پسندیدہ غذائیں

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غذاؤں میں کدو، لالہ، اسکر، خرم، انگور، میٹھی چیز، شہد  
جوگی روٹی، گوشت، پٹھ اور اگلی دست کا اور دودھ پسند تھا۔ (حدیث شریف)



اپنی عاجزی اور خدا کی ربوبیت کا انکار کرنا اور اس کی رحمتوں کا امیدوار ہونا یہ خود ایک بہت بڑی عبادت ہے ۔

حدیث شریف میں ہے کہ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَلْعَبَادُ کُلُّہُمْ رَاجِعُونَ اِلَیَّ (اجیاء العلوم) یعنی عباد کا مقرر دعا ہے ۔

ایک روایت میں آیا ہے اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَلْعَبَادُ کُلُّہُمْ رَاجِعُونَ اِلَیَّ (دعا عبادت میں ہے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

”خدا کے دربار میں دعا سے عزت والی کوئی چیز نہیں ہے“

نیز حدیث پاک میں ہے :-

”بندوں کی دعا بھی غلط نہیں کرتی اور میں صورتوں میں ضرور قبول ہوتی ہے“

۱۔ یا توبہ کا کوئی گناہ معاف ہو جاتا ہے ۔ ۲۔ یا اس کی مانگی ہوئی مراد کو اللہ

تعالیٰ دنیا ہی میں عطا فرمادیتا ہے ۔ ۳۔ یا سچی دعا کو آخرت میں نیکی کا ذخیرہ

بنادیتا ہے ۔ (مسند امام موسیٰ حنفی رحمہ اللہ اجیاء العلوم)

## دنیا و آخرت کی خیر و برکت سے معمور

### خیر و برکت کا ہدف دعا میں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب شب میں بیدار ہوتے تو اپنے معبود حقیقی و معبود غیبی کی پانچ باتیں دعا میں کیا کرتے۔

یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود بھی نہیں،  
 اکیلا ہے، دنیا و آخرت میں سرکشوں پر  
 قہر فرماتے والا، تمام آسمان و زمین اور  
 جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی پرورش  
 فرمان والا، ہر چیز پر غالب ہے اس کے قبضہ  
 قدرت سے کوئی مخلوق باہر نہیں ہو سکتی بہت  
 زیادہ بخشش والا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ  
 رَبُّ السَّمَوَاتِ  
 وَالْأَرْضِ وَمَا  
 بَيْنَهُمَا الْعَلِيمُ  
 الْغَفَّارُ

### رات میں بستر سے اٹھ کر پھر واپس آئے تو کیا کہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-  
 ”میں سے جب کوئی رات کو بستر سے اٹھ کر پھر واپس بستر پر آئے تو اس کو چھ



نے اور کروٹ پر لیٹ کر بارگاہِ خداوندی میں یوں عرض کرے :-

يَا سَيِّدِي الْكَلْبُوتُ وَمَعْنَى  
تَرْجُمہ: اے اللہ! تیرے ہی نام کی  
جَبَلِيٌّ وَبِلَّتْ اَمْرُ فَحَسْبُ اِنْ  
مد سے میں پہلو پر لیٹا اور تیری ہی مدد  
سے اٹھوں گا، اگر تو میری جان کو جو کہ  
اَمْسَكَتْ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا  
لے تو اس کی بخشش فرما دینا اور اگر واپس  
وَ اِنْ سَدَدْتَ فَمَا فَاحْفَظْهَا  
فرمائے تو اس کو ان اخلاق و اوصاف کے  
بِمَا تَحْفَظُ مِنْ اَحَدٍ اَمِّنَ  
مستحقِ غفور کھ جن کے ساتھ تو نیک  
الصَّلٰى حَيِّنَہ  
بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ

در میان شب میں آسمان کی طرف دیکھنے پر

خود آقائے نامدار مولائے گلزار محبوب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد باہر تشریف لائے اور آسمان کی جانب نگاہ فرما کر یہ آیت پڑھی :

اِنَّ فِيَّ خَلْقٍ السَّمَوَاتِ  
تَرْجُمہ: بے شک آسمانوں اور زمینوں کی  
وَالْاَرْضِ وَ اَخْتِلَا فِي السَّيْلِ  
پیدائش اور رات دن کے تھے جنہیں میں  
وَالنَّهَارِ لَا يَفْتُرُ لَوْ لَبِ  
نشانیوں میں جو وجود الہی پر دلیل ہیں عقل  
الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَدْكُرُونَ  
دالوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے  
اِنَّهُ يَتِمَّا مَنَاقِعُ عَمَلٍ اَقَى عَلَى  
ہیں کھڑے بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور  
جُنُودِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي  
آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش میں خود کرتے  
خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ  
میں : اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ کیا نہیں  
مَرَبِّهَا مَا خَلَقْتَ هَذَا اَبَاطِلًا  
بنایا۔ پاک ہے تو۔ پس میں جہنم کے عذاب  
سُبْحٰنَكَ فَوْقَ عَذَابِ السَّامِیَہ  
سے بچا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

شب قدر دیکھنے کی یہ دعا ہے

فرمایا کہ شبِ قدر دیکھو تو یہ دعا مانگو :-

اللَّهُمَّ أَنْتَ عَافٍ  
شَيْبُ الْعَفْوِ مَا عَفَتْ  
عَفْوِي -

ترجمہ : اے اللہ ! بے شک تو معاف  
فرمانے والا ہے معافی مانگنے کو پسند فرماتا  
ہے ، پس تو مجھ کو معاف فرما دے ۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
**اچھا خواب دیکھنے پر** اگرچہ خواب نیک نظر آئے تو بیدار ہونے پر حمدِ خدا بجا لائیں  
اور کہیں :-

الْحَمْدُ لِلَّهِ

ترجمہ : ساری تعریف اللہ ہی کو ہے  
اور خواب صرف اپنے دوست یا عالم سے بیان کریں ، علیمِ تعبیر کے ماہر ائمہ فرماتے ہیں کہ  
خواب نہ عورت سے بیان کریں نہ دشمن سے ۔

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ  
**برا خواب دیکھنے پر** جب برا خواب دیکھئے تو جاگنے پر پائیں جانب تین مرتبہ  
تھوٹو مگر اسے اور نہیں کہہ دو ، **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَشَدُّ اِلَیَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ اِلَیَّ** کہہ دو اور کر دے بدلے اور یہ  
خواب کسی سے بیان نہ کریں نہ نقصان نہ پہنچائے گا ۔

جب کوئی خواب دیکھے کہ اپنے بھائی سے عین کرے تو اس کو چاہئے کہ یوں کہے :-  
**خَيْرٌ لِّمَا نَکُنَّا مِنْکُمْ** ترجمہ : یہ ہمارے لئے بہتر ہے اور دشمنوں  
**لَا عَدَاوَاتُنَا** کہ حق میں برا ہو ۔

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
**سونے سے بیدار ہو تو یہ پڑھے** جب خواب سے بیدار ہوتے تو

یہ پڑھتے :-

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

ترجمہ : سب خوبیاں اللہ کے لئے  
جس نے موت (خواب) کے بعد میں جیسا  
(بیداری عطا فرمائی) اور قیامت کے دن

أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا

وَالَّذِي يُبْرِئُ الشُّعُوْرَ

اعمال کی جزا کے لئے اسی کی بدگاہ میں حاضر  
ہونے کے لئے مردوں کو زندہ کر کے قبر  
سے اٹھایا جائے گا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
بیدار ہو کر پڑھئے چھتے تو بارگاہِ الہی میں یہ  
کلمات بطور شکر ادا کرتے، حضور فرماتے

**کپڑے پہنے تو یہ دعا پڑھئے**

ہیں کہ ان کے پڑھنے سے اگلے پچھلے سب گنہ بخش دیئے جائیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ  
کَسَاہُنَا ہٰذَا اَوْسَرَ رَقَبَتِیْ مِنْ  
ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے  
جس نے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا اور میری قوت  
و طاقت کے بغیر مجھ کو عطا فرمایا۔

یُسْنِیْہَا لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا  
ہُو۔

**کپڑے اتارے تو یہ پڑھئے**

ترجمہ: اللہ کے نام پاک کی مدد سے کپڑا اتارتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کپڑے پہنے کپڑے اتارنا ہوں تو اولاد کو  
کرے تو ان کلمات کو پڑھ لے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَاہُنِیْ مَا اُمِیْتُ  
بِہِ عَوْرَتِیْ وَ اَحْتَمَلْتُ بِہِ فِیْ حَیَاتِیْ۔

**تیا کپڑا پہنے تو یہ پڑھئے**

ترجمہ: سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ کو کپڑا پہنایا جس کے  
میں اپنی شرم کی چیز چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔

**دین و ایمان، جان و مال اور بال بچوں کی حفاظت ہو**

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ  
بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ  
ترجمہ: تم کو کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے  
اپنے دین، اپنی جان اپنی اولاد اپنے

وَلَا تَدْرِي وَآهْلِي وَمَالِي  
گھر والوں اور اپنے مال کی حفاظت کے لئے

## دن رات کی سب نعمتوں کا شکر

اَللّٰهُمَّ مَا اَعْطَيْتَنِيْ مِنْ اَنْعَمَ مَا لَمْ يَحْصِ  
ترجمہ: اے اللہ! مجھے جس کو جو نعمت  
اَوْ بِأَحَدٍ قِيَمَتِكَ وَجَدَلِك  
نعمت ہوئی ہے یا کوئی اچھا آدمی ملا ہے  
لَا تُشْرِيْكَ لَكَ فَذَلِك  
تو وہ تیری جانب سے ہے تو کیلئے  
الْحَمْدُ وَ لَكَ اسْتَغْفِرُ  
تیرا کوئی شریک نہیں پس تیرے ہی سے  
سب خوبیاں ہیں اور تیرے ہی لئے تمام  
شکر ہے۔

ایک ایک بار صبح کو پڑھے تو دن بھر کی سب نعمتوں کا شکر ادا کر لیا اور شام کو کئے تو رات بھر  
کی۔ شام کو اُصبح کی جگہ اُٹھ سکی۔ (اچھے نصرت امام احمد رضا خاں قدس سرہ العزیز)  
اس کے بعد لہو لالہ: لَا اَنْتَ تُخْلِقُ اِلَّا بِمَنْعَةٍ مِنَ الْقَلْبِ وَمِنْ

## خاتمہ ایمان پر ہو

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ  
ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے کسی چیز  
اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا  
سے شرک کرنے سے پناہ مانگتے ہیں جس  
نَعْلَمُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا  
کو ہم جانتے ہیں اور تجھ سے مغفرت طلب  
كَرِهْنَا مِنْ اَمْرِ جِسْمِ كَرِهْنَا  
کرتے ہیں اس چیز سے بھی جس کو ہم نہیں  
جانتے۔ (تین تین بار وقت پڑھے)

## قیامت میں اللہ تعالیٰ راضی فرمائے

یہ دعا صبح شام تین تین مرتبہ پڑھے۔ اللہ عزوجل کے کرم پر حق ہے کہ روز قیامت  
اس کے پڑھنے والے کو راضی فرمائے۔



سَمِعْتُ بِأَنَّ اللَّهَ سَمِعَ قِيَامَ  
يَا إِلَهَ مُسْلِمٍ دِينًا وَيَسْتَدِينَا  
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَحِمَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيًّا قِيَامًا

میں اپنے اللہ کے پروردگار ہونے اور  
اپنا دین اسلام ہونے اور اپنے سردار و  
آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی و  
رسول ہونے پر راضی ہوں۔

### معفرت ہو اور شہادت کی موت ملے

أَعُوذُ بِاللَّهِ التَّيْمِيمِ الْعَلِيمِ  
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ  
إِلَّا هُوَ (پڑھے)

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ وسیع و علیم کے  
فریبہ شیطان مردود سے۔ (تین مرتبہ پڑھے)  
یعنی اللہ ہے جس کے سوا کوئی سچا نہیں  
نہیں۔

### شیطان و جن و آفات سے محفوظ رہے

أَحْسِنُكُمْ أَمَّا خَلَقْنَاكُمْ  
عَبِيدًا

کیا تم کو گن کرنے ہو کہ ہم نے تم کو کیا ہی پیدا  
کیا ہے (ایک ایک بار پڑھے)

دُنیا میں فاقہ نہ ہو، قبر میں وحشت نہ ہو اور محشر میں رسوائی نہ ہو۔  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ  
الْحَقُّ الْمُبِينُ

نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے جو بادشاہ  
ہے حق ہے اور مبین ہے۔

### غیب سے مدد ملے (سوسو بار صبح و شام پڑھے)

يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِيزُونِي -  
اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اے اللہ کے نیک بندو میری مدد کرو  
اشارہ اللہ غیب سے مدد ہوگی۔

بعد نماز فرض سر پر دایا ہوا تھوڑا کریم دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ  
اللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنَّا الْهَمَّ وَالْهَمَزَ (حصر صین)  
میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز پڑھی  
کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور جو  
رحمن و رحیم ہے اے اللہ! تو مجھ سے غم کو  
ختم کر دو۔

وتر کی نماز پڑھی کر کے تین بار پڑھے

سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوسِ (حصر صین)  
تسبیح کرتا ہوں میں اس بادشاہ حقیقی  
کی جو بہت زیادہ پاک ہے۔

بیت الخلاء جاتے وقت پڑھے

اللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ  
الْجُبْنِ وَالْخُبْاشِ  
اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں جھبٹ جنوں  
اور جھبٹ جلتیہ سے۔

جب بیت الخلاء سے باہر نکلے

تَوْعَضُكَ اَنْتَ کَے اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔  
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ  
عَنِّيْ ذُلِّیْ وَعَاقِبَتِیْ۔  
سب تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے  
مجھے ایذا دینے والی چیز سے بچایا اور مجھے  
عاقبت و نجات دی۔

گھر سے باہر نکلے وقت پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی کُنْتُ عَلٰی  
اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ  
میں اللہ کا نام لے کر نکلا، میں نے اللہ  
پر بھروسہ کیا، اللہ ہیوں سچا رہنے اور نیکی کرنے کی

طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

یا علیہ۔

### گھر میں داخل ہوتے وقت پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ  
التَّوَلِّیِّ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ  
بِسْمِ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْوَقْلِ  
مَنْ یَّتَّقِیْ کُلَّیْنِ (مکذوبہ شریف)

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں  
اچھے داخل ہونے اور بہتر نکلنے کا، اللہ کے  
نام سے داخل ہونے اور ہم نے اللہ پر  
بھروسہ کیا دیکھ رکھو والوں کو سلام کر دے!

### بازار میں داخل ہو تو یہ پڑھے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یُحْدِیْ  
لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهٗ الْمُلْکُ  
وَ لَهٗ الْمُعْزِدُ الْمُنِیْ وَ یُحْیِیْ  
وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ بِسْمِ  
الْغَیْبِ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ  
قَدِیْرٌ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود بھی نہیں وہ اکیلا  
ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے  
ملک ہے اور اس کیسے تمام تعزینیں وہی  
زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور  
وہ خود زندہ ہے اسے موت نہ آئے گی اس  
کے ہاتھ میں تمام جہاں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

### کھانا شروع کرتے وقت پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ۔  
(مستحکم)

بِسْمِ اللّٰهِ کے نام اور اللہ کی برکت کھانا شروع کیا۔

### دعوت کھانے میں یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اطْعِمْنِیْ  
وَ اَسْقِیْ مَنْ سَقَاۤیْنِ۔

اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اسے  
کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔

### نیا جان دیکھ کر پڑے

اَللّٰهُمَّ اٰهِلَّ عَلَیْكَ بِالْاٰمِنِیْنَ  
اے اللہ! تو ہمارے اوپر اس کو برکت اور  
وَالْاٰیْمَانِ وَالسَّلَامِ وَالْاِحْسَانِ  
سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال  
وَالسَّوْفِیْنَ اِعَاثُوتُكَ تَرْضٰی  
کے ساتھ نکلا ہوا کہ جو تجھے پسند ہیں اور جی  
(حسن صبر) سے تو راضی ہے۔

### سفر کا ارادہ ہو تو یہ پڑے

اَللّٰهُمَّ رِبِّكَ اَصْنُوكَ وَرِبِّكَ  
اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے دشمنوں  
اَحْوَلُ وَرِبِّكَ اَسَیْنُ۔  
پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی رحمت سے  
ان کے دفع کرنے کی تمہیں تمہیں کہتا ہوں اور تیری  
ہی مدد سے سفر کرتا ہوں۔

### جب سوار ہونے لگے

رکاب پر بائیں قدم رکھے تو بسم اللہ کہے اور جب سواری کے جانور کی پیٹھ پر یا موٹر  
وغیرہ کی سیٹ پر بیٹھ جائے تو الحمد للہ کہے، پھر یہ پڑے۔  
سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا  
اللہ پاک ہے جس نے اسکو ہمارے قبضہ  
وَمَا كُنَّا لَآءِ مُفْعِدِیْنَ وَاِنَّا  
میں کر دیا اور ہم اس کی قدرت کے بغیر اس  
اِلٰی مَا یَنَآئِلُ عَلَیْكَ یٰوَنَّا  
کو قبضے میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ  
ہم کو اپنے پروردگار کی طرف جانا ہے۔  
(مکذہ شریعت)

### آئینہ دیکھ کر یہ پڑے

اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَنْتَ خَلْقِیْ  
اے اللہ! جس طرح تو نے میری ظاہری صورت  
حَسِّنْ خَلْقِیْ۔  
اچھائی، اسی طرح میرے کلمات و شیر بھی اچھی بنائے



## سرمہ لگاتے وقت یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ وَتَمَتِّعْ لِصَلٰتِيْ  
اے اللہ مجھے فائدہ دے کہ اس اور اللہ کے  
(حدیث شریف)

## مریض کو دیکھ کر پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ  
تو تم مریض میں اللہ کے لئے ہیں کہ  
مِمَّا ابْلَاكَ بِهِ وَفَعَلَنِيْ  
مجھ کو اس چیز سے عافیت میں رکھا  
عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقٍ تَقْنِيْلًا  
میں مجھ کو مبتلا کیا اور اسے محفوظ رکھا  
(حدیث شریف)

## مہصیبت یا موت کے وقت پڑھے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ  
ہم اللہ کے لئے ہیں اور اس کی جانب  
اَللّٰهُمَّ اَجُوْنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ  
لوٹ کر جانے والے ہیں اے اللہ! مجھ پر  
هٰذَا مَا خَلَقْتَنِيْ خَيْرًا مِّنْهُ  
میں اجر عطا فرما اور اس کا ثمر حاصل ہو جائے  
خوشی حاصل ہو تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ  
تمام خوبیاں اللہ کے لئے ہیں کہ  
بَعَثَ رَسُوْلًا وَجَلَدَ لِيْهِ مَسِيْمُ  
خیرے اور بزرگ ہے اچھا اور بڑا  
الْقَدِيْحُ خَسْرًا

## ہر ضرر سے امان ملے

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَهُ  
شروع کرتا ہوں میں اللہ کے اسم سے  
اَسْتَعِيْذُ بِكَ فِيْ الْاَمْرِ مِنْ وَلاَئِيْ  
تجس کا نام لینے سے اس سے امان  
السَّارِ وَهُوَ السَّمِيْمُ الْعَلِيْمُ  
کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتا اور وہ  
والا اور جاننے والا ہے

اس دعا کو تین تین بار پڑھے اور اگر زہر بھی کھالیا ہوگا تو اس کا اثر مٹ جائے گا

## فاتحہ کا طریقہ

مرتبہ مفتی محمد حسین صاحب قادری۔ اس میں ثواب فاتحہ آداب فاتحہ  
طریقہ فاتحہ ہدیہ ۵۰ روپے

مولانا محمد عمر رضا لکھنوی

حق و باطل کی جنگ

آدم علیہ السلام

ابلیس لعین

لے کر

## سامان بخشش

مولف: مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ سرکار  
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں عشق  
و محبت سے سرشار نعتیہ دیوان اور مختصر سوانح حیات  
کتابت فخر آفتاب بہترین ٹائپ سٹیل

سیدنا

اور

سے

عمدہ چھپان ہدیہ ۱۲/۵ روپے

تک

اجمالی جائزہ

بہترین ٹائپ سٹیل

ہدیہ ۶/۰۰ روپے

دور حاضر

حق و باطل کا

کتابت آفتاب

صفحات ۱۲۰

## انسی الجلیس

علامہ عبداللہ الدین سیوطی کی نصیحت آموز حکایات معراج النبی

اور ابلیس کی موت کا قصہ قیمت

۱۵ روپے



# شمع شبستان رضا

مرتبہ: اقبال احمد لدوری  
اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت اور دیگر اکابرین

اہل سنت کا انتخاب لاجواب جس میں سر سے پیر تک ہر مرض کا علاج عملیات و تعویذات سے ہے۔ آفسٹ چھاپی  
قیمت ۳۱/۵۰ روپے

## مجموعہ نعت

مرتبہ: انیس احمد لدوری، اعلیٰ حضرت و دیگر شعرائے اہل سنت کے  
نعتیہ کلام سے ۳۶۵ نعتوں کا لاجواب انتخاب

مجموعہ نعت  
حصہ دوم، اعلیٰ حضرت اور  
دیگر شعراء اہل سنت  
کے نعتیہ کلام سے  
لا جواب  
نعتوں کا  
انتخاب  
قیمت ۱۵/۰۰ روپے

برائے کہو  
ملک کے مانے ہوئے

ادیب غلام محمد سعید  
صاحب قادری  
نے اچھوتے

## نظام شریعت

حضرت علامہ سید غلام جیلانی میٹھی قدس سرہ العزیز  
کہ وہ مایہ ناز تصنیف یعنی شب و روز کے طریقے، رزق  
طیب کے حصول، نماز جنازہ، زیارت قبور کا اسلامی  
طریقہ، وضو غسل، تیمم وغیرہ کے مسائل۔ یہ  
کتاب نئی مثال آپ ہے۔ قیمت  
روپے

ہوئے ایک  
ایہم دینی مسئلہ واضح  
کیا ہے قیمت ۳۱/۰۰ روپے

۱۵/۰۰  
نعتوں کی تعداد  
۳۵۰ ہے

مکتبہ نوریہ رضویہ و کوریہ مارکیٹ سکھر

# ہاری مطبوعات

۲/۰۰	الکلیف الکرمیہ	فتح القدیر مع الکفایہ لوجہ عربی	۶۰۰/۰۰
۲۸۰/۰۰	اشعۃ اللمعات چار حصہ فارسی	اشعۃ اللمعات چار حصہ فارسی دوم	۲۲۵/۰۰
۰۰/۰۰	اعلیٰ ایدیش چار	فضائل رمضان	۵/۰۰
۴۰۰/۰۰	جلدوں میں الگ الگ	معارف نبوت فارسی	۱۰۰/۰۰
۸۰/۰۰	جامع الغرض شرح کافیہ فارسی	شرح سفر سعادت فارسی	۴۰/۰۰
۱۵۰/۰۰	مدارج نبوت دوحہ فارسی	شیخ شیت ابن رضا مکمل پڑا ساڑ	۳۱/۵۰
۴۰/۰۰	اخبار الاخیار مع مکتوبات فارسی	چوٹا ساڑ	۲۷/۰۰
۱۳/۵۰	نظام شریعت	غریب حدیثیں	۱۳/۵۰
۱۵/۰۰	مجموعہ نعت اول	نعت حبیب	۱۲/۰۰
۱۵/۰۰	دوم	ذکر حبیب	۷/۵۰
۴/۰۰	نقش وفا	فاتحہ کا طریقہ	۰۰/۵۰
۳/۰۰	برائے کہو	پانچسورہ خاص	۱۵/۰۰
۳/۰۰	لہو کی بوندیں	سنی بہشتی زیلہ	۲۷/۰۰
۱/۲۵	نہ یارت قبور	ہمارا اسلام	۱۵/۰۰
۵/۰۰	معراج النبی	تسکین الخواطر فی شذوذ و فطر	۱۵/۰۰
۳۰/۰۰	تجلیۃ السلم	دین مصطفیٰ	۲۲/۰۰
۱۲/۰۰	سامان بخشش	حق و باطل کی جنگ	۶/۰۰
	ضرورت تقلید نواریہ	مکستان شریعت	۲۲/۰۰

مکتبہ نوریہ رضویہ و کتب خانہ نوریہ



# ہماری مطبوعات

۲/۰۰	الذیفہ الکفریہ	۴۰۰/۰۰	فتح القدر مع الکفایہ لوجلہ عربی
۲۸۰/۰۰	اشعۃ اللمعات چار حصہ فارسی سفید	۲۲۵/۰۰	اشعۃ اللمعات چار حصہ فارسی زرد
۱۱/۰۰	اعلیٰ ایڈیشن چار	۵/۰۰	فضائل رمضان
۴۰۰/۰۰	جلدوں میں الگ الگ	۱۰۰/۰۰	معارف نبوت فارسی
۸۰/۰۰	جامع الغروض شرح کافیہ فارسی	۹۰/۰۰	شرح سفر سعادت فارسی
۱۵۰/۰۰	مدارج نبوت دو حصہ فارسی	۳۱/۵۰	شیخ شہیدان رضا مکمل ٹرانسکرپٹ
۴۰/۰۰	اخبار الاخیار مع مکتوبات فارسی	۲۷/۰۰	چھوٹا ساگز
۱۳/۵۰	نظام شریعت	۱۲/۵۰	منتخب حدیثیں
۱۵/۰۰	مجموعہ نعت اولی	۱۲/۰۰	نعت حبیب
۱۵/۰۰	تقش و ف	۷/۵۰	ذکر حبیب
۴/۰۰	برائے کہو	۰۰/۵۰	فاتحہ کا طریقہ
۳/۰۰	لہو کی بوندیں	۱۵/۰۰	پانچ سو رہ خاص
۱/۲۵	زیارت قبور	۲۷/۰۰	سختی بہشتی زیور
۵/۰۰	معراج البیہ	۱۵/۰۰	ہمارا اسلام
۳۰/۰۰	تجلیۃ السلم	۷۵/۰۰	تسکین الخواطر فی مشکوٰۃ و طر
۱۲/۰۰	سامان بخشش	۲۴/۰۰	دین مصطفیٰ
	ضرورت تعلیم (نویس)	۶/۰۰	حق و باطل کی جنگ
		۲۴/۰۰	گلستان شریعت

مکتبہ نوریہ رضویہ و کوریتہ سکھر